

تبریز و قزوینی نسخ کلام المانی فن

میرزا حسن فصاحت و انکسار لغت طرانه پروردگار

دیوان شاعر



من تصنیف شاعر و اندیس مشرحان پیش حبیب النسخ
در مطبع ممتاز المطابع واقع شهر تبریز



۱۳۶۵۶

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U13656

CHECKED-2002

INDU SECTION

بسم الله الرحمن الرحيم

مکھون دیوان ثانی میں مطلع حمد و ادا کا	مزار ای شو پیکا جس سے ہوتے مکر کا
اگر معنی رسی چاہی تو لفظ طی نامیں کر	ہی جس سے دو جہان میں مستبہ عالی سخن کا
صفات ظاہری سے اوسکی بلذات کا ہول	گران ہونے کی آہن سے زیادہ ہول جو ہر کا
قلم کی آبیاری سے شرافت نامی ہو	حیرت سادہ بجای ابھی نقشہ شجر کا
یقین اہل معنی و یکہ انکھون سے کہہ سہرے	مری تحریر کیا ہی ایک نوستی متدر کا
عجیب نشانی سیاری دیوان سے اپنا	کہ جیسی آنیسی نام ہی روشن کندر کا
دوی کا میل جیسی کہ وہ پاس مرے وحدت کے	نظر آتا ہی بلکہ ہم کو ہر جاتی مظهر کا

بغیر از بحر نامای کسی فی سائل معنی ۱ | چو ماری سوت پائش کین مهرش نوا

۱ | بقول شاعر انسا ہی عقیدہ شور ہی بی شک
جس جوی خدا دیوی نہیں محتاج زیور کا

پیش انگاہ ہی لکھا جوی تقدیر کا خون بہا یا جس نے ماتق عاشق و لگیر کا غرقہ دریا ہوا اوس زلف پچان کا اسیر خاکساری سوا دولت کوئی دیکھی نہیں غیر کی خطا میں مجھی آیا ہی جوا دکا سلام عذرا کو کیا راجو جان دل ہی دی چکا شیشہ سان جیچ جیسا سنگدل پانی ہوا کہنچلا یا جذبہ دل انسا اوس بی محرو اگی پروانہ کی لی مہر میں زبان شمع کو کہنچلے مجھ را جیسی کی اگر مانی شبیرہ میں سوچ نہ سیکہ پروہ دم خم مجھ میں آیا پہلوی حکمرین کی جکری دل میں راہ	اس کے قابل نہیں نہ کسی تدبیر کا چون بنو سخن ہو کا دامن گیر اوس لیر کا موج فی نقشہ اوتار اصاف جو رنجیر کا اسکی پانی ہی میں رتبہ ملا کسیر کا اگیا لکھا میری آگی میری تقدیر کا کاٹ ڈالا تم فی سرفٹ ایسی فی قصیر کا کیون نہوں مریوں میں اپنی اہ کی تاثیر کا سیکھ ہی جیسی کوئی اگر عمل تسخیر کا ہم ہی یہ کیا نہیں جاتا شمع گلگیر کا تب میں سمجھوں اوس کو ہی کامل فی تصویر کا روبرو اگر میری پہر چاہی ہر شمشیر کا کیون نہ کشت میں تیرا نارا کا اوتیر کا
---	--

کام دیتا ہے تمہارا خامہ اشگیر کا	شہور تم فی حق دی حرفوں ہی کا غنیمت شہر
----------------------------------	--

<p>کھیراوس جین کے دل میں گہر ہو جائیگا سری جو کدڑیکا اپنی رکھتی ہی اول قدم بی طرح ابر سر شک چشم طغیانی پر ہے زلف کا فری چو پیچ و خم یہی ہم ہی ہی محو ہو گل کی نہ حسن بی بقا پر غد لب اوسکی کو چہ میں شہ کا گدڑ جب ہو محال ایسہ میں روی تابان اپنا جٹ بکھو گی تم شیر ترگان کا تصور چہ کنہیگی دل میں ہم شمع پروانہ کی جلنی پر نہ کر یہ سر کشی</p>	<p>بہتی بڑی اختر طالع قسم ہو جائیگا اوسکا بی شک کوئی جانان میں گزیر ہو جائیگا حسٹ برسا و مان رنگ گزیر ہو جائیگا کام اس سودا میں اپنا سر ہو جائیگا آج کچھ رنگ اور کل نوع و کر ہو جائیگا پہر کو کس طرح دخل نامہ بر ہو جائیگا دیکھ لیا دوسرا سپدا قہ ہو جائیگا پہر نہ کیوں غزال سا اپنا جگر ہو جائیگا تاج زرین صج دم تک بار ہو جائیگا</p>
---	--

پہر فرا ملنی کا جون شیر و شکر ہو جائیگا	جب تصور اس لب شیریں کا بندہ جائیگا شہور
---	---

ساری جہان کے تیرے تیرا نام نکلا	تیری نغیر کسکا عالم میں کام نکلا
جس لب کو دیکھا اوس تیرا کلام نکلا	میری طرحی شیدا پر خاص عام نکلا

گو یارین پر اگر ماہ تمام نکلا	گہری حلاج باہر وہ خوشخام نکلا
وہ اسکا صبح نکلا باوقت شام نکلا	تیرا مریض ہجران دم ہر گاہیہ مہمان
نا کام دل کا میری کچھ نہ کام نکلا	ساری جہان فی تم ہی اپنی مراد پائیں
جو اوس حکمہ سی نکلا او دل کو تہا ہم نکلا	اوس نیم من ہی شکل جانہ ایک کو ہم
مخمل ہی اوسکی خالی صبطرح جام نکلا	گروش کسی پر پی ساقی خدانہ ڈالی
جسکا کہ ہر زبان سی بدنام نام نکلا	کیا خاک ندگی ہی اوسکی جہانیں باز
منہہ سی نہ ڈکی ماری کچھ پیام نکلا	قاصدنی خط تو میرا پہونچا دیا و لیکن
سبھی ہی تھیکو پختہ تو ہی خاتم نکلا	نالون کا ضبط میرے گتہ سی ہوسکا دل
بینچانہ کو جو توڑا کوثر کا جام نکلا	میر جاہ دیکھا تجکو اور کیفیت کوتری
کچھ عیش سی ہی اگی اوسکا مقام نکلا	وہم و خیال کی ہی وان تک سائی شکل

کل تک تو مشور سجن گرجا میں کر راتہا
پیراج تنگدہ سی کرتا سلام نکلا

حضرت عشق آپ نے یہ کیا کیا	دل اوسی ہی راز کو افشا کیا
جان کر جان لینا یہ بی جا کیا	دل لیا تم فی اگر احسا کیا
رضو فی کچھ اس تھا کیا	اوسکی دیر تک جان سکتی تھی کسی

قتل کی لذت کا کیا کجی بیان
وہاں خانیقی ہی ہاں ہم پس
اوسکی حرکان کا تصور دل میں
حال دل کہنی کو تھا حیرت سی پر
نرم میں بیٹھی عدو کی پاس وہ
ہم شب وصل عدو کیا کیا حلی
شاید اب نکلی کوئی رخصت نیا

میں بوقت نزع ہی ترپہا کیا
یہ نیازنگ آپ فی سدا کیا
عمر ہر کاٹنا سا ایک کٹکا کیا
اوسکا منہ آنیہ سان دیکھا کیا
دل میرا سنیہ میں کیا ڈہر کا کیا
تم فی ملکر اوس سی جی ٹہنڈا کیا
روڑن در کو جو اوس فی وا کیا

دل دیا جسکو تھا اوسکو جان ہی دی
شور تم نے کام تو اچھا کیا

یقین ہی مجھ کو کہ جیب و دامن میرا کہو یہی نہیں ہی کا

مگر یہ دست جنوں سمجھ لی جھٹسیہ تو یہی نہیں ہی کا

نہ مار کر یا تو بلبل اتنا کہ گل تو جہان ہی کوئی دم کا

رمانہ جب وہ چمن میں اگر تو رنگ بو بھی نہیں ہی کا

یہ باتیں کہنی کی سب میں زاہد جو دیکھ پائی تو اوس ضم کو

تو ہر شہیم کی اصل کیا پتی تیرا وضو یہی نہیں ہی کا

کیون آج کرتا ہی ایسی خست خبری کیا کل کی جگہ ساقی
 کہ دو چرخ فلک سی دم میں تیرا سبوی نہیں رہی گا
 کہی جو دیکھی گا اوس دن کونبات نکلی گی منہ ہی سرگز
 پہر اتنا شرمندہ ہو گا غچ کہ رو برو ہی نہیں رہی گا
 یہہ ہی اولجہنای زلف پر خم تو آچکا اب بال مجہ پر
 مگر سبجہ لے کہ ایک دن خم یہہ مومو ہی نہیں رہی گا
 سرشک خونکی یہہ ہی ہی آمد جو چشم نم میں تو دیکھ لینا
 اجل سی پہلے ہی پہر بدن میں میری المو ہی نہیں رہی گا
 یہی میں خراگان ہی میں ابرو تو قاتل اس تیغ و تیر سی ہر
 چہنیں گے سینی سیر کی صورت کوئی گلو ہی نہیں رہی گا
 نہ سیوی زخون کو میری ہرگز کوئی یہہ کدیوی بخیر گری
 کہ شورش رہی گا جب یکا یک تو پہر رفو ہی نہیں رہی گا
 تلاش راحت کے آسمان نہی تو ایک چلن پر نہ حال دیکھا
 عدم سی ہستی میں ہی جو آئی تو ہمیش گم تھا ملال دیکھا
 فلک سی آتری سرزمین پر کہ آب و دانہ سی یا نہیں روزی

وہاں تھی ہندی قدم قدم پر بیان جو آئی تو جال دیکھا
 لٹایا نگاروں پر فلک تھی تمام شب مثل ماہ جل کر
 شراب کیسی کباب کسکانہ خواب تہانی خیال دیکھا
 جو دیکھا سرشتہ کار اپنا تو سو گرہ میں بند مہوا تھا
 جو غور کی تو بلا میں او لچھا و بال تن بال بال دیکھا
 رسائی دست دعا کو کب ہی فلک سی برائی کیا تھا
 چمن میں دنیا کی مثل غنچہ ہر ایک دہن بی سول دیکھا
 بلند طبعی سی آسمان پر رنگ مہ کر سوا درو شن
 بڑا یا مضمون کا جتنا پایہ کمال دیکر نوال دیکھا
 فقیر یوں فیض یاب کیسی جو خود زمانہ بخیل ٹھہرے
 نشان یہی سر و مہر یوں کا امیر کوزیر شال دیکھا
 دور روزہ اس گلشن جہان میں بہار جمعیت ملی ہی
 جو مہکی غنچہ فی سرا و ٹہا یا تو سنبھڑسان باتمال دیکھا
 ہوا یہی ای شہر چہرہ پر روشن خطبات ہی سوا و عالم
 جو دیکھا یہ نقطہ غور کر کے تو مدعا خال خال دیکھا

چہرہ اگرچہ عشق میں گھر گھر میرا ہوا	پر چیف ہی کہ ذکر نہ وہاں پر میرا ہوا
وہاں امتحان جان تو اکثر میرا ہوا	اوس پر یہی چیف ہی کہ نہ دلی میرا ہوا
سیلاب کی طرح نفس گرم لی اوڑا	بیابان اس قدر دل مضطرب میرا ہوا
حربا برواؤن کی ہوئی اور سر بلند	حبس وقت اوسکی سجن میں خم سر میرا ہوا
شکوہ ہی اتنا خنجر قاتل کی آب سی	ایک دن کہی نہ اوس سی گلو تر میرا ہوا
آئینہ بیاوٹھانی کی خدمت بھی ملی	اقبال بندہ مثل سکندر میرا ہوا
دیکھنا نہ انکھیاں اوٹھانی محبی اوسنی اکین	برگشتہ مجھسی جب کہ مقدر میرا ہوا
گہری نکل کی وادی وحشت میں جب چلا	مجنون کمال شوق سی رہ میرا ہوا

مشہور گرچہ ستوری پر بانگ بھی ہے

اس واسطے سخن ہمیں ترسیرا ہوا

حشمت کی یاد میں جب دشت کا دامن پکڑا	درہ کوہ میں ہر آہوئے مسکن پکڑا
گل کی جب شاخ پہ بلبل فی نشین پکڑا	گل نی گلشن میں نہ رسوائی کن پکڑا
بازا یا نہ قیون کی رفاقت سی کہی	ہم فی سوار تجھی اوتب پر فن پکڑا
سایہ میں زلف کی تل تل کو چراتا تہا داک	چاندنی میں گیا پر آج وہ رہن پکڑا
مسی البیدہ میں پر جو گیا اوسکی رشک	اس خطائی ہی گلوئی گل سوسن پکڑا

<p>ب چہا کو چہ ولد ا تو ما تہہ آنا کچہ ر ہر کھیا کہہا کی سائی موی کا کل تخ تک لای قسنت کہ گرا شیشہ نہ جام بلور اب یہ چہنی کا نہیں تہی جانی جا خجانی ہی خزان کی مگرای باد صبا</p>	<p>گو کہ گر ٹکی کہی گہری گلشن بکرا لاکہ سہ سہا کی لی سر سہا ناگن بکرا ہم فی مریج کی جو بیخانہ کا انگن بکرا ہم فی مریج کی ہی اوس شوخ کا دامن بکرا کل چلی بلبلون فی گوشہ گلشن بکرا</p>
--	--

شور گر نہیں اوٹھی کی دربار سے اب
 جان دیکر تو اونہون فی ہی یہہ دفن بکرا

<p>نہ بلبل سان کیا غل اور نہ جون غنچیں بکرا نہ بکرا شمع کا چور ایک کئی کل سر محفل دکھا کر ماہ نو دیا ہی وہو کا اوی ابرو کا تباہ پانسی کا ہند فاختہ کی طوق گرین دل خسرو سمجھ کر ہی تنوکر زوریت سے رام جگو خطر ہکانہ آجائی کلائی میں دین چٹکی سی ہنکا رگدروای پیری ہو سکودوری خزانہ میں م طرب حاصل</p>	<p>کنارہ تونی چہی س لئی ای گلبدن بکرا گیابی چارہ پروانہ عبت نہ یکن بکرا نیا انداز تونی اب تو کچھ چرخ کہن بکرا گیا و پوکہ میں جہت شمس کی سرو چین بکرا اوڑادی سیرہ شیشہ گری تونی کوکرن بکرا کہی مٹی میں جام گل جو تونی ستمین بکرا خیار آسا جو ہم فی دامن بل وطن بکرا جو نور دیدہ تعویب فی بیت سخن بکرا</p>
---	---

<p>بدگر بجز کجیہ اور شورشور اس طرح تنگدین کہ تیری صفحہ دیوان فی اب رنگ چمن بگڑا</p>	
<p>زمانہ پہر گیا سب اک تو ہی کیا سیم تن بگڑا دشمن بگڑی تو بگڑی تھی خبر بھی چلن بگڑا صبا فی ہول اک ایسی خبری خبری ہر دین بگڑا قلم کہن اس قدر شاخین سر جوین بگڑا یہ منصوبہ تیرا ہی سا طرح کہن بگڑا نہین دیکھا کہ ماچھ ٹپنی ہی کہن بگڑا ادھر دھوپا او دھیر نکلا اہو ایسا کہن بگڑا نظر شاید گی ہی طو روان کا گلبدن بگڑا دونگی بن نہیں نہی کل صاحب بانگین بگڑا بسین کے جاکی کلبہ میں گریٹ سخن بگڑا</p>	<p>یہ مجھ بھی سبب ان ذوق اہل وطن بگڑا کہلی سر راہ میں جاتی ہو تم لاشوں کو ہنگامی کیا تیری دہن سے ہمری کا دعویٰ غجنی سلیقہ باغبان کو نخل بندی میں نہیں ہرگز نہ کہا ہی تات ایک عاشق تیری جہر چینی خدا کو ماکر چہرہ پہ زلفوں کو نہ لٹکاؤ نہلای شہدیت فائل کی ہلا حال نہ جاوایع میں عدا کی آنکھیں طرف میں چلو گلگشت کو متسی کے بدلی پان ہی کہا کر اسیران محبت کے لئی گدازان کافی ہے</p>
<p>غل اچھی تری جیسی ہی منظور احسا ہو کرین کیا شورشور صاحب خود ہی انداز سخن بگڑا</p>	
<p>جو دیکھا غور کر تو مبتلا سارا جہان نکلا</p>	<p>تیری صورت کچھ شیدا تھیں ہی نیم طاب نکلا</p>

مہاری سیرگان کو دل جان میں چھوٹا
 نہ کیونکر چاک ہو گلچین کا دل و خزان و کھیا
 تصور معدود ہی رہا لطف بستان کا
 نکالا کوئی جان سی بھی بی قسمت نے
 قیامت سے دل پس ستم کیون نہ لڑا
 ہماری ناتوانی فی ہین چہی رکھا ہے
 صراحی شیشہ پیمانہ اورنی تار چنگ و دل
 بہلا کس طرح پہلی کا دل بتایا ہاں اپنا
 زمین سی آسمان تاک کہ جہان کی سیر کی ہم

ولی کہکار نا اوس کا یہاں نکلا نہ وہاں نکلا
 اوڑا ناگل گلستان سی قبا کی ہجیان نکلا
 جو شعلہ قبری نکلا تو وہ نکر و ہوان نکلا
 زمین تہی معی اور حیف شمس آسمان نکلا
 کہ آغوش عدو میں آج وہ بیست بجان نکلا
 خدا پر چوڑ بکھوہی آگی کاروان نکلا
 تیری محفل سے نکلا سو باشور و فغان نکلا
 نہ ہم نقشہ تیری کو چہ کا گریغ جنان نکلا
 نہ تجھسا وستان کہیا مجھسا خستہ جان نکلا

کلام مشور شیریں سنکی سب شاعر لگی کہنے
 کہ تو فن سخن میں طوطے سندوستان نکلا

میرا دل ہی وہ شوق آفتاب آتش غم کا
 رہی کیونکر نہ گرد و پل مانع اوس نف خیم کا
 شہیدانہ لیل چائی ہی آب تیر خنجر کو
 خیال یا رہی اگر کو اتے پہن گیا اس میر

کہ دم گھٹتا ہی جس کو دیکھ کر ناز جہنم کا
 کہ دل باندھی ہوئی ہی سرگرداں کیا لم کا
 خراتی میں حاجی حبیط کعبہ میں نہ غم کو
 میرا دل کیا ہی گواہی ادا می اوس نف خیم کا

میری سنیں پکان تیرا جو ہیکہ پہنکر
 عدم میں ہی شہید و نکاح تیری جوش کا
 ڈیو یا بسیر و یکہا شب فتنہ میں آخر کو
 اگر دیکھی حین میں چہرہ خوشیدرتک اسکا
 کہیں کیا ناتوانی اب ہی میں ہم پہلی سے
 ابھی شکر و شتونی ہی پر ایک دم میں جل جائیز
 تمہاری چشم میگوئی کیفیت ہی حاصل
 جو گر محل لیلی فراماتہ آئی محنون کے

دوین سبھا کہ غم دل کو یہ پیا ہی ہم کا
 زمین ہی غم ان چہلک پر کیا ایک گل لاکھ کا
 یہی سونا تھا مجھ کو رات دن اس چشم غم کا
 تہہ ما ایک دم ہو پڑا تو شکل گل شبنم کا
 کہ دلچ بار اوٹھایا جانے کی ناپی ہم کا
 کہوں ونسی اگر افسانہ اپنی سوزش غم کا
 کہ آنکھوں ہی ہماری گریاں نشہ تک دم کا
 اثر او سکا وہ ہی سمجھ کہ جو اکسیر غم کا

قیامت ہی جو آئی شور گہ و شمن کی وہ شبکو
 ہو ہی عید غیروں کو ہمیں دن ہی محرم کا

جب سی ای بٹ آیا ہمیں جلو اتیرا
 ہو رہا شمع کی دل لطف چلیا تیرا
 جو یہاں یکسا وہ ہی دیر و حرم میں پایا
 دل عشاق کو کہتی ہی گرہ میں حیدام
 کشتہ عشق یہ تم کا نہ اثر کچھ ہے ہوا

کیا تسلیم خدائی کا یہی دعویٰ تیرا
 وہ سیخبت جو تھا گانہ کا پورا تیرا
 اب تو شکوہ نہ رہا مجھ سی کلیسا تیرا
 زلف پیچ نہیں کہلتا یہ عقد تیرا
 اوس پہ فقرہ نہ چلا یہ نہ تو مسیحا تیرا

جب خدا ہی تجھی مان دیکھیں کی خود ہوگا
 نہیں دیوانہ جو وصل اوس کا سمجھ کر کن
 بعد مرنی کی چلی ساتھ ہی غم لیکر
 اوس سیر نفسی قصد احوال سو تو
 جان دیتی نہیں شکل بیت آسان ہی
 تاب کی ہی جو دیکھی کوئی موسیٰ نکر
 وہاں خنابل کے نیارنگ نکالا اوس نے
 مر حبا کاوش مرگان تیرا مشکویرین
 ہم کو دین کے صفای سی ہوا یہ معلوم
 یہ تیرے ملا کر کسی کی سیکی ہو درنگ

فیصلہ حشر میں ہر چوکا میرا تیرا
 بار احسان اوٹھاؤں میں تمنا تیرا
 کس کو ہوئی گاشتم روزگوارا تیرا
 کالا حشر اور ہی ہوگا شب یلدا تیرا
 ڈہی اسنگ سی ہونا نام نہ ہوا تیرا
 مثل خوجب تیرا نور ہی پروا تیرا
 خون ہوا مفت میں جان ہی تمنا تیرا
 بعد مرنی کی ہی دل میں رہا کھٹکا تیرا
 آنکھ غمروں کے لڑی گیل گیا پروا تیرا
 بندہ گیا جہنڈا ہر اک جاگل رعنا تیرا

بخشی قسم ازل فی تہی جو قسمت جس کے
 لی ہی شیریں سخن شوریہ حصہ تیرا

نہیں تیرا سا سایہ دیکھنی میں کوئی آنی کا
 یہ تیرا تہہ آبی اونکی رنگ کیا جہر لگانیکا
 عہد میں کیا تمنا تہی جہنستی میں آنی کا

گدا کو شاہ کرتا ہی تہا ہی تو زانی کا
 رگر کر اپنی تلونسی دل عاشق مٹانی کا
 مگر جو غور کر دیکھا سب تہا آپ ودانی کا

جو آتا ہو تو آتا یا خواب خط ہی بچو آنا	وگر نہ فائدہ کیا نامہ کی آنی جانی کا
جسی نجی نظری دیکھا او سکو کر لیا اپنا	نہیرہ یاد ہی در پردہ او کو لحرانی کا
کسی کی چشم فشان فی ہمیں را ہی در پردہ	ہی مرقہ پرست بہ شمع کی آنسو ہانی کا

غزل ایک رہی انیسویں پڑی بزم یادان میں
یہی دن ہی تھیں اب زور شور اپنی دکھانی کا

غزل کیا خاک پایا جان تھی میں آنی کا	نہ تھی کی خوشی ہی اور غم ہی ہاں ہی جانی کا
کری ہی کروں نہ لغین اپنی ٹہکانی کا	کہ چون کہتا ہی طریشام کو غم شیانہی کا
فقط کیا شمع کو پروانی فی جان ہی اپنی	غزل ہی عشق میں او سکو ہی ہر دم سرگانی کا
تہ دیکھا فکر دنیاوی سے خالی کوئی ای ہم	فلک کے سر میں ہی اندیشہ ہی چکر ہی جانی کا
نہیں حاجت ہی محکوسایہ کی کچھ کو پر اپنی	کہ واسن ہی سری سر پر فلک کے شامیا کا
ہمیں بکھرے مال جان نہیں بغول ڈالا ہی	ہمارا خاندان کل بالکامی اس گہرائی کا
و شمع روانہ میں تھنہ دیکھ کر پانی چہر کتا	نہیرہ تازہ سیکہا ہی لگانی اور جہانی کا
نظر آتا ہی دہی گول آنکھ کو تو ایک دن	پڑا ہی بہ برا لکھا تھی آنکھیں لڑانی کا
یہاں تک شوق پا پوسمین نہ سہل ہوا اپنا	کہ آخر میں گیا ہی سنگ او سکی استانی کا

روان ہی شور و ریاحمر کا گوہر کمال اس سی

جہاں سائیں ہم بہر کی فرصت پہ تو پائیگا

جاکی گلشن سی پہ آج وہ دلبر اولٹا	اڈر گئی گل کی توباع کا دفتر اولٹا
آیا طلمات سی تشنہ ہی سکندر اولٹا	آجیوان نہ ملا کیسا مقدر اولٹا
وادی سمت کا لکھا جان بچا کر اپنے	آیا نامہ جو میرا لی کی کبوتر اولٹا
وادی عشق میں چلی کو حبسی ساتھ لیا	گردش طالع سی آیا وہ ہی رہبر اولٹا
نزع میں آی عبادت کی میری صدف	دہ پر لگی پہرا اپنا مقدر اولٹا
کون بدست خجرات میں بکھرا ایسا	سنگون جس سی ہی خم شیشہ ساغر اولٹا
تیری در چوٹا نقش قدم کی صورت	پہر نیا یادہ ومان سی کہی مر کر اولٹا
دیکھ کر حال میرا غیر جو برس لیا وادی	میری گردن لگا پہر فی خجہ اولٹا
سجھا ہستی کو اوسیدم سی سرائی خانے	صبح اوتہی ہی مسافر فی جو بستر اولٹا
بات سیدی ہی میری مہنہ سی اگر کھنگلی	تب ہی نہ کرو جو ہمہ سی سنگر اولٹا
اہل نظارہ کی عالم سوا آنکھوں میں سیاہ	اوس تشوخی سی نقا پی جو مہنہ پر اولٹا
لاکھوں سو دای سرف میں جان بھڑی	پر گیا کتنی قسوں سارون کا نثر اولٹا
کائنات مگر سو گیا لبر زاپنا	آج ساتی فی جو پیانہ کو بہر کر اولٹا

پرنگ شہور کا دیوان جو دیکھا ہم فی

پہر تو ایک ایک ورق اوسکا مکر راولٹا

جسم تہاں خوش مزاجت سی مل بنا	پیرہہ خدا کی شان کہ پتھر کا دل بنا
حاصل فرخ کیون سو بانی لک ہو	وود جگری جب تیری حکا تل بنا
دیکھتی میری بعد ہی مانی کوئی اوی	تصویر پار دل کی میری متصل بنا
سین کے عرض حال کہ میری بول آؤ	باتیں ہمارے آگے نہ ای منفصل بنا
ہر دم نصیبوں کے خضرین ہٹا مانی	گو یا ہمارا کوئی بھی سخت دل بنا
گرمی جگری دور ہو اور دل سی آہ سرد	ایسی دوا طبیب کوئی معتدل بنا
سنگین دلون سی مل کی میری ہم نشین ہم	روح مزاج کی لئی مر مر کی رل بنا
پاؤں میں منہ کسی کے بغیر عجز	پہلی تو اپنی جا بہ کو دل مثل گل بنا
یہ ضعف ہی کہ جاتا ہی جان ناک کال	پتلا ہماری جسم کا کیا مضمل بنا
عالم صفا و خوبی کی دنیا میں میں تمام	ای مل جو تجھ ہی گل م نہی وہ س جل بنا
کوہنجی ہی کر شبیہ دل شوزار کی	مانی پر او کی داغ بھی تو متصل بنا
آتش نہ بیٹھا ٹھیک دل تگ تگ ہو تنگ	مانی گیا شبیہ میں اک اوس سل بنا
اک شمع ہی کا ذکر ہی کیا رات میں	ایا جو تیری سامنی کرش خجل بنا

مہر قبول ہو سہی کروین گے خود بین

ای ستور غدر نامہ پہلے سبجل بنا

وہ ہی خواہاں ہی تیری ہو کر کا	ہی خوشہ ہور زور محشر کا
چاہی اوسکو آب خنجہ کا	جو کطالب ہو بام کوثر کا
بارہر ہوگا جسم پر سر کا	برسی میری کہی جو وہ سر کا
ایک سی دوسرا برابر کا	حسن و عشق میں نہیں کچھ حق
بارہی دوش پر میری سر کا	ماتوانی سی ناتوانی ہے
بت کو کہنا بجا ہے پتھر کا	ہوا شکی ولی سی ثابت یہہ
جسکو کہتی ہیں زور محشر کا	وہ شب بھری زیادہ نہیں
کل سی ہی بند روزن اور کا	کوئی رخنہ نہ اور پیدا ہو
پر جلا اوڑتی ہی کبوتر کا	لکھ گئی نامہ میں جو سورج گر
جسکو طوفان کہیں مند کا	ایک نمونہ ہی چشم تر کا وہ
میٹھا مہ نہ ہو گیا ہی کوثر کا	بشرین کا نام سنہی ہے
کام کیا ہی بیان رفوگر کا	رخم دل پر ذرا چرک و نمک

شور شرین زبان سی تیرے

پانی پانی جگر ہے شکر کا

غزل در تہنیت یوم کلان بابت سال ۱۳۸۴

سب غفلت ہی اوٹھ گیا رو حساب کا	ہی جلوہ گر جواج بڑا دن ثواب کا
ہی قول سچ یہ عیسیٰ عالی جناب کا	جنت ملی گی ہم کو اسی ہی فیض سے
محتاج خلدین نہو جام گلاب کا	ساغر پی جو یاد میں حضرت مسیح کے
محشر تلک ہی گا وہ مور و عتاب کا	عیسائی ہوئی جو نہ پی بادہ سرور
پانی کی جام میں ہی مزای شرب کا	کیا کیفیت ہی آج یہ نرم نشاط میں
قائل نہیں بندہ کسی شیخ و شاب کا	اس روز جشن عام میں جب تک می چکے
روز شمار گر ہوا موقع حساب کا	ایک ایک اشک اپنا بنی گا و حیات
لالہ کا داغ نقطہ ہوا انتخاب کا	اس دن کی فیض سجئی لال نوش کی
دل ہو گیا ہی خون کسی غایہ خراب کا	ششہ نہیں رہی کلگون ہی ساقیا

اپنی ہیں جسکو شوروہ شیرین کلام ہے

ہر روز زبان حق سی ہوا اس خطاب کا

ایضاً در تہنیت یوم کلان بابت سال ۱۳۸۴

پہر خانہ مسیکن ہوا آباد ہمارا	انی سی بڑی دلی ہی دل شاد ہمارا
دنیا میں ہی نام سدا یاد ہمارا	اس روز کی برکت سچی امید ہم کو

<p>کیا سوچ میں ہی بیہ دل آزاد ہمارا ہوتا ہی کتنا یہیں بیہ ارشاد ہمارا کپنچی ہی عبث خاکہ تو ہزار ہمارا کرتی ہیں عدد و شعر جو برابر ہمارا اس فخری ہی بستر دل ادا ہمارا اس نام پہ آنکھوں سی ہوا صدا ہمارا</p>	<p>سہم خوش میں چلے خوش ترین زبان خوش ساقی در اس میں جو دور و مادم بی بارہ گلگون کے گیلے گانہ بھی رنگ اوتر تابی بلا بارہ و پر طایر مضمون ہی حضرت عیسیٰ کی تولد کا بڑا دن روشن ہوئی اعجازی حب مردم دید</p>
--	--

اس شعر تخلص چ زبان شیریں ہی کیا خوب

مشہور یہ عالم میں ہے ایجاد ہمارا

<p>اور ہمیشہ تمہیں مشاق جفا کا دیکھا اسکی سہل کونہ پانی کا پیسا دیکھا اوسکی کوچہ میں کچھ کام قضا کا دیکھا نوتر اور خطا شک خطا کا دیکھا ہم فی وہ رنگ نیاتیری ادا کا دیکھا اب کچھ ہم فی اثر آہ رسا کا دیکھا ہم فی جان نہ کہی زلف و اما کا دیکھا</p>	<p>جس نے دیکھا ہمیں پابند وفا کا دیکھا تیری آنکھوں میں صنم سحر بلا کا دیکھا داغ و گراں چڑھا کرتی ہیں آپ آپ زلف مشکیر سے مقابل جو لگا ہونی وہ دیکھ کر سب کو ترستی امان مانگتی ہیں سے کے کا نون لگا ہاتھ فلک سے دھرتے ماہی ڈالی ہی آئی بھیج کالی بلا</p>
---	--

دش لیا جسکو نہ مانگا کہی مانی او سنے خون کا دریا نہ مین ای دل نوح گشتہ دکھا بن بولائی وہ دہر آگچی آتی ہیں	زلف کے سانپ کیچ نہر بلا کا دیکھا ہم فی رنگ آنکھ ہوں او کی کف کا دیکھا کشت و ل میں اثر گاہ رہا کا دیکھا
---	--

شور کے حق میں سہری بات ہوں کی ہی ہلی
مہرین ان کی سدا قہر خدا کا دیکھا *

علائی خاک میں جان و جسم اتوان ہونکا پتا لگتا نہیں تپ کا بھی باغبان ڈھونڈی خزان آتی ہی گل کے بی ثباتی میکہ بیل نے سیری سو جگر کا چرچا گھر گھر یہ عالم میں اگہی زائلہ سوزان کو ابیکر کہاں بیٹھوں سیری سوزنہاں کے شعلہ آتش جب بڑھتی ہے پڑا کس شمع روکا پرتوہ جام برائے پر پڑیں ہتھ پڑے کیوں اس عقل فرما دی میکہ خدا جانی نظر کس بن و سب کے لگ گئی محکو کیا عجب ہم ملک شمع روکا میں نے ایہا ہم	فسون ایسا میر کا نون میں تو دلستاپ ہونکا ہماری آہ سوزان یہاں تک گلستان ہونکا اوی م شیان ہونکا اور اپنا ناما پھونکا زین ہونکی مان ہونکا اور وہی سماں ہونکا کہ اس آتش کے پر کالی نی نو کون سا ہونکا تو غل مچا ہی عالم میں جان ہونکا واپان ہونکا کہ جسکے تیزی و گرمی سب کام زبان ہونکا کہ اونی آتش الفت میں نام نشاپ ہونکا کہ او کی گرمی آفت میں حرم جان ہونکا لگا دی آگ اونی سارا کاروا ہونکا
---	--

کہیں سے حقیقت اس بکھر جان کی شورانی
کہ دل پہونکا جگر پہونکا بدن اور استخوان پہونکا

زلف پر کب یہ مبتلا نہ رہا	کب یہ دل مور و بلا نہ رہا
میرے قذراون کو میرے بعد ہو	جب کوئی مجھ سے با وفا نہ رہا
خوش خرامی سی اونچی گلشن میں	سرو پر شرکب پیا نہ رہا
کب زمانہ کا دشمن جانے	مای یہ چرخ فتنہ زانہ رہا
چین سی اس کے دور میں ایک دم	کوئی ہے بن بھ خدائے رہا
خوب بند بجاتی شک کی ہی ہوا	پروہ جوڑا ذرا کہلا نہ رہا
می کشی اس قدر سے میرے زمین	دیکھنی کو ہے پارسا نہ رہا
چارہ سازوں سے کب کیا دیاں	جب کہ میں قابل شفا نہ رہا

دوست ای شور ہو تو غم سا ہو
کہ پس مرگ ہے خدائے رہا

صور کا شور گہا بڑ کی جو افغان نکلا	اب تو اریان تیرا اول نالان نکلا
ہو چکا ضبط پہا ب نالہ افغان نکلا	بعد مدت کی پہیل سی غم منہاں نکلا
نحت دل خون جگر اشک طوفان نکلا	جو میری چشم سی نکلا وہی حیران نکلا

عجب اندازی وہ سرو خرامان نکلا یار کیا نکلا ہمارا کہ گلستان نکلا دل کو میں سمجھا تھا دانا یہی نادان نکلا دل کی جا ایک سی تیر کا نیکیان نکلا تیری بیمار کا جب کوئی نہ درمان نکلا اور جو بیمار کی نکلا تو پریشان نکلا نام کو تار نہ داماں و گریبان نکلا ہاں مگر نقش گریبان میرا زمان نکلا	خوشنحرامی بکلو عشوہ و غمہ برکاب انکہ نہ گسست تو قد سرو ہی خسار میں گل کس سے میں دیکھوں کوں باہی لسنو کچھ نہ تھا سنیہ میں چری سیری شرم ہو کی تو آج طبعوں نے خدا پر چہرہ زلف کی ام میں ہنس کر کوئی نکلا نہ بچے وہ جیاں دشت جنوں نے میں دیا میں کیا کیا بعد مرنی کی کسی فی نہ کیا غم میرا
---	---

شور ایک درغل سیٹی اسی بحر میں آپ
آپ کا شعر تو دلچسپ سراوان نکلا

بی عرض کوئی حسینوں میں انسان نکلا آج ارمان تیرا میں گریبان نکلا جس نے سمجھا وہ ہی کچھ صاحبان نکلا کوئی نہ دیکھ کر سچ میں مسلمان نکلا آج وہ غیب سی او کی تہ داماں نکلا	جو ملا جان و دل میں کا خواہان نکلا ابریسیان ہی ہوا شرم سی پانی پانی والضحیٰ چہرہ کو اور زلف کو والیل تیر پہنسلے اوس لٹ کے جنجال میں سارے قسطہ شکر دیکھا نہ تھا پرستی تیرے
---	---

روکی اوٹھای جیہ گہری تان پہرے گئے	اپنا یہ دیدہ ترخ کا طوفان نکلا
جان نیا تو تیری عشق میں شوار نہ تھا	اور جو تھا ہی تو میری سامنی آساں نکلا
آئی جب جان کو لینی تو نہیں کر نہ سکا	کچھ نہ بن آیا فقط مہمشہ ہی میری تان نکلا
خلد کی سنتی تھی اک عمری تعریف و فضل	اس سے لچپ کھین کوچہ خانان نکلا
راستہ جاننی کا دمان تکت صبا کو ہی ملا	اوسکی کوچہ میں اک بنوہ شہیدان نکلا

حبطح شور کی ہمراہ گئی حسرت مخم

لیکی دنیا سی کوئی ایسا نہ سامان نکلا

دل عشق میں کہو نا کہ پایہ جابی گا	ہر گز نہ اس کو راہ پہ لایا نہ جابی گا
ای طفل اشک کوچہ میں اوسکی نہ بچل	تیر کو بہر کسی ہی اوٹھایا نہ جابی گا
وود جگری گروئی شعلہ بڑک وٹھا	ناشہ پیر کسی سی چھپایا نہ جابی گا
مرنی سی ہم اگر شہجہ ان میں بچ گئے	پہر صبح او کو مہنہ چہ کہایا نہ جابی گا
گرد ام خال و خط سی بیہل بچ گیا تو کیا	پہندی سی نہ کہ پھٹایا نہ جابی گا
واسن سی مانع خون کو دیو یا تو کیا ہو	پر دل سی اسکا نقش مٹایا نہ جابی گا
حاضر سی سبب تیر لگانی کو آپ کے	چیف ناز کی سی لگایا نہ جابی گا
فکر رومی نہم جگر ہی جشت ملا	ہر خاک وہ ہی جس کو سلا یا نہ جابی گا

<p>راہد کی لب نہونگی برائی کی بند شاید کہ پریشانی ہو اسکی حشرین</p>	<p>جب تک ایک قطرہ چھپایا نہ جائی گا واغون کا محضر ہم ہی دکھایا نہ جائی گا</p>
<p>عصیان کا اپنی مشورہ ہی سی کر و شمار جب ہو گا وہاں حساب چھپایا نہ جائی گا</p>	
<p>یہ حکیم عام ہی غنجہ دہن کا کیا جب نصف فتنہ سین دہن کا خبر چچی زنی اگر اصل کے ہوئی معلوم ہم کو بی شبائے اوڑائی جب فانی زلف کی بو کراستے نہیں تجانہ خالے مواہون عشق میں گلو کی ہم چھپایا پان بیان غنجہ دہن نے کہہی سید مارا دوت نہ ہم سے ویا چھپکا جو میری آنی روت تیرا دست جنون مشک و موخن</p>	<p>گریبان چاک ہو ہر گل حمن کا مرا دونا ہوا میری سخن کا کرو تیار سامان اب وطن کا چٹا جب باغبان گل حمن کا اثر جاتا رہا مشک ختن کا ہوا راہد ہی پرو بہمن کا گلابی رنگ ہو میری کفن کا اوڑا ہی رنگ وہاں لعل مرین کا نرالا دھنگ دیکھا بانچس کا کمر میں آگیا گردن کی چسکا نہ چھوڑا تار تک ہی سیون کا</p>

نیامت و قتل ہی ہو کر سی ویکھو	عجب انداز ہی اوسکی چین کا
کلام شور ہو کیونکر نہ شیریں	کہ ہی وہ خوشہ چین اہل سخن کا
<p>شعلہ نکل کے مہرے کو جاری ہوا ہوا تیری کرم یہ ناز نہیں ہر زمان ہوا دیکھی جو بی شادی گل گلستان میں آج تم فی بنایارلف کو اور ہم بگڑ گئے اب تو زمین پہ پاؤں نہیں کہنی دیتی ہے کوچہ میں اسکی پہلے اوٹھنگی اکبیا کبھی شراب خانہ کی ہیری حوالہ کے مہرے سی سری نکلی تھی کچھ ہی پہلے</p>	<p>سو نہیاں ہمیں برسوں میں پنا عیاں ہوا ہم سی ستم رسیدن تو مہراں ہوا گل تو کر کمال تجل باغبان ہوا اس پنج و خم کو دیکھ کے دل بگمان ہوا ما تہو کو دہو کی شمع جان آسمان ہوا تیکہ ہمارا بے ہی سنگستان ہوا کیا مجھ پہ مہراں وہ سیرمغان ہوا بی جرم حکم قتل مجھی ناگھان ہوا</p>
لکھو اس زمین میں شور و آواک اور ہی غل	شایق تری سخن کا سبب وستان ہوا
وہ رازیل کہ جو مجھ سے یہاں ہوا	جو کچھ تہا ری دل میں تھا چھپایا ہوا اوسو لسی عشق گل کا سری انچ خاک ہوا

سو سو طرحی حال کو قربان کر دگامین
 دلو ہی جانکی ساتھ ہی چلنا اٹپا
 اس شگافی میں بس عمر موچی
 دشوار کچھ نہ تھا مجھی جان تک بھی پیار
 لیا تیرمیں رہ رہ ملک عدم کی ہی
 لرون میری حال کنزراکت سی تگیا

منطور اونکو آج میرا امتحان ہوا
 دنیا میں کوئی اسکا نہ جیتے روان ہوا
 پاپا نشان کمر کا نہ پیدا وہاں ہوا
 راضی نہ میری عمر یہ وہ بدگمان ہوا
 ہر خیر و ہونڈا اونکو نہ پیدا نشان ہوا
 نکلیں حسرتیں وہ خیر روان ہوا

پھر دواور کسکو زمانہ میں سمجھو گے
 اک دل تھا اپنا شور وہی جستان ہوا

چشموں اشک کو دیکھنا بنا دیا
 مٹی میں جان ڈال کی گویا بنا دیا
 منظر تو ایک تھا ہی وہی جہان
 اب کیا رہا تمہاری خدا نہیں شک
 جنبش لب کے ہوتی ہی دلی زنگ
 اس پٹ کی لٹ کا کیا چھپی ہو حال
 اب خدا کی نئی لکھی باتیں تم تو

لخت جگر کو لعل کا ٹکڑا بنا دیا
 ہر دم یہ سوچ ہی کہ مجھی کیا بنا دیا
 کعبہ بنا دیا کہیں گرجا بنا دیا
 تم کو خدائی نور کا تپلا بنا دیا
 سچ خدائے تم کو مسیحا بنا دیا
 سب کو خدائی اسکا دکھیا بنا دیا
 کیا اوسنی تم کو دوسرا موسا بنا دیا

جس تک چچی انی تو کیا کیا کچھ کیا	پیری فی ہای اب تو نما بنا دیا
گیا شان کبرائی ہی کسین نہیں کو	اعلیٰ بنا دیا کوئی اونی بنا دیا
ہر کشی سرچمین جو دمدم	قامتے سری خوب سید بنا دیا
آئینہ کو بھی دعویٰ تھا خود بھی کا لکر	اوسن قش و شکی جلوہ فی اندا بنا دیا
کوچمین اوسکی عا با تو دشی منع تھا	پراج ہم کو خوابے رستا بنا دیا

شکر خدا ہے شکر کہ تجھ کو قبول رنج

دش سے برا تو پانچ سے اچھا بنا دیا

صبا فی بلبل سی جب یہ پوچھا کہ کیا سبب تیری بکلی کا
تو گل کو حسرت سی دیکھ بولا کہ اب یہ جہان ہی گہری کا
عدم ہی ہستی میں جب ہم آئی نہ کوئی سجدہ ساتھ لائے
جو اپنی یہاں تھی ہوئی پرائی اب آسرا ہی تو بیکسی کا
بہت نہ جینی یہ ہو تو شادان کہ موت کہتی ہی تھی ہستی مان
تو اب ہی کر لی اودہر کا سامان پڑیکار و نا کہی ہستی کا
یہ عمر برباد یوں نہ جاتی نہ شرم روز خرا میں آئے
گنہ کی گہری نہ بڑھتی پائی جو دہیان ہو تا بری پہلی کا

بہت ڈرائی میں عیش دنیا ہوئی نہ ایک دم ہی فکر تھی
 بڑی گاسکا جواب دینا کہ وقت آیا چلا چلے گا
 کرو نہ سر گر نہ لہن ترانی رہے بڑا پانہ اور جوانی
 کہ روز دنیا ہی آئی جانی قیام کس کو ہی زندگے کا
 جہان میں جس دم کہ آدم آیا سفر کا پیغام ساتھ لایا
 اسی سبب سی نہ چین پایا خیال تھا جو وارے کا
 عجب یہ دنیا ہی دار فانی بنی ہی دو دن کی زندگ
 فقط ہی جینی ہی تک کہانی موسیٰ پہ کوئی نہیں کسی کا
 چمن کا دنیا کے رنگ بدلا صبا فی گل کا اور ایا خاکا
 ستم ہی گلچین کا اوس پہ طرا یہ وقت آیا ہی ابترے کا
 جہان میں رکا ہی کارخانہ نکوئی اپنا نہ ہی یگانہ
 تلاش دولت میں ہی زمانہ خدا ہی حافظ ہی مفلسی کا

	ہی غم ملک بھاگا ہر دم رہیں دارِ فنا میں اب ہم کریں کس کاشو ماتم کہ غل مجاہی فنا فی کا	
ہی لاکھ میں وہ ایک لا آرام ہمارا	پاتا ہی جسمی یکہ دل آرام ہمارا	

<p> دل لینا ہو لی کو آگین میں لگائی نظارہ رخ وں کو تو ہی شب سرف آغا میں الفت کے پرائے کھوں کا رونا آٹا ہی نظر جلوہ کو میں جو اس میں ایسی جو دن گذرنگی تنہائی کی اپنی ہم عشق میں برباد ہوئی خاک بھی ہو کر دل ہم فی دیا جب کہ اوں حال جان انکھوں میں سما جائی آنور خدا کا رکھہ چوڑی اوں کو ابھی برباد نہ </p>	<p> گز نام تمہارا ہو تو ہو کام ہمارا یہ دور و ہوا ہی سحر و شام ہمارا اب بیکہنی کیا ہوتا ہی انجام ہمارا پڑہ کر ہی بہت جسم سی بھی جام ہمارا لی جا لگی جان گردش ایام ہمارا پہونچا دی صبا اوں کو یہ پیغام ہمارا جا تا رہا سب چین و آرام ہمارا آج ہی جو وہ شوخ لب بام ہمارا کام آگیا ایک دن ل نا کام ہمارا </p>
---	--

بی ساختہ شو اوں کی سخن کا ہو جہان میں
ای شور اگر لیوے کوئی نام ہمارا

<p> کبھی جو باغ میں وہ سیر گل کو آجاتا کبھی جو بام پہ وہ بی نقاب آجاتا خدا گمشدہ ہی دل آج بال بال بچا جھاوٹھائی سی ہنسی میں ای ناصح </p>	<p> لو گل کو رشک یہ ہوتا کہ داغ کھاتا تو آفتاب نہ است سی مہر چہا جاتا وہ اپنی جان سی با تمہارا کیا جاتا میری طرحی گردل کسی پر آجاتا </p>
---	---

بلا سی سب اگر سیر میری گر پرتے
 اگر نہ ہوتی رمائی کی کچھہ اُسیدہین
 نہ رطری حسی او سکو پہلا سچتے ہم
 لگا دیا میری زخم جگر کو کیون مر ہم
 ہم اپنی سر پہی او سکی قدم کو رکھتے
 ہم انتظار سی او جان عذاب سی چھتے
 نہ جای دیکھی مجھ نہ تاوان کو محفل میں
 نہ لیتی نام وہ سیرہ کا عمر پر ہر گز

گروہ جلوہ رخ کو ذرا دکھا جاتا
 تو ایک دن ہی فقسن میں نہیں آجاتا
 کہی برا ہی بان سی جو نہ آجاتا
 ناک خیر کتی تو مجھہ کو فر ا کچھ آجاتا
 جو رکندہ کا تیری کچھہ پتا آجاتا
 کہیں وہ خیر بران کو آزاہ آ
 کہ بیٹنا ہوں تو ہر گز نہیں آجاتا
 پس ہوا جو نظر میں کوئی سما جاتا

نہ اپنی جابرہ میں پہولا سنا تا ہر گز نہ
 کہی جو نرم میں اوس گل کی بارہ پا جاتا

دل تپاب کو شتر بہ کیا نہ بنا
 دای حسرت کہ تیری تھون کے سنگدل
 جام شید جو تیرہ جہان میں پایا
 نقشہ اوس کو چہ کا بچہ پیٹھ مانی
 ابھی دم بہرین اوڑا دیا جہان کو ظالم

خاک پاس سے تیری لی شوخ بہ تیرہ بنا
 دل میرا شیشہ غم ٹوٹ کے اکثر نہ بنا
 ساقیا ایسا کسی کو سی ساغر نہ بنا
 نہ کچا شکر کھا اور نہ بنا پر نہ بنا
 ای فلک خستہ ایہ بہ تیری پر نہ بنا

کبت ملک از سہون تر فرہ کی ہے
کیا تبر اہنہ ہی جو اس کے مقابل ہو
ہم تو بگرے تیری نفو کوئی کیج
تیرا کیا جایگا سپر سیری آہنگا و بال

خاک تو وہ تو میری دل کو تکر نہ بنا
سرخ زانی کو لولا لہ احس نہ بنا
ابے پیشان شکران کو مکر نہ بنا
پنچہ شانہ سی گسیوی مغیر نہ بنا

اور اس بحرین ای شور کو کے رختہ ہو
شایق اس فن کا کوئی تھی تو بردہ کر نہ بنا

بگڑا ہم سی جو کہی تو وہ تکر نہ بنا
چاند ہر چند چرما چرخ پاس سرے
خون عشاق میں بگر رہے تباہی شک
نقین نامہ بروں کے نہ اوٹھا نامہ کر
جب سی ہم داوی غربت میں ہو آوار
سری تاپی زراکت ہی لکھت ہے
کیون مٹی کترامی تھیں پیشا کر
اوسکی فرگاہی ہی ہوا نوک کیلی سید
ارکی مشافی آفتان غصہ چہ

اگیا شیشہ میں جب بال مکر نہ بنا
پر تیری چہرہ کی ای ماہ بار نہ بنا
تیری ابرو میں تہہ کوی خجر نہ بنا
ہائی افسوس ازل سی میں کہو تیر نہ بنا
نہ وطن اپنا بنا اور کہی گہر نہ بنا
پردا دل کو تو او کی میں تیر نہ بنا
رہتی صورت اپنی دل مضطر نہ بنا
ایسا ہر کوئی خجر کوئی نشتر نہ بنا
ایکے ایسا ملک کوئی اختر نہ بنا

۳۳
 عیش و آرام سی دنیا میں گذر جائے عمر
 ایسا اپنا مگر اسے شور و قدر نہ بنا

رویف بای موصدہ

میری عیسیٰ کو دی ملا یاز	ور نہ دنیا ہی سی اوٹھایاز
جو کہ درسی تیری پہر یارب	وہ دو عالم سی پہر گیا یارب
واع عصیان میری چین چین	لطف اپنی سی تو مٹایارب
خاک پاشی گریل جاے	ہی وہ کسیری سوا یارب
کعبہ و دیروشت گرجا میں	جس جگہ دیکھا تو ہی تھا یارب
پہر باندی کا نام لون کہی	جام کو شرا اگر ملا یارب
سحر و شام یہ تہنا ہے	اپنا جلوہ مچھی دکھایارب
سحر سمجھی ہی وہ وہاں جا	تیری قدموں کے جو لگا یارب

شور کہہ پرنک غل وہ جی

سنی بہت خوش دین سدا یارب

جگو گرجا میں قہر بیا یارب	پہر نہ وہاں سی کہیں نہ تھا یارب
آدمی تھا جہاں میں تیرا	پہر نہ وہاں سی کہیں نہ تھا یارب

تیری نظروں سے گر گیا یارب	سحر خوت پہ چڑھ گیا جو شخص
مہینہ سیکانہ پہرہ کہا یارب	کف پانپاہی دکھا کی چھی
وایتھ موت کا چکھا یارب	سب مری ہی خرمین دنیا کی
آہی اک جائی دوسرا یارب	دار فانی ہی وہ سرا بی تلب

شور کرتا ہی تیری حبس میں شور

پاس اپنی او سے بکرا یارب

بید پرک اوس شاک گل کو دیکھ جائی محمد	استحان کو چہ جان تک آئی عید
بندہ رہی آج کل ایسی چوائی عید	شاخ گل کہتی سر پرانی پائی عید
اکسی صو نہین ٹلی بلای عید	آج پہنڈی بھی صبا کی پانسی گل
چاہی لالہ کی شہنائی بجائی عید	شاوینج ہی میں باغین مشک کی راج
بن ہی میں تیان گل کی دوائی عید	کب نظر صبا کو اتا ہی بلبل کا خیال
شربت گل کی سوا کچھ دوائی عید	کیون صبا کرتی مستون کو طیبو طلب
پہلی گلچین کو تو مست سنائی عید	باغبان کا توفیق کہنکاسی سبھی دور
غار کی سون ہی سلی گربائی عید	شیک کتی پہلی گل کی شہ کو کہ بہار

ہی شگفتہ پہر زمین شور اب لکھو ایسی غزل

سُنکے جسکو شاخ گل پر چھپائی عنذلیب	
<p>بیت بیٹے ہوئی عشرت لای عنذلیب گل ہی تنہا چمن میں پائی لای عنذلیب صاعقہ کا کام کرتی نوائی عنذلیب جو چمن میں سن پائی نالہ پائی عنذلیب ناطرون میں گل کے دیکھنا سوئی عنذلیب سنبڑہ بیگانہ تھا کہ آشنائی عنذلیب حال گل پر چیکہ شبنم کو رولائی عنذلیب استقد پر واگر قسمت پائی عنذلیب باغبان کبریٰ مجھ سی راگ لائی عنذلیب</p>	<p>شاخ پر پایا جو ہر مصرع کی پائی عنذلیب کب تک میں وقت میں خوش آئی ادائی عنذلیب ول جلاوتی ہی اپنا نفس فرماوی کب تک میں ہو رہی بیارنگہ ہی گل کا دماغ یہ تم ہی ہو ایک عالم دید کا محتاج فیصل خزان سی ہو گیا مال پائی وہ بیامین کیوں آنکھیں گس پیار جائی گلا عدم میں کی گل کی سہیل چکیوں میں غنچہ گل کو اوڑھوں گل</p>
<p>بیلستان کے حاجت شورم کو چھپین اس چمن میں ہی قلم بیت کا کجائی عنذلیب</p>	
<p>بچی رات لائی ہی مبراہ بیل آفتاب بھلیاں بالونین میں پائی کاکل آفتاب کر رہی تکیلی میں تامل آفتاب</p>	<p>لایا غنچہ کی جو شیشہ میں ہر گل آفتاب سب غلطی لائی ہی کسل آفتاب اودھ گئی وقت سحر جو اس کی تہی آفتاب</p>

چاند کا شکر اکھوں میں طور کا جلوہ آو
 یا آفتاب لب مشکین سے موی چہرہ عیا
 کیفیت و نوجوان کے موی نقش گل حیر
 حیدر سکین ہی موی باطلای عیان
 کتبہ سی موی تخیل خیر کا پاسبان
 کس کا تہذیب کیا ہی اس سے صبح و شکر لقا
 آج وہ نہ پہن اوٹھا فلک کے سیر کو
 اتفات ساقی مہوش سی ہی امیہ
 خدمت ساقی ملی حیدر سے اس کی زمین

ہی سراپا نو سی سمو وہ گل آفتاب
 یا بچانی مار لای شاخ سنبھل آفتاب
 آج ہروی عام جم مین وہ اگر گل آفتاب
 جیسی کو طور پر یاد ہی موی گل آفتاب
 حسن کے نیران مین ہی گو گل آفتاب
 کر رہا ہی کچھ جو چلنی میں سنا بل آفتاب
 آیا مجھ کو ہی اس کی باجھل آفتاب
 ایک دم میں کچھ تو بانہ کا قل آفتاب
 ساغر زین مین رہتا ہی لئی گل آفتاب

قلقل بنیاد سمجھو شور صاحب اس کو تم
 بلکہ کرتا ہی یہی سچ دلو میں گل آفتاب

سا قیادے ملا کی آب شراب
 ویکہ کیفیت اس کی آنکھوں کے
 سنو حیران کی خوف سی ساقی
 ایک جڑ عین دل ہوا روشن

دل میں سورش ہی لاشتاب شراب
 سوئی خجالت سی آب شراب
 دل کئی دیتی ہی کیا شراب
 یوں ہی شہو آفتاب شراب

<p>اگر کشن صبار باب شراب پاک کردیگی حساب شراب ہوگا ور زبان شراب</p>	<p>یارین میں لایہ سب بی کار حشرین دہو کی نامہ اعمال ہم نہ کوثر تک اسکو بولیں گے</p>
<p>یارو ساقی ہم نہون جب شور پہر ہو کس طرح کامیاب شراب</p>	
<p>رو لیف پای ہندی</p>	
<p>میں پتیا ہوں فسون ایچا آپ گہہ نگد گہی ہوتا ہی صفائی آپ ہوئی بی زار قیدی قفا آپ قتل کامیری لیا سیرا اوٹھا آپ مجھے کیوں گھٹی ہی جو پہلا آپ کیا ہو گئی خطا تو جو رکا آپ کیوں میری بی کہی تھی ہودا آپ کرتا پرتا ہی قہراک سی گلا آپ</p>	<p>غم نہ کیا گودہ گیا ہو کی خفا آپ نسل آئینہ بدلتا ہی و صورت ہر دم ایک کنی سی تیری ک گیا ہر گھسی گر چشمک تھی قہر کی تو کل کیوں دس میں تو بات گزنی کی نہیں کہ ابھی یا تو وہ رو کر آدھی میری صحبت میں میں نے کچھ بات جو کی تہہ اوٹھا کر تو کہا پہلے غم و غن شکایت نہ حکایت میری</p>
<p>شوہنیکا نظر آتا ہی یہ رنگ الفت</p>	

۲
وہ جو بن بن کی بگڑتی ہیں سدا پ ہی آپ

رویف تائی فوفانی

سین آئی ہی کیا غیر پیا رست	یہ بیہوشی شرط کہ ہم تم منائیں پیا رست
بلی ہیں آج چین من ہزار لاکھ گل	و کہہ آئی عجیب لطف غرار رست
یار و بچی کی گروہ پستی پوشتون کے	تو دل کو اپنی دین میں دینی باز رست
مہر گل کے نہ سہو بہا اوسکی	پستی پوش سی مہوی گروہ چار رست
دن میں با جو چمپا کی زد وہ دیکھی	تو گل خون کے گلی کی کیون باز رست
بن دی سائی براندی تو جام نگین	کہ زور و نظراتی ہی بخار رست
یہ عشق میں ہی ننگ شور کا پودو	تو دل سے حق ہی امیر اثار رست
عیت گلرونی حیان ہی	ہو لگی گہرہ پوئی لگی سوار رست
تی مہوی مقابل بستی پوشتون کے	جائی تہہ سپر سون لاکھ بار رست

بنائی خوب بستی یہ شونہ ہی غزل

کہ اسکی رو برو ہوں زور و زار رست

خفت کا سل جو کہ رہی بیان شہر	یہ وہ کون کون ہی منہی قران دست
لی صلبہ و فغان کئی سلمان شہر	نہی سنتی ہی گردون کی ہلی سان دست

<p>آج وہ بزم میں آئی اور ہلکے کتاب دستکاری سے گروست جو کچھ ہی مدام پہلی ہی خم جگر پر فی کی امید نہ تھی باندہ کرتیخ و سنان آئینہ جیتل میں انیسویں میں جو انسان وہی ہیک پہلو و دل ہی گد چاک جگر سی نکلا</p>	<p>رکھنا یا رب میرا وقت پر ایمان پہری ممکن کہ میں جیت کر بیان تیرے گان لکھی پہری و پیکان رکھنا اسوق شہاد میرا ارمان ورنہ تعلیم ہی ہو جائیں جوان کس صفائی سی لگا تیرا پیکان</p>
--	---

حسرت و درویشان ساتھ چلنے کی بے مشورہ
 اور کرنا تمہیں کیا چاہئے سامان درست

<p>لایا قاصد جو سحر آپ کا پیغام درست ناتوانی تیری فتح کے بنوں کی زبان راج فی اس دل ناکام کو کچا ہی کہا آبلوں نے میری اس درجہ قدم بکری ہیں ہم تیری تہی کیا خیر قوج کی نگین دست پا ایک ہی جلوہ میں کر گم اتنی ہر فیضی سالی سال کی بھلا کیا ترتیب</p>	<p>کیا مضمون دل میں سر شام درست نہ اوٹھا نفس نگین سے پہنچا نام درست ورنہ اس سواری ہو جائیں سب غلام درست کہ اوٹھا سکتا نہیں دوسری اک گام درست پہلی ہی ساتھی ہو پڑیا تو کر جام درست ساغر صبر کو ای چرخ و زاتہام درست جسکا آغاز نہ ہو خوب انجام درست</p>
--	---

ما تہد ما تہد فیکم کیون نہ شکستہ کہے | آسمان شکستین دیکھیں کی ارقام دست

مشتور رکہہ یاد کہ جب فضل خدا ہوتا ہے
وہم میں ہو جاتی ہیں سب بگڑی ہوئی کام دست



رویف ٹائی ہندی

پہونچی سرسری کو کیا پھر چنگ کے چاٹ
لگ گئے او سکوسری خن دل تنگ کے چاٹ
ہر لب خم کو دیوانہ ہی سنگ کے چاٹ
پرنگ کے تی میں میخوار جو نازنگ کے چاٹ
منہر بادام جسطح دل تنگ کی چاٹ
رنگیا نغمہ سر اکھوٹوں کو خنگ کے چاٹ

لگ گئی جسکو دز آبادہ گل تنگ کے چاٹ
کیون نہ وائشہ پیشہ لب سو فار رہی
کیون نہ آمادہ کری خنگ لڑکوں کو م
اب وائشہ کیا بون کا مرالیتی میں
اسطرح فوق ہی اس لکھوتیری آنکھوں کا
رات بستی میں پایا نگرک کا موقع

مشتور صاحب نگ شعری از بس مرغوب

دیکھو لگ حابی دلو کو کہیں سن تنگ چاٹ

جیسی پچوانہ مو آسمان شمس بیتان لپٹ
چلتی چلتی جو گئی خار معنیان لپٹ
شوق ہی اپنی گیار خم نکدان لپٹ

شادی مرگ ایسی ہی اوس سے تابا لپٹ
لطف کیا آبلہ پائی ہی ہوا ہم کو نصیب
پہا یا مرہم دل مجروح کو اپنی نہ کہی

<p>مفت سوائی ہوئی زلف پریشانیت راع تو کہا یگا جون پشیم بجران لیت شعلہ داوہتی ہین دی ل سوزا لیت یاقامت میں گیس سرخو امان لیت خوب و کر گیا چشم گہر افشان لیت تار باقی نہ رکھا جیسے بیان سی لیت روی بلبل ہی بہت ٹائی کس لیت</p>	<p>عمر ہر ہم فی پریشانی و خواری کہے بیج دلا کالی بلاسی میں ہی دیتا ہوں خوف سی جسکی ترپتی ہی چک جاتی بق خندہ گل کو جو دیکھا تو کہا غفٹ دل آب میں بھی لیکھا تو میں اسیر سیاہ شکر کس مہندی ادا دست گل میں لیت آتی ہی فصل خزان گل ہوئی کافور عام</p>
--	--

شور بی ساختہ ایک جام براندی کا چٹرا
 عید کو خوب ملی دلیر و جانان سی لیت

<p>جاتی نہیں کہہ نگہ قندہ گر کے چوٹ ورنہ وبال جان ہی میری سرچوٹ جھک ستاری آؤ دہرا وادہ چوٹ ہر دم کشمکش ہی دل رنظ کی چوٹ جاتی نہیں کسی سچے دل اور جگر کی چوٹ کچھ آج کی نہیں یہی عمر چوٹ</p>	<p>تیروں کے زخم ہی فروں نظر کی چوٹ ٹھوکر سی تیری اسکو کچھ آرام متواری دل میں درویش جگر میں ہی کیا کہوں جاتی نہیں اسکی کسکے بہر کہی عاجز ہوئی علاج ہی اب چارہ گر تمام اوکو تو زخم قندہ ہی آرام ہوئی گا</p>
---	--

<p> بچو دیا پھین مگر دست باز نہ بابون کی لٹ کی فچی دھڑا پھین تکڑی ہی کاٹ فزون ہی بات کے بلبل قفس میں پئی تو ضرورت لگی ماں ہون اوسکی ننگ خاکیوں گران کیا ضرب نکلتے ہی اوس گل چوکی تیرہ کو رو کوں کہ ابرو کی تیغ کو </p>	<p> اسا قیاس شراب سیکین جگر کی چوٹ شکل ہی اچھی ہو گی میری مگر کی چوٹ لگتی ہی گفتگوی میری کتیرے کی چوٹ بی برگ گل لگائی تھی اچھی پر کی چوٹ پانوں میں جسکی لگتی ہو گلبرگ کی چوٹ لگتی ہی میری دل پسیم حشر کی چوٹ حیران میں مچن کہ بچاؤں کدھری چوٹ </p>
--	--

انسان تو چپ نہ کیا دلِ فولاد نرم ہو
دنیا میں سب سی شہور زیادہ ہی کی چوٹ

رویف ث معجمہ

<p> نہیں کیا مرقع گردن لیکر کیا باعث یہ تیرا آہ دم میں لگ رہا ہی سنہ گردن نہیں گیت تیغ میں ہو کی جو ہر کامیابی کا خدا نگار شاہ اندون کو شہ گیری میں علامہ خاک میں تیرے نہ آیا شعلہ خور </p>	<p> بنا ہی سراپا غم کی بون تصویر کیا باعث مگر دل میں تیری کہ نہیں تیرا کیا باعث کین ملکِ دل قضیہ میں شمشیر کیا باعث نہیں تیرا کہ میں تیری اک نچر کیا باعث میری تیرے ہر ہر نہیں تقدیر کیا باعث </p>
---	--

مبارک موسم گل پچی بلبل گلستان میں نہیں چنوں کا بسکہ انتظار اوسکو تو کیوں ہوای غرق دریا آشنا اوس لاف کا شاید	خون ہونی لگا میرا گریبان گریہ کیا باعث کہانی سنی ہی چشم حلقہ بخیر کیا باعث سہیں تو موج سی اہرائی نہ بخیر کیا باعث
---	---

پڑا ہی شہور کی خون کا جواب اک شور عالم میں
کیا قاتل فی اوسکو قتل فی قصیر کیا باعث

ردیف جیم مجسمہ

پہلی ہی تھا عیش و عشق میں شہر کار و اج عاشق کے حق میں ہری تاخیر کار و اج اچھا نہیں ہے اس فلک پر کار و اج میری خون سی ہو گیا تشہیر کار و اج پھر قابل نجات ہی قصیر کار و اج قاتل کی عہد میں نہیں شہیر کار و اج گویا جب سے خلق میں تیر کار و اج مانی فی اس ہی کیا قصیر کار و اج	عہد خون سی اپنی ہی زخیر کار و اج آجائی موت بھر میں قصہ تمام ہو لو کہی ہی چشم مدی جو طفل و جوان کو پہلی ہی کوئی جانثار سوائی کو نہ تھا نجات کے جب میں ہی ہم کو مسیح سی نار واد او غمرہ ہی کافی میں قتل کو ابرو کان جب آپ کے ناوک لگن ہوئی پردہ کی رسم جب ہوئی اختیار دوست
---	---

جب شہور کو فلک فی ترہ خاک کر دیا

کشتہ پایا خلق میں کسیر کا رواج

چلو جس میں ذرا آمد بہاری آج	خزان کا کوچ روان فوج لالہ زار آج
بجاری ہیں عجیب شو طایران چین	سنا سبز صفت مسک بادہ خواہ آج
کیا ہی شہر پاک کے چال فی ایسا	پیشی جو کوچہ نیرن میں ایک پکا آج
تیری شرہ ہی کیا ہی مقابلہ شاید	کھٹک ہی میری آنکھوں میں کجا آج
اوٹھی گا آج کوئی نرم میں نیا فتنہ	ہر ایک جان تیری قد چوہ و تار آج
وہ بولی جانی دو دامن کو چور و میر	میں کیا تباؤں میں پیش کار و باری آج
لگی ہوئی ہی ایک چوک میں گڑھی	ہر ایک سہ نہروں کی غباری آج
ہیں کہیت پی ہوئی تہوں کے آبری	اگر چلو تو ہر موقع شکار سے آج

میں گل کی گیند لئی دو نوسمت ہندوی زلف

ہر ایک طرف سی بھوشور مار ماری آج

ماہ لی خط شعا سی اگر مالی کی گونج	پر کہاں ہم جو کہتی تھی سی بالی گونج
گنگری بکرو ہوا میں کھائی گی چکر سدا	گنبد گردن میں گنگری میری لی کی گونج
جہتی ہیں کس قدرستی میں چھو کی دشت	موسم برسات میں تھی میں کالی گونج
نیشہ خیز ہیں عیان پہلوی زلف کی	جالی گونج سی بالی کی بنالی کی گونج

گل کا جارجاں موناچی چین میں اس قدر سنگی گہوگر کی صدا باز سے وہ کہ ہوا گپوں کا کیوں نہ ہوئی کچھ گلگون بیچم بالا کی بابیان میں میری اچا اکل	سے اسی ہرچہ کی تیرچہ مانی کی گونج کہوتی میں ہرچہ قسنگو حال ہی تھا کی گونج کو چہ بندی کہ ہی ہی ہرچہ مانی کی گونج اؤ کچھ چہتی ہی ہرچہ لوک ہی مانی کی گونج
--	--

قلقل مینائی می کیف ہی اسین سوا
شور صاحب کب سے ہی تم نی سوالی کی گونج

رویف سیم فارسی

چاک ہو چاہیں رو ایسی گسپان چارپانچ ہی گہی سا عدلی ماو دہی ہی چہ کا دیان غم نہیں جدلی کشر سے میرجان ہم کو چہ بسیوں کے نہوگی تن ثابت مینہنا اک قیامت سکی کو چہین پارتی ہی اور اگلی کی مینہنا تم ہوگا کیا طوفان سیا کیا کہوں مطلب کے کہی نہیں ہی وقت حور کا قہ نہیں جو آئی سیر ہر کو	دجیان تک بہی نہیں سچا چارپانچ اس لڑا نہیں آہری میں چارپانچ وہاں کھپکھپاں اگر دشن میں تو یہاں چارپانچ گر قیوں نے ذرا بھی تھہری کہ وہاں چارپانچ روقی میں میں مشین کرتی ہیں انعام چارپانچ میں لہجہ کمری گریہی میں چارپانچ مست کے قصوں چہ جاتی ہیں چارپانچ لیکھ آؤ میں میں کو بھی چارپانچ
--	--

<p>شور جب ہم جانی تیری ہی طبیعت میں تیری بی تکلف شعر کہہ ڈالی اگر بیان چار پانچ</p>	
<p>داع دل روشن ہو چکے ہیں بیان چار پانچ یادیں لعل و خال و خط و نشان کے شام تک تار ہی تار نہیں تہا کہی داع دل سو جگر افشا و حیران کہی</p>	<p>کہاں گل لالہ کی کیا کیا بہ زبان چار پانچ جاگتی تھی گیت محبت پہ کیا چار پانچ صبح کو سلواتا ہوں گیتیں گریبان چار پانچ لی جلی ہم ساتھ اپنی یہ سہا سہا چار پانچ</p>
<p>اپنی محبت کا توار مان ایک دن نکلا نہ شو جہاں ڈالی آج کل ہم فی بیابان چار پانچ</p>	
<p>نہیں سچ محبت جگر میری شہم کی بیچ بھگانا میرا نہ باہری اور نہ گہر کے بیچ خدا سچ کہو بی شک ملا ہی تیا ہے بہار آئی تو کیا ہم نے تو انون کو کیا نہ زخم ہی سنگدل کا دل اوس نے تمہاری چہرہ ہم ہی اسکو کچھ نسبت</p>	<p>کنول کے پہول یہ ہیں میں نہیں کہیں مکان کا دل کا میری مامی نظر کی بیچ یہ یہ یہی ہم فی کرامات مال و سر پہ نہیں سچ طاقت یہ پوزاں و سچی بیچ ہوا کہ پہن ہی اثر نالہ سحر کے بیچ کلف کا وہ پہن ہوتا اگر تسک کی بیچ</p>
<p>نہ اپنا شور و دہ گمراہ راہ چسگر</p>	

گداوی تم فی عبت عمر بگذر کیج

رویف حای حطی

<p>حسبر کی شب سی کی انوار صبح صاف طبعون سی فلک کی غبار ساقیا پری مین کر سیکش پو لطف گو فلک تنہا نہیں اک چال پر مہر کا ہو جای سب تیر زہ دور لطف ہی سپرین چکی دای عشق ضعف پری نہیں بوڑھو کو چاہ</p>	<p>اب نظر آتی نہیں آمار صبح ویکھو پوسے شمع کو آزار صبح واکشاں گل ہی کار و بار صبح ہی ولیکن ایک سی رفتار صبح کاش پائی شربت میدار صبح مہر ہی ہے گئی بازار صبح مہر ہی کس طرح اطوار صبح</p>
---	---

شوریدہ اہل دل میں کیا ہی مت

رکھی ہیں خورشید کو منجوار صبح

<p>عیان صفا جو ساغر میں شراب کے روح گہنہاں شک نے ایسی خوشاب کے روح اسی طرح بھی معانی کو نقطہ سی تخصیص ہمیشہ طالب سوزش آگ آتش میں</p>	<p>تو اسکو کہتی ہیں نوش آفتاب کے روح کہ پانی ہوئی خرم سی حباب کے روح خدائی جسم میں طرح انتخاب کے روح نہیں جان میں لہر لہاں کے کہہ</p>
--	---

<p>نہ جام بادہ بنایا جو چرخ فی اوس کو بین تخم سینہ و شانہ کی جو ترقی پر سد اسنوی خرابات میں ہی شکست عرق ہی آجیات اوسکی دوی نگین کا نہیں ہے سوچ کو اک دم ہی جو قرار کہیں</p>	<p>نہ بند انگہ میں بجز شک سی حباب کے روح مگر اور ای ہی زلفوں کے مشکناں کے روح یونہی ہی سکتی اگر چہ پوری مجہر اب کے روح بجای ہی حطر کو ٹھہرائیں جگلاب کے روح بہ سکتی پھرتی ہی دریا میں کیا حباب کے روح</p>
---	---

کیا ہی شور و جال کو شہری بیتاب
 تو اپنی ہو گئی مستوجب عذاب کے روح

دیف خانی سچہ

<p>کیون بان سی خنہ تار ہی غنچہ دہن افسوس گل کہلتی ہی بیل کے اجل آ رنگ اوسکا بہر کا سا ہوا پر وہ افگن کیا یاد گل رنگے عالم ہی دکھایا یہ بادہ گلگون فی کہلایا ہی نیازنگ کشتی سی پڑ عکس گل پر ہونوں کا نگین چہ غزل جابی خوشن لامر آنک</p>	<p>ہیں رنگ سی قہر کے پیر لعل سیرخ بہر ہی کہ دین لالہ کی تپ سی کفن سیرخ بادل کی طرح عکس شوق ہی چین سیرخ ہی شیشہ سا عکس کی طرح سر و سر سیرخ کب چا دگلناری ہی اوسکا بدن سیرخ آتا ہی نظر مثل شہاب آب چین سیرخ ہو جابی سخن مثل شوق تابہ دکن سیرخ</p>
--	---

جہولین گچھن زار میں آج آتشی خسار
لازم ہی کہ جہول کی ہو ریشم رس سرخ

عجاریہ ہی شور کہ دیوان کی ورق میں

لکھی یہ غزل جابی تو ہو رنگ سخن سرخ

<p>دیکھی اوسکی لطف شکن کچھ شاخ تیرنی چڑی گلاب کی اسکی وہ بہ کیا دیکھا جو اوسکی ساعد نازک پہ مار کو آہی باغ میں مگر اوس شک گل کی آج صاحب بند و سخت شجر کی تلاش سے ہی برگ بادہ گئی کثرت سی ظلم کے ہی دہل کہ مان کا ہی پان ہی بہت جس دن آبیاری اب پہاڑ ہے حقہ کا دم لگا کی وہ بولی وہوں نکال پاڑی کا سنگ اتا ہی ہمایوں میں کام</p>	<p>بل کہا ہی شک استہک منی شاخ لازم ہی دست ناز میں لیج سمن کے شاخ پچیدہ شک سی ہی مراک شری شاخ چہری لئی ہوئی گل ناز کی شاخ کافی ہی اوسکی جہولی کونا رکھ لی شاخ پھوٹی ہی گر لال چرخ کہن کی شاخ تخنہ کا ایک ختم شبہ ہی لاکھ من کی شاخ موج نسیم دم سی ہری سخن کی شاخ سنبل کی شاخ کہنی اسی باوہن کی شاخ کہنی تو کس من کی موہی ہرن کی شاخ</p>
---	--

ای شور گاتی بھی عریان بقول فوق

یہہ اور دوستوں فی لگاوی کفن کی شاخ

<p> یہ پارہم کو ہی یہ براندی تلخ لین پھٹی پھٹی تین ان نامہ بنی سب مستہو کر چپ کے میں شیریں کلامیان ون ات ہو ایک سی کنی ہی پختہ ساتی بغیر می نہیں جن ن جگر سے کم ہی کو ایسی پسند کا و اعطام قریبان </p>	<p> مانند لاله خون سی ہی لبر زحام تلخ نکلا پر او سکی غنہ سی جواب پیغام تلخ پہنم کو بزرگیم کل کا کلام تلخ غم میں تری سحری زیادہ شام تلخ گو پاکہ زہری یہہ شراب حرام تلخ گفتا تیری خاص سی تما خواہم تلخ </p>
---	--

کیا وجہ شور و جہ سے وہ ایسا خفا ہوا

بہولی سے گردہ لی تو لگی تیرا نام تلخ

<p> جیسی لعل نی ہو توین کا بین سرخ باندھی تو نید جو وہ کامل خدائیں سرخ ہو گئی رشتہ ہو کچھ ہزارین سرخ دیکھ کر سخت جگر ویدہ خونبار میں سرخ انجمن تہی بین سی حسرت دیدار میں سرخ سوچا ت ق کی جوں برہان با بین سرخ یہ جو موافق ہی جو میری خواہ میں سرخ </p>	<p> لوت دل ای نظر چشم گہرا بین سرخ سب سب جھین گہن مارنی بیٹھا ہے غم جان میں ہی شہم ہی خون برسا شرم سی رنگ ہو اعل کا پانی پانی ہی تصو جو بھی دست خنای کا تیری سرخ پر نور یوں لغون میں چمکا ہی تیرا سناٹا میں کہوں باقی گہا میں اسکو </p>
--	---

ایسی سبیل میں گل میں ہونین میں ہیں | | شعلہ جی میں میری آہ سر را بہن رح

مشور کیا خون جگر کہا کی لکھی تم فی غل
لعل گوئی ہی ہن کر شہ اشعار میں

رویف وال صطی

کیفیت کرتی اور سکی شیشہ و ساغر پند
 و سپند آیانہ ہم کو اور زینہا گھر پسند
 خوشناسا ہو کر اس شمع کا چوہر پسند
 مریم کا نور کو کرنا یوں خمون پسند
 داغ کو کرنا ہی اپنی لالہ احمر پسند
 جان خریدنی نہیں شخص کو پسند
 یوں باندنی ہی سہا جیت و دامن پسند
 بہرہ گیری تو مکان ہر سیکار و کیون کر پسند
 عود کو آتش ہی اور آتش کو چمک پسند
 چشمہ و درو سکی آستان کرین اختر پسند

ہی میری تشنہ پی کو باورہ گور سپند
 وادی حشت میں مقصد کا حاصل ہوا
 ہی تیری برپا نشان باکہ انجم کا نجوم
 سرو مہر کی سی سی ایشمع و مجروح ہون
 اس قدر عشق تباں میں کہا ہی ان ستم گل
 کو چہ قاتل میں سب اگی وہ کہی قدم
 آتش و زحی تاہر نہ پہنچی کچھ نہ گند
 و قہر نہ کو زخمت میں جاہن کی ہم
 سینہ زان کو میری دل بیان ہی بط
 خواب میں ہی اوہی سکی ہرہ نقاب

شہزادہ صاحب اس ہی آب کنوئرنی کی آب پی

تم تو عاشق حسن ساوہ پروہی زبور سپند	
<p> دیوچی ہی خبی ہو گئے گشتش قمر سفید سبزہ نمک اپنی قبر کا ہے بیشتر سفید مانند اشک ہو گئی نخت جگر سفید دیوچی ہی اب کی ہرگز گھر سفید فق ہوئی خوف سی ہوا روی سحر سفید کنج نفس میں ہو گئی ابیل پر سفید غم کہاتی کہاتی ہو گئی داغ جگر سفید گریہ سی ڈھل کی ہو گیا تار نظر سفید پرتوی جسکی ہو گیا سب میرا گھر سفید اسو اٹلی خدائی کیا روی زر سفید </p>	<p> کلی چشمتی یہ کیا کیا گھر سفید یہاں صفائی سین کی روشن دلیل اور سدری صفائی خاطر کہ دیکھنا ہم کل تیری دانت کے آئینہ میری مین یکہا جو اس خلعت بہای بھر کو میں تیر پر کسی تو بلبل گلون کی چاہ میری میں رنگ کہلا تارہ عشق کا پیہا ہی اب پروی ہوئی سر شک کے بن ق و ش کا غم شب بے بین یہاں ماری جان میں ہی اسی جو روشنی </p>

<p> شہرت سی شہور کی یہہ نمک پاشیان ہوئیں پیری سی پہلی ہو گئی سب روی سحر سفید </p>	
<p>رویف ذال معجزہ</p>	
<p>پوری سی شکر کی سواہی زبان لہند</p>	<p>اسکی تندرک پہاں تک پان لہند</p>

<p>فلان کشتون پوچی سی کیا دھوان لذید باتن ہی تری ایسی ہن شیرن ٹان لذید طرخن ہی ہوتی ہی ہر داستان لذید طوطی کا کب شکر فی کیا ہی بیان لذید صاحب شکر تمہاری ہن سی کہان لذید بھیجی ہی نیشکر سی ہما استخوان لذید کیون عاشقون کچھ ہون تری گالیاں لذید</p>	<p>شیرن ہی ذائقہ میرا لٹی شور سے کیون مونٹ چٹتی زہین سامعین دمام تھہریتی باتون سی ہر وصل کی تو خوب مرغوب دل سخن یہ خدا واد بات ہے طوطی کی کیا پسند کہ ہی خود وہ جانور ہرشی مین ہر اہل توکل ہے ذائقہ تسکین درو کو ہی گوارا دوائے تلخ</p>
---	---

<p>ہی شور تری لب سی سخن مین وہ ذائقہ عیسائک لگانی سے ہوا رخوان لذید</p>	
--	--

<p>رویف ڈال ہندی</p>	
----------------------	--

<p>دھند سردی ہوئی ہوگی دو بالائہند کہ پانی بہتی ہی گہراونکی روز جابا ہند بنا ہون فکا پتلا کرگی اکبا ہند سکیگی رستائین جھکوا یدا ہند پھوڑا تو فی پھوڑا کسی کا پچھا ہند</p>	<p>پڑی ہی آج غضب کا چوڑگی اولائہند پڑی پالاہین ایسی سرد مہرون سے نکل کی جان ہوا جب کہ جسم سب ہند تپش سی دل کی مین جلتا ہون ادین ہند کسی نے اوڑی دوشالی کسی نے مین کبل</p>
---	---

تمام رات ہوئی ماتمہ پاؤں شکیلی ہی	ستاری ہی محی دہنا یہ کیا کیا تہند
پڑی یہ سردی فلکات کہ جم گئی تاری	زین کچھ فی ربون کا دیر والا تہند
نہیں تار بدن جنوں کی ماتھوں سے	کر گئی آج میری جان کو ایک قہا تہند

مہر کی سردی ہی بے شور شور کرنی لگے
تو دانت پیسے کرتی ہی اس کا شکوا تہند

رویف رای مہملہ

مت پہنک میرا بت بی سپر کاٹ کر	ارمان نکال مان دل لگیر کاٹ کر
رہا وہ کسی جب گیا کوئی بچہ کاٹ کر	سینہ کو ڈل کو گسپا تیر کاٹ کر
کرتی ہو کیوں سپر و محافظ سپر کو	عاشق گیا بھیج کوئی بچہ کاٹ کر
سلو این کی قبا پہ پرند میر سے	تسکین سب کو تیری تصویر کاٹ کر
جڑو و وگل کی اوپہی کچھ ماتمہ لگا	تہلا و سپر کو شمع کی لگا کر کاٹ کر
بی شک جو میری تپ کے شفا گر عطا کرو	دانتوں ہی اپنی قرص طباشر کاٹ کر
دفتری عقل کے عشاق میں میرا	لکھنا ہی نام ششی تقدیر کاٹ کر
میری جھپکائی بار بار است آج تک	بی وجہ سپر میرا تیری شمشیر کاٹ کر

میں شور شور کے دل اعدا میں کارگر

استاید ترشتای قلم تیر کاٹ کر

<p>گل کی نہ جب کہ سیدہ افکار توڑ کر ای شیم ضبط گریسی مردم پہ چوٹ پہ پہر بلبلون کا کہی رنگ لایگا ہر چہالارویا گل کی لٹاپہ پوٹ پوٹ آخر توڑ کہا دانہ تسبیح میں چسپا نزدیک محاسب کے نہایت ثواب یون پہنکے تیغ سی رگ جان کا کمری کیا کاہلون فی نام توکل کیا خراب سرشتہ ارتباط کا پیر سی ہاتھ آ کہہ کا مسافرون کو نہ باقی رہا ذرا</p>	<p>جہنجا کی پہنک سی دین تلوار توڑ کر سیل ہر شک لکلی نہ دیوار توڑ کر گل چین نہ پہو لیو گل گلزار توڑ کر لکڑا جو میری تلوی کو ہر خار توڑ کر کیا شہ جو را شیخ فی زمار توڑ کر دل خستہ کر تاش شیشہ بخوار توڑ کر دیتا ہی پہنک جسی کوئی تار توڑ کر مہر کے پانو میٹھی میں ناچار توڑ کر جب دل کی آس پہر گئی یار توڑ کر دامن میں جسی ہم فی کہی خار توڑ کر</p>
---	---

ای شور شطیبت خوبان کا جروسے

ترجیب نہ میسر شہ گشتار توڑ کر

<p>کیا ہی جسی ہم فی شراب میں رہا خوشہ من سرشار صورت کس</p>	<p>نکل کے پہلوی دل فی کیا کیات میں بنای کیونکہ نہ دوشیہ شربت کس</p>
---	--

<p> کھائی شوخ فی تسخیر کا نقاب میں گہر گردن گول کا اسی چاٹ پر کیا ب میں گہر بنایا میری لئی خانہ حباب میں گہر بناراجا جاسی خانہ خراب میں گہر بنایا کس نے میری پانوکا رکا ب میں گہر الہی کو نکمہ کچی چشم کا دوا ب میں گہر کیا خیال فی شاید تہا رخی اب میں گہر کیا ہی ل فی میری گویا اس کتاب میں گہر </p>	<p> مولوں کو کینچن تہا ہی خبری میں قح کے بلائی سخت ہوا میں اب نہیں ملی لذت سب سے کہ کر دل اوسکی انگہ میں جا کر رہائی قید عیال میں سی ہونہ تادم مرگ سہیں گشت نے روی سی ایک دم صحت اوہری آیا لہو اور اوہر سر شکائی جوا یک شب نہیں آتا ہی اپنی انہوں میں ہی اسکو صحت روکا مطالعہ شب روز </p>
---	--

اگر غرار کی تہہ شور تم جلدی
بنایا چاہے کیا ہستی خراب میں گہر

<p> شکر کر میں تہہ سب رچہ چرائی رنجیر شوق سی اپنی لئی آپ گے تہہ رنجیر چاہی پانوں میں اپنی ہی طلای رنجیر خواب میں مجھ کو کسی فی جو دیکھائی رنجیر جس فی اوس شوخی شوخی چرائی رنجیر </p>	<p> سب جنوں نے میری پانوں میں تہہ ہائی رنجیر سیکھائی طرہ سیری گو ہم ہی اگر پہنا اوس شوخ فی گردن میں تہہ تورا پانہوں نے لف میں پانہوں میں تہہ تورا یا اگر تہہ پانہوں میں تہہ تورا </p>
--	---

جرم الفت میں کئی ہم فی سہمی کیا کیا	ملوک گردن میں پڑا پاؤں میں آئی زنجیر
اپنی جامہ میں نہیں پہولا سمانا گل چین	شاید اوس غیرت گذار کی پائی زنجیر
غیر فی زلف میں بان نہ کیا یہاں ہم	جوش و خروش میں کمی بار توڑائی زنجیر

شام سی شور مجاہد ملک زندان میں
شور فی شوق میں جھوٹ ہلائی زنجیر

تیرا بیسی میں میری نالہ شبگیر کی پر	جہنی جلتی میں ہر ایک غم ہو گھر کی پر
کیا تماست تیرے میں شجر گل کی توڑ	کتری صیاد فی جب بلبل لگی کی پر
واہ اعجاز کہ جب کھینچے بیٹھا مانی	لی اوڑی اوس کو فنا کتری تصویر کی پر
اب تو کہہ گا کہ نازک مژدہ کا باقی	انگی دل میں ہماری جو سیری تیر کی پر
بال و پر کے تو نہونی سی جہان مضطر	کیا غضب ہے تاجو جہتی فلک سیر کی پر
بات کہنی میں اور التیا ہی دل کو ظالم	ہوئی پیدا یہ کہان سی تیری تقریر کی پر
شمع پروانہ کا رہا نہ نشان تک رہا	شکر صد کرنے پیدا ہوئی گلگیر کی پر
ہم ہی بل کی لگی اب ہو پر اوڑنی	آج کہہ آئے فلک زلف گرہ گیر کی پر

شور اک اور غزل ہوم سی لکھو ایسی
جسکی جہت نبی طائر شہر کے پر

خون دل میں بھی تر جوتیری تیر کی پر سستی میں مٹی ہی پر پھونکی وہ چارون کو واہ کیا شان کو تر کے بڑائی میری جسیم کی لہی لالا کی جلائی میں ریض مرغ بن کے اوڑنی میں جنگل کے ہرن لہی صبا و تیرون پہ لگا زینت کو تیری عشاق کو دم دی اور اتا ہی جرو ایک دوحہ مرقع ہی سی کرتی دیدار قتل کی بعد تیرہ کر جو اور امین قاتل	بن لہی تخت جگر نالہ شبگیر کے پر کاش مل حایین بھی اوس سبت پر کے پر کر دیار لہی نشان چراگ چر کے پر وی قسمیے تو اسی می تاثیر کے پر لگ گئی اسی تیری تیرون سی نجر کے پر یہی وہ چار ہی بخشی ہوئی تقدیر کے پر کچھ نکل آئی ہیں شاہ فلک پیر کے پر کاش مانی نہ بناتا تیری تصور کے پر نہی رہی ہر سی علاوہ تیری شمشیر کے پر
--	---

لی اوڑی آہ تیری ارض سہا کو ای ستور
رشتا سپرغ تہی او سکی بڑی تاثیر کے پر

کہاں جاتا ہی ل کو چہی او سکی تو نہا چو کیا ریا و گلشن کو تم آہی گلستان ہو کر گندہ عالم تہی سی ایدل شاہان ہو کر اگر اوس لعنت چہی کا گدہ ہو ہم میں اک شب	نہیں کو ہی جانان سر پری گی آسمان ہو کر چلا گل شل ہو چہ پکار اوڑی بلبل ہو کر گرادی قصر کج اور مٹ جانی نشا ہو کر اگر تیرا نظری قصہ دم تپلیاں ہو کر
---	---

نیا یا این خیرت فی خاموشی سی
 لب با هم آگهی تم او نکا ماشا نو ذرا و گرو
 کسی عاشق شو غرق دریا دل تر پشیمان
 او جبار باغبان آشیان اینا گلشن
 مجھی باتمین شنی فی میری اونی ستمین
 جواب که کیا لانا که جان پس او کی
 خفا خیر و حق و دین او رواج تا کام اپنا
 لیکنی لفت کشین نه مجھی مارا ای معلم
 بهلا جان کو رانی زلفی ہو کو کو نکر ہو
 کرین انغ سویدا شور سینه جی اکیو کر

کہ میں تختار مانتہ اول کا تصور مکان ہو کر
 تمہاری مجرہ کو آمین پنہین تیلیان ہو کر
 جو جو چین سنی میں بنیاب سر دم چھلیا ہو کر
 گئی اسی کی شکل ہو نہ بی بی نشان ہو کر
 کہ مہر تختار ماخچہ کی صورت زبان ہو کر
 گیا تھا سو خوش فاق صدا آبا نیم جان ہو کر
 گھر شمع ہر آہی ہی نصیب جان ہو کر
 جو شعلہ ہی اونی ہی قبر سری ہو جان ہو کر
 یڑی ہر پانوں کس یہ گویا بیڑیان ہو کر
 رکھا ہی سنک و دین ہم فی سحر جان ہو کر

دہوان بار او لکھو شور صاحب غزل اسی
 زمین شعر کو گہرے عیط آسمان ہو کر

وہ آئی جب ہا آسامیری گھر مہان ہو کر
 تجھی لادم نہیں کیبت بیہی زبان ہو کر
 مہیون عکس اور محکوس کا باہم دانا نقشہ

نہ جامہ میں سپا یا مثل گل میں بیجان ہو کر
 کوئی دم چھالی طوطی ہندوستان ہو کر
 او دھڑکی ہر شکر او ہر شکر زبان ہو کر

بنام نیلا دورا کاش میری جسم کو گردون
 بین باونکی وکی جبکہ جانی میں حسین
 لہو اس شک گل پر بیان جو ہو کو
 یال ہر سو لیک کیا کہوں عدم
 ہی پہلو میں دل کی صورت کی افردہ
 پری ہی عقل سفر کو ایسی ہی کر تیر
 ہماری تلخ کامیابی ہو چکا اس حد کو
 یہ قربانی ہمارے کشتان کشتن میں
 جواب لے لیکر اونی غیروں ہی کہہ لاتا
 میری گھڑائی اور نیکروٹا یا خاک مجھ کو
 شب بچو کہی آسمان میں بل لای
 تیری جامی تہی شہنشاہ کی ہاتھی بچا
 مجال گفتگو یہاں وہاں مان ہی کم کوئی
 تنہا پارہ لوں صفا تا عدم ہم نے
 شب میں گشت ساز کیو چھین ہو اوکو

تو رہا پانوں میں سنت کی اوکی بیڑیاں ہو کر
 لگی ہیں سخت لپ اپنی مرد و مخیاں ہو کر
 نشان چٹوئی ہو لی اپنی تہ بد بیان ہو کر
 لپکا یا دل کے پھو کی کو ہمیشہ برگ پان ہو کر
 جو خوش عرویں جاوہ سے بیکار ہو کر
 تو پر رہا دیر چ سنگ تہاں ہو کر
 دعائیں ہول کر وہ تو نکلیں گالیاں ہو کر
 لگا و ماتہ ان بزرگ چھکتے ہو جوان ہو کر
 بڑا چوکا تو اسی قاصد یہاں آئے وہاں ہو کر
 بڑی وزنی آپنے کی مہربان ہو کر
 ورنہ کہا گیا اک آد میں جگر و ہوان ہو کر
 اوڑی کہی قبا کی گل جن میں دھجیاں ہو کر
 سکی ہم فی باج کر چٹی وہی مان ہو کر
 سرہ گو سبر کی عمر گرد کاروان ہو کر
 گرین گانہ ہر پلو میں سبکی چھیاں ہو کر

لگا کر خوب دل البتہ وجودت آزما اپنے

کہ جا ہی گی غزل یہ اکبر آباد امتحان ہو کر

داغوں سی کہل مای چمن جسم زار پر

بلبل کی طرح ہم نہیں تھی ہزار پر

آئادہ زلف رہتی ہی یون مار مار پر

سبزہ ہی جوش گل ہی لب جی ہار پر

ہو کیون تجھ کو ناز دل داغ دار پر

پزار گل سی ہر چہستان سی پھر

روٹی کٹی ہی ہجر میں اس کی تمام عمر

مردوں اپنی دشت غریب کا کیون

کون مکا کی سیر کو پرواز کر دلا

تا نفیس کے واک تو جا ہی ہی راجن

میری وفا چھاتی تیری دو نوہین بے شمار

سنبھل کے اصل پر پہ پہلا کیون نہ خند

نرگس ہی چشم سروی قدح ہی شک گل

اپنی بہا رہی ہی عجب اک بہار پر

دل سی خدا میں ایک اسی گلخدا پر

وابستہ دل میں اس کی جو بہر تار پر

کیا آب رنگ آیا ہی فصل بہار پر

میںستی میں سیری گور کی گل لالہ زار پر

بلبل فریقہ جو ہوئی تیری تار پر

کیا حشرین سستی میں شمع مزار پر

معراج آبلون کو ہوئی نوک خار پر

لیکن ہوا ی عشق میں ہر گز نہ مار پر

آتی نہیں دل کی خبر اس کی تار پر

رکھتے منہ حساب یہہ روشمار پر

طغی میں جسکی زلف کے مشک تار پر

اونکو بھی کیا کیا ناہی اپنی بہار پر

ماتم سراپا بن گیا آخر کو گھر مسیرا
پہرہ غم کا ہے ہجوم دل سو گوار پر

ای شور عاقبت کی ہی اب فکر چاہی
مست و مہو نہ زندگے مستعار پر

<p>جانی کی صرف پہانسی ہم لیکر کون جا لگا و مان چشم لیکر سم ہی عیسیٰ میں ساتھ ہم لیکر ماہر صیانت میں دش و کم لیکر جان و نیکی پر اب تم لیکر بیشمار جانگی چشم غم لیکر رنگیاں ساتھ میں قلم لیکر چل بادل لوک صنم لیکر رم گئی ہم تو جام رم لیکر مذکر کو آئے پہرہ قسم لیکر</p>	<p>اُمی دنیا میں کیا تھی ہم لیکر سب پہان چھوڑ جانایں کدن نہر نار ہر وان ملک عدم جانیگا اس جہانسی ہر کوئی دل تو ہو کہ میں نہیں سکی چکی ابھی طوفان اوٹھیکا جس جا پر بچی مانی سی جپت وہ صورت کس سے چوہون میں رکھا ہو دور کیفیت جہان کی دیکھی ہو گہرا شک اور سخت جگر</p>
---	--

سبز رنگوں کی عشق میں اب شورو
کہا نیکی آج کل میں سم لیکر

لسی میری دلانی کو تو تاشاد نکر
 بون صبا خاک کے دشمن تو ہوئی ہی میرے
 یسی پیرو کی تہوں سی ہوا خون پہا
 بہہ تو سب روخا سر پہا وٹھائی ہم فی
 سرخوت پہ چڑا جو کہ گرا آخرا
 دیکھ کر فضل خزان جی میں بسک کہوں
 چشم فنان کا جسی دیکھا وہی بسک
 دم کا مہان پہم ہر مہی نای صرور
 مای ری شوق اسیری میں خوش کہوں
 فضل گل آتی ہی کم کر دیا جواب خوش

والدی خاک اب سن اسی پہر یاد نکر
 جانی دی بہر خدا اب اسی برباد نکر
 قتل کر کی بھی ارشاد ہی فسر یاد نکر
 اب کئی تازہ ستم او ستم اچا و نہ کر
 دعویٰ ہمیری او قس سی تو شمشاد نکر
 اشیان اپنا تو اس باغ میں آباد نکر
 دیکھتی آنکھوں تو اس آنکھ پہل صا و نہ کر
 اسی جی پہ دلا اپنی کو تو شاد نکر
 تجہ کو صیا و ستم ہی مجھے آزاد نکر
 ایسی بی رحمی تو مجھ ہی بہلا صبا و نہ کر

رشک کے آنکھ سی ایشور جو تجکو دیکھے

او کو بہولی سی ہی اپنا کہی استاد نکر

دل لیکی جان سیری جان زین چہر
 سر پر پی گاٹ کے تیری ہی آسمان
 دل کو تو نہ خال رخ یار کر چکے

میں آپ ہی مرا ہوں کاسکا لکھن چہر
 خوش میں پہنچ مچھلی زین چہر
 تو ہم کو جان جان کے ہی نکھ چین چہر

<p>تجہ میں اور اسکی کوچہ میں رض سما گاتا رفون کل دہیان بات کو جب سے چہرہ گیا یہ چہرہ چہاڑ بات میں ہوگی تو ہم نہیں درپردہ تجھ کو دیکھ کی خود پس میں ہم ناز و اداسی اسکی ہوا خون دل کاجب چہرہ ہی ہوئی وہ عشق کی باتیں لانا یاد آج کہا ہوا میں آپے بیٹھا ہوں جان</p>	<p>نام اور سکا تو نہ لی مجھی غلبہ برین نہ چہرہ میں لگا کہا کہ سن مجھی مارا ستین نہ چہرہ ہم کو خدا کی واسطی ای ہم نشین نہ چہرہ اب زیادہ ای نگہ سرمہ گین نہ چہرہ جان لال اوٹھی کہ مجھ کو زانا تین نہ چہرہ بیٹھتی بیٹھائی ای لاندو مگین نہ چہرہ بی چین کر کی مجھ کو تو چین ہیں نہ چہرہ</p>
---	---

واعظ کہان یہ سور کہان تو کہان یہ وعظ

مہنہ اپنا سب کر اوسی ای بد قرین نہ چہرہ

رویف ای مجھ

<p>فد جیون سی ہی تیرا ناز کین دراز سیری کلای جیسی نراکت کہان نصیب باد بہا سی ہی شمر کی مگر امید کانٹوں کے اوچھریان لگائی گاباغبان کانٹوں ہی باغبان جو لگتی ہی شاخ سرو</p>	<p>کیا ہی ہوا جواغ میں سرو چین واز آب ہوا سی گو کہ ہی شاخ سمن واز دامن چو کر رہا ہی گل نارون واز دیکھہ اپنی حدی پانوں نہ کر شترن واز تاقط کو بگاڑ نہ دے پیرن واز</p>
---	--

ہم قیدیوں کو چہرہ تو کشائیں نصیب ہو | یارب ہی وہ زلف شکن و شکن دراز

ای مشور مختصر ہی کی کہنی مین لطف ہو
کرتا ہے طبع کنڈا اگر ہو سخن دراز

آپ ہر اک روز جو کرتی ہو زالی انداز
سانپ سی تانت کے شانہ فی پہلو عیا
مہرہ چینی تو ہر اک شب فلک کے روشن
گہو نگر و پانوں میں مان طرز و کیا تہی ہیں
سرمہ چین کی سوغاتان سی جسک
نشرین جو تہی ہیں ہی چھلکتی ہیں کہ
دل و زانی کی مین پہنچے نگالی انداز
تو ہی افغی کی سبہ زلف و قتالی انداز
تو ہی ای مدیدہ تراو کی اورالی انداز
یہاں بدلتی مین سری تلونکی چہالی انداز
کیا بدلتی کی نہیں آنگھون کے حالی انداز
اور ہی آج و کہانی مین پیالی انداز

می کشی دعوت احباب سخن آرائی

ہم ہی یہ مشور ہیں کب چوٹنی والی انداز

رویف میں ہیکہ

اوری ہی نام سی مطلب کے خود کام ہوگا
کبھی جوبے رمی کو ساقی گلغام ہو کوں
سیر کی میری کیا حلقہ کامل نہ کافی تھا
کیسے تاپے پوسہ کالی جوانم ہو کوں
نہی پر جام مینا کا تاویل نام ہو کوں
پہا یا جو پو میں کیوں کا دام ہو کوں

سہی گرچہ نہ کیونکر دور دل سی اپنی آخر کو
 نہج انو پہنکنے پاس اپنی خال کو کبھی
 غلط ہی نہیں کہنے کہی گردون کے سیدی
 ہوں تہی نیست میں شکی ہر امتحان ہم کو
 لگا دی شہان کو الگ ہر فصل خزان آئی
 ہوئی سب سلسلہ بند اپنی قسمت کا لکھا دیکھو
 ایسی کون سی جرم پہنٹی بلا اسے
 اگر اوس شعلہ رو کا عکس ٹپکا لگامتی میں
 تیری گہر کاری جو نہایت نقشہ ایسی کامل کا
 سودرلف کا تیری نایگان نشان ورہ
 کیا ہی لاکھ اونٹ لاف کی بیخبر کو شلیج

کہ ہی عشق تباہ میں اب خدا کا نام سو کو کس
 نہیں کہتا کہی قرآن سی کا و کام سو کو کس
 سحری صول کے دخی رکھی ہی شام سو کو کس
 نہ دیکھا مر کی زیر خاک ہی آرام سو کو کس
 مری بلبل کی لب گل کے وہ ایام سو کو کس
 نہ قاصد ہی نامہ ہی نہی پیغام سو کو کس
 کہ جس میں رہا ہی ہر طرف کلام سو کو کس
 پریشانی آتش سی چکر جام سو کو کس
 پتال لگتا نہیں گہر بھیجی پیغام سو کو کس
 کوئی چانی اگر خاک میں شام سو کو کس
 کہ ہندوستان کی غلبہ اسلام سو کو کس

کہاں وہ اور کہاں تم اور کہاں امید صلت کی
 رکھو یہ شور دل سی اب خیال خام سو کو کس

کل سہ پہر داغوں کا بولگدن کی پاس
 کیا لطف سیری جو چین جو چین کی پاس
 ہلکی دیاں اپنی جبے بان شمع
 پروانہ جل کی دہری سب لگن کے پاس

<p> دفن بنانا اپنا اوی انجن کے پاس پہر گرد باد سان گئی ہم وطن کے پاس اگر مچ وہ میری بیتل سخن کے پاس مرقہ بنائو میرا ای گل چین کی پاس رکھنا صرف تیغ و سنان ہی کفن کے پاس دفن اگر بنا تیری انجن کے پاس موقع ملی تو جا میں مچلی ہوں کے پاس نالی ہماری جب گئے جرج کہن کے پاس بھیجیں گے اس کو ہم اہل خن کے پاس جانا نصیب گے نہو چاہ وقت کی پاس </p>	<p> جس جا بچت حشت و آوارگی کی ہو جس دن ہی گرد و سفلاک فی کیا قربان کوین اپنی ہون کشت خربت کا بیل قفس میں ہی یہی کہہ کی مگنی مارا ہی ہم کو ابرو و مرگان شوخ نے مجھہ خچان کی جان تلکے جسم ہی کیا کیا ہی لہریں ہستی میں ل میں کراچ نیرنگی انہی ہول کی چکر اگیا تمام شرمندہ بوی زلف سی تہ ہوی سہی کیونکر چھبگی تشنہ دیدار کے پاس </p>
---	--

اہل زبان کی بی ٹکی سہدین ہی شہور
 شیراز کو چلو کسی صاحب سخن کی پاس

روایف شہین مجسمہ

<p> ہو دل بی چارہ میکش کیونکر پاش پاش وز نہ ہو گایہ فلک کہ اکہا کی چکر پاش پاش </p>	<p> جب فی پروردگرتی ہی غرا پاش پاش ناکہ شبگیر کو ای دل خدا را ضبط کر </p>
--	--

برق نظار سیاهی کی اگر پای فروغ	جام کیا خم کو پی کردی آتش تپانش
تیری آئی ہی چنک اس قدر اوکڑی ہوا	پتیاں بھڑین ہوا دم میں گل ترپانش
عکس خسار ہی ایک ٹرگی گلشن میں اوس	یا خجالت ہوئی شبنم کی گوہر پانش
دلیہا کس خوشید کو چہرہ پرتاب کو	ہوئی جو دل میں ایک جوہر پانش
حلق پیری کی طینی میں کبسم تودہ	بولی جی میں آہی کر دیتی خنجر پانش

شور میں وہ کو کہن ہون بی ستون ہی گر لڑون
جاڑی خسرو کا سر ہو کی پتھر پانش

جیت جی کو ہی خود نہیں بلبل نہا عیش	و کہلای کیا کیکو سدا روزگار عیش
ہی چارون کے چاندنی مشہو غلب	کر کی تو ساتھ گل کے ہی تیک ہا عیش
جو دم خوشی میں گئی ہی وہی عمر کا حصول	اک دید گل کو بھی ہی بلبل نہا عیش
کب تک ناخچہ ہی چاک چاک دل	ای موسم بہار دکھا ایک بار عیش
غنچون ہی کو چمن میں ہی خون دل نصیب	کرتی میں جام مل سی سدا بادہ خوار عیش
سنبل کو باغ میں پریشانان میں روز	پاتا ہی ہی جہان میں کوئی سوگوار عیش
جو کیف بادہ میں ہی درون کہاں	کیا ہی جو داغ کہا کی کری لالہ زار عیش
خوش تبت میں جہان میں چمن کو چار چیز	فضل بہار ساغر میں شکار عیش

ای شور نیک و بد پیری ملی ہی نصیب سی دیکھانہ بچ دوست کیسکانہ یار عیش	
ایا کیا ہی ماتیوں کو مثل قلم تراش کیا دیکھتا ہی تیغ سی تو پیری قدم تراش باقی مین گنجفہ کی ورق شیں کلم تراش طرز زانی ذات سی کوئی تو اب صم تراش کہتی ہیں کچھ زالی ہی اہل عجم تراش گردن سری پھی مری سر کی قسم تراش	ہیچا ہی منی مجھ کو جو تحفہ قلم تراش لکھای راستہ کو تیری کانگر ہرن ای تاجدار حسن و دکر اس غلام کے اندر سب پرانی ہوئی عظم و جور کے دیکھی ہی ہم فی سند و خراسان و صغ مقتل مین سامنی نہ چکی تیغ کی وزا
یہ وہ غل ہی جسکی درستی کی واسطی ہی شور حرف یہ لازم قلم تراش	
رویف صا و مہملہ	
دیدہ ساقی جن کی طرز ہونہ زانہ خاص دخل ہو گا عام کو کب نبی کا خانہ خاص پیشی مین انعام مجھ کو خلوت چانہ خاص متنبہ اگر یولی وہ پیر زنی مردانہ خاص	خوبی قسمت کے پایائی ہی سچانہ خاص وای محرومی اے او زہی دوری مئی ظرافت کو تو دیکھو عید کی مہن کی خوش میں شہرارت قیون کے جو کل بگرا دزا

<p>اور دیوانوں میں جو جایگاہ یہ دیوانہ خاص وہ جو دیوانہ میں مجھے پہنچا شاعر خاص کر لیا یہ ہم نے ہی حسین اکبر خاص خوب طبعی کا ملا پروانہ کو پروانہ خاص</p>	<p>تم جو بخیر طبعی ہی میری لاندہ ہوگی پانہ اک دقیقہ بال ہی ایک ہی میری چہا نجدین مجھ کو اپنی لہری کی عرس سجیلہ کا دیا اوس شہر فی اللہ آج</p>
<p>شو صاحب کے سخن کا رنگ کیوں تازہ ہو کڑاہی ایجاد اپنی طرز ہر فرزانہ خاص</p>	
<p>خوب صاحب نے یہ نہیں ہی نکالا اخلاک نہ فی پس ہی نکالا کرا لا اخلاص سخت مشکل ہی نہیں جتنہ کا لا لا اخلاص صاف کرو دیکھا رات ہی کا پایا لا اخلاص پر پہنچو وہاں ہو اگر یہ فی اوچھا لا اخلاص ولین ناحق میری اس کے والا اخلاص کرو یا گہر کا میری تو فی اوچھا لا اخلاص</p>	<p>کرتی پرتی ہو خوش ہو ہر اک جا اخلاک اور یہی مروضا کرتی ہیں الفت باہم اس میں ہی کی جی چاہی پرتی ہیں بیان سیر خجانی کی اک فن دکھاؤ اونکو تا تیرا دھماکہ ہو تم تو میری جان پہلی ہے ان چون نظر آتی نہیں بگڑی بنتی سینہ میں کا دھوکہ رخنہ گر کی ایسی</p>
<p>ہت کہندی ایسی پہلا غیر کو کب آتی ہیں شور فی بانہ کی ہر شہر من والا اخلاص</p>	

روایف ضا و محجمه

کوی آتا نهی صاحب گمان مین فیاض وزره ذره تیری انعام سیخ نور افشان	خلق کشتی بی حاتم تها جهان مین فیاض بی تیری ذایع کون مکان مین فیاض
نگلی بی مهر چرخ زرافشانے کو تاکه بی مثل صدف بکھر باشتی کے	پوئی روپوش نهی ادنی مکان مین فیاض ماتہ کہتا سدا گنج روان مین فیاض
آئی گر چین چین اوسکا تو کب وصل کو مان گر کیا سر نہی خاموش تو کیا ہی وہ نظر	بل نهیین طالتی ابرو کی گمان مین فیاض عین خوبی سی ہی چشم تباں مین فیاض

جسکی اشعار سی ای شور زمانہ کو ہوس فیض

ایک ہی ہوتا ہی وہ اہل زبان مین فیاض

روایف طای مہملہ

جب کہ آتا ہی کسی کا نظریہ مین خط نامہ بر شمع صفت اشک بہانا آیا	پہا کر کہتا ہی ہر روزن دیوار مین خط موم ہو بہ گیا جب گی رفتار مین خط
اسکی بہی معنی کہ فرق مین ہوا گل گہاؤ شوق دیا جواز نہی تہا عبارت مین مین	اوشی کہتا ہی تو جھکو خط گلزار مین خط مدتوں اور تی رہی کو چہ ولد ار مین خط
ہوا گلزار بر اسیم کا قصہ تازہ	جلوہ گر جب ہوا آتش خسار مین خط

<p>آئینہ سانی رکھ کر جو ذرا دیکھو گے اشطار ایسا حظ یار کی آمد میں کیا اب پی پی نام خدا وین لکھن کی ادا</p>	<p>مثل طوطی کی خود آجایگا گفتار میں خط بن گیا تار نظر ویدہ خونہار میں خط چاٹ لیتی چین لکھتی ہیں کہیں پیار میں خط</p>
	<p>حرف مطلب کا جو پی شتور و درہ جانما ہی ختم ہوا ہی قیون ہی کی تکرار میں خط</p>
<p>کیا ماجرا ہی بھی ادھر ہی ہر خط مدت ہی ایک چہ تک آیا نہیں بیان دیکھانہ ہو گا ایسا گل لالہ شاخ پر نامہ کو میری پتھر کی جھنجھلا کی یہ کہا آخر کو نامہ ہی خفا ہو کی یہ کہا اک شہزادی یہ کہا ہو کی مہربان</p>	<p>آیا نہ و مان سی باری خدا ایک بار خط کہتی ہو تم روانہ کئی ہم فی چار خط لایا ہی گرد چہرہ کی جیسی بہار خط نچ کر دیای لکھ کی محبی بار بار خط لکھا ہی جس سر پر اوی کی یہ بار خط پہنچ گئے تیری پاس بلا اشطار خط</p>
	<p>ای شتور و دیکھ اتنی نہ کر او کو خط قسم لاتا ہی دل میں سادہ خون کی غبار خط</p>
	<p>رویف ظای مجسمہ</p>
<p>آتا تو میرا بھی ای گلشن لحاظ</p>	<p>بلبل کا چٹنا گلشن غنچہ دہن لحاظ</p>

<p> غربت میں حال نہیں ہوتا چٹا کوئی شربِ مزہ کی آنکھ نہ پکتی نہیں ذرا ہر آنجن میں شیشہ کی خشک ہی جام پر لٹی ہی شاخ شاخ سی کیا مست تو ہوا کرتا ہی میت اپنی ستارونی رات کو ہی پردہ پوش خلوتیوں کی شبِ سیاہ مل کو ہمارے کعبہ نہیں جانتا تو خیر </p>	<p> گہر میں کین گدا کا ہی اہلِ وطن لحاظ کرتی ہیں معرکہ میں کہیں تیشِ زلِ لحاظ پیاری چین میں کہتی ہیں سوسم لحاظ دل سی اوٹھا دیا جو گلِ سترن لحاظ رکھتا ہی چشمِ روزی چرخِ کہن لحاظ کرتا ہی صبح سی ہر مرد و زن لحاظ ناموس می کا چاہی شیشہ شکن لحاظ </p>
--	--

<p> ای شہزادہ کی شکوی سن سنکی تیری شعر رکھتی ہیں ہر گروہ کی اہلِ سخن لحاظ </p>

<p> کہا جو دل کا میری رہا دلبرِ حافظ حصارِ خط کا غبت کھنچا اگر چہ کہ گذر سیکا کہاں سنگِ ستان تک ہے کیا غیر کو لا حولِ زہ کی ایک شے بُغ ہماری بل پس ہی دیوانِ لکھنؤ وال ثوابِ ملنی کی ہی صورتیں نرالی ہیں </p>	<p> وہ بولی چاہی دو نو کا ہی خدِ حافظ یہ خال کیا نہیں قین کا بر ملا حافظ بیہار کہی ہیں ایک تانی جا بجا حافظ تمہاری بوٹھری گلِ دربان ہی کیا حافظ سنا ہی کہتا ہی ظہار مدعا حافظ ہزار طوطا اگر پڑہ کی ہو گیا حافظ </p>
--	--

قبول خاطر اہل سخن خدا دوست	
بجای شوری ہی خوب کہہ گیا حافظ	
روایت عین مہملہ	
عبت حلاقی میں چڑھ کر اپنے شمع نہ کیونکہ روی میری چشم انگبار پہ شمع لگن میں جل کی ہوئی خاک اسی مدار پہ شمع رکھی مایہ رکھی اہل نذر و دار پہ شمع کری ہی خندہ عبت ہی شرار پہ شمع چڑھائی ماہ فی کو چرخ رزنگار پہ شمع نظر لگائی گی کیا جل کے روی بار پہ شمع جواور لاکھونہ کہیں توجہ یہ ہزار پہ شمع	فروغ پای ہی کب جان اعدا پہ شمع گرا جو قطرہ غرہ سی ہوا وہ روی خاک بلا کی دایرہ میں نقطہ سان ہا شوق زار ہی حق کی نام سی روشن نشان منصوی حیات پای گی ہرگز نہ ایک شبکی سوا نہ دماغ مہنسہ گی گمانتون میں ساری عمر خوش تک ہی ہی تک کی لگا ہی ہوئی جواو چھی پونجی ہیں ہ چاہی ہیں پناہ فروغ
فروغ باغ کو بخشایہ اپنی طبع لی شور	
جلی ہی رشک سی تاج وضع خار پہ شمع	
جلی جوانی ہوئی خواہش بہار و دواع نہور گل ہی ہوا ہر شجر سی بار و دواع	ہوئی خوشی و طرب ہم دونوں بار و دواع خزان نے پای شکست آئی فتح مند بہار

صراحی چکیان لیکمی کسی دنی تھی	ہوا جو بادہ و سلغی لادہ خوار و دلع
نہیں چکتی پریشان گلن کی گلبن پرہ	کرین مین بلبلون کو گویا بیاہ و دواع
گئی بہار خزان آئی باغ مین جس دم	چمن سپر و خدا کر ہوئی ہزار و دواع
صبا کی ساتھ اور ی تگ لوی گل باہم	ہو جس طرح تن عاشق سی جان دار و دواع
بیاتھی ایک قنایت چمن مین جب ہوا	و دواع خاری گل اور گل سی خار و دواع
ہوئی ہم ایسی اجبائی شہر سی رخصت	کہ حبیبی کنبہ سی ہو کوئی خانہ دار و دواع

غزل تمام ہوئی شہور لکھنویہ ہی مصرع

چمن مین آئی خزان اور ہوئی بہار و دواع

ردیف عین مجسمہ

روشنی دواع کا دل متیاب مین چراغ	حکمت سی پہ چلا یا سیاب مین چراغ
قطرات خون کے سر پہی گان کی یون نو	آتی مین صبی تیرتی گرداب مین چراغ
اوس شمع زو کا شام باندھتا تھا جو خیال	اوس لے دکھایا وصل کے شب بھین چراغ
کالی کی تہہ مین ہوتا ہی سطح مین کالوز	روشن ہی خسی انت مین بھین چراغ
یون تیرتی مین نخت جگر شیم ترین آج	جیسی چلا کی چوڑی تالاب مین چراغ
رفیق جو اوسنی چاندی چہرہ چوڑی	محفوظ باد سی ہوا جلجا ب مین چراغ

<p>اوس رخ کو دیکھد مہر کا منہ نہ زرد ہو گیا حیرت سی ہوا عکس بنا گوش دیکھ کر اکاٹھی کہ حافظ شیرازی کی طرح اندھیر کا ستم پہی کی انحصار سے</p>	<p>بی نور صبی ہوشت تہ تابین چراغ ایا کہاں سی عام قیاب میں چراغ کہ تار را میں قد و محراب میں چراغ روشن ہو تا خانہ قصا میں چراغ</p>
--	--

<p>ہمراہ اشک افی لگی نحت دل ہی تھو روشن ہوئی میں دیدہ پر آب میں چراغ</p>

<p>ردف فای</p>

<p>باغ شہی میں بزم گل ہی ساعہ زاد اکب دالتہ سیج سی حاصل کھینچ دیکھ خوں فصل بہاری میں گل کی گر تیری عشاق میں داخل نہیں مہر و ماہ ہی کیوں کہ تھپتھپتہ قف تما جو کی فیض انتہاک سکی مہی لیدر کوب دیکھ کر گر عدم میں تہا نہ یوسف کی خریدار کا شوق قد و قیمت علم کی ہی اپنی موقع پر دست</p>	<p>ہی خط جاگیر موج باد و احرار کھفت خوشہ انگوسی کر سجدہ گوہر کھفت گر دگلبن کے نہ پیری خار لوتہ کھفت پہر پی میں خانہ بجانہ روز و شب کھفت کیوں نہ منیا نکی شش سی صد گوہر کھفت مستعد قتل پر سوسن لے خنجر کھفت آیا بازار جہان میں کس گل ز کھفت سادہ لوحی ہی کہی آنیہ کو جوہر کھفت</p>
--	--

	شکوہ اپنی تنہائی خداسی روز و شب بلخ جنت میں ہی دیکھیں ساغر کو شریک	
پہرہ ہی نظارہ میں گلہائی خندنی طرف سہم نہ پہن ہندو کی جانب سے مسلمان کی طرف ای صبا جانی اگر تو زلف بچان کی طرف بلبلیں آئیں جو اوڑھ کر کوی جانان کی طرف دیکھتا ہوں چسپاں کی عشق بچان کی طرف جب گدہ ہوتا ہی اپنا سنبھال کی طرف کسائی یوانی جاتی ہیں بایان کی طرف چاہی میلان خاطر شعرو یون کی طرف	پہرہ باریق چلی بلبل گلستان کی طرف باہت حوس و کھدیں گے روتی روتی حال اپنی ہی دل سو داؤد کا پوچھنا چہرہ گل نکلتے اوکی مگر اوٹی نقاب جب خم بیچ اوکی لفتوئی مچھو آتی ہیں کرتی ہی خاطر پشیمان یاد لفتوئی تیری واکشا دل اگر سبزہ میں صحرائی نہیں مصافحت ہی جی کا بہلانا ہجوم مایہ میں	
	شور دل بے جب غم فائدہ کرتی میں ہجوم دیکھتا ہوں گردش گردن گردان کی طرف	
	رویف قاف	
کہ جہل کی ہوگی بھی داغ لالہ زار شفق ہوئی ہی زیر فلک کتنی شمسار شفق	دکھائی ہے نہ لاکھا جا کی یار شفق بجاف اطللس مومی کی دیکھہ دامن پر	

کمال ایسا اور آیا اوس نے بولی میں	کہ تابد امن گرو و بن اعتبار شفق
تمہارا چہرہ خورشید رشک دیکھا ہی	جوج و شام نکلتی ہی بار بار شفق
دیکھا یازگ پادرو کی تیغ فی تری	لئی ہوئی ہی رہی نہی جو کسار شفق
اگر ہو کو چہ قاتل کی خاک سی نگین	ہو پر گل کی طرح رونق بہار شفق
فلک کے ماتر ہی اک نک نہین تہی	گہی خوشی میں ہی اور گاہ سو گوار شفق
ہو تیری عابدہ گلگون کی سامنی رنگین	پتنگ کالی اک رنگ خام و خوار شفق

کیا سوا فلک شعر شور فی روشن

اونہای چشم جہان سی اب اعتبار شفق

کیا یہ زگرہ ہی ہر اک گل تہا را مشتاق	حبط خاہی گلشن میں بہار اشتاق
وای کیا عشق و امن کو لگا یاد سہ	کر گیا دیکھہ کی قاتل کو کنار اشتاق
ہر طرف عین عبارت میں جو عین آنکھیں	بن گیا نامہ میرا ساری کا سار اشتاق
آب آگ سی اور اور کی سدا گریا ہی	ہی مگر جو ہر آئینہ کا پار اشتاق
بولی جہنم کی تو گریا ہی ہمیں کیون سوا	خط میں اک کافی ہی لکھی جو اشار اشتاق
گل کو بلبل ہی اور آئینہ سی طوطی کو ہی لہجہ	اپنا اپنا ہی ہر اک شخص کو پیار اشتاق
جان آنکھوں میں اگر شل جاب آئی ہے	پیر تیری دید کار کہتا ہی سہار اشتاق

حلقہ در کی طرح دو نہواک پل کو	پای گرا بروی جان سی شارا شتاق
-------------------------------	-------------------------------

شوری کلم سختی مین ہی شرارت تیری	بن گیا دہی غزل کہہ کی ہمارا شتاق
---------------------------------	----------------------------------

رولیف کاف فارسی	
-----------------	--

پہونچی پستی ہی بلند کیو جو اکیسری خاک	آئی ہی دیکھنی کس پائی مین تیری خاک
خاک و آپ کے عشاق کو ہی خاک شفا	کیونہ دعوی مین ہی قرص طباشیری خاک
خلد کو جب زمین کیا آدم فی عروج	بولی قندی کہان پہونچی ہی تقدیر خاک
کروی اکیسری صفت فی کی دم مین اوسکو	کو چہ پای کی چھو جائی جو بخیری خاک
ماہ کی گردنی مالی کا چکر فوراً	گر وہ نکر جو اوڑی مار کی تصویر خاک
سرد مہری کا ہرک جائی تو بنی جو ظہور	شاید ان سکر و دل پائی ہی کشمیری خاک
خاک تو وہی لگایا جو نشانہ اوس فی	فخری اوڑنی لگی پر پہنکی تیری خاک
دھان مین اختر تو خواہ مین یہاں کچ روشن	پست تہ مین نہر کچھ فلک سی خاک

شور کیا کہنی مین وہ طرز نکالی تو نے	کہ بند ہی ایسی کہی دروسی فی میری خاک
اگر لیا دل جس فی مثل غمچہ گل چاک چاک	کیونہ جامہ کو کری وہ فی تل خاک چاک

<p>دیکھ کر گلشن میں اوسکی جانب سے کی ہمار خون لپٹیا ہی غنچہ دیکھ کر شیشہ لکا رنگ زینہ جامہ روی اہل دل ملتا نہیں نارہ عشاق کو دہن کو ہلا نہیں کیا عجب بچکیالی لہکی روتی ہی صراحت ہو پٹ</p>	<p>رنگ سی کر دی قبا ی گل گل بلس چاک چاک ہو گیا گل دیکھتی ساغر میں چاک چاک گو قبا اپنی کرین صاحب تغافل چاک چاک کوہ کو کر دی ہی ایک دم ترن چاک چاک دل کو میخواروں کج کر دی ہی قتل چاک چاک</p>
---	---

حال کیا چاک گے بیان کا میں لکھتا خط میں شہور

کاغذ نامہ ہوا پہلی ہی بالکل چاک چاک

رویف گاف مندی

<p>تھا پیک نظر ہی بیتہ بکری ورسنگ پہر آتا ہوں نثرل سی مکر کئی ورسنگ جلی ہی بنجیر کی چکر کئی ورسنگ منجانیسی اوڑ گئی ساغر کئی ورسنگ پہلائی ہی کشتی سی جوں لکری ورسنگ ہر بانس گیا شعلہ سا جگر کئی ورسنگ فراش صبا پہولون کی چادر کئی ورسنگ</p>	<p>ناصد جو گیا نامہ کو لیکر کئی ورسنگ باد آتی ہیں ارباب طن کج ودرات تہی گرم روی مادی حشت میں اپنی آتش تیری خسافی ہی مچ لگائی طوفان جو اویسی رمائی زمین مکن وہ کلہ اخراج میری نالون فی پھولکا وہ باغ کو آئی تو بچھاتا ہوا آیا</p>
--	--

<p>سبزہ پہ پہاڑوں میں شجر کی ترسنگ</p>	<p>اویں شیش شادابی کی گشت چرب</p>
	<p>ای ششوری نالوں میں ہی شہر غضب کا غربت میں ہی ہم سستی میں اکثر کی ترسنگ</p>
<p>پر باغبان یہ پیدائی جھڑی لائی راگ خوالہ کی کوئی رنگین اوتھائی راگ ہولناکیوں سے نزع میں آئی راگ پر کیا کر چی کانین گل کی بجا راگ کیا ہو تو نام سمی کلانہ سچائی راگ سبزہ کو جبکہ حسن میں لوج مائی راگ نیکر نیم غنچہ دل کو کہلائی راگ مطربے او سکی سانی حیوت گائی راگ</p>	<p>پہل چمن میں گل کو جو چاہی شای راگ گاشن ہی اور بہاری ساقی ہی لہری اس فن میں سستی کی جو پہنچی کمال کو نمونہ عین سلیب کی ہر چند سے اثر اوا میں ہی درو کا جب تک نہ لگاؤ صوفی کو وجد حال میں لانا ہی کیا کمال موجود جبکہ ساقی و فصل ہمار ہو کس کس طرح حراری لئی شیخ شادابی</p>
	<p>ایشو بسچ گدڑی ہی وہ جانتا ہی خوب حق ہی پہہ کہ جی کہسی کا دکھائی راگ</p>
	<p>روپیہ لام</p>
<p>آتا ہی مجھ کو یاد وہ شک بہار گل</p>	<p>د کہلاؤ بی کلی میں نہ لار کے مار گل</p>

<p>بلبل ہزار حیف نہ ہوئی دو چار گل ایسکہ فی ثبات ہی گلشن جہان کا بی دست پانہو کی گریبان کتیا چاک آتا ہی کون آج گلشن میں گلخوار برقعہ اوٹھا کی آچمن میں گل بہن شبنم کا پیدہ گمان فکر نا تو عند لیب روتی تھی عند لیب ہوا خواہی ہی فقط اک عمری ہون میں چن ہوا خواہ باغ کا شاید خزان کے آتی کی لائی خبر صبا</p>	<p>اور مفت میں صبا یہ اور ای بہار گل بلبل کا کچھ قیام نہ ہی اعتبار گل کچھ نہ ہی چین میں چن تا اگر اختیار گل ہی سرگون سلام کو ہر شاخسار گل نظر وں ہی عند لیب کے کم ہو قار گل انجم کی ہر چرخ فی اپنی نثار گل دیکھا خزان میں اور نہیں دستار گل وامن کو چھوڑتا ہی نہیں مہری غار گل بلبل جو تھیانہ میں ہی سو گوار گل</p>
---	---

ای شور کہدی ساقی لالہ غدار سے

جام شراب سنخ سی دکھلا بہار گل

<p>ای طفل اشک کچھ نہ اتنا او بل کے چل گوٹھو کروں شیشی شیشہ دلوں کی ہی ہن چور مل جائی گی سپہ کشی اک دم خاکین گر گس تیری چشم ہی شمس ہر باغ میں</p>	<p>اک اک قدم کی خیر نیا او نہ بل کے چل پیشوج بادہ مست نہ اتنا او چل کے چل فوارہ سان نہ ایا قشع میں او چل کے چل ای شک گل فراتو نظر کو بل کے چل</p>
---	--

سینہ سپر سوسانی تیج اجل کی چل	لہریج روی چاہی حسان مین دلا
مانشع راہ وفا مین گل کی چل	پروانہ وار چلنی مین خوبی نہیں دلا
تو ہر طریق گہر کسی اہل کی چل	مان شکل کا اگر ہے بگاڑنا
دہلی مین دل کو تہام تو انور محل کے چل	نور خدا کا دیکھنا چاہی تو ایک دن

اک جام شیرین تہی اوس گل کی پکی شو
اثانہ اپنی جامہ سی باہر نکل کے چل

جنی خوش رنگ سی افسردہ مین گلزار ہول	خوشنما وہ مین مہری آہ شراب کی ہول
جب کہ مرقہ چھری اوتری سہو مار کی ہول	سینہ پرواغ میرا اوس گہری گلزار ہول
کہ قفس مین ہی جب سے گرفتار ہول	واغ پرواغ ویا تو فی یہ صیاد اوکے
ہم فی جب سے نگہی رخنہ دیوار ہول	خار کیا آج قہیوں فی ہی کہا ہی دل بہ
پہنیک انجم کی دیا کر بکاسٹ کی ہول	صبح اوٹھ کر تیری رخ پری فلک کی شہر ہول
شاخ مرگان پہنچ اشک گہ بار کی ہول	موتیا کی نہیں پائی کی چہر بایں ہول

گر طبع کے سہی شورش گشتہ تیرے
سنبل ستری کہل جائیگی اشعار کی ہول

آئی بہار سانی بجز خان کی شکل	اوتھاری رنگ دیکھ کے لالہ رخاں کی شکل
------------------------------	--------------------------------------

<p>لینج مقصود میں چہرہ ہی اورتا ایسا رنگ کی یاد ہم فی شب کو جو اوس ہر کوئی مانگ روی زمین ہی جو کہ سوی آسمان گئے نقشہ مکان پار کا دل میں سما گیا ہوش و حواس اور گئی صفت اپنا دیکھ کر ملتی نہیں آج ایک سی ہاں دوسری پہرہ روشن دلیل کو رخ جانان ہی کر دیا</p>	<p>ہر دم بدلتی رہتی ہی مجھ نہ ناتوان ^{کے} شکل آنکھوں میں ساری بات پری کیشائی شکل اسی نظر نہ ایک کے نام و نشان کی شکل ہم کیا کر سکی دیکھ کر کی باغِ خنائی شکل جب آنکھ کھل گئی تو نہ تھی کا روئی شکل دیکھی عجب ہم فی طلبِ جہان کی شکل دیکھی وہ آئی دیکھی نہ حسنی جان کی شکل</p>
--	--

ہی صاف آنید کی طرح ستور کا کلام
 اس میں کہانی دیتی ہی کون مکان کی شکل

<p>صندل بو پتوں کے ماروں گریں کس کی پھول کیوں نہ پھول کو ٹیک سناٹ کا ہی باغِ خبا کو نہ اگلا چمن میں شک گل دیکھ تو آج کس کے آنکھوں کا بسا بڑا دل میں یہ خیال اپنی جابہ میں نہیں چھو لاسنا اوس کے شری کیوں نہ پھونچی عالم بالاپس گل کا داغ</p>	<p>دور سے جانا ان سے جو لگتے ہیں ہر پکلی پھول مانتے ہیں دیکھا جب تو کر جس تپس کے پھول خاک میں مل گئی جو زیر پا پس کے پھول دیکھتا ہوں چمن میں جا میں گس کے پھول جب نظر آتی ہیں پی جھپی اوس کے پھول خود بخود بالہ میں آتی ہوتی ہر شب کی پھول</p>
---	---

کیا غزل بھی مسطر شور مے کر دیا
بس گئی دل اور دماغ اپنی میں کیا کیا اگل گئی

روایف میم

<p>جیسا دل لگتی ہی جان اپنا ہوا کام تمام فیس و امتی بھی وصل ہی نام تمام کسی ملتی ہی و عالمی ہیں دشنام تمام بی نشان ہو ایسی کہ ہوا نام تمام صح نام کام ہوا یا کہ سر نام تمام ہو گیا رلف پر اب غلبہ اسلام تمام مج سی حج ہی اک خلق سر نام تمام وٹنی وٹنی ہوئی کو تھا جب نام تمام ہر دی جب تک پیر پرستان جام تمام کچلی آپ کو کرنی تھی جو احکام تمام جلوس شیش ہوئی ہی سر انجام تمام بلکہ نمی سی ہی وہ رلف یہ نام تمام</p>	<p>عشق کے گہری نہ ایسی گئی نام کام تمام نہ بیماری فقط اس میں ہوا کام تمام گہری مشقوں کے جانی نہیں نام کام تمام نفس کے پاٹح ہم راہ گزیرین اسکی غرض عشق پہ چال ہی اپنا کہ بس اب میں ہوں اس لام کی صدقہ کہ بائیں کھرو بلا تو ہی وہ مہر و نشان کہ نظارہ کو تیری نہی قسمت ہوا صیاد کا او وقت گذر میں وہ کامل ہوں کہ ناقص نہیں رہی دوں گا اب خدا کی نئی اک عرض ہے بند کی سنو اسکی کیا معنی کہ تم چل دی او ہر خاموش بس کی گانہ اوسکو کہوں یا کو کچھ کی گرہ</p>
--	---

<p>تودہ گل ہی کہ گلستان میں تجھ میں اور ہی تھی جو ہوئی تیغ سی قاتل کے تیغ</p>	<p>بھلی رہتی ہی ہر گل کو گل اندام تمام اپنا اک غیش ابرو ہی میں ہی کام تمام</p>
<p>شور کیا طول کلامی سی غرض یہ کہہ دی پہول ابھی سی گئی تم نامہ و پیغام تمام</p>	
<p>کیا پہنچی ام رلف یار میں جسم آفضل میں تو کیا غل سے قافلہ تو نکل گیا آگے کاش پہونچا دی اوس گل میں صبا دل کو کراختیار میں اون کے خون دل میں او جسم کہنا فیر میں ہی کہلے زمین نگہ میں سو کہہ کر ہو گئی میں کائنات سے</p>	<p>صید خود ہو گئی شکار میں ہم رنگ لائیں گی کچھ بہار میں ہم اب ہی کون سی قطار میں ہم مر کی اب جا ملی غبار میں ہم نہ ہی اپنی اختیار میں جسم مر می سے کار و بار میں ہم مر گئی کس کے اشتہار میں ہم پہر ہی کہشکی میں چشم یار میں ہم</p>
<p>زندگی سے فرہ نہیں گر شور کیون میں بی چین بار بار میں جسم</p>	
<p>اک جام کو جامہ سی گئی پکی نکل رہ</p>	<p>یہ دیکھ کے کیف و کما ہی پ پیل ہم</p>

<p> کریہ ہی تر پہی دل مٹط کی قصبہ پر دانہ صفت جلی میں دیکھی جو خوبی کرتی ہیں اشارہ تیری ہماری برو اوس لک لہرائی جو دل میں تہہ دریا دیکھی چرشیانی گل بوی کی مانند اوٹھیں گے دریای تاشتر نہ ہرگز ماند جسا اور دیکھ لائیں گے کچھ رنگ </p>	<p> رہتی نہیں ٹوٹی نفس آج یا کل ہم جوش گئی آتش الفت میں گل ہم بچتی ہو کہاں ہم کہ میں تیج اجل ہم پھر ڈوب کے مردہ کی طرح آئی او چل ہم آئی گلستا نہیں گئے ایسی نکل ہم جون طفل ہر شک اپنی گئی کچھ بچل ہم جون غنچہ گئی پانوں میں جس وقت چل ہم </p>
--	---

دین کی صفائی تو ذرا دیکھنا اون کے

بہہ شور سی کہتی ہیں گئی آنکھ بہل ہم

<p> پیتی ہیں فدا بر باندی کا جام ہم اوس لفظ رخ کی شوق سے حال کھینکوں ہی لعل لب کے یاد میں صہبا ہمیں جام صحرا میں جاجازہ اودین کسی دبیان اوٹھیں گے پھر بھی فوج کا طوفان بکین ہم کو بھی لکھتے ہیں کہی ہی خیال </p>	<p> کو شکر کو ابے کرتی ہیں ساتی سلام ہم دام ملا میں صبح ہنسی یا کہ شام ہم ساتی کا چشم تر ہی لیتی ہیں کام ہم وامان حب کہ چکی اپنی تمام ہم کرتک کہ ہنگی اشک کو آنکھوں میں تمام ہم تا نفس کے اپنا باقی ہیں دام ہم </p>
---	--

دست جنون سی کام گریبان لگتا ہے	کھتی ہیں دسکوا سلی مشفق مدام ہم
آخر تمام کام کیا جسے ریا میں	لیگی قضای اپنا کبھی انتقام ہم

اتنی غرض ہی شعری کہی سی ہم کو شہور	
مرنی کی بعد چوڑی ملیں اپنا نام ہم	

کیون لکھوں میں تیرا اس ل نا کام پیام	بیٹھی اوٹھی لیا کرتا ہوں ہر گام یہ نام
گو کہ شکل ہی پر اوس بن شفی ہی کہان	اس چشم تری کہتی ہے بادام پیام
جام ہم گانہ ہی خلق میں شہرہ باقی	لکھدی ساتی جو براندی کا خط جام پیام
مہ نایان کی طرح دل ہوا روشن میرا	دیکھ رہا چاند لیا اوسنی میرا نام پیام
تیری گردش ہی فلک میں چکر میں پڑا	بلکہ کہتے ہی جہان تیری بد انجام یہ نام
ہم تو دونوں کی دلا خیر خاتمی ہیں مدام	تو کچھ کہہ کر پکھتی ہیں نہ اسلام یہ نام
پیش میں دل جو پہنچا پہرہ لگتا ہی نہیں	اس کہتی ہیں سب لست یہ نام پیام
کشتہ خط کاری سبز نشان میں شاید	کندہ ہو جای جو فیروزہ خوش فام پیام
ہو نشان ہی کبھی جو ہر خاتی روشن	سیم وزری کوئی لکھا کری مصام یہ نام
نام حیرت سی لفافہ پہنچا نہیں لکھتا میں	کہ عدو کہتی لگی نامہ و پیغام یہ نام
لام کی شکل ہی گو پہرہ ہی کجی ہی باقی	اس لئی کہتی ہیں ہم زلف کی اسلام یہ نام

	<p>شور اور کوکھیں قریس فی دیکر دل و جان کیا کیا پای تیری الفت میں صنم نام یہ نام</p>	
<p>روزِ کھنچتی میں زخم کی انگوڑی ہم نزدکِ آب کی لائی پر ہم دل و دوسری ہم گر پڑی ایسی ہوئی جو تیری نور سے ہم مہینہ نکا کرتی ہیں اونکا اکھڑ چوری ہم اب نہیں جلوہ میں کم ہین شجر طوسی ہم جاری تھک کہ یہی زندہ ہیں سو ہی ہم ہوتی آگاہِ محبت کے جو دستوری ہم عاجز آئی ہیں بہت سے دل بخوری ہم</p>		<p>جب سی خچی ہوئی اوس گس محوئی ہم پھر نہ ہی ہی پاس موت تو پذیرا کیجے ناب جلوہ کی نہ لائی تو یہ بولی موسی و عن صلحہ کہ جب کہ مگر جاتی ہیں پڑ گیا عکس سراپا رخ انور کا تیرے سند ہو جانی ہی پر کسو ہی صنی کی امید و کی دل جان کو کیوں مفت میں کہوتی آ کچھ بھی بدلانہ فراج اپنی مرض کا ایک</p>
	<p>شور کا شور وہ سنکر یوں کہا کرتی ہیں وہ کیا یہ تناک سی شرارت سی ہیں درویشی ہم</p>	
<p>دل ہی کو اپنی تقابہ میں کہا کر نیگی ہم جلوہ ہی و سکی تم کو جلایا کر نیگی ہم اب تم کو جان جانکی چہ پڑا کر نیگی ہم</p>		<p>اب تم ہی بی فاکو نہ چاہا کر نیگی ہم لو او شمع رو کوئی پر پا کر نیگی ہم جتنی بگرتی ہم سی ہو اتنی ہی بنتی ہو</p>

<p> کہا لینگ کی رہ ضبط نہ ہوگا اگر ہمیں پہلو میں تنگ کہنگی پاس نہ ہم میں مانگا جو بوسہ ہم تو کہتی ہیں جسہ یہ وہ دولت سی جیصال کے ہم تہا نہ تھا اک ن نہا پاچہ چھی ماتیہ سی فلک سودائی ہو کی کیا بلاؤں میں جس اک ل تہا پاس سوچا تہا ہی ماتیہ </p>	<p> ہرگز نہ نہرہ رنگون کی پروا کرینگی ہم سرو کی سنگ لہج نہ بھیکہ کرینگی ہم بی جا ہی ایسا کام نہ ہر جا کرینگی ہم پر کس لئے تہا ہی تنہا کرینگی ہم آگے خدا کی خشرین شکوہ کرینگی ہم زلفوں کے پیچ میں نہ آیا کرینگی ہم باقی ہی جان اسکا ہی سودا کرینگی ہم </p>
---	---

جب نذر دل کے شوزنی کی پیش تو کہا
 بیہ سہم بیان نہیں ہی اسی کیا کرین گی ہم

<p> چبھی اسیر گئی زلف و تان کی ہم دل کی خبھی اوز نہ کہہ جان کے ہمیں جانی گی سر و مہر شمع رو کی کہ ہلا سچہ تہون کا اچھا ہی سنگ دہشت ایک رات چیر توج فی نہیں دیانک کہا میرا خون کیا </p>	<p> رہی ہیں وز سامنی ہر دم ہلا کی ہم کہوئی گئی ہیں ایسی تھیں آج پاکی ہم پہر کیا کرینگی جان کو اپنی جلا کی ہم کہہ دیں گے یہ شہرک ہی آگے خدا کی ہم کس جگہ پہنکے ہیں تہا سر او تہا بکھرین گی ماتیہ خشرین نہو خدا کی ہم </p>
---	---

<p>گہر پڑھی جب خدائی دیا صبر و شکر ہمیں کوچہ میں اوسکی خاک تماشائی لائی حیف جانا نہیں ہی عشق کا ہر گز فرض کہہی صیا و یاد کہنا کہ جسے ورتیں گے</p>	<p>ہرگز نہ پاس جائیگی شاہ و گدا کی ہم پیچھی پڑیگی ہاتھ کو دھو کر صبا کی ہم قابل نہیں کسی کی دوا اور دعا کی ہم لیجا نیکی قفس کو بھی سراور کی ہم</p>
--	---

ای شور کیا غضب ہے کہ آتا نہیں ہ شوخ

جاتی ہیں جسکی واسطی مہمہ من قضا کی ہم

<p>عاشق ہیں تجھ پہ پیس صاحب جمل ہم جب جوان تھے کھڑی تھی کیا کیا کمان ہم اوس لف شکن میں ہنسنا جان و کھو چہتا یہ کیوں نہیں تیری بیچ سی کو کس کا گدہ رہا ابی اس نے ہی کہ مای گریختی کہ دیگانہ یہ قبر میں ہی چین کس سر و قد کا سا پڑا ہم یہ آج کل مدت سے بل مال خزان نے نہیں کیا تیرنگہ سی شوخ کی گراب کی بیج گئی</p>	<p>شہر ہو و جہان میں ہوئی باکمال ہم پیری کئی آتی ہی ہوئی نذر زوال ہم لی تھی آپ سر پہ یہ اپنی دوا بال ہم اوس لف پلائی کر نیکی سوال ہم جو نقش پا کی طرح ہوئے پائمال ہم رکھ دیتی پہلی دفن سی و کو نکال ہم باہر میں اپنی جامہ سی ہو کر نہال ہم نیکی نہ مول کو ہی بہار کے سال ہم کہیں گے ہر تہ اسکی بہت دیکھ مال ہم</p>
---	--

ول کر چکی تھی جسے روبرو کی پہلی نذر	تیر فرہ سی کج گئی سپاں بال ہم
پہلی تو در و جبر سے کیا حال غیر تہا	میں کچھ اسید وصل سی اتو بحال ہم

اوسے رسم شوریٰ اندیشہ سور عامین
پر کیا کرین گناہ میں میں ہی مثال ہم

روایف نول

تفاوت ہی سراسر شہم جان اور آہو میں	وہ اک وحشی کی نگہ میں میں کج فر جاو میں
پہر ہی کنیف کیا ہی دیکھنا شہم ہی میں	فرہ صہبا کا ہی پر تو او کی سری آہو میں
فرہ پر اشک اپنی ہی سبب گنہ میں تہی	گران قیمت جو گوہر میں تہی میں ازو میں
ول ہی صبر کو ہر چند مجھانا ہوں میں لیکن	اوپر جی بیکہ لہتیا ہی نہیں تہا ہی آہو میں
نگاہ شوخ میں ہم فی اثر جو جوی دیکھی	نہ پائی ایک دن ہی سحر ہی اپنی جاو میں
رمائی کی توقع اب سر جو ہی نہیں باقی	پہنسا ہی صبی دل اس طرہ کار گسو میں
کیا جہنم کو سجدہ اک وہ ہی جلوہ نظر آیا	را کیا فرق پہر کہ میں اور حراب ہوں
تہا ہی زلف کشمیر جی ہم فی آہو میں پا	نہ گل میں اور نہ سر میں میں میں آہو میں
چلا سیسہ ہی جب پہر نکل کر تیر کا سپکان	تو دل بولا کہاں تہا سیو سیو میری پہلو میں
کبھی سر پر چڑیا لیا کبھی تلون ملی ملنا	تفاوت آج کل یا بہت ہم فی تیر ہی میں

<p>غل میں شور و گیس بلا کا سحر و افسون پر پروانہ تھی ہین مثل جوشن اسکو بازو میں</p>	
<p>غضب شغنی بہری ہی اوس کے چشم و انور بہار تائی و انحطاس تیا اپنی تصرف بہار ای ہی لاشیون کو دہو دیا کی لب یا کہلی جاتی ہیں جو کوئی ہوا کی تخم افسودہ روان سچو نہیں ان شرط اوس کا ہی پید کیا بارو کے زہرہ فی پائل کتنی جادوسی وہ جانی شک ہے اور یہ محل ہی شاہد کا نہیں سر میں تصور کہ اوس سیکش کی آنکھوں کا</p>	<p>ہی جس نے دم آہو میں نے تاثیر جادو میں مرہ جب کہ تو اتو بناوی ایک چلو میں لگا دی آتشیں گل شک سی سرو چہ میں بہار ای مگر آئی لگا جو خون ہی آفسو میں صریح چکیاں تھی اور شیشہ ہی آہو میں اور اتیا ہی دل و شعبہ بازاک سے چہو میں تفاوت اسقدر ہی کافہ زانوسی پہلو میں بجای شیشہ ہی میکو کہنا طاق زانو میں</p>
<p>بہلا ایشو کیا نسبت اوں انکھوں کو آہو سے تفاوت ہندی چہر تک ہی مشک و ربوی گیو میں</p>	
<p>رواؤ تہی میں میں آلودہ جو ساری تہہ پاؤں ازیا تہہ ابرو کو ہرن پر کس لئے تہا نصیب اعدا میں گشت ہی د</p>	<p>ہین مگر سایہ ہر ہی تہا ری تہہ پاؤں کیا تھی جو رنگ رانی کو ہماری ماتہ پاؤں کیون صافہ میں ہی صاحب اتنا ہی تہہ پاؤں</p>

<p> این جگر اول کو سینه بین سینه بین رام هیچ کتای مصوک کی اونکی شبیه ایسا شهادت اولی و نون میری مریکی بعد انک اکین گهکرای گا و فتنه کبی جب لام او سکولیا پیکر تو سنک پیکر </p>	<p> پیل پیل الکلیان سپاری سپاری تاپون صانع قدرت نے پیل ایسی سنواری تاپون خونین قاتل کی ہوئی جیکر ساری تاپون رگنڈرین پیل ہی ہم ہی ساری تاپون شکری تم فی ہلای آج باری تاپون </p>
--	--

تاپہ پاؤں ایسی خوشی میں اپنی پہولی گیا کہوں
 شوق و سنی کہا و ابو ہاری تاپہ پاؤں

<p> مہنہ کبی ہو جو غنچہ دین ریامین شہرم سی پ میں کو نکرنہ گہری پانی سحر الفت میں و و باوہ نکلتا نہیں پہول جاتا ہی قیوب کی مونک ایسا بحر غم فی ہمیں پری میں و بویا ایسا منتقل روزمانہ ہو تو پھر کیا عجیب </p>	<p> کہلی آنیہ کی مانند چمن ریامین جبکہ ندان میں ہی عکس گن ریامین جان لیای کہ اب ہر اوطان ریامین بلبل جاتا ہی جوان دوی بن ریامین جیسی پیل کپشیں تھی کہیں ریامین چھلیاں شت میں پیل ہون بن پیل </p>
---	---

ہی سپر پ زمین شوق لکھو او غنزل
 جسکی جدول سی پری موج سخن ریامین

<p>آج آئی ہی جو خوشبوی میں ریامین عکس آنکھوں کا تیری پٹلی ہی سلمیٰ پہونچی خوشبوتری کا کل کے تو خوشبوی تان شان ہی نہ ملی اپنی کہیں حقد کا</p>	<p>خسل کرتا ہی کوئی سیم میں ریامین جلوہ گر ہو گئی ماتی ہی میں ریامین دوڑی یونان کے یانہ خشن میں ریامین رہ گئی ڈوب کی بی گور و خشن ریامین</p>
---	---

گر کسی زبم میں روی تیری شوخی ہی نہیں
 بنی گرواب کنول شمع و لگن در ریامین

<p>مڑہ لیا ہی کیا کیا بدل لگیں ہلوین پہلا جانی مل کیا رہی ارباب معنی کو اورین اکدم میں جس طرح شوریدہ شبنم مقدس بنیں ملتی سیکو دولت دنیا اشارہ ہی ابرو کا انی ناز کہن س تھا کہ ہلی گاہ جب یہ کارونکا دفتر دُشتر کو کیا ہی ناولانی فی جہی از بسکہ کاہین کروں نازک مزاجی ہی مہاراجی گروقم بہارستان ہی میں گل و نہرہ کا عالم</p>	<p>کیا کرتی ہیں جب یہ شہر تقرر پہلوین ہی خطی مصحف خسار کی تفسیر پہلوین رکھی جرات ہی آئینہ تیری مضوی پہلوین رکھی خوشید سان کون اس شہر پہلوین لگائی توفی ناحق قتل کوشش پہلوین تو بہین رہی گاہ نامہ تقدیر پہلوین کہ آجاتی ہیں بای حلقہ زنجیر پہلوین کری شورا چون نالہ شہر پہلوین کہیں گوی خطی مگر ویاں خط جاگیر پہلوین</p>
--	---

خیالاتِ تباہی ایک دم خالی نہیں رہتا	کری ہی کس طرح پر یون کج دل تسخیر پہلو میں
اگر کبیر تک ہی فوج کی آفتی نہ ہی تم کو	و با بیٹی تھی یون ہی دور گر نچر پہلو میں

شب وصل ایسی لائی اوسکو آغوشِ تمنائیں
شکر کشو رکھی شش شش سی شیر پہلو میں

جب سی دیوانہ ہوا ہی جہیں پر آسمان	سنگی چٹیا پتہ پای ایتنا کہ میں آسمان
جو ضائی میں تونگی لائی شک قہ یا خدا	وٹ پوسر سبر اوس میں یقین آسمان
و یکہہ انجم اور جہ و ماہ کو دن اسباب	ماز کرنا اپنی ہی نقش و نگار آسمان
یہ ہی بتیابی سی تیری دل مضطرب	آپری گا ایک و جانِ حنین آسمان
و یکہہ آیا ہی سبکی روی تابان کو مگر	پانور کتہا ہی نہیں جب سی نہیں آسمان
چال متوالون کے سی چلتا اس پر پینچ	گہرہ مکان پر گر پڑا و گرہ مکین آسمان
جو نگاہ بدی لکھی نیکِ خلعت کو کچھ	گر پری فوراً میں اوس قرین پر آسمان
کیون گردش میں ہی ہر قوم سے دلا	و سب دم باندہ ہی کمر تہا ہی کہن پر آسمان
اڑو ہی پیدا ہوئی شانہ ضحاک میں	ما تہہ کتہا کچھ جو آستین پر آسمان
گو محو طارض ہی ہو پر یہ ممکن نہیں	بڑی حاصل کی عشق بن آسمان
جیشیون کس طرح اقبال سکندری میری	مہ نہیں داغ غلامی ہی جہیں آسمان

دشمن نبلی اگر کہی اسے تو ہی بجا رکھتا ہی ترجیح مارا ستین پر آسمان

شور شیری آبرو دارین مین رکھے خدا

گہم چنان پر مین ستاری گہم چپین آسمان

<p>دل ہی افسردہ مگر نہ پناہ پونا نہیں سبب مرگان ہی ہر اچھ چھن کے چلنی گیا حال و رول کا بی خستہ لی پاپائی مین ہی میری رنگت بدہی پریشا عیان کشتی ہی سفارشل خاکبتا ہی سرد ایک دن جا کر سنا جو پریشانی کا حال محکو وہ سو اکیا حضور شل آپ فی کہتی ہیں وہ راز دل اظہار شکل ہی یہ لنگلی جان اسی کہ آہ بی سوز جگر ہی اگر دعویٰ خدا کا تو قدر کے عیا</p>	<p>خلق کہتی ہی کہ بی آتش و ہوان پونا نہیں رخم لگتی ہیں تباہی نشان پونا نہیں بی اثر ہر گز لبے پر فغان پونا نہیں شمع سا گن سوز مین ہی بیان پونا نہیں فرط و مہارتی ہی شش آسمان پونا نہیں کیا گذرا و صیا پتر ہی و مان پونا نہیں کونسی جاتی ہیں اچھا جہان پونا نہیں راہبکا نام ہی وہ خود عیا پونا نہیں کاروان موعوبی گرمی رو پونا نہیں ای صنم ہی گفتگو تابان پونا نہیں</p>
--	--

شور صاحب سود کا ہر شخص طالب ہی مگر

کون سا سوا ہی جس مین زبان پونا نہیں

<p>دور سو اعلیٰ ہی مجھ سے دلا رکھیں نرم میں آنی سے اوس سے ہر جات پری زلف و عارض کے تصویریں دل و دای روز و شب حشر مثل کو تیراں میں چرو کیا کیا چکر میں پڑا غصہ سے فاصد کو پھر اساعز کو تو منیا گیا ہاتھوں سے نکل پہول کی پہنکر آنکھوں سے پہاؤں سے راہ کیون خاطر ہو پریشان سرو کی تیری</p>	<p>تا بنای کہی دم ہر کو دل آرام کہیں می کہیں شیشہ کہیں ساقی کہیں جام کہیں پھر تہا ہی قسین نہ طبع کہیں شام کہیں کمر ناتھم پر خدا بھوک نہ بدنام کہیں صدقہ ہونی کا کہا میں نے جو پیام کہیں چین تہی ہی نہیں گردش ایام کہیں گر قدم رکھی سری گہر وہ گل اندام کہیں جب ہوں آپ کہیں نہ کہیں دم کہیں</p>
---	---

حضرت عشق سی ای شور بھی رہنا مدام
 اسکا آغاز کہیں اور ہے انجام کہیں

<p>پا پائیدہ او سا کہی وہ کمر کہان بی عشق شعلہ رویوں کے سوچ کر کہان بی مانگی ہی حصول تمنائی نہ کہان نہ نہ بجا ہو ہم سے نہیں او نہتیا یار کا شور و فغان کہان میں اور آہ سحر کہان</p>	<p>جسکی کہ متدانیہ او سکی خبر کہان دل میں اگر دعا ہی نہیں قہر کہان دل چاہتا نہ تو دعا میں اثر کہان پہلا سا اپنا دل نہ را اور جگر کہان شور و فغان کہان میں اور آہ سحر کہان</p>
---	---

بے سی رکھائی کو چہ صفاک میں قدم
 وہ اس لئی ستائی میں لکھو کو کجی
 جیسی اسیر کینچ نقس میں ہوئی میں ہم
 مارنفس کے واک میں بجلی ہی ہی کم
 چڑھ جائیں چرخ پہری اگر بہر روشنی
 مٹ جائیں اسکی راہ میں نقش قدم طبع
 وہ وہی بخشی فوج کی طوفانکو آبرو
 دل مانگ سی گزری چاہ تھن میں آ
 اختر شناس کہہ تو بحر عکس روی دوست
 تدبیر کار گر نہیں تقدیر پر کہیں
 موتی ہی کو تھی تاب تحمل کی دید کی
 لیا جائیں سیر گل کو کہ دل چاہتا تو ہی
 پتیر گئیں میں آنکھیں سیری انظر طارین

اب جای یادی میں پر دای سرکہاں
 پیرہ جاستی میں میری دعا میں اثرکہاں
 مطلق خبر نہیں گئی بال و پرکہاں
 گرم گشتہ زل کی اسیدیں آتی خبرکہاں
 شمس و قمرکہاں وہ رخ جلو دگرکہاں
 پر اٹھا دو تپاکہ وہ ہی رنگد رکھاں
 تیرا حریف اب بہلا چشم ترکہاں
 آب حیات او دہر ملا تو او بہرکہاں
 ویکھی اک انہ میں میں شمس و قمرکہاں
 تیر قضا کی رو کی لئی ہی سپرکہاں
 شیر کی روی مہر جو بچی نظرکہاں
 بازو میں اپنی طاقت پر وار پرکہاں
 دیکھوں شب عشاق کی یار پرکہاں

اسی شہزاد کی چہر میں کچھ بھی تو شکل ہو
 شور و فغان غمیر ہمارے گزرکہاں

<p> نہاری قتل کی بات مانجھ سامان ہو جاتی ہیں مہار کو عدویٰ عہد و پیمان ہو جاتی ہیں پرچی میں کے پیچھے حیدر شکیل بلا بکر پہنی میں مہر مقتولوں کو اوڑھیں سکر وکیل عجب بچہ پھیلایا جہان میں لطفِ رحمنی خاک مکر وہ باتھوں کو لبِ باجوہ جاتی ہیں خدا ناک جو آتا ہی وہ رہتا ہی پہلو میں میری در و در کو آبِ شفا ہوتی نہیں ممکن </p>	<p> فراموشی بیان شہادت کی ہی سامان ہو جاتی ہیں ہماری نقشِ مہجانی کی سامان ہو جاتی ہیں وہاں جان میں ہنس کر وہ پریشان ہو جاتی ہیں تیری کوچہ میں گنجِ شہیدان ہو جاتی ہیں مطیع اس لامِ ہندو سلمان ہو جاتی ہیں تو روشن آئین میں سر چہرا غان ہو جاتی ہیں کہ اب غنچوارہ کی اوسکی پیکان ہو جاتی ہیں کہ برسوں کی سی رز و دریاں ہو جاتی ہیں </p>
---	---

لکھو ای شہور اک ایسی غزل تم اور بھی لکھیں
کہ پیدا ہند میں اب تو سخندان ہو جاتی ہیں

<p> جو اس صحرائے وحشی گرم جولان ہو جاتی ہیں چہن میں آما صبح کسی شکِ گل کی مہارے مصحف کی بقو کا اثر یہ ہے تیری ترکان کے پیکان اور نگاہِ شوخِ نازک خدا جانی کہ آئینہ کی جوہر میں انگِ کیا ہی </p>	<p> تو ادنیٰ نہا خاری خیلاں ہو جاتی ہیں جو بلبل اور گل دستِ گے بیان ہو جاتی ہیں کہ اکثر درسون میں حفظِ قرآن ہو جاتی ہیں حدیثِ دل کو بنا کر احسان ہو جاتی ہیں جویت ویکہ اپنی مہر کو آبِ حیران ہو جاتی ہیں </p>
---	---

<p>بور و تاهوں بھومیں لب نگین جانان کے جبین رخ کو اپنی آنہ میں کہتی ہیں جب آہی تو مٹی میں ملی کس دشت کے دان کے</p>	<p>تو اشکوں کے گہر لعل بدخشان ہو جاتی ہیں تو ماہ خوبی ہر دم اوتق قربان ہو جاتی ہیں کہ جسکی فیض جاری گستان ہو جاتی ہیں</p>
--	---

<p>سنا شو نیکم حبسی اوس کان ملاح کا خوشی سی شہور زخم دل نکلان ہوتی جاتی ہیں</p>
--

<p>فراق بایں کس ہم کلام کریں خیال لطف میں ریاخ میں ہی ہم لگاؤ تیر قرۃ العین دل میں چاہیں ہم اپنی جذبہ دل نہ کہو نہ ناراضی میں مرض میں سحر کی ایسی مبتلا ہمیں پلاوی ہم کو مٹی خوشگوار وہ سائے پس سب جو انکی نہیں ہیں جانوں سوال اوپر میرا سنتے ہی یہ فرمایا ہزار رنگ لٹکائی تو جو پہرہ دن رات ہزار بار پہرہ کہتا ہوں یاد رکھنی گا</p>	<p>بجای عمر کو اس غم میں سچ تمام کریں ہزار شکر جو کر سحری شام کریں ہمارا کام ہی اور تمہارا نام کریں خدا کی فضل سی حسن کو چاہیں ہم کریں سفر عدم کا کریں سچ یا کہ شام کریں کہ تیرا نام کریں اور شائے جام کریں تو پہر بلا سی کہیں جا کی انہی دام کریں کہ نتیجہ مغرب ایسا خیال خام کریں خدای شکوہ تیرا رخ تیرا نام کریں قیام میں جو وفا ہو تو ہم سلام کریں</p>
---	---

جدا چب کہ تو کل ہے خاص اپنا مشور

تو کس امیر پر پیر التجائے عام کریں

بہلا مجھ سے ہی ہو گا یہ کب روا تو جفا کری میں کلا کروں

رہ عشق میں نہی یہ ہی بجا تو برا کری میں بہلا کروں

یہ مزہ ہی اور ہی ای بیان کہ نہ تجھے اسکا ہو کچھ بیان

جو بدام شوخی سے گالیاں وہ دیا کری میں سنا کروں

بہتری زلف کا جو کہ ہی ہوا کہی پانی سے بہت نہیں مانگتا

ولی سخت جان ہوں میں بڑا وہ دنا کری میں جیا کروں

ہی چال کب یہ روا تجھی کہ دلائی مات قیسی

جو بزرگ نہ و حریف کی وہ جیا کری میں موا کروں

ہی جو ربطنا زو ثنائیں وہ کہیاں معنی کی سائیں

نہیں جخل غیر کو رائیں وہ جفا کری میں بہلا کروں

بھی مات چرخ کر گیا کیا میں تو کہیل جان ہی پر گیا

کوئی ایسی چال بہل کی لا کہ شال پیا وہ جیا کہ پست

ہی اگر یہ مشور لقمہ پیرا ولی ضبط کہتا ہوں کہ پیرا

بھی اسکا دل سی پڑا مزہ وہ کہا کری میں سنارون

<p>تو ہم ہی شوق دل و جگر کو دیتی ہیں تو اسکی کوچہ میں اک شہب کے پتھریں بدن میں اپنی جو ہم شہم کو دیتی ہیں ہوانہ ایک اشراں کو دیتی ہیں قفس میں بند پری بال و پر کو دیتی ہیں جو غور کر کے ہم اسکی کر کو دیتی ہیں کبھی تو نامہ پری نامہ کو دیتی ہیں لگا کی تیغ وہ خرم جگر کو دیتی ہیں گلہ میں اپنی وہ لک کر کو دیتی ہیں وہ فال جب کبھی غم سفر کو دیتی ہیں</p>	<p>کبھی ہوا پنی وہ تیر نظر کو دیتی ہیں سیر و محبت جدھر کو دیتی ہیں دکھائی دیتی ہی منت غبار میں رہا تمام عمر کئی اپنے آہ و نالہ میں خبر ہیا کی سن م نسیم لاتی تھی عدم کی راہی ہی ہی زیادہ وہ پاک جو حال لکھتا تھا جب تک تو حیرتی نیرا شکری اوس میں جان کو دیتی ہیں جب شکلی میری آنکھوں کہا کر تیرا دل چلنی کو تیار ہوتی ہیں پھر</p>
---	---

اوشنگی پٹھہ کی ہم ہی نہ ایلدن اسی شور
 اسی نظری غور اب شہر کو دیتی ہیں

<p>تو حضرت ل و بی گہرائی ہوئی ہیں اچھا رہ کیا اپنی وہ اترا ہی ہو ہیں</p>	<p>بی حرم جو کچھ ان سی سزایا ہو ہیں مردوں کو جلا یا کہیں زندوں کو مارا</p>
---	---

چار بچہ ہیں کرتی میں شرمائی ہوئی ہیں	ہمراہ عدو کی جو وہ جاگا کئی شب ہر
دور وری گل حنتی میں لکلائی ہوئی ہیں	شاہد کہ گستان میں شان کا قدم آیا
مدت کے یہاں میری گہرائی ہوئی ہیں	سطح لکالوت تری تیرون کو جگر سی
اب بکھی کس بات پہ شکائی ہوئی ہیں	دل ہی لیا جان ہی لیا جان ہی حاضر
معلوم ہوا اس کے قسم کہاں ہوئی ہیں	لو وصل کے امید ہی اب قطع ہی اون کے
کیون بال تری لف کی بل کہا ہوئی ہیں	بل مجھ ہی تری بلین نہیں ہی تو کشم کش

اب ششور کا کچھ شور نہیں سنی میں آتا
دل کی کسی شوخ کو تپائی ہوئی ہیں

ہی مسجائی عیان گفتار میں	حشر پیدا ہی تری رفتار میں
ہی تلاش شتری بازار میں	دل کو تنگ اگر میں بچوں کا ضرور
ہی بہہ اندھیر عشق کی سرکار میں	خال دن میں دل کو لٹایا ہی چرا
شمع روشن دماں مار میں	سرخ موباف اوسکی چوٹی میں نہیں
موزہ شک پازیب کی جھکار میں	تم کی قدرت جس نے دی بھی ہواوی
آری ہی آنسوؤں کی تار میں	ملک دل شاید ہوا غارت خبر
بیکی سی بے گل دگلزار میں	آمد آمد کس کی ہے جو صبح سے

ابنہ کس سون سی کہتی ہیں آج	کچھ مراد کیا تو نوک خار میں
بعد مردن ہی ہیں آنکھیں کھلیں	مر گیا ہوں حسرتِ بد میں
کیوں نہ مٹ جاؤں فلکِ دوستو	ملتی ہی خواہی ہوئی یار میں

رز و جہہ کو دیکھ کر بولے کہ شور
مبتلا ہے عشق کے آزار میں

صبا کو نہاد گلشن کو دیا پال کرتی ہیں	چمن میں کہ آتی ہیں بے جا گل کرتی ہیں
مرا اسکا بچہ چو جان کو تقصیر کرتی ہیں	بگڑتی جتنی وہ ہی میں اتنی ہی سوتی ہیں
میرا کو قحطِ قدر سے مروی جلانی کی	توں میں صفتِ ہیں یا کہ ہر زندہ کرتی ہیں
خدا کی شان آتی ہی نظرِ باطل کا جلوہ	وہ حیدم روپِ تیری میں سوتی ہیں
کیسے نقش پا کو حسرتِ لکھو دیکھا ہی	تو شکر یکدہ میں ہی سہی ہی گذرتی ہیں
نہ رو وصالِ محبت نے شمعِ ان گذرتی ہی	قیامت ہم نازل ہی جتنی میں مرتی ہیں
نہ کیونکر شک کو محکِ آبِ نباتِ و نکی	کہ وہ دیکھہ اپنی صورتِ میں آتی ہیں
بڑی ہر نہ کہ جو عقل پہ لوگوں کی حیدم	چمن یا ہی ایک ہے اجل کو نام و ہر میں
جھاؤں کا تمہاری شکوہ کس منہ سے کہیں صبا	تمہیں دل کی ہم اپنی کی کو آتی ہیں
یہ چونی کو کہی کہ میں شامِ زلفِ لہریں	ہی کم سن میں ہی کی ساسی وہ توڑتی ہیں

نظر کس شمع روی لک گئی ہی شور صاحب کو

جو مردم شور کرتی ہیں اور آہیں سرد ہوتی ہیں

انہیں ہوتی نظر آتی ہیں وہ خوش شکلے بالی ہیں
 اثر یہ آہیں ہری آہ اور تاثیر نالی ہیں
 جو وہ چہاں ایک جسم میں جیتی ہی
 ہماری شیریں دماغ میں وہ دماغ حسرت ہیں
 تنہا ہی خنجر ترکان کوکبے کی گیلی ہی
 نہ کیوں بخت و خون گر پر جان میں ہم
 نہیں ہوا ہی حشت میں اپنا رہنما کوئی
 تعجب نہ انور چرخ خط کی بھی ہی
 گہری قتل گئی ہیں بان ہی پر چلا ہیں
 نہ کہنا مار کا کل پتہ نہ ہوا اس بلا کو دل
 سنبھل کر قدم کو ہونگا راہ عشق میں تو
 اوٹھنیگی نابینا جاکے ہی نازک مزاجی

ایسا صابن عقد شیرامہ کی نالی ہیں
 انہیں آہی دم و دوپٹہ کستہ ستمی ہیں
 یہ کہنے عجیب کچی راہندی کی پالی ہیں
 نہ کچی ماہ کامل میں چائی ایسی لالی ہیں
 نیچو ایسی شتریں سنی سنی بہالی ہیں
 کہ وہ لوٹیں سر پاک اپنی سپا اور نو آہیں
 اگر کچی ہی جہت ہی بانو کی جہالی ہیں
 قدم کیوں بان سیم بختوں کا آہ اس حال میں
 خدا والی کسی کو ان سون کی ہی پالی ہیں
 بہرے ہم قاتل دیکھنا اس ناگ کالی ہیں
 اگر میں بچ گیا ہی ہوں کی سنبھالی ہیں
 اشر شیر کا ہو گا کہیں نہ ہی کالی ہیں

کلام شور سن بان ہی ایسے کہتی ہیں

تخلص شوری لیکس نمائے ہی کہی والی مین

<p>کبھی جسم جو آہ و فغان کہتی ہیں یہ یہ بڑھتے ہیں جتنی ہی فقط چکھاتی ہیں دو نو جہان مری یہ مٹاتی ہیں سستی کو ہم اپنی اوسپر بلا سر یاتی ہے اوسدم ہمار کمر کا نشان جب نہ پایا کہیں ہی گلا کیا عدد و کارین فی زمانہ ہم کمان ابرو مین دل ہوا گوشہ گیر</p>	<p>طنائے مین آسمان کہتی ہیں کہ وہ اس مین ل و جان کہتی ہیں براندی کو دل سی فغان کہتی ہیں وہ نقش قدم کو جہان کہتی ہیں وہ چوٹی کو چیلستان کہتی ہیں تو نقاش اوس بی نشان کہتی ہیں کہ اپنی کو اب ہر بان کہتی ہیں یہ ہی چلی ہم جاو دان کہتی ہیں</p>
--	---

بچی گاہنیں شتو رنج دل کا
کہ ابرو کی اب وہ کان پتے ہیں

<p>تنہا ری کان بادیوں مین مکتی ہیں میری سنی مین دماغ دل ہر سو بک دکتی ہیں ہمیں خج مکتی ہے کہ اوس لانی جانی اوسہیں انہیں ملائی ہی ہر دم مکتی ہیں</p>	<p>فلکے گروہ کہ جسطح تارسی چکتی ہیں کہ جون ساکی شین کہیں جگنو چکتی ہیں تو کیا کیا رات بیکہ پاس کو شکتی ہیں ابھی کم سن مین ہوا اسی ہم چکتی ہیں</p>
--	--

<p>تہیں کیا کہی جان میں اپنی کھنکھ ہمارے مرزا کا دشمن تھی میں بھی چمن میں بجی گل خجالت اور پھول راست ہوئی جا میں نے سیکڑوں کو نہیں کہا ہی ساقی تو فی ریاضوں سیاہی</p>	<p>کہ دل پر تھیں ہر او کی لہنی کو بہکتی ہیں تو مثل خار انہوں میں ہمارے گہرے ہیں پہنکر سیم تلخ شاک گل حیدم بہکتی ہیں گھر اشکوں کے گہرے ہوں ہماری جگہ ہیں پلاوی جتنا دل چاہیں سیکڑے بہکتی ہیں</p>
---	---

<p>چمن میں بلبلین ہے شور سن خاموش ہوئی ہیں کبھی جب شور صبا چکی می وہاں چہکتی ہیں</p>

<p>وہ میری قتل کا سامان کئی بھی ہیں شکوہ قتل میں منہ سے کروں لوگو جان پر کیوں نہی حضرت گل اپنی لہجہ میں مرنے اورین قدم میں نکلی راجہ دل شہم دکھائی تھی ای گل صحن بال سیکا بھی ہو سیکانہ ہرگز ادن کا ماتہ ہم کو نہ لگا دست خوں ہر قسم محنت کہانی میں ان خون گشتی ہیں</p>	<p>ہم ہی مدت کے یہاں کی بھی ہیں وہ تو کہتی ہیں ہم احسان کی بھی ہیں یہ تو دو دن ایک بچان کی بھی ہیں سر کو یہاں پہلی قربان کی بھی ہیں اپنا گھر ہم ہی گلستان کی بھی ہیں مصحف رو چو ایمان کی بھی ہیں خود بخود خاک گریبان کی بھی ہیں بد توں ہی نہیں گدازان کی بھی ہیں</p>
--	---

خاں آبادی کہان جیسی دیا دل اون کو	ایک ہی گھر تھا سو دیران گئی بیٹی مین
واع دل حسرت و غم سا چھپکی اپنے	تو شہ راہ کا سامان کئی بیٹی مین
سطح تیرھی پیکان کو نکالین دل کی	اوسکو تو جان کا مہان کئی بیٹی مین
کام صحرا سی تہ پہاڑ اور دشت سے غرض	اپنا گھر آپ بیا بان کئی بیٹی مین

مصحف پنج پہ ہوئی حبیبی خدا حضرت ٹٹو
وہ تو اپنے مسلمان کئی بیٹی مین

تہنیت یوم کلان مابت سال شریع

نہا سب دن سی نورانی بڑا دن	کہ رشک ماہ و خوبی شاکہ دن
سیحانی قدم دنیا میں کہا	بزرگی سبے پائی سرچرا دن
نہیں کون مکان کی کچھ خراج	کہ شبے شہبازے رحید کا دن
ہوئی روشندی عیسایوں کو	مبارک اونکو ہو نیہ نور کا دن
چمن مین گل نہیں پھولی سماقی	بہار تازہ پر ہے آج کا دن
حساب شمس قمری سی جو دیکھا	کہنی رات آج سی او کچھ ٹٹو دن
غرض کہ خوب لک عالم میں دیکھا	نیا یا توئی ایسا دوسرا دن
پلاساقی می گلگون کا آب حرام	کہ بعد اک سال کی یہی ملا دن

مناسب ہے کہ سال آئینہ کو سنبھالے

دکھائی ستور کو پھر پہ خدا دن

روایت واؤ

وہ دل نہیں کہ جو ہم لذت کباب نہو	اوہ نہیں جان کہ جسی خوش تراب نہو
ہی ایسی مجلس ووران کہ آفتاب نہو	وہ زم کہ کیا ہی جس میں تراب نہو
جو نایل اس رخ پر نور نقاب نہو	سحاب مہر کی آفتاب قلعی کھل جا
میری سوال میں ختم اتنی لاجواب نہو	لوہان کہاؤ نہ دو بوسہ آئینہ دیکھو
متھاری رخی مقابل پر آفتاب نہو	ہزار بار اگر چرخ پہی چڑھ جائے
کہ جن کا روز قیامت کہی حساب نہو	وہ داغ دل میں میری لالہ زار افرو
نیکون اوسی ختم پرادی حساب نہو	نہ شہی سگر و ابسان دل و ریا
تمام عمر وہ خوش شیشہ کامیاب نہو	جو دیکھ لے قبح دل کی میر ناکامی
کہی حساب نہو کی کہی عذاب نہو	ہو قول ہر مغان پر عقیدہ گرو اعطا
ہو خشک شک سی ایسا گہرین آب نہو	تیری دوشیزہ دندان کی گرو صفا نہو
میرے طرف سے اگر دل میں پیچ و تاب نہو	سچو کشیک کش زلف شانہ میں او بچو
گلاب بی بی و مادام اگر شراب نہو	چہ کاوی آج چہین چہی رنجی ساقی

<p>تو خدا کی لئی اتنی بی حجاب ہو کہ رو بکاری محشری صطراب ہو</p>	<p>نہ کہو دیر سی باہر قدم خودی میں ہو تو واعظا نہیں کیوں مٹا مجھ سا دیوانہ</p>
<p>جو آبروی یہہ مٹی نہ کانی لگجائے تو شورش خانہ ہستی کہی حزاب ہو</p>	
<p>صنم تو کیا کہ خدا کہتی ہم حسنیوں کو وہ ہوں جانی گایخت و فنیوں کو کہ دیتی چاند نسبت بین حسنیوں کو ہما دیا انہوں فی بہت حسنیوں کو عش آبا محکوئی بات ہر ہنیوں کو کسی میں کیا نہیں ہم ایسی کنیوں کو اگر اشرافیوں کو اور سر چڑا کنیوں کو چٹائی جانہ صلی کی استنیوں کو بہت سپہاں لیا چرخ اوز ہنیوں کو بہلا میں کہو کہ ہوں ایسی بدقونیوں کو عبث لگایا ہی حشہ تم فی نکتہ حسنیوں کو</p>	<p>نہ لگتا نقص کا گرد غم حسنیوں کو جو لخت دل کیری ویکہ لے لگنیوں کو ویاہی زربہ خدائی یہہ حسنیوں کو ہماری چشم شکون میں و طغیانی تمام عمر میں اتنی اک دن و رات ہم نہی جان گزری وہ بد گمان ہی یہہ و انخ اور ویا دل چرخ کجرو نے بچا لباس اک اسکی ہاتھ ہی حسنی نہ تجھ سا کل ستارہا جہان میں پایا نظری و چچی گروعد و کا پاس کیا تمہاری حال رخ کی چڑا لیا دل حیف</p>

پاری و اشون کے وہ بی زوال دولت اگر تیر پونجی کا ہرگز نہ ان خرمیوں کو

ہو نامہ شور کا آئی لوہائی واپس جلد
پڑا دیای اوہوں فی یہہ عشقین کو

<p>مستی ہن اوس چسکو ستم کی خبر نہو شیشہ خرمائی جاؤں میں تیر کی سحر نہو ہر دم تیری دو ادعا کا اثر نہو نرگس دہری تلک ہی ہی نظر نہو ساقی شراب بینی میں شیشہ عقد نہو آفت میں مبتلائی کہیں نامہ نہو جو اگر وہ کہیں تو ہرگز نہو بارب کہی خزان کا چمن میں گز نہو جن کے غور کرنی سی ملے لگ نہو نالوں کے عاشقوں کوئی بی خطر نہو گمیر کی آبرو سے گویا دم دور نہو ور نہ خواہ میں کہوں اس میں اثر نہو</p>	<p>عاشق تو باہر او میں ہمایا ہی رہ نہو ساقی کو کاش بی خبری کی خبر نہو بارب کسی کو ایسا ہی درو جگر نہو سیرہ لگا کی سوی خیابان نہو تیری سی پیر شیشہ دل جا بیگا پھل خط کی جواب کے تو ہی فکر کی طرف خج سی تقاب نہایت تو ہی کہی شام بیل قفس میں مری کی ہلی کیگی راہ عدم کدہ ہی تباہی میں نہو ارض سما کی خاک اورانی میں مین نہو ای وعدہ جو شمع لا پر رشک کو خستہ میں ل تون کی تیری ہی ہوا</p>
---	---

ہم جان تک دیدی دل چاہی اچھا	یہ کام دوسری مگر ہر نہ ہو
سودی من او کی نف کے سچیا ہوین	ارمان نہیں کہ ہو ہو اور ضرر نہ ہو
پس شکر گہ غم حیران من بن گیا	اس پو کیا کروں جو تیری لین گہ نہ ہو
کجلا بار بار پھر کتا ہوں یوں تک	ارمان کہ اچھا یہہ خشم بگرنہ ہو
بچہ تہ دل کو شور نظم سی ہے مرا	کیا لطف است یار پو شوخ اور شر نہ ہو
بی تری پکڑی غیر کا دامن میں محال	خاک اپنی بعد مرگ ہی گردِ سفر نہ ہو
ہی کیا عجب بزم میں اندیس ہو بسا	ہنگام قصہ ہر خدا نگہی سر نہ ہو

ای شور طرزِ داد سخن خوب ہی یہ ہے

ہو شور آفرین پہ کنایہ میں شر نہ ہو

نہیں چوری ہی تپ ہم کو رفاقت ہو تو ایسے ہو
 حقیقت میں اگر گئے الفت ہو تو ایسے ہو
 یہہ سورش پیہہ سوزان میں پچ چارمہ سے ہی
 نہ کم تبرید سے ہی ہو حرارت ہو تو ایسے ہو
 ہوا ہے جسم اپنا ناتوان او چہرہ رزدا ایسا
 کہ ہوں من ہی سسوں کی جو نکت ہو تو ایسی ہو

بہشت الی ہی بکر شعلہ رو آتش لگا لگاے کو

جو شہنشاہی ہو تو ایسی ہو شرارت ہو تو ایسی ہو

ہر رنگ آیا ہوں بیماری سے ایسا دروہی ہر دم

کہ وقت ہو تو ایسی ہو قیامت ہو تو ایسی ہو

طیب اور ڈاکٹری کرتی ہیں اب دست برداری

طہارت ہو تو ایسی ہو جو حکمت ہو تو ایسی ہو

بغیر از حکم شافی کب شفا ہونی ہے ای ہمد

جو حکمت ہو تو ایسی ہو جو قدرت ہو تو ایسی ہو

ہوئی مایوس صحت سی تو چھوڑا فضل ہوئی پر

اطبا سب یہ کہتی ہیں قیامت ہو تو ایسی ہو

لکھوں ہی شہور اس تہ کی شرارت کا بیان رنگ

مثل سچ ہی اگر صاحب سلامت ہو تو ایسی ہو

ہو کرین کہا تو اجای نہ ہونا ہم کو

تو کوئی روز میں ہو جای گا سودا ہم کو

ہم وہ مکیش میں کہ ساتی فی تہی کا ہم کو

مان ورا اور لگا ہوں سی کرنا ہم کو

گریہ اور سر زلف چلیا ہم کو

بہی ناہوں ہی بہر اجام پلایا ہم کو

<p> ناتوانی ہی تیری در پہونچنا تھا محال جب کہا میں نے تیری چاہ میں ہی حال ہوا کام آیا نہ تیری وقت کوئی مل کی ہوا دل ہنسنا ترچا اوس لف کرہ گیر کیوں بت ترشکا کچھ خوف قیامت بھی دار فانی میں کیوں مرتبہ اپنا بند ہم تو سب کام کی تھی تو گیا صد اوس کوئی بندہ وہاں میں نہیں تھیں حضرت دل نہ رہی دو جہاں کو میں کچھ ہی خبر </p>	<p> جرات دل کی مگر خوب پہنچا لاہم کو منکے فرمایا کہ کیوں آپ نے چاہا ہم کو تھا مگر پہلی سی کچھ اسکا ہر وسام ہم کو نہیں کہتا ہی سر موچی عقدہ ہم کو دیکھہ اثنائے سنا اوزنہ تر سام ہم کو دیکھنی آئی جو وہ دار پہ لگا ہم کو آرزوی دلانا کام نچا ہم کو ہی قتل اوں کو ہمارا تو اونا کا ہم کو ایسی دھندلہ دیا عشق پہونچا ہم کو </p>
---	---

اک غزل اور بھی اس بحر میں لکھنہ ڈالی شور
 یاد میں اسکی اس ہے قاضی صد ماسم کو

<p> اوس کو چہی پس عمر اوٹھایا ہم کو اس قدر فرقت جانان نہ سکھایا ہم کو گر شب بھر پر غم سب نے کہا تا ہم کو کوئی کہتا ہی کہ لودہ ہی چلی آتی ہیں </p>	<p> مل گیا دس میں پر دس نکالا ہم کو کہ پر کاہی ہی کر دیا ہلکا ہم کو تھا یقین صبح کا بھی نہ تھا چٹا ہم کو اسی اصل اپنی دی تھوڑا سا سمجھایا ہم کو </p>
--	---

<p> یہ جو دی قبر میں سو ہوئی اوڑھ پھینکے خوٹی وریای محبت دی میں لہی ہم تو ہوں وعدہ پاس ہی منی مدام یہ پہی کیا پختی لون میں ہی گل کی ایا تو وہ دن کہ وہاں جانی نہ تیا تھا کو صبح پختی گہنہ جان میں شمع صفت نزع کی وقت عبادت کو وہ آتی ہیں سنا خوب ہوتا کہ انہیں ہی حیرت تھی ہو گئی پہل کہ ہم چشم عنایت پہ فدا </p>	<p> دی کی آواز اگر قلقل مینا ہم کو گہرے بویا ہمیں اور گاہ چہالا ہم کو جوندہ دیکھا تھا وہ انکھوں کے دکھایا ہم کو اکھین کہلائی کو گرس ہلا ہم کو یا تصور کسبیت و ہوا رستا ہم کو ہر نفس باوقفا کا ہونچکھا ہم کو دم آخر کا مبارک ہوا چہا ہم کو دیکھتی جو کہی محو تماشا ہم کو گر کسی آنکھ میں کسی پیاری دیکھا ہم کو </p>
---	--

چشم گریبان ہی نہ تھی شور یہ امید کہی
کرویا اسنی غضبانی ہی تپلا ہم کو

<p> کیون مر خوب ہے صحرا دل دیوانی کو فرقت جانان میں ہر روز یہ روزی باتہ کو کہنے کی کلیجہ یہ پودہ رچاتا ہے حضرت صاحب نصیحت ہی آپ کی </p>	<p> دی گیا قیس مجھی رات میں دیانی کو خون دل میںی کو اور رخت جگر کہانی کو جب کسی ستارہ ہی نیم میری افسانی کو پر یہ دل بھی گایا آپ کے جھانے کو </p>
--	--

<p>ساقیا دورہ ہو کل سکا خدا جانی پہا کیفیت و نوجہاں کے نظراتی ہی ہمیں جس جگہ پہنچی وہی دیکھہ کی جلوہ گاہ وہ میں جب تک ہی اس دم کو غمیت جانو جی اونچھی لگا یہاں اویسی زلف و تار جتنی ہی غم ہی ٹائی کہی ہوئی کی کہیں</p>	<p>چلنی ہی آج تو دل بہر کی تو مہمانی کو رکھی آما و خدا مد توں میحانی کو فخر کعبہ کو نہ تزییل ہی بتجانی کو دیکھتی ہی نہیں ملک عدم جانی کو ہوئی مصروف و جب تیری سلجھانی کو ایسی جیتی شرف کہتی میں جانی کو</p>
--	---

سٹور کا شور و سنکر لو بہہ فرما تے ہیں
کوئی سبھا نہیں اس موئی دیوانی کو

<p>نہاں سرا یہ کہیو نکریاں ہو نہا جس وں نشان جسم خاکی عدم کا ہی سفر ہی رہا کے اوہرائی او وہ چل می تو افسوس تہین ڈھونڈی گا جو پائی گا ہر دم حرم میں زمین گر جہین ہی ایک کوئی میری نہ رنگ و بوی خاکی</p>	<p>تم ہی تم ہو جہاں ہونڈا وہاں ہو لوہی دم ہی نقش تہائی نشان ہو مقام اپنا خدا جانی کہاں ہو بہر و سہ کیا تیرا سہ روان ہو نہاں سبک ہو لیکن پر عیان ہو یہہ ہیداہل وئی پر کعبیان ہو چن ہو گل ہو اہریا باغبان ہو</p>
--	--

صدق نام پیری ہی جان ہی	اگر منظو تجہ کو امتحان ہو
لذاری عسرب عرض ملین	بیان عصیان کیونکر داستان ہو
کہان میں کہہ اسرار حقیقت	کسی کا مہنہ نہیں جس ہی بیان ہو
خبر لو میری اسے عیسیٰ مریم	کہ تم ہی ماویٰ عیسیٰ بیان ہو
نقا تم کو ہی اور سب کو فنا ہے	کہ تم باسے ارض و آسمان ہو

کسی کا خوب ہی یہ قول ای شور
عدود ہو خدا جب مہربان ہو

تمہاری چشم سی سب سے چشم آہ کو	کہ وہ حقی کی آہیں میں یہ شہر آہ کو
سنا دل یا تم فی اپنا اک پرو کو	پر پرو ہو کیوں کہنا دیوانوں کے بد خو کو
نہیں تکیہ یہ چہی زبان اب نہا تو تم	کہاں تک ہم او نہاگی تمہاری روز تو کو
ابھی یہی ضد پرین کیونکر ہی اونی	یہاں ہم پرین نشان بان تانی میں گرو کو
نیری رفا کی کہکشی طر اور ای ہی	کہلے جاہیں گل لکیر تیری لونگی خوشبو کو
نیتی دل نیتی دل نیتی دل	اگر ہم جانتی پہلی ہی عدم اونکی بد خو کو
ہزاروں سروں نچن سوچیں اتل نین	یری دل میں تھا قتل چہر کر دیکھا جو پہلو کو
بہری قہر کے خوبی وقت فکر نہایت	سچا بھول جاتی ہیں چالی گہری دلو کو

وہ خود ہی ایک سبکدوش کیونکر تھی گا	یہودی کو مسلمان کو کرسچن کو ہندو کو
وہ سزا تو یہ کہنا اور نکاح جسم یاد آتا ہی	کبھی شہم تھی میں اپنی سر کو گارڈانو کو
نکاحا چاہتا یہ دن تیار گہرا کر	کوئی بی درویش چاہتا میری پہلو کو
مہاری تیر کا کوئی سچ ان ہی تھی	پہری کو نیزہ کو شکر اور اس چاکو کو

مراقت میں آجایگا تم کو دل لگانے کا
نہک تھوڑا سا بہرہ و شوروں میں حیر پہلو کو

کفن میری نہ بدھ کی کوئی گر گلا چڑھ کو	مواہون ساقی کی کیہ تھیں اپنی جہ کو شہر کو
شراب پی کی جو غیث اس شہر میرا جا	عوض کن کے اسی جھونک مٹی کباب کو
کہلاو اعون کی میری گلشن ہا یہ پتہ مکی اگر	پیش دکن یہیں کجا تم اپنی ٹہنی آچے کو
تھہاری خصلت ہی نگین مویہ اور چہرہ	بہا اکی کہا وصال وہی فنا تھا چہر کو
و کہا کی دھم مچوں کہ پوٹن جانو ہی میرا	پڑا پوٹن میں نہیں کہیں ہورای خیر شہر کو
لگی ہی اک لک میں میری محبت ہی میں	تھیں ہی بھی کی لاکہ لاکہ چپ کو آج شہر کو
مچھن یا چھن آکسی کی آنکھوں کی دیکھتی	جو چہر کو باؤہ مجھ سے تو وہی اک جوتھ کو
لگا و مریم زخم دل لگا و تکلیف کا ہی شہر	ملا کی با میر چاہے سناؤ وہ لاشکنا چہر کو

یہ زخم شہر اور قسمت فراوا اسکا نہک گناؤ

<p> کیون ریض عشق کی آگ شفا کا نام لو برقہ غالی فی رخ پرتی و جہ جالی نہیں کیا غضب اندیشی سر کا میریج آپ کی میں فی کس دن کہتا ہوں ہر لگی جو بار فی یہہ نیاز گاہ تو کچھ تم فی نکالابی طرح میں بانی ہی نظر بدلی تمہاری سرسیر تیرہ شجی جانی کیو کرواغ تھا اسکا تھیں بہہ جوانی نہیں لازم نہیں ہے سرسیر جان دل لیکر کر جانا تمہارا شیوہ ہے مست و فلان میں بوی ریائی لگے جسکا شیوہ ہی جفا او کو وہی دل پسند ایسی انصاف میں ہو کیا چشم و فانا </p>	<p> زندگی چاہو اگر تو دل رب مہینہ چہاؤ ہم ہی تم اور پھر حیا کا نام لو ماؤ الدین لف مشکین اور بلا کا نام لو ہوش میں آؤ ورا حیا خدا کا نام لو خون عالم تو کرو تم اور حیا کا نام لو ہاتھ اوٹھا کر مجھ کو کو سوار دعا کا نام لو غیب سے ائی ندا اوں مع تھا کا نام لو زلف سوتی میریج نشان ہو صبا کا نام لو اوپر لیکر او نہیں ہے کے رضا کا نام لو حضرت بل چھوڑا سکو بویا کا نام لو بی وفا کی آگ کیوں باحق وفا کا نام لو قتل عاشق کو کرو تم اور قضا کا نام لو </p>
--	---

عقد قہمت تمہارا شور کھل جائی ابھی	
حضرت عیسیٰ سی تم شکل کشا کا نام لو	
تمہارا چہرہ ہی پر نور رہے لقا تم ہو	قسم خدا کی تو منظر خدا تم ہو

<p>خدا کی گہری مگر عالم قضا تم ہو کہ درود کی میری سرسبز و اتم ہو کرو یہ غور کہ میں کیا ہوں اور کیا تم ہو کہ اپنی وادی حشت میں رہنا تم ہو عجب نہیں کہ ہامی ہی کچھ ہوا تم ہو تو جلوہ گرفت مہر جا بجا تم ہو کہ سب فنا میں مگر قابل بقا تم ہو</p>	<p>ارو ہو ایک نظر میں جو کام عالم کا نہ چھپی آہ و فغان ایک دم جدا ہونا میں تم پہ دل کذا تم کو غیر رشیدا نہ بہنا آبلہ پائی کی تم کہنے خون تمہارا سایہ پری جس پہ وہ ہما ہوی حرم میں زمین گرجا میں غور کرو کیا رہیگا نام تمہارا ہمیشہ اسے معبود</p>
---	--

<p>تمہاری شعر کا ہی شور اب جو عالم میں تو شعاعوں کی میان شویشوا تم ہو</p>
--

<p>خوابش خلد ہی زار کا بھی دعا دیں سرفقامت سی قیامت ہی پیا دیں مانگا بوسہ دم گفتا تو بولی جہہ سی چشم ز گیس ہے تو قدر و حسن غنچہ آپ نی جنبش لب کو تو نہ فرمایا کام نہ بھی گانی بھی گا بھی ہمارا فراق</p>	<p>اپنی مہندی میان مہو کی تنہا دیں اپنی رفتار کا کچھ تم ہی تماشہ دیں پہلی مہندی آنیہ میں جا کی تو انہا دیں تم فی دیکھا نہو گلشن تو سراپا دیں بی اجل آئے ہو پر میرا مراد کیا جی اگر جا ہی تو اعجاز مسحا دیں</p>
--	---

<p>ہم فی پروانہ صفت چھٹی جلی مگر کج فریاد تو اشک آنکھ کو دکھو سرت وہ میری جاگی دشمن میں جوشن وصال آج پھر آنکھ بند کرتے چڑائی جھپٹی مان جاؤ کہ میری رو برو سوئی اغیار</p>	<p>شمع دیون کا بلا وجہ جلانا دیکھو آپسی ملکی ملاہی مجھ کی کیا کیا دیکھو اونہیں دیکھو مجھ کی دیکھو یہ تہنا دیکھو آج پھر تم فی کسی غیر کو دیکھا دیکھو دیکھنا حق میں تہا ہی نہیں اچھا دیکھو</p>
<p>سیر دنیا کی تو ایشو بہت کی تم فی اب چلو یہاں سی ورا عالم عقیبی دیکھو</p>	
<p>دل بدائع کو میری تم ازراہ کرم لی لو مجھی تم بیدار کتنے نگہ قتل کروالو بلاؤنی اگر چپا ہی اوسے مانگ دو مہر اگر چہ اے عصیان کا خزانہ ساتھ جاتا ہی اشارہ کیا میں تباہ قتل عاشق کو اور کوا دل و جان ایکے بستر لگاؤ کہیں اتم نے</p>	<p>یہہ گلہ تہ تہا ہی نذری اسکو صم لی لو کرونگار و محشر میں کچھ دعویٰ تم لی لو برای عافیت وہ کال کل پیچ و خم لی لو ولی خون گر ہی توشہ رہیں کھم لی لو کہا کس نے کہ تم شہنہ ہی بہرستم لی لو نہ یہ تہ تہ ہی اپنی اباضی میں تم لی لو</p>
<p>فنا کا شور سیالہ ایک دن محو ہوتا ہی مگر جامہ بھوجی کی لٹی دم پر تو دم لی لو</p>	

حجب کیا ہی نگاہ ہر دم ہی کیسوں پہ ہو
 غضب کیا ہو اگر کچھ ہی ترسم غم و دل پہ ہو
 تنہا ہی عشق میں کرشمہ گو ہر بار بول پہ ہو
 وہ آنکھیں گر نظر آئیں دہشت رو میسر ہو
 دل جان بے تباہی میں لکھنیں بہت تو ہر ہو
 جبین آنیہ چہرہ شکاگل خط و شہ نعل
 صفائی نام دم مرگ است خودیں کیا ہو
 میں بدین سربازی میں ہم تاقدم ہی
 یہی ہی آرزوئی شیبہ میں کی ای ہدم
 میرا شوق شہاد و مہم کہ کا قاتل سے
 دین مقفود و راتوں مردہ ندرہ جان
 دل جان حقیقت کیا تیری تیرے چہین

کہ ہم وزہ میں فی مقدار ہم ہر نور ہو
 کہ ہم میں عاشق جاننا ترسم مشوق لبر ہو
 میری دامن کا دامن گدوون جو باہر ہو
 تنہا ہی میں عنایت ہو ہمارا دل مشہور ہو
 پر اوس کو چہین من ہو اور اوسکی خاک سپرد ہو
 بظاہر خوبیاں ساری میں بن میں تنم کر ہو
 کہ جو آنیہ کو ہی دیکھ کر ہر دم مکر ہو
 چلین آئی ہی گر سر پر تو دل گر نہ مضطر ہو
 بہشتی نرم ہو اور جو راقی جام کو شر ہو
 لگا تیغ نگہ کو اور دکھا جو اس میں ہر ہو
 نزاکت سنی قدیم او بہتانا ہو چال مشہور ہو
 جواک بل میں گزین ٹکڑی نہ ہو یا کہ کھتر ہو

جہان تک بے سکی الشیور کرنا اضطرا دم ہی

کہیں شور و فغان ہی نقشہ عالم نہ اتیر ہو

ہمیں ملنی کی ہی پارک ہی غور کر ہو

عدم کا ہر نور و شیش تو اوسکی کھر ہو

بنات او کی دین تم نکالو عند لیو کچھ
 ہوا ہی شمع میں اپنی شمع میں دجا
 ثبات گشتن سستی نہ کہ حاج کہ غنچہ فی
 نہ مانا میرا کہنا کشتی ہی جل گئی شبکو
 ہماری تخت دل فرکان اگر اسلی ہر
 طالبے آجیوان کی تو ملک جام راندی
 ذرا پھر دئی لغو خواہتا و عین تہی مین
 شہیدوں کا تہا عالم بالا میں غل ہی
 کئی میخا بہوشن تہ جہول کی جانب

چپک چپکی لب شمع چو بی با ہم سر دیکھو
 ہی ہی ہی گریان پر بنیاں شمع گریو
 تو با ندادوش پر اپنی سحر خست غریو
 وہاں جان شمع کا ہوا پیاج زردیو
 کرسی کی نذر گد تہ جواو سکو مکنیطر دیکھو
 اگر خواہش ہی ہو تو وہ شمع دیکھو
 ہی اندیشہ نہ جالین ہم شام و صبح دیکھو
 زمین شمع کی قطرہ آسمان تک پہنچی اگر دیکھو
 یہ شمع ہی سپا یہاں شمع دیکھو

گئی ہم شمع ویکر آسمانی تیر گردون پر
 مگر اوٹنی ہی آئی خیری طالع کا شر دیکھو

سنگدل آبا یہ وعدہ میری گہرا کت
 صاف کہتا تھا چمچیم مہنہ پر رات کو
 جب دوپٹہ تاکر سوئی صبح پر رات
 کہتی تھی میری باپ صاف مہنہ پر رات
 کیا ہی بتیا کی رہی مجھ پر ہر رات کو
 تم کچھ ساتھ جاگی ہو مقرر رات کو
 چاند نکلا کچھ بگرا نو دبا کر رات کو
 بوسہ لب لی اوڑا دشمن مقرر رات کو

<p>نہا برو کی اشارہ پر لگا یا غیر نے ب لگی ہوئی پر فنی کان بالیمین چاندنی میں سیکھ شعل کشی اوسنی کیا یاد میں اوسکی لب دندان کے جوتا نہیں ہاتھ سکی گوکہ ہی سیدی سرک ظلمات کے حسن کے صدقہ میں تقسیم انجم کی ہو دن تو اپنا یاد میں اوس کی کجائی کی دیکھ پشیم پشیم پشیم پشیم کے غلام یاد میں اوسکی دردندان رویا اسقدر</p>	<p>بال بال اپنا سچا شکل سی ہیہ سرات کو چرخ انجم کی لگا کرنی چھا و رات کو ماہ ہی حاضر تھا اپنا لیلی ساعرات کو ترش ترش ہی اشک خون سی سترات کو خوف پرستہ چلنی میں ہی اکثر رات کو ماہ ہی سابل تھا اپنا کانسہ لکیرات کو جن چڑیا تھا اون لوفو نکاسہ رات کو ٹوٹا قی قصد میں سترات کو دی راتھا کہ کھشنا کا رنگ تیرا کو</p>
---	--

جانکو نانو کی غل سی شورو مو آرام خاک
 میں سب پہلو میں ہی دل کی برابر رات کو

<p>کس کام کا وہ دن کہ تجھ پر قیاد نہ ہو آتی ہی پاشکتہ جواب آدم کی تھم آمد صبح سی آج قیادت کے گرم ہی مرنی کا اپنی غم نہیں لیکر ہی فکری</p>	<p>کس کام کی وہ جان کہ تجھ پر قیاد نہ ہو شیشہ میں ل کی بال کہیں آگیا نہ ہو شاید وہ خواب تیری قسنہ اوٹھا نہ ہو پیچھے باری کی دوی چاہتا نہ ہو</p>
--	--

<p> گر خاک پای او سگی ملی تو چین ہے پنی سی ایک جام کی ہوتی سی زند روشن دیا نہ ہوئی گاہر گر قرار پر اندری ناتوانی کہ سو سو مقام کر روتا ہوں آج صبح سی تھکا ہوا کاشک برسوں وہ خواب میں ہی تھا نظر نہیں بی جرم دہی سب سے جو عالم کا خون جینی کا لطف ہی نہیں جان میں کو کچھ </p>	<p> بہتر جہاں میں اس سی کوئی کمی نہ ہو شاید کہیں برابری یہ آب بھانہ ہو جب تک کسی کو مانتہ ہی اپنی دیا نہ ہو مالہ ہی دل سی نکلی تو اس میں صدائے شب کو کہیں وغیرہ شاید نہ سنا نہ ہو ایسا کسی سی کوئی جدا یا خدا نہ ہو شاید کہیں یہ شوقی رنگ حنا نہ ہو جب تک کہ کسی پہ کہیں مبتلا نہ ہو </p>
<p> ہی التجا خدا سی کہ مانتوں سے نشور کی ممکن پہلا نہ تو کسے کا برانہ ہو </p>	
<p>رویف ہای ہوز</p>	
<p> جادو ہری جو دچی میری یار کی شبیرہ اک عمر سی افسوس میں ہی میں ہسم نقاش ایسی تیغ کی دچی سی ک گیا شکل عدم ہی دیکھ کی نقاش کچھ ہرا </p>	<p> مانی نی مہر سی بولتی تیار کی شبیرہ دل سی او گئی گل گلدار کی شبیرہ کہنہ سی گئی نہ ابروی خدا کی شبیرہ تب ہی کہنہ سی کمر یا کی شبیرہ </p>

<p>دل کا یہ حال ہے تیری گل کی دام میں غائب ہے کبھی ہی آئی نظر وہ شکل رو لگانہ نام وصل مصومین ہر کبھی جان پر پی کی دیکھنی الوئی جسے آہ بلبل ہے تشنگی کی چمن سی ہوا ہوئے حیرت سی ایک جہان کڑا نکٹا ہی شہدہ</p>	<p>جیسی کہ ہوی مرغ گروتا کی شہدہ کھینچی گئی نہ میری تنہا کی شہدہ کنچ ایک ہی صفحہ میری اور بار شہدہ ایسی گھر گئی تیری بیمار کی شہدہ گل رہ جو کنچ اوس گل خسار کی شہدہ ایسی کبھی ہی شوخ طرہ دار کی شہدہ</p>
---	---

کیف اور شور ہو گیا نرم نشاط میں
آئی نظر جو ساغر سحر کی شہدہ

<p>نچل شو غیبی کی ایل خرام آہستہ آہستہ سکر و ہونکی ہی دل پیروی کرنا بڑھیا رہی غماضی باد صبا سی ایک ٹیک غنایت ہے گر ساقی گل فام کی ہر دم چمن میں رفتہ رفتہ جسطح زراعت و عین ڈرا شہیار ہو صبا و غفلت دور کر دی عجب کیا ہی اگر وہ نیند دی لطف ایسا نایاب ہو</p>	<p>نکلتا ہی بیان نادان کام آہستہ آہستہ صبا کو دیکھ کر کیا کہتی ہی کا تم آہستہ آہستہ گل و مخچہ چمن میں ہم کلام آہستہ آہستہ تو پر ہو جاگیا اپنا بھی جام آہستہ آہستہ حد و بھی مان لگی کرنی قیام آہستہ آہستہ پہنسا مرغ و لہا کنچ و ام آہستہ آہستہ مسلمان تب کو کرتی چمن میں ام آہستہ آہستہ</p>
--	--

شب یک کیا آئی گی بلا سر پر
ہوئی گو سحر کا دن کی شام آہستہ آہستہ

فروغ اب تو غزل کو شور صاحب و یحیی ایسا
سوا دہند میں روشن ہو نام آہستہ آہستہ

<p>ہی اداس کی شوق دید کی میری نظر گواہ تیر مژدہ کی حشر کو ہوئی گی جب شمار رونی فی رات دن کی بہا یا دل و جگر اُڑس کیا یہی مج کو پریشان زلف فی ساقی مجھ پر دنیا براندی کا جام اب حسن جمال میں یہی شک لاجو کوئی کیا کیا مصیبتوں کا شہب گزری ہی جانی ہی کون درو میرا اداس کی عشق میں</p>	<p>بیمار کی ہو حال کا جون چارہ گر گواہ ہو گا خدا کی رو برو میرا جگر گواہ اس تپلی حال کی ہی میری چشم تر گواہ ہیں پیچ و خم ہی اداس کی میری سر گواہ شکی خار کا ہی میرا درد سر گواہ تصدیق اس کی کرتی ہیں شمس و قمر گواہ مالون سی ہی ثبوت آؤ سحر گواہ کچھ دم شماری کی ہی قضا و قدر گواہ</p>
--	--

آئی تھی سیرتے کو ملک عدم سے شو

پایانہ بیان ہی ہیں ہی وقت سفر گواہ

<p>ای خیرت شمشاد و راحل کی چمن چیمہ گل شک سی کر لی ابھی وہ الگ بیان</p>	<p>ہیں کشتی بل پڑی سرو من و مکیمہ مہینہ شکیال اپنی سخن غنچہ دہن دیکر</p>
---	--

<p>پہچان نہیں کتا کوئی اہل وطن دیکھ اس سبزہ خطائیں نہاں چاہ و قن دیکھ پیشانی پہ پڑ چاشی اوس گل کے شکس دیکھ حیران فرشتہ میں تھی چاک کفن دیکھ</p>	<p>۱۳۰ تغیر توئی کلفت حیران ہی یہ صوت ماروت صفت ہوئے گون سا تو ایدل مشاطہ تو کر شانہ دوست اپنا و ازرم جوں نقش شکس میں کج رانا اہوں کینہاں</p>
<p>پڑو اور بھی ایسی ہی غزل پر نکای شور مشتاق میں اشعار تیری اہل سخن دیکھ</p>	
<p>عزبت ہی میں گذر نہ پری سوڈن دیکھ کہل جابجا آئینہ صفت حسن چمن دیکھ آیا تیری انجھوں کو مگر چرخ کہن دیکھ ای قنہ پیا اپنا و از چال و چلن دیکھ غیرت کسی کیا چوڑن مشکبختن دیکھ کیا کیا ہی ہو ایشاک سے خون لعل میں دیکھ آتا جو سکندریہ وہ چاہ و قن دیکھ مہمان میں گودن کے ہیر عان چمن دیکھ</p>	<p>شکوہ کی نہ حرف آئی صنم تابہ میں دیکھ تہنہ ہو کی تقدیر میں دیا پتھر دہن دیکھ گروں میں جی اک پل نہیں آرام تروبت ز ہر گام پہ پاک شہری ہو کر یہ ہی آفت اوس لطف کی خوشبو جو گئی لکی صبا و ہاں سرخ کاتیری لب کے چلا ذکر جو اک دن منہ نہ آب نقا کی طرف اک دن ہی نہ کرنا صدا و اسیر دن کے خبر بینی ہی تو لے</p>
<p>اک بات ہی نکلی نہ تو اسخون کی تہنہ سی</p>	

دوم پذیر ہوا شور تیرا لطف سخن دیکھہ

رویف پای

لگا ہر وہم پر اگر کہہ کرتے	تو ہم نہ دوں جہان کی کچھہ ارز کرتے
بہار حسن کو اون کے جو دیکھہ تھی گل	تو خار رشک سی ہون نکلو کرتے
یہہ جانتی کہ اونہیں پسند نہوائی	تو ہم کہی نہ تمنائی آبرو کرتے
پیام وصل نہ قاصد سی کر سکی طہار	کہ اگی غم کی ہم کیا یہہ گفتگو کرتے
ابھی تجلی کا قصہ تمام ہوتا وہ	تقاب گرج روشن ایکسو کرتے
شراب خوار میں ہم کہ دن قیامت کے	اونہنگی قبری ہی تو سوسو بو کرتے
کر کا اون کے یہاں کچھہ اگر تیا لگتا	تو جا کی اوسکی عدم میں ہی جستجو کرتے
کہی نہ پر وہ تقدیر کا ہو چاک دست	تمام عمر ہی کس بجائی کر زو کرتے
میج و خضر کو اعجاز پر ہوتا ناز	وہ دو دوبات اگر اون کے دو بدو کرتے
جوبی شاتی کو گل جانتی ذرا اپنی	تو گلستان کے طرف مہنہ نہ پہرہ کرتے

میر آنا اگر آب خنجر قاتل

تو بشور اوس سی بصیر آرزو دھو کرتے

کو چہ سی ہم جو بار کی کرتی فغان چلی	نالی زمین سی لکی سوی آسمان چلی
-------------------------------------	--------------------------------

دیکھی جو بی شادی گل دل فی کیا	لی ہم تو بیان سی بلبل خوش داستان
کیونکر بچی وہ طایر دل حبیب و مبدم	تیغ نگاہ ناز و قرہ کی سنان
پیکان تیر نکلا تو دل او ہوا دین	جیہات ہم کو چور کی تنہا کہاں
اللہ ری شوق وید کہ سایہ کی طرح	ہم ساتھ ساتھ اونکی ہی وہ جہاں
جس میں ہی رطوبت و قمار ضعف	مثل عبا کیون نہ پس کاروان

ہی مثل سیل گردش بحر زمانہ مشغور

نقشہ جمی توستے نام و نشان

رسم اول ہی شوق میں غم کہانی	بعد کو پہنچی ہی نوبت یوہم جانی
واہ کیا ضبط جھون کہ رنگ تصویر	پہیں رندان میں عادتیں کہ ہرانی
رات دن شور مچاتا خدا جانی کہ کیوں	بات پانی ہوئی مشکل تیری دوانی
لیکھی دل جانکی بابت تعاضد و دم	یہی ہی بات گواپ کے فرانی
چاہی جتنا فداک ظلم تو ہم پر کرے	بیان زبان شہ کایت ہی نہیں آئی
سیر رنگت میں چوکی ہی یہ وہ دوجہ	دیکھ کر ہو گئی نیت میری سم کہانی
کسی نہ ساکی یہ صحت کا اثر ہی دور نہ	پہلی خواہی نہ ہی آپ کے ترسانی
اصحا او ٹھہری بالین سی نصحت پیر	جمعی حشی کی سمجھ میں ہی نہیں آئی

چاہی ضبط سہروانی ہوتا ہی نہیں	شمع کو ہائی نہیں لیون جل جاسکے
نغم کردہ نام جو دنیا کا سدا سستی رکھ	اس ٹرگنی عادت میں نغم کہا جی

شوری نالون کے پہر شور نام پاشی کر	
نوبت آئی ہی تیری زخم کی بہر جانی کے	

شب اوسکی ساتھ ہم گشتن میں شب سایہ لکھ	کہ جبکی دید کو انجم فلک پہ جا بجا نکلی
عدو کا پاس اوجھو ہمارا کام کیا نکلی	کہ نامکون ہے اپنا مدعی سی مدعا نکلی
تغافل غصہ مارا وادو غمزہ و عشق	دل عاشق کی مایالی کو یہ سب بلا نکلی
لب و دندان قد و رخسار و خال کا کل و مرگان	یہ میری جانکی شمع کجانیسی یا خدا نکلی
شب یہ ہو گلابی ہو نغم ہو ساقی و گشتن	اگر یہ متفق ہو میں تو جہنی کا مزا نکلی
یہی تاکید و زبان سی اونی آج کل ہدم	کہ وہ جانی نیائی جو کہ اس کو چین نکلی
اسیر لطف محبو ویکہ لوبی شب محشر	کہ باندہ بلا ویکہ پاتھو ہی تم سوا نکلی
سرا پاؤں کا پٹا کہوں ناچور کا جلوں	کہ تم کشف الہی نکلی ہو پیش انصاف نکلی

خواب کو کہن اور شور صاحب امتی و مخون	
یہ ہی دو چار مستحکم محبت میں ذرا نکلی	
یہی خلق عاجز و فاکرتی کرتے	نہ تگ آئی یہ خفا کرتی کرتے

نہ بدلا ذرا حال اپنے مرض کا	یہ تنگ آگئی ہم دوا کرتی کرتے
سہ نو سے روشن ہی ظاہر ہو پھر	چڑھی ہم فلک سے دعا کرتی کرتے
نہ اکدن کیا پاک قصد کو اوسنی	سوئی حیف ہم فیض لا کرتی کرتے
لگئی پردہ میں گالیاں تک سنائے	کہانی بھی ایسی حیا کرتی کرتے
کیا محبور سوا زمانہ میں تم نے	ہر اک عبا یہ ناحق گلا کرتی کرتے

نہ ستور آیا اونکی طرف سی جواب اک
نکل آیا خط خط صفا کرتی کرتے

ایسی انداز سی خرام ہی	حشر کرتا جی سلام ہی
عشق صادق ہی لگو کام کر	عشق بارون میں تاکہ نام ہی
بجرت ہی جب ان زرات	ایسی سستی میں کیا قیام ہی
جنباں پہ چوٹی مرگ اور بیت	پھر خدای میں کیا کلام ہی
ٹانگا بوسہ تو یہ جواب ملا	دور ایسا خیال خام ہی
چشم بگو نکا طوری بی طور	آج ساتی نہ نرم و جام ہی
زلف رخ پہ چون چٹیل پائل	کیون درو او نکا صبح شام ہی
ساقیا کل کو دور ہو سکا	آج تو دور اک و جام ہی

۱۳۵	ہوش افوری نامہ بر ویکہ اوسی چشم من وہ بہری ہی کیفیت گرہن گل تو داغی دیچی مرغ دل اک حبش ایسی کر گرہن ہی دور آسمان کا ہے کہاں قسمت جوشل سایہ کے	یاد پھر کیا میرا پیام رہی ویکہ کمرست خاص عام رہی کچہ نہ کچہ تو نشان کو نام رہی کہ نہ وانہ رہی نہ دام رہی جہ نہ بہری یہاں نہ عام رہی ساتھ صابجی یہ غلام رہی
-----	--	---

شورشین ہی وہ کلام تیرا
 جوڑی اسکو شاد کام رہے

تو گزرجای گا اک پلین سسری پانے کیون پر گزری ہر اک راہ گزری پانے شام تک جن ملا ہو سحری پانے گزرا بسون کو لا جیجی سکرانی خون دل کی آتا ہی جگری پانے شمع سان بگی ہی جو دیدہ تری پانے بات شکل میری ہوئی اوکی نہری پانے	نہیں تہنی کا اگر دیدہ تری پانی کام روتی شب بوجھی ہی جون بر خانہ پر و اسیران قفس کیون مرین کیا کیا ابواج محبت فی کہانی من ہی ہی شب و روزوں میں جیسا یکا خیال سورش دل وہ شعلہ میری ہو میں آگ دیکھ دل من میری تیرا پیکان چرنا
--	--

<p> ذکر دندان کا تیری جواب دیا پہ چلا کوئی چشمہ تو میری سیدہ سوزان میں نہیں تیری آغوش ہو اسیا چمن شرمندہ نہیں شبنم بہ عرق شکی شکستہ ہی رنگ ابر حمت کا نمونہ ہی یہہ گوشتوں کو چشمہ چشم ہی طغیانوں سے پڑتا ہوں ایک ہلوسی ادنیٰ نحت جگر ایک سے شکر </p>	<p> کیا بھل ہوگی بہا چشم گہری پائے پہر اوشتا ہی یہہ پنکھوین گہری پائے کہ لکھنی لگا ہر گرج شجری پائے ہو گیا ہر گل تیر تیری نظری پائے بطمی چہر کی اگر بازو فہری پائے نہ گذر جائی ہر اک پل کی کمری پائے آگ آئی خواہ وہ ہر کو آوہری پائے </p>
--	---

<p> شور کرتی ہی کئی شور تیری عرسدا خون ہو اگر مئی نالہ کی اثری پائے </p>	
---	--

<p> لی وہ چاشنی ہو تیری شکر مقالی نہ کبھی کوئی اونکو اور وہ کس کو تیرا پیا اونہائی بوجہ تیرا کہی کا کزاک سے بند ہا صنوں پر وجہ کی دس دلا رکھیں نہ ناما میرا کہنا کرشی ہی او چلا آخر کہیں سب مل جکودہ قسمت میں نہیں آئے </p>	<p> تہان ساری فن رہ گئی جادو خیالی تہوں کو پردہ وحدت غنہ کی جانی چلتی ہو کمر جس سرو کی پہونو کی ڈالنی میری مصرعہ کو جہنگلی بیت ہلالی وہاں آئے تیرا پر دانہ کی سر پر تیرا بی سے میں شرم نہیں ہو میری کیا دیکھا ہالی </p>
--	--

<p>لکھو ایشو شیرین اور مطلع اس مین وہ کہ بوطوطی کو خلت دعویٰ شکر معالیٰ سی</p>	
<p>خدا سچ کہیں آوارگی سی لاو بالی سے جو میخانہ سی آتی مین پریم ناتہ خالی سے جو ہوا برو کا عاشق کیتل کیتل ہلالی سے فرہ ہر خیر دیتی ہی طبیعت کے بجالی سے ہوا کرتی مین خوش شامل کرم صورت الی سے قیامت کے سپاہی ورم تر وضع زالی سے ہو دل خوش تمہارا اب میر پائی سے کہ دل دنیا بوتا ہی تو بکلی خوش حال کی</p>	<p>بہ تنگ آئی مین اب ستم دلا اس نکالی ہوا لیر پیمانہ ہماری عمر کا شاید نیر احسان اک تو مرقی مرقی سر یہ لیجائے دل افسردہ کیا پہلی سکی بزم مین اپنا تھہیں دعویٰ کرم کا پہلی اور بوسہ پہ لکھو نگہہ سی قتل کرنا اور زبان پہ چلا دینا قبیوں کو چڑا سیر گر یا چشم سی جھکے خدا کی شان پہی یا نشان جاوویٰ حق</p>
<p>ملی ہی شہر شیرینی مطلب اس قدر ٹھکو مسخر مین تیان ہند تیری خوش معالیٰ سے</p>	
<p>موت آجای کہیں جگوشناسی پہلی دھجیان گل کی آفرین خوف و بھاسی پہلی کیا نبی سچے ازل مین تھی خداسی پہلی</p>	<p>مرض عشق مین ہو کام و دوا سی پہلی باغ مین آئی و وجہ باد صبا سی پہلی ارتی مین دعویٰ غلامی کا جو یہ نہ ہر دم</p>

کشتی برتن مصام داد اسی پہلے	جنین ابروی ہم قتل کا کیا پا کر
کہ خدائی تجھی بھیجا تھا ہامی پہلے	تیری ہی سایہ پایا پی دیوس فی تبہ
کیا عجیب یہ کہچی آب تقاسی پہلے	زندگی ہوتی ہی اک جام برائیدی مری
یہ سزا محکومی روز خراسی پہلے	غیر تو تم پرین زندگی میری ہو خراب
کام ہو جائی نہ یہاں سرم و حواسی پہلے	حسین مل میں بہت سا کچھ کم سوئی
کشتی لعل میں رنگ خراسی پہلے	سرخ لب کو جو ہر رنگ سی تیج ملی
مانگتا ہوں یہ خداوند عاسی پہلے	روز محشر شو شیخ عیسیٰ مریم اپنا
یار آجائی اگر پرین قضا سی پہلے	حسرت ریت نہ باقی ہی ہر شہر تلک
جب تلک سامنے ہو باد صبا سی پہلے	بانع میں اوس گل خندان کی پہچان حال

شو یہ صاف زبان تم فی کہان سی پائی
جاملی ہو کہین تم اہل صفا سے پہلے

تو پر شہیدوں میں نام اپنا چاہا ہو جائے	اشارہ قتل کو میری جو آپ کا ہو جائی
وفا جو میں کروں لسم ہمارا ہو جائے	جفا جو ہوتی ہی دن سی تو وہ بجا ہو جائے
تو او کہرن پانیہ شمشاد کی ہوا ہو جائے	کہڑی کہڑی چمن میں اگر فدا ہو جائی
خدا ہی دیکھی جو او کو تو خود فدا ہو جائے	ہماری کیا ہی حقیقت چوت پر قتل

نہرا شکر سی من اور کو جان و ن اپنی	کہیں پہرتی ہوئی جو ادھر قضا ہو جا
ہماری اشک کے موتی سی آب گرد دیکھی	صدف سی بند گہ کا ہی سلسلا ہو جا
خدا کی واسطے خبی علیحدہ لے لے کہو	گہن کا ماہ سی صاحب سامنا ہو جا
مجھ تو قید میں نہا ہی زلف کی منظور	بلای حق میں میری یہی اک بلا ہو جا
عدو کی بات میں سب سے قابل تحسین	برا جو میرا ہوا اون کو تو وہ پہلا ہو جا
تمہاری سہاسی کرتا ہی اب بھی رشک	عجب نہیں کہ یہاں ہی کچھ ہوا ہو جا
اگر وہ بال نہا کر پھڑی اپنی کہے	گری جو قطرہ تو وہ ڈہلی بہا ہو جا
ابھی سچاں میں آو سکی شکر کا عالم	عجب نہیں کہ کوئی دن میں جیتا ہو جا
میری مزار پہ نہا نہ پہن جو اس سہر	کہیں زہر زمین زخم دل ہر ہو جا
بزرگ نقش قدم حکمی پر نہ وہاں اوٹھوں	گدڑ جو کوچہ میں اوسکی کہی میرا ہو جا

رہی نہ نام خدائی میں شور عاشق کا
جو دوی دن کو وہ بت حاکم قضا ہو جا

فصل گل آئی اسیران نفس میں شو	لی خبر صیاد او لگا تیر بس میں شو
گوختہ ہی گنبد گردان میرا لوں روز	چند مونہ ز عذراں کا نفس میں شو
ناتہ لیل ہلکا رہا ہی ہو کر نخرے	نالہ مخنون کا جو بانگ جس میں شو

<p>حس و نیاوی کا بازار ہوس میں شور کیا ہر اس شربت فریادس میں شور سن ہی میں صبح سی کو عشق میں شور بلکہ اسکا راستی و چاروس میں شور ہر نفس بانگ ل فریادس میں شور صبح سی حواج گلچین خاؤس میں شور</p>	<p>حبس نا پریشان ہو صبر و قناعت کج کل سچی باتوں سی تیری نشہ ہوا اپنا ہر راج شاید ہو گیا دروختا ہی دستگیر کچھ کو سی کا تک پہنچا نہیں بالہ میرا اب نظر آتی نہیں کچھ خیر جان کے ہمدون کون گذرا چین میں گم مروت کو</p>
--	--

نام ہی گوشت و مراد صیغہ ہی رکھتا ہوں پر
عشق میں پروہ شین کے میری بس میں شور

<p>بجی گی یہ گی ایک روز آبیج قاتل زین کوئی طابان پہنکی دیکھی شکل گئی ساتھی جو ہم کو چوڑ کر چلی ہی منزل یہ ہی آنا مارا کا نہیں اپنی سلاسل کہا ہی رنگ ہم پر خوب شو عیا دل بنائی کوئی صورت اگر تیرا میری گل بھی کوکھ ہی محکوم گہری مینابی دل</p>	<p>جلا جاتا ہوں تنہا پائش و آتش دل مثال اشک گر کس طرح اونٹنی محفل ہماری ناتوانی ہو گئی زنجیر پاہدم بیابان گرد خون سیاہ لیلی تو تیرے دور وہ گل اور گلشن مٹی ہی ای گلچین پڑی جان انگیرم میں عشق کے اعجازی وہ آئی بانیہ ہی پر پہنچی کچھ لڑاس کا</p>
---	--

چڑھائی پہون سٹھی اسی مرقہ پر	میری سبب کی غیرت نے پٹی گراں سے
جو مانگا ایک سہ عمر ہرین تو لگی کہنی	ہمیں نفرت بنا کر تھی ہی اکثر اسی سے
یہ سببانی ہی اکی جان بخل جانگی و تہیز	رہا کرتی ہیں ہر کیوں جان کر اسنا غافل سے

لگائی چٹ پٹی شعروسی تو فی شو رجاٹ اسی
کہ اوٹنی ہی نہیں دیا مذاق طبع محفل سے

یہی شوق شہاد کہہ رہا ہی تری سسک سے	تہہ خنجر نکھنا جان کا ہو گا سخت مشکل سے
نہیں جان آتا تو اک دن موت ہی	رہا کرتی ہیں دو دو پہر باتیں مجھ جی سے
نہیں چیں اک دن جگر سوا لشتین	گئی اوپر ہی اوپر دل و دماغ محفل سے
رہا سو گر بیان سامنی محراب کے کیسا	تیری ابرو جو راہ جاتا تھا ہاں قافل سے
نپائی کو چہ مقصود راہ ایک دن ہم نے	سرجادہ ہی جو ن نقشین یا محروم منزل سے
کباب خام جگر آگ میں بکا تو کیا لذت	مرا سو محبت کا کوئی پوچھی میری دل سے
نہیں روشن گردن کو کام کچھ سیری صورت	مرا آب و ہم شیر کا چھو تو کہا میں سے
خدا یا کیا ہی لنگ ظالموں کو دل سنا میں	خری لٹیا جی صبا و قصہ غم سہل سے
بیان لے باوٹیا ہی مضمون عیارت کے	کہ حضرتیت بقول ہی خمی نئی ناقص سے
جو وعدہ ہم میں آئیکادہ میری کرتی ش	نہاؤن دل کا شیشہ او قرح لون باہ کمال سے

عبار اسکا جو ہی ونبالہ روی کی یاد کا وہ ہی نگلی ہی جو کچھ یاد وہ چل رہی اٹھری درود لے جاتا وہ دھڑکتا سینے	نبایا ہی فراتس شاید گرد و محل سے نہیں ممکن کا لی تل کوئی آنکھ کی تل سے کوئی تعویذ گنڈا سو تو لاؤں جا کی عامل سے
---	---

ہمیشہ جاسی ہی مشورہ یہ تعویذ گور اپنا
عجیب لفظ سو پیدا زبان تیغ قاتل سی

چرن کی بی ثباتی کا الم بلبل سی کہنا پریشانی ہی پہلی اتنی ہی جان و بال مسا برف سی ہو قدم باہری حاکم کیسے چشم مگوں ہوئی مدہوش ہم سنا نقطہ اوس گل کا تو باگ پر چوٹی تو گنیا نہیں تے بارہا ہی شک جیسے بیان میں فراق یا میں سانی دکھاؤ تیا دل دنیا اور لای کچھ تو خاک میری اداسی کو چین چلو ای دو تو اب سے کی سائیلی نہیں الگا ملا کشتی کر کی دل خوش سرور سی	شکم کلچین کا کچھہ احوال محکوم سی کہنا جھوٹی حال بیچ بیچ سب کل سی کہنا یہ زور کشی تاب نغین سنبل سی کہنا مزدہ اس کیفیت کا جام جم اور ل سی کہنا خراش خاریم چین میں گل سی کہنا چو تھال اپنا تو ہر خیل سی کہنا وقت میکشی رہیہ زہی قفل سی کہنا صبا کی کانیں یہ مدعا اک گل سی کہنا پیام خاکساران باغ وصل سی کہنا سلام شننا ہر روان گل سی کہنا
--	---

<p>کرواں مشتق پیدا ستور صاحب فارسی میں ہی ہمیں کچھ ساکنان خطہ کابل سی کہنا ہے</p>	
<p>دل میں کیا لہریں رہتا ہی ہوا سرات کے دی خدا تھی تو آرائش پہلا برسات کے پہرہ بندی میری تو آتشا برسات کے بخش دی اندر مراک خطا برسات کے رنگ بے شوخی لائی گی خبا برسات کے کہیں کے سبک رفتی کو سدا برسات کے چاندنی چمکی ہوئی ہی مہا برسات کے اور ہندی ہندی چلی ہو صبا برسات کے</p>	<p>ہجر میں کیا رنگ لاتی ہی گہا برسات کے سنبھرو آب و ان ساقی صحن باغ ابر باران میں کچھ چھٹی ہی تہہ سی جین قفل مینا یہی کہتی دل سی بار بار پیچہ مہاک افروز ہوئی تیری ہاتھ پر صدقے اوس خالق کے جس نے اپنی فیض عام تم کو ہی لازم ہی لیا ہے جام آفتاب لطف فوج ہے کہ ہو ہلو میں رشک بھار</p>
<p>تاک میں رہتا ہی تو جوان کل بچانہ کے کیا لگی ہی ستور ٹکبو ہی ہوا برسات کے</p>	
<p>ہی لب لباب چلقل گنگو برسات کے رکھ لی میخواروں میں باد آب و برسات کے ہو رہی تیا بیان میں کو کجور برسات کے</p>	<p>ساقیا کرتا ہی کیا تعریف تو برسات کے آج موقع ہی گہا آئی تو ساغر بھی چلی حوض دہلی میں صفائیں ہر گز روشن</p>

گاہی مین جانور ہوی مین شاخین چین	کر ہی ہی باد صحر کیا غلو برسات کے
تھچہ سان بستہ دلون کو دسی اکدم مین کھلا	چشم بدو راستہ راچی خوش برسات کے
چہر تاتہا جبکہ داخطا ہر جرت کا بیان	گفتگو کرتی تھی میکیش دو بدو برسات کے
ابھول جابی سنج و سجادہ کا بالکل سناؤ	سن لکھتے اگر زاپہ کہو برسات کے
محب کے سرین آئی کوٹن بادہ ہی فخر	مضحل ہوئی ہوا پا کر کدو برسات کے

مل گئی کیا شور صاحب آج کل کہنہ شراب
یا نکل آئی بھری کوئی سبو برسات کے

پون تیر میری سینہ افگا پوہ وری	جون کبک دسی جلوہ گلنار پوہ وری
مچون کوتاک سلسلہ پاتی ہی ایذا	ہم برتہ پا جادہ پرخار پوہ وری
احباب نے کی دل سی دوا دوسن ایسی	مدت تک اطبا تیری بیمار پوہ وری
پایا نشان پیکر شیرین کا الہی	ہم درشت مین گاہی گہر کو ہسار پوہ وری
گریہ سی میری آنکھوں میں نہ گئی جالی	نم پاتی ہی جون مورچہ تلوار پوہ وری
لپکو پٹکتی مین میری آنکھوں میں لاشک	جیسی گہرا ریشم زار پوہ وری
رہتا ہی مجھی شوش گریہ تی ارمان	کبے جہ طوفان رو دیوار پوہ وری
زرا نہ جھینون ہوئی اپنی قدمی	گوشل صبا سبز گلنار پوہ وری

انہیں سو کہ اون کے خبر ایک ہی ہو چکی	بجلی کی طرح اشک میری تار پہ دوڑے
مایل مل پہنچ ہی اوس زلف پر لپٹا	جیسی کہ ہر چلاؤس سر پار پہ دوڑے
جب گل من پہ ہوا کسی سی پائی کی پیل	کیونکہ تیری پھی ہوئی تار پہ دوڑے
پہر پائی میرا دل تری فرگات پوک	کل ہی کہیں تپتی کوئی جوتن پہ دوڑے

ای شور غزل سن تیری طبع سخن در

ممکن ہے کہ ہر غمر کے اشعار پہ دوڑے

کچھ نہ دو دوسرے دوستوں کی ہجائی	بات کچھ کہی کہ آخر بات ہی رہ جائی
دیکھ پائی صبا دنگن نہ پہنوں کو لگا	اوڑی بلبل تو ناتق کہتا ہی رہ جائی
خوف ہی مجھ کو نہوی جمع آہوں کا دھواں	پہر ہوگا زور روشن اسے رہ جائی
شاطر ایام منصوبہ رہ جائی سب	جب بے یگا مہر اپنا مات رہ جائی
پہر نہ کیف عالم آب ایک ہو گا نصیب	خشک ساقی ہی تیری برسات ہی رہ جائی
کیا خبر تھی بانگی ہزار نل عشرت اور	اور میری قسمت میں آفات رہ جائی
کوئی دنگی بچ جوان قفس صبا و ہم	پہر وہی ضائع تیری اوقاف ہی رہ جائی
خاک اپنی دوسکی کوچی صبا گلی اوڑی	اور اوڑا کر پر و میں نہ اسے رہ جائی
دو دو دو دو دو دو دو دو دو دو دو	وقت عیاں نکل بہات ہی رہ جائی

مچھری تھ کے طوائف شکر تکیں نہ کم	ہم نہوں گی ایک بچ راستے رہی گئی
چاہی تھی تقسیم کرنا وقت کا ہر کام میں	ورنہ دل میں حسرت اوقات رہی گئی
لچرے سیرن قفس کے بھی خبر صیاد ملی	جب نہو گی یہ بڑھتی گہا تے رہی گئی

شور صاحب کیا ہر دسازندگی کا سچ بیہی
سب فنا ہو جائیں گے وہ ذات ہی رہی گئی

ہی روز رابر اور گہٹا پر بہا ہے	سامان سب میں ساتی کا پر اٹھا ہے
جو بن فصل گل ہی چین میں بہا ہے	گل کھل ہی چین جوش بہ ہر جوی بابا ہے
آپے وان ہی سبھی کیل ہی کوکتی	پر مور کی صدا پیل جان تیار ہے
بہی ہی جب گہٹا تو گہٹا جاکے جگر	فرقت میں تریں دوسرے یہ چھوڑنے کے مار ہے
ساتی تو جلد جھک کر بانڈی کا جام دے	برسات میں بچا اب تجھی بی شمار ہے
اوس کا روان سرائی خرابا دل میں آج	کس فی کیا قرا جو جان فی قرار ہے
باد صبا نی زلف کو او کی مگر جھوا	جو دل کو میری صبح سی آج انتہا ہے
تدبیر کر لو آج ہی کل ہو سکی گا کیا	ہی وہ شکل کہ مار کی پیچھی سوار ہے

پہلا نہیں سماتا ہی جامہ میں اپنی شور
کسکے گلہ کا او ترا ہوا پایا مار ہے

تیری برو کی جو گردن پہ وانی مانگی خچہ کس تہنہ سی تیری تنگ دانی مانگی نقشہ اور سچا دقن کا جو بھی کھینچ لی وہ دل لیاوین یا غرت و ایمان دیا مخضر داغ جو کپاس نہ دکھلاؤں گا کیونکہ سم کہا کی مین جاؤں آج کل پہلی ساری عالم میں مشہور فلک کے پیری گالیوں کے سوا اور دنی کو کیا دیتی ہو	باتہ اک ایسا لگا پہر نہ وہ پانی مانگی پہلی خیر اپنی خیران سے قہ زبانی مانگی حشر تک شہ نہ ہی آب دانی مانگی جان ہی حاضر ہی وہ یوسف کا مانگی ظلم کی حشر کو جب کو نشان دانی مانگی بیڈیرک غیر کو شک نہ دانی مانگی یہہ برا پورا پہلا خاک جوانی مانگی غم ہی کیا خیر کوئی دشمن دانی مانگی
--	--

شہر راوی بروی خمدار کا دو نقشہ دکھا
جو کہ غم ہی عمل صیف زبانی مانگی

خیال چشم اور رخ سی نہیں یک لحظہ ہم خاے
چہن ہی زگس و گل سے کہیں ہی یک قلم خاے
نہیں ہی فکر روزی سی کوئی یہاں بیش و کم خالی
کہ ہر دانہ سنگ آسپا کا ہے شکم خاے
تہیں شوق ستم ہی اور ہمیں ہی ربط ضبط اوسکا

نہ دم بہرے تمہیں فرصت نہ یک لمحہ میں ہم خالے
 شہزہ کی تائین کیا اشک کی موتی پروتے تین
 بھینچیں اوسے پل بہر نہیں تیری ضم خالے
 پرتک شمع پہلی سرکٹا میٹھی میں مسم اپنا
 نہیں بی وجہ کوچہ میں تیرے کہتی قدم خالے
 جب ای تھی تو کیا لائی تھی ہم ہستی فانی میں
 اور اب جانی کو میں تیار پہر سوئے عدم خالے
 چڑھائی جان و دل پہی بہلا کب خیر سوانہ کی
 نہیں پہنی کی بی شمع یہ فوج درد و غم خالے
 کسی کی پرکھنا اور کسی کو فوج کر دینا
 ستم ہی پر نہیں رہتی کہی اہل ستم خالے

غزل اس بحر میں لکھی ہی کیا موتی پروئی تین

گہری شور کب تیرا ہی یہہ دامن ہم خالی

سہنی بڑی کی ابے کڑی بی گمان مجھے

عشق ضم کا تہہ جو ہی ہر زبان مجھے

زنجیر زلف ہو گئی بارگراں مجھے

کوثر کا ہی خیال نہ خواہش خیال مجھے

<p>چھوٹوں میں آسمان کو ہی یا آسمان مجھے اس واسطے عزیز ہی دروہان مجھے ملتا نہیں تھی نہ اونکا نشان مجھے پائی کمرہ ایسی ایسا دمان مجھے دل ہی عزیز کتنی میں سب سے دان مجھے تجھ ہی شمیم کب تھی ای شمیم روان مجھے اسکی سب سے چور گیا کاروان مجھے گدڑی ہی خاک چھائی عمر و ان مجھے استاد بیکہائی تہا تیر و کان مجھے سینی ہی اسکی بگ گلسی زبان مجھے دن بات ان کے کام ہی فرصت ان مجھے کہتی ہیں بے طوطی ہندستان مجھے دیتی خبر ان اسکی سوا چکیان مجھے</p>	<p>رہنا زمین پر ہی گروں کے اجمال پروہ میں دل کی بات کارہا ضروری مرئی کی بعد ہی برباد یہ ہوئی انکو تلاش کرتا عدم تک گیا خیال اوصاف خال و خالی جو کہتا ہوں بکفیم رونق ہی بے دیدین دہشتہ کھیل گیا کیونکر برانچا ہوں بہلا نا تو اے نے کا تو فی صبا اور اکی بیٹی خراب کی اوسدن کے محکمو اور وقرگان کا ہی خیال کس مہنہ ہی تجھ کر تابی اسکی دھن رنگ ہی اور در و رخ کا تو شب ہی یاد دیت طرز بیان لطف سخن سنکی وہ میری آگے عدنی اونچی جیت کرتی ہیں</p>
<p>آخر میں پونچا ملک عدم تک یہ کہنا شنو اسی عمر رفتہ چور گئے تو کہاں مجھے</p>	

مقتل میں وہ جیابند کی تیغ و تبر آ
 مطالبت نہیں میرا کہ مطلب ہے برائی
 آیا نہ خریدار کوئی گانٹھ کا پورا
 مدت سے نہیں ایشاک ہے اگھوئی اب آ
 پیکان جگیا تیر کا پہلو سی جگر میں
 جلوہ کو تیری ٹیکے اب سکودین بکھون
 او سکی لب و دندان کو جو کراؤ میں دیا
 دن ایک رونی سی گئی آبرو تیری
 صیادنی ابے زنی کو بھی کیا بند
 جزو غم ملا کچھ بھی نہ الفت کے شجر سے
 گویشیوں میں نیکی ہوئی کلام کو ستاؤ
 کچھ تو ہی سنی جان اس دل کی لبت
 خالی نہ گیا دل سی کوئی اہی ہرگز
 کس طرح نکالو تھی پیکان کو جگری

کیا کیا میری ارمان تہاوت کے برائے
 پر خیری جان اپنی بچا نامہ برائے
 اور آئی جو دل لہنی کو تو مفت برائے
 پہ کیا دل گم گشت کی اپنی خبر آ
 تو حضرت دل لہلی کہ تہو کہہ برائے
 ارمان نہ ان اگھوئی پہر کچھ نظر آئے
 کیا کیا ہی نکل چشم سی علو گہر آئے
 ارمان تیرا تو نکل چشم تر آئے
 مدت میں نکل کچھ جو میری بال پر آئے
 اس باغ میں ہم لہنی کو پہر ہی شہر آئے
 چہن کہ دین ملتا یہ ایسی شہر آئے
 اگھوئی نکل آج جو تخت جگر آئے
 یہ تیر فرہ دل پہ میری عمر پر آئے
 مہاج کج او نہا تا ہی پہلا کوئی آئے

ہم مانگی ہیں گہر تیری سدا خیر چہا نے

	طہیت میں ہماری نہ کہی مشور شرائے	
<p>تو کہنی خزان کی نکل جائیگی تو چشموں سے دیر پا اوہل جائیگی تو انگوروں کی کچل جائیگی تو عشاق کی پاؤں چل جائیگی تیری ساتھ ہم کب اہل جائیگی اوہنا یا تو فوراً چل جائیگی تو سانچہ میں قدرت کی نل جائیگی سمیٹے سہیلے سہیلے جائیگی سراپا کسی دن پگھل جائیگی پنی قتل جو ہر اوگل جائیگی گئی وہ نہ گر آج کل جائیگی تو انکھیں و تجھسی بدل جائیگی</p>		<p>جو گلشن ہی کچھ روزوں نل جائیگی ہوئی خندہ گل پہ پیل جو گریان یہی اندو شد ہی نالوں کی گر اگر قحط الفت رہا چند سال نہ آئی اگر سکے معشوق تو زمین سے نہ اونٹنی کی طفل نہ رشک وہ نکھر نیکی بن شبن کی جیت جین اگر ردی دل کی ہم بچ گئے چھنا عشق گر شمع روکا نہ مائی ولا تو نہ صفا مہر کو چہ پیٹر جو نہانی ہی دل میں کرنیگی وہ ہی جو دیکھا کہی تو فی زکس اونہین</p>
	<p>رہا ورواں شمع روکا جو مشور دل و جان کسی روز چل جائیگی</p>	

<p> چمن کی سیر کو آتا وہ یار راہ میں ہے قدم قدم پہ چوڑا غبار راہ میں ہے شہید ناز کی جو سرفرازی ہی منظور ہزاروں ناک و خوار گانج نظر میں گہری تلاش بایں ہم کیوں کیونگی ساتھ یہ اور قی خاک بگولہ کی سائے کسی ہی عدم کی کوچ میں جا لگا کون سا اپنی خزانہ ناز قیامت اوسکی سو قیامت آج سنبھل کی وادی شت میں بانو کہنا میں رسائی کو پہ جانان تک اپنی شکل ہے </p>	<p> خزان نکالی گئی اور بہار راہ میں ہے کوئی تو گرم روان ہوسار راہ میں ہے لگا دو ایک ہی ہو کر ہزار راہ میں ہے قدم اوٹھانکی جلد تو شکار راہ میں ہے ہمارا سر ہی ہمیں ایک بار راہ میں ہے کہ دیکھتا ہوں جہ ہر ایک غبار راہ میں ہے مگر تیرا کرم آخر گزار راہ میں ہے جد یہ کو دیکھتی امیدوار راہ میں ہے کہ نقش پا کی طرح خاکسار راہ میں ہے کہ دوست غمخامی دشمن ہزار راہ میں ہے </p>
--	---

<p> سنبھل کی باغ محبت میں پانور کہنا شہور گل مراوی ہیان پہلی خار راہ میں ہے </p>	<p> سناٹا اس نے اپنی نہیں لگا دینا ہے یہ فرق صنتی ہی جی لگا دینا ہے کہا یہ جام سی تو بہ کو تو رسائی ہے </p>
<p> کہ دواع نقص کا ہر ماہ و کھواہ میں ہے و گرنہ بعد فاش خاک راہ میں ہے خواب میں بہترین لطف جو گناہ میں ہے </p>	

<p> کوئی حرم میں ہے اور کوئی خانقاہ میں ہے سر حیات و موات آپ کی پناہ میں ہے گیا یہی جان سی پر اب کسی کی چاہ میں ہے اجل ہوئی آپ کی شکستہ اک سکی ادھ میں ہے یہ چکران کو بلا شک کسی کی چاہ میں ہے کہاں ملاں جو نہیں خلوت شتباہ میں ہے غرض کہ سختی ہے عیدم کی راہ میں ہے کہ اوتری لال پی شیشہ سیاہ میں ہے یہ کشتی رسائی ہماری آہ میں ہے غرض کہ راکر اب تک شتباہ میں ہے جو دل میں آپ کی ہی ہیری نگاہ میں ہے بہلا یہ لطف کہاں شمع کو غور جاہ میں ہے وفا جو صفت آپ کی وہ خیر خواہ میں ہے مرا تو نیست کا ای میری جان نہاہ میں ہے </p>	<p> خرام مانگی مشتاق ہر جگہ دیکھی مگہ ہی قتل کیا اور زبان سی پر زندہ بہی تو عشق کا اعجازی کہ جو عاشق ہزاروں عاشق جان میں سیکڑوں میل فلک شمس قرنی سب نہیں ہر قی پڑا ہی عکس ضم تیری ناخن پا کا نشان مقام کا گم اور نہ رہا کوئے اسی پراندی کی بوتل سمجھ نہ تو ساقی فلک ہی خوف ہی تنہا ہی اسکی گریہ میں کوئی کہی ہی عدم کو مثل مواو کو کسی کو قتل کیا اور کسیکے جان بخشی گدائی چور کی دنیا کو نقد دین پایا جید کا جو دعا گوئی ہی وہی عاشق پسینج نہیں اپنی چاروں کی ملاپ </p>
--	---

خیال کس کا یہ اوسکی دل تباہ میں ہے

<p>دل ہی نہ دیکھی تھم تو گنہ گار ہو گئے زلفوں ہی تیری جن کو سرو کار ہو گئے شکست خطا کی تمام نفسیان و بچہ بین کس کا گزیرا ہو اسی اس کہ ہم آتی من ہزار پیری کہی کہی داغوں سی کہل ہا ہی جولانہ ہزار کیا سر میں ادی محبت کی دلا کس شمع چشم کی مہن ہم نظر لگی آتی ہی فتنی زنجیر میں مڑ گیا دین تشبیہ انکی چہرہ کو میں نے جو گلسی می چوٹی ہی اوسکی موی کمر کا ملا نشان اہل بیت کے گھر پہنچیں کہ ناز تھا</p>	<p>تم جان کی ہی مفت خریدار ہو گئے دام بلا میں آگے گرفتار ہو گئے کہکڑی اسی بات خطا وار ہو گئے جو نقش پایہ سے کو تیار ہو گئے مرنی ہی نجات حقہ ہی بیدار ہو گئے مرنی کی بعد ہم گل و گلزار ہو گئے پیدا قدم کو تھا ہی ومان خاں ہو گئے جو دیکھی ہی دیکھی تیار ہو گئے مرنی کی وقت نجات مددگار ہو گئے اس بات پر گلی کامیری ناز ہو گئے اسی شمع ہم ہی واقف اسرار ہو گئے دیکھا بھی زار تو بیزار ہو گئے</p>
--	---

دل میں کی اوس شہابی کو رنگت بیل گئی

صدفی تھی سفوفی جی منجور ہو گئے

<p>تو وصل کی ہم روز کو کیا یاد کرینگے فرمایا کہ اس عین یہ ہم صا کرینگے اوس خط ویران ہم آباد کرینگے یہ پیشہ کہی مانی دہراد کرینگے اگلی کو وہ کیا دیکھی ارشاد کرینگے کیا کوہ جلاہین فریاد کرینگے درپردہ ہم اور وہ اچا کرینگے اس دن وہ میں کیا دیکھی افتاد کرینگے ہم کو یہ توقع تھی کہ آزاد کرینگے</p>	<p>جو چہرین ہی جان کو برباد کرینگے جب صانع قدرت نے تیری چشم بنا مخبون تو ہوا فوت مگر بخدین جا کر تصویر کینچ کے اگلی کو نہ ہرگز دین ہی لیا ایمان لیا جان لی بی جرم چہری ہمدی گردن پہکار اوس چشم کی گرڈ کا پر طبع ہی بی طور بنوائی میں انجیا جو اونی محل اب صبا و پرکری بہار آتی ہی صف</p>
---	--

ای شورا را وہی کہ اب جاکی عجمین
 ہم بلبل شیراز کو اوستاد کرینگے

<p>یاد اون تنی کیا شاید خدا جانہی اب فیوں ای ہر شکل میں تانی کیون دیو اکھین اکھیم سی سبک انہی جینکایت سون تھی میں وطنی انہی</p>	<p>وہ ہم جو لگے ہیں چکیان آنی انہی جان دل کو لی گیارہ محبتی لربا جبکہ اون دنوں کے سایہی انہی پہلو کو دیکھ کر جان کے طلب انہی</p>
--	---

آج کل کا میری کچھ طو جوئی طور پر
غیر کا شکوہ وہ سنکر مجھ پر فریانی لگے
وہ بات تھانکو جب انجام کو سوچا حیف
حال میرا دیکھ کر دشمن ہی غم کرنی لگی
میں نے بھین عشق میں جو محکوشا ہوئی نہیں
وصل کی وعدہ تھانسی اوس صدمہ میرے

شور کا وہ شور شکر شب کو یہ بھی لگے

ایک دم سونے نہیں دیتی یہ وہ دیوانی ہے مجھے

[illegible]

<p> محبے کیوں لڑتی ہو دیکھو تو زنگہری گل یہ تو کہنی بوجہ خیر کا اوٹی کا سطح لیکے شہنشاہی ہی کہستان کے مارکو </p>	<p> پُری ہی ہندین ہر سودائی آپکے شاخ گل سی ہی نہی ناکہ کتر کلائی آپکے دیکھلی ہی جب نہ خیر طلائی آپکے </p>
--	---

اٹھنے سے شہور جسکو ہو کہ ورت و مبد م
ہو چکی اس سے قیامت تک صفائی کی

گر خوشی آجی تو پر غم فردا کیا ہی
لب کے اگی تیری اعجاز کیا ہی
رلف کتنی ہی میری سانی لاکیا ہی
جلوہ عشق اپی دیکھ لین اگر ہو اسے
دل میں جب کیف و عالم کا بہر اپی
سرک دنیا کو کیا سچ سمجھ بھنی
دل عشاق کو کہہ کتنی ہر گاہ میں
تم ہی چرخہ وایچھو دعوی کیا ہی
کچھ ہی تو اس عشق میں کہنا کیا ہی
خیر اگی کی مناوا ہو بیکہ کیا ہی

<p>کہل گیا رات نہان بے با پروا کیا ہی اگلی گئی کو اہی دیکھی ہوتا کیا ہی</p>	<p>انکھیں غیرونی لڑی ہم ہی امید میں ہی آتش ہر لڑی ہی لڑی اشک کے دکھ لای دے</p>
<p>ہنستی ہنستی می دیا شور و فیل تم فی اوی اسکا استیج ہی کیا اور تہین ہونا کیا ہی</p>	
<p>اسی امید چان بے ملک آئی نہ گئے چشم امید کی چشم نمائی نہ گئے کب تیری کوچہ میں ہر روز خدائی نہ گئے یتیم گردن میری جب لگائی نہ گئے بات پر نیچ کی اوسکی کہی باپی نہ گئے بات ہر چند نہائی یہ نہائی نہ گئے چار نگہ میں میں جب کچھ ہی سنائی نہ گئے اس نہایت او نہیں شکل دکھائی نہ گئے لشکر غم کی گردن چپکائی نہ گئے ننگہ شرم ولی اونی چھپائی نہ گئے اونکی تصویر یہی سنیسی لگائی نہ گئے</p>	<p>مادہ متع میری اون کے رکھائی نہ گئے انکھیں غیرونی لڑی ہم ہی لڑائی نہ گئے کب تیری درپہم شوکت نہائی نہ گئے خون کیا شوق شہادت کا لڑائی نہ گئے عمر ساری تھی عشق میں کاکل کی سدا ننگہ بار کا سو جہانجہی کچھ ہی جواب وہستان بحر کی جی میں تہا سناؤں اؤ کو سخت جانی لکھنی دہی جان فرقت میں برگے جاق گو معرکہ میں عشق کی آہ بزم میں گہ چہ نہ ہیر کی مٹی ہی مجھ ہی سراج عشق کا کیا عجب ہی ہوتا ہی بڑا</p>

بات عیرون میں کہلی شور تپ کی جہدم
یہاں تباہی نہ گئی اونسی چہپائی نہ گئے

<p>شور پر کس چشم تر ہوئی آخرش وہی بیٹی آنکھوں کو ہم فی مرمی لوگداری عمر بخودی گری خداجھی جان دنگی نہیں اجل کو بھی کہوں بیہوش شامی چوٹی جان کرو نہ آئی نقش پر نہ گہا آئین بال بال اپنا ہی عدو تو عین چشم کرم باگسیواو نہا نہ سکتی وہ پہوچی آہ رسا فلک پر آج مرض عشق کا کیا جو علاج اسکول میں رکھ کی دیکھ لیا</p>	<p>پر بچوں بی خبر نہ ہوئی ایک دن خشاک چشم تر ہوئی تم نہ آئی تو کیا گد نہ ہوئی قافلہ حل و یا خبر نہ ہوئی اون کوئی نہیں بان اگر ہوئی اسی اندھیر میں سحر نہ ہوئی میری مرنی کی کیا خبر ہوئی جی سر زلف اب لب نہ ہوئی بد نظری ہی یہاں نظر نہ ہوئی شکری آپ کی لکڑ ہوئی دل میں تاثیر اسکی نہ ہوئی کچھ دوا اسق کار نہ ہوئی با اثر آہ بی اثر نہ ہوئی</p>
---	--

شور شیرین کلام ہے تیرا
اس سی مٹی کے شکر نہوئی

تہنیت یوم کلان بابت سال شہرہ عیسوی

خدا فی خیر یکے پہ پہنچ دن کہا پای کہ کیونکر خوشی عسائیوں کو آجکی دن کی یہ وہ دن ہوا حضرت کا دنیا میں پہنچا ایسا سمای کیونکہ جامہ میں خشتی ہی اُمت عسائی پہلا ساتی تو جام اغوانی اہل مجلس کو ادھر ہی ساتی دکن اور دہری سا غومیا کہیں میں جمع کرو اور کہیں کجا میں خشتی غم صدا کی قفس و مطرب کیا جب شوق محفل میں ریگا سال تو تاب پہی خشتی طرب ہدم زین آسمان شمع کی آسپین یں بول دے	بڑی اسیسی بادی بڑا دل آج آیا کہ اونکی سر کی اور پر دامن عسائی کا سایہ کہ اُمت بڑی خشتی کا پایہ آج پایا کہ مرمر کی برس نہیں آج دن تہ آیا سمان عیشی طرب کیسی انکھوں میں سما یا مزد اس نکاح محفل میں کیا کیا رنگ آیا پہچہ چین حقیقی نی نیامر گل کہلا آیا تو شکر شونہی ہی نو خوشی کا عمل مجا آیا کہ انکھوں میں اندی نی ہی نقشہ جما یا سبحان اسد شعل فی پہ پہنچ دن کہا پای
---	--

پلاؤ پٹ شیرین اور کہلاؤ کیک مہمان کو

خرواب رنگی کا شور اس دن نی چکھایا

تہنیت ثانی

یہہ بڑا دن ہی کہلا پرورنیا نہی آج وہ دن ہی کہی حضرت عیسیٰ کا جلوہ جلوہ افروز جو ہمیں ہو حضرت کے خوشی جب سی لوی خان میری حضرت عیسیٰ کی شیشہ دل میں جو وہ نور کا پتلا اوترا بعد اک سال کی پہری ہوا یہہ روپ نصیب تیری کہنی ہی چوٹی کی راہی پر آج کی دن یہ بختیابی میری دل کو سزا	کہ نیا دور نیا شیشہ سپاہ ہے اسکی برکت سی خوشی اپنی ہی سب کا ہفت افلاک پہنچا میرا کاشا نہ وہ اگر شمع ہی تو دل میرا پروانہ ہے اس لئی یہہ میرا غم خانہ پر نیا ہے وہ دم آج زبان پر یہی شکر آئے نا صحت تو ہی سراسر کوئی دیوانہ ہے نہیں سنتا ہی کسی شخص کے ستانہ ہے
--	--

متوری سانی بہ قربان ہونہ کیونکر دل جان

کہ وہ آزاد ہی اور شرب زندانہ ہے

واغ سینہ کی جب شمار ہوئی تیر فرکان سب کے پار ہوئی غنجہ کہنی سے تنگ ہوتی ہیں ہوئی جب سی گناری وہ کہی	ایک سی لیکی تا ہزار ہوئے اونکی احسان بی شمار ہوئے کل کہا تو گلی کا مار ہوئے لطف حنی کی در کنا ہوئے
--	---

<p> آہلی نذر نوکِ خار ہوئے وہ خفا چہ پہ بار بار ہوئے دغ روشن تہ فرار ہوئے چشمِ قتال سی حبیب و چار ہوئے یہہ ہمیں تھی کہ جان تثار ہوئے جب سی اونکی امید وار ہوئے </p>	<p> واسن وشت کی نہ کیوں ہج قدر مانگا بوسہ جو ایک بار اون سی مرگئی ہیں جوشع رو پر ہسم آنکھ لگتی ہے پہرہ آنکھ لگے دل کا دنیا ہی ہی بہت مشکل ایک اسید ہی نہ بر آئے </p>
--	---

ستور کا ہے کلام وہ نکین
 جسکی طالب دلا ہزار ہوئے

<p> اب کو کمال ہو گیا ہے قوت میں یہ حال ہو گیا ہے دل کو یہ کمال ہو گیا ہے جی کا جنجال ہو گیا ہے وہ ہی تو ہلال ہو گیا ہے کیا نون کا کال ہو گیا ہے یہہ دل پہ خیال ہو گیا ہے </p>	<p> دل محو جمال ہو گیا ہے روتی ہی اجل ہی ویکر محکو شیشہ منقار تہا ہی پر بیان اون لف کا بال بال اپنی پنہیکا جو تراش ناخن پا تخمون پہ لگاتی کیوں جو مرہم دنیا کی مزہ میں خواہے شک </p>
--	--

<p>بوسہ کی طلب میں بچہ ہی بولی اب چال فراسنہل کی چلی رہتا ہی عدو کا دانت اس پر ملتی ہی خٹا کی یہاں ہر دست رہتا ہی کمر کا نقش دل میں قد کو تیری ٹیکہ کر چمن میں بی حرم کیا جو فتح محکو اوس تنگ دہن کے یاد میں دل</p>	<p>یہ پہلی سوال ہو گیا ہے پیدا ہو نچال ہو گیا ہے لب آپ کا لال ہو گیا ہے دل ہی پا پا ل ہو گیا ہے آنیہ میں بال ہو گیا ہے ہر سرو نہال ہو گیا ہے خون میرا حلال ہو گیا ہے غنجہ کی مثال ہو گیا ہے</p>
--	--

کہتی ہیں جلدی شہو حاس

تو صاحب مال ہو گیا ہے

تہنیت سال نو معنی یکم جنوری ۱۳۶۷ھ عیسوی

<p>شور کو آج نیا سال مبارک ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سر پر اوسکی چند و چند ہوا سال میں تہا ایسا اتھرت نخت ہی آپ کا تابع و ایم</p>	<p>دولت عیش اور اقبال مبارک ہو اور خوشی روز بہر حال مبارک ہو سب کہیں جاہ و زور مال مبارک ہو دیکھو حسن بات کے تم فال مبارک ہو</p>
--	---

<p>او چنی پر کھول مل مبارک ہووے خوب دیون کا خط و خال مبارک ہووے دورہ ان کا صدوی سال مبارک ہووے اور عدد کو غم اعمال مبارک ہووے</p>	<p>رہین ہوئی یہ پہ پہ گہای سرت پہی میں یہ کرو چھی جب قصہ تیان محفل میں ساغر و مینا کو فرصت نہ ملی محفل میں اپکے دوست میں شاد اور آبا و دمام</p>
---	---

پہوئی پہلی رہین مشورہ نگذا رہسان

اور فرزند یہ اس سال مبارک ہووی

<p>جو مکی خاک ہوئی تھی ہوئی صبا کی اور آج چہرین میں منتظر قضا کی یہ دل نہا تیری چشم فتنہ زاک کی کہاں سی لائی ہر روز اس ملا کی نہ بول آج تو مرغ سحر خدا کی جہاں دل کی لائی اور دل جفا کی کہ لیکھی مول ہم اس آہ نار سالی جفا کو چور دین ہم آپ کے وفا کی ہوئی میں خاک فقط تیری نقش ملا کی</p>	<p>جی جہان میں تو عشقوں کے جفا کی شب صال تھی گل خوش تھی لبر لکی ہمارا ہوتا تو رہتا ہماری سینہ میں تہا رہی نہ کو دل لپی کی ہوئی عادی شب صال کم بخت رحم کر چہرہ پر جفا کی دل کو پائی کج کی تلک آخر کہیں حج بھی ہوتا شیر تو بتا ہم دم کہا جہان میں فی وفا کر تو نیکی سنایا تو رہی ہی آہم اسی تمنائیں</p>
--	---

ہزاروں خونیں کرداروں کی اس ہیبت | یہ تیری مائیں تیرے ہوا خاکی لئے

ملائج ملک ہم کو کوئی ہی اسے مشور
پہری جہان میں بہت صاحب وفا کی لئے

یار ہے کسکی تیرے تم کا شکار ہے
اپنی تو گہرین روئی روز شمار ہے
عافل ہی جہان وہ ہی ہوشیار ہے
محشر تو ایک قندہ رفتار یار ہے
مہان اس میں بے غم ہجر یار ہے
شد جو آج صبح ہی فصل بہار ہے
اپنا تو سجدہ گاہ در سنگ یار ہے
سوجان ہی حقیقت تل شیدا شمار ہے
عصیان کا ایل اپنی گران سرور یار ہے

آتا نہیں تیرا جود دل ہی قرار ہے
گنتی میں اونکلی عدہ کی گہریاں کام دل
ہم ہوشیار ہو کی ہوئی در بدر خراب
واعظ و زانی کو کوئی فقر اسنا اب
وہ دن گئی خوش خانہ دل تھا خوشی گل گہر
کس رشک گل کی آنی گلشن میں پیچہ
دیرو حرم میں شیخ و بین جہا کرین
اموس آجکل وی کچھ ہی خبر نہیں
طی ہوگی کہ چونکہ منزل مقصود و مکہ ہی

ای مشور ہو نہ جانکی عافل کہ دہرین

اکدم کی زندگی ہی سو وہ ستار ہے

کثیر گانا نہیں منظور نظر ہے | یہ دل ہی ہم بند ہی موجود ہجر ہے

<p>سکوی میر طح کوئی مد نظر ہے انی تری تصویر حیران کہ یارب یونکر سب اوتارین اپنی جہان میں لائین ش دل سی امہین کینچے کیونکر ادہا نہ توتون سی ہی یہ پاجبت کل وصل کے سامان جو رشک ارم تھا</p>	<p>جو چاک سدا غم سی گریبان سحر ہے کیونکر اسی کینچون کہ دہن سے نہ کر ہے جینی کی ہی اسید نہ مرنی کی خبر ہے نالہ میں سے تاثیر نہ آہون میں اثر ہے اسن جہہ کے قابل جو کوئی ہی تو فیر ہے دیر اندہی فرقت میں جو آج وہ گھر ہے</p>
---	---

کبت تک نہیں سوئی کابل اب نہ کہین ناوان
غافل ہو امی ستور کہ در پیش سفر ہے

<p>بہکی حب بیچ و خم زلف و تابو قبا جب چلی گاتو چمن میں نیچے اسی شکریا دیکھ کر تیرا دمان تنگ ای غنچہ دہن شیخ صاحب کے اگر صحبت ہوئی اسکو عرض کے میں نے کہ لاہی پر پوری مسکی ہو آج کا وعدہ اگر چاہا ہوں کا تو کل ابو فاجہر سانہ جب تم کو ملی گا دہر میں</p>	<p>پیر خدا جا کہ یہ کسی بلا ہو جائیگے اک قیامت سرور پر اوس دم پاپ ہو جائیگے ہر کلی صل علی کہنی کو داپو جائیگے تو یقین ہے دختر زیار سا ہو جائیگے تو خفا ہو کر کہا پھر چکو کیا ہو جائیگے اونی پیر کچھ چکو امیر وفا ہو جائیگے قدیر تم کو وفا کی بی وفا ہو جائیگے</p>
--	---

ایک ہے جان رہو گا پر تو اس کی بات ہے | خون پر آمادہ تپ ہی خنا ہو جائے

جیتی جی ای مشور ہم پر آسمان کی ظلم ہیں
بعد مرون خاک کی دشمن صبا ہو جائے

تہنیت عید سعید پاسگو بابت سال ۱۳۷۴ ع

عیسائی کوین خوشیوں خوشی کا مقام ہے	ہی روز عید روزوں کا آج اختتام ہے
یوں پاسگو مبارک اس دن کا نام ہے	چالیس دن کے روزی خدائی کی قبول
پہونچی میں حضرت عیسیٰ کمر اوں سلام ہے	تکلیف تین روز کی پا کر فلک پہ چبا
کیا صبر شکر سی یہہ کیا عمدہ کام ہے	وچان پاک اپنی جو امت کے واسطی
ہو گا خدا خوش ان تہی ہی حکم عام ہے	اس دن پنج خجنی میں عیسائی سبین
جاسی باہر آج راہی کا جام ہے	نہم نشاط میں جو چلا دور و مبدم

ای مشور آج کہول کی دل تم پو شہاب
سب کہتی ہیں کہ عید کا روزہ حرام ہے

گل نظر ایگی اور گل ہی گلستان ہو	وانع شبکہ میری جہت نمایان ہو
وہ ہی ہم وہ ہی خون وریا بان ہو	پہر ہارائی و گل اور گلستان ہو
ایک وہ میں جو دلدار کی خوانمان ہو	ایک ہم میں کہ عاشق میں جان کو ربا د

<p> عمر ساری تو گئی فکرِ معشیت میں سر حشر میں دستِ خوں تیرے بند بچا بیگی تیرے کوئی زنی کا نہیں مجھ کو میری زنی کی بعد قتل جو مجھ کو وہ کرتی ہیں کہیں سبم اللہ میں پلانی کی پروٹکاتیری پیچھے ہی صبا کعبہ دیر کی ہی طوف کے کیا کام میں آپ نے کس طرح میں سامنی اونکی رکھ دوں نہم ہی تو قطع ہوئی صول کے دیکھی امید اکی اوس شوخ کی باتوں میں دیا جان کو کہو </p>	<p> باجے میں کیا عشق کے سامان ہو گئی مستعد مالون جب چاک گردیاں ہو گئی چشم پر آج ہو گئی میری ارمان ہو گئی پاتہ جرجن میں ہنسی تو پشیمان ہو گئی کوننگی کے جو دو بال پریشان ہو گئی ہم تو اس کو چہ دلدار کی قربان ہو گئی دوسرا اوس میں جو پانگی تو حیران ہو گئی تو پشیمان ہو گئی ہم کو یوں شبہ ہر آن ہو گئی کوئی دنیا میں اس دل کس نہی نادان ہو گئی </p>
---	---

<p> ابنے اسلام پہ زلفون کی ہوئی مشورِ خدا یہ ارادہ ہی کر سچن سی مسلمان ہو گئی </p>	
---	--

<p> زبان سی تیری جب نہیں ہو چکی تمام اپنی جان حسین ہو چکی نکل جائی جان ہی جو زیر قدم نہو گا جو گہر کا سا نقشہ تیرے </p>	<p> تو عینی کی صورت میں ہو چکی گرداب ہی مان کچھ نہیں ہو چکی میری بات مان لکھیں ہو چکی تو امیدِ خلد میں </p>
--	--

مچھی قتل کر کی وہ تپائے کب	کجب خون میں تراستیں ہو چکی
لٹا بیٹھی جب جان دل عشق میں	تو اب شرم دنیا و دین ہو چکی
چنوا آج ماہی پہ افشان کہین	کہا مانو چین حسین ہو چکی
پہرا ہم سے جب آسمان ہی تو پہر	گذا اپنے زیر زمین ہو چکی
ہوئی قطع وعدہ کی امید اب	کہ خیر و نسی ملت کہیں ہو چکی

خبر شور کے اب تو لو نزع میں
بہت سی چنان او حسین ہو چکے

دم میرا سینہ میں کیوں کر ٹھہری	نزع میں ہی نہ وہ دم پہر ہے
بالی جب شور مچا کر ٹھہرے	پہر کہاں فتنہ محشر ہے
زندگی کا فقط اتنا ہی قیام	اوس جس طرح کہ گل ٹھہرے
کشتے عمر بھٹی جاتے ہے	نا خدا ٹھہرے نہ لنگر ٹھہرے
ناتوانی میں جو نکلی ایک اہ	اوڑی اوپر تو ہوا پر ٹھہرے
تیر ترگان سر چشم قبول	جب کہ پہلو میں وہ اگر ٹھہرے
اسکو اچھا کہوں یا اسکو برا	حسن او عشق برابر ٹھہرے
کیوں نہ مرہون نزاکت ہوئیں	جب مکی پر میری خنجر ٹھہرے

جہوئی وعدی یہہ عین سی لاکھون دیکہہ او سکھو مو بیتاب یہہ دل لکھہ دیانامہ میں جب سوز جگر دل سی جب نکلی گی یہہ آہ رسا جونک لگتی تھیں دل پر اسنے گردش چشم کی آگی او سکے	اور تھیں جہوئی سراسر ہرے حرف مطلب زبان پر ہرے پہر یہہ ممکن ہی کہو تر ہرے کیا عجب جاکی فلک پر ہرے بت نہ تھری کوئی پتھر ہرے کسطح نرم میں ساغر ہرے
--	--

جاو یا تون پہ نہ اختیار کے مشور

تم جو ہرے تو مشور ہرے

اوس گل کے اگر باغ میں جانی کی خبر جائے گزار نفس ٹٹ کے قالب سی او تر جائے ہم حصہ کے منتہا یا کرتی میں اوسکی دل دینی میں سو اعلیٰ ہی ہم کو تامل کیونکہ نہ ہستی ہی مان جانی مانگیں وہ سانچہ میں قدرت کے ابھی دہکتا دیکھو گر ہم کو سیر ہو تیری در کی گدا ہے	نہ پھول پہ پھول او نہ پانی کی گدڑ جائے کیونکہ دل مضطرب ہو اس تک یہہ خبر جائے جتنا وہ بگڑ جائی پہر تو نہ ہی خود جائے ایجا دی او لیک کی کہیں صاف مکر جائے ای آہ رسا سیر افلاک جو اثر جائے جو روپ لاپنا سنو جائے نہ کر جائے پہر حسرت ہی ہی سوا دل سی او تر جائے
---	--

ہی ہم کو تیر کہ ای مجمع خوبے	یون متساوفا دار جفا کر کی نکر جائے
جیب کی کو چین ہو جانی کی منائی	فرمائی پہر پہر دل دیوانہ کہ ہر جائے
ناسو جگر پاپی کچھ لطف نک سی	یہہ زخم نہیں ایسا کہ مرہم ہی جو ہر جائے
چوٹی کو ذرا کھول کی اندھیر نہ کرنا	یہہ ڈہری لچا لچہ ہی او سکی نہ کر جائے
وٹس تو کری شکوہ میرا نام ہو بڑ نام	پھر آگوی جائی برا اور کوئی کر جائے

کو چہی قدم او سکی نہیں او ہنی کا اب مشور	
گہر جائی کہ در جائی کہ سر جائی کہ مر جائے	

سیچا نو زردان کوئی بہید او سکا کیا	وہ جانبا خدا جانی او گیا تیسرا جائے
خدا کی حکم ہی جان او سنی اپنی ہم ہر	جو او سکی نام پر قربان ہو وہ اسکا فرما جائے
اوی کج روشی آہی گا وہ شوشہ ایل	کہ خوش الضحا بھیجے اوی مالدہ جائے
شفاعت آویکی ہی بجا عیسوی حاصل	وہ ہی خستہ بین جا گیا جو سکویشو جائے
مسلمان توجہ اللہ ہی ہیں اوی شیک	وہ ہی مقبول حجت او سکو جو نور خدا جائے
بلا شاک دولت دنیا و دین وہ غنی ہوگا	جو او سکی خالیا کو جان دل گیمیا جائے
قیامت کا خطر ہوگا ایت کہہ ہی سکی	میرا دل جانی بایں جانوں یا میرا خدا جائے
ریگا آؤں رخصت ساسی و دہری ہدم	جو اپنی جان کو او سکی و جد پر دم خدا جائے

لکھواس بحرین اور اک غزل انیسویں نمبر
کہ زو طبع ہر شاعر تمہارا رب ملا جائے

اگر جانی تو گل باغِ لیلیٰ خوش ہوا جائے	چرخِ بلی ثباتی کا کوئی احوال کیا جائے
جو ساری عمر شوقِ جفا گوروا جائے	وفا کو وہ ہمارے گسٹری بی وفا جائے
اوی موی کی کیا اور کی کیا جائے	پڑا جو بیچ تجھ پر بیچا کی سبب ل
کہ میری دلو کو کتنی میری فضا جائے	کوئی دم کا سوچا کہ میرا دیاں سے جھٹم
دو آجاء دے جائے تدبیر شفا جائے	وہ بیمارِ حبس کی میری دنیا میں
جو بچوں کی اوس خاکِ کپا کو طویا جائے	اوس کا نام طلعت کہہ میں بیکار شہن
یہ بہت دھڑکن مار میں جلا دیں خدا جائے	نہیں اعجازِ خالی کہی دیکھو گی تنجانہ
میں اسکا راجا بنوں میرا دے خدا جائے	چور اگر دل کو میری ن کیا سبب گارین
دعا کو جو آجائے پہلی کو جو برا جائے	بنی کی گسٹری اون کی لئی پچی اپنی
وہ قائم اور طلسم کو بجائی پوریا جائے	ہوا اور ص دنیا کی جو ہو چکا مستغنی

ہر اک کیا جانی جو حکو مذاقِ شاعری حاصل

دہی شیریں سخن انیسویں میرا مرتبا جائے

نکلی ہی اس میں نام خدا ہم کو ناز ہے

رگ مثل ناز و پشیمین زارِ زمانہ ہی

<p>ساقی ترا شمع ہی اور جام ساز کس دل خلی کا آج یہ نہو گداز ہے پیشگی خوش ہوئی کہ وہ نکتہ نواز ہے کیا کہی رات کم ہی قصہ راز ہے حکم خدا یہ ہو گا در توبہ باز ہے اپنی تو پاخون وقت کے یہ ہی نماز ہے پچیدہ سرسبز خدا اسکا راز ہے وہاں تو کومانی تو ہیں یہاں ناز ہے روشن ضمیر ہو گا وہ جس میں گداز ہے</p>	<p>مستون کو آج قفل منیا نہازی ہی نرم گرم شمع تو کیوں وقتی ہی تبا اپنی گناہ پرین کیا کیا ملاں تہے رفیق کے پیچ سی جو پریشان ہوئی میں ہم ہم وہ شراب امین شہین ہی میں ابو کی خم میں جھکتی ہیں نام دست عقدہ کہلائی ہی کا گل کا آج تک یہ حسن اور عشق کے بیڑگیان میں ب پتہ ہی ہوئی باقی لو آئینہ بن گیا</p>
---	--

<p>پہنچا جو شور عشق تباں میں خدا کی پاس شیرین زبان ہی وصف کا اونکی مجاز ہے</p>	
--	--

<p>پہر نہ کیوں عقل ہی انسان کے مذہب نے میں کشتہ تون میری خاک سی کسیر نے میری کروں گے یہاں بہا رہی بخیر نے خاکسار کی ہی گہری ہوئی تقدیر نے</p>	<p>تیری قدرت سی بگڑی ہوئی تقدیر نے خاک پای تیری گریہ نہ سیر نے میچ و خم سی جو وہاں لف گہ کیر نے گریہی خاک قدم سر نہ تسیر نے</p>
---	---

<p> دی زبان شمع اوی او چلی پروانہ واہری پنج تیری ای فلک کج رفتار نامہ پراٹھای کہ دنیا کہ مرثی کوئی سامنی اونچی کوئی بات نہ نکلی تھیں اپنی بایوسی کا اگر حال قلم بند کروں میری صورت کو چھو پکھو تو ہی نقشہ گرا تیری ترکان کے بی لوک کا پرا عکس دھونڈی اس را فامین کو کیا اپنا رخ مجھ سا ہو گا نہ نامہ میں کو ختم نصیب لطف کیا ہوئی اگر آپ کے من مشق ادا آئینہ میں اگر اپنا نہیں نقشہ دیکھا تاب نظارہ نہ ہو نقشہ مافی بگڑے </p>	<p> بگری پروانہ کی اور قسمت گلگیر بنے میں تو یہاں بگڑوں ٹان لٹ کر گھر بنے او کجیات بنی تجھ ہی نہ تدبیر بنے ہم ہی کہنی کی لمبی صاحبِ ثقیل بنے چشم حسرت زوہ ہر نقطہ تحریر بنے چشم مدور او نہیں دیکھو تو تصویر بنے جیسی نکلی کہیں شجر میں کہیں تیر بنے کائناتی کی لمبی سر شمع کی گلگیر بنے خون میں جب تک تجھی میری شمشیر بنے جپ چلی تیر نگہ دل میرا تجھیر بنے پہر کہو کون سی صورتی وہ تصویر بنے کہی کس شکل ہی آپ کے تصویر بنے </p>
--	--

<p> اپنی زلفوں کی طرح نبی بگڑتا ہے جو تو پہر کہان شور کی تجھی مت دی ہے </p>	<p> کہ ہی شہادت رنگِ خاکی ہی دو دو آن ہی ہمارے بندش ہو گئی </p>
--	--

<p>دشت میں کرم کو نہ کچھ رہا کی ہے پتیا ہون جب شراب تو ہوتی ہی تنگی محکوب امین ڈال پھی آپ بال بال کرنا کچھ اشارہ نہ کچھ مہنہ سی بولنا ہر ہر قدم پانگی میں سب ان کی مان شمس الضحیٰ کہوں میں بد اللہی کہوں پہونچی فلک کے اوسط ایک دم میں ہر</p>	<p>اداد ہی تو اپنی ہی کچھ دست پائی ہے کیفیت اس میں کچھ آبِ تعالیٰ ہے یہ حال سرسبزی زلفِ دہا کی ہے یہ ساری خمی آپ کے شرم و حیا کی ہے رقمانی تیری ہی قیامت پائی ہے چہرہ ہی رہتا ہا کہ قدرت خدا کی ہے اونی سی یہ چمک میری آہ رسا کی ہے</p>
---	---

ایشوا سن من من غل اور ہی ہے
تعریف جا بجا تیری طبع رسا کی ہے

<p>کیونکر ہی کہ ہم تیرے عادت وفا کی ہی عقدہ گہلا نہ پروہ تقدیر کا کہے کیونکر نہ ہوں تیرے یہ داغ جگر سے دل کو چرائی لی گیا باق کو خون کیا مارا کیونکر ہی لب سی جلا دیا ان بستیوں کے جوڑی جان لب پر لگئی</p>	<p>اوجھتی مان گھرنی میں باز دوا کی ہے دستی جستجو بھی شکل کشا کی ہے سوچی ہوئی نشا تیری دلربا کی ہے شوخی میں جانتا ہوں ہے دردِ خاکی ہے یہ طراک اپنی ہی اونکی ادا کی ہے سنا نہیں کوئی دہائی خدا کی ہے</p>
---	---

ہر قدم پستی میں بن سیکرو
 تپا ہوں صاگر کی مٹی پر نگال کو
 صد مہی اونچی تیر کی ویاہوں جانکو
 وہو کہ میں غیر کی جھوٹ شریف لائی میں
 لکھتا نہیں ہے دل میرا ملک فیما بین آ

شوخی بلائی جان تیری نقش پا کی ہے
 الفت جو میری دل میں لپکتا رسا کی ہے
 اور زخم اس چہشتی میں شہر قضا کی ہے
 تاثیر دست بوس عاکی ہے دعا کی ہے
 دن رات آرزو اسی وارا بقا کی ہے

شیریں کلامیوں پہ توبن کی نہ جاؤ تم
 ایشوریات بات میں تلخی دعا کی ہے

پوشکو ناسی وہ شوخ بی نقاب ہے
 ہمارے اونکی لب لعل گر شراب ہے
 برس کی چمن میں اگر حجاب ہے
 دکھائی موج فنا جبکہ بحرستی ہے
 جو دیکھنا پائی کف پا کو اور پی روی رو ہے
 چلی بستی میں گریخ کو وہ گل اندام ہے
 ہوا پی سانس کی کالی کی کہیں شمع چراغ ہے
 غلام یہ لیلیٰ و شون کے عشق کا مژدہ ہے

و باکی پانہو خجالت سی مانتا ہے
 تو ساتھ ساتھ یہ طبعی لئی کہا ہے
 تو ساتھ ساتھ کی کہو نہ پیر شراب ہے
 تو پانی ہو کی زمین مہر می حباب ہے
 تو مہر چپا کی سرخ آفتاب ہے
 جلو میں جام چلی شیشہ ہر کا ہے
 جو پری آتو رنگین شہاب ہے
 کہ باغ و مہر می محبت کی خطا ہے

بہر و سہ کسکو ہی اکہم کی دیر کا ساقی	ہماری بزم میں ساغر نہ کیوں شتاب چلے
کسیکے آتش رخ پر ہرگز کوئی دل میں	مزدہ ہی ساتھ میں ہی کی اگر گلاب چلے
نظری جم پادو سکی تو کچھ نہیں پروا	کوئی ثواب چلی نیکی یا عذاب چلے
خدا ہی جم کرے تو ہماری بخشش	بغل میں ہم تو گناہوں کی کتاب چلے

بہت ہی چرب زبانی پہ شورازان تھی
سوال ایسا کیا اوسنی لاجواب چلے

اشک ہاری کی سبب مجھے دم ہون قیدار	نہا نہیں ہو گئی میں آنسوؤں کی تار
جاک جاک رہو گیا دل شعلہ خساری	او ر حکم چھلنی ہو اتیر لگا ہ یار سے
تقری موبات ہی چوٹی کی گزرا لگان	کینچلے لپٹی ہوئی ہی خوبصورت مار سے
پانوں کی انداکو راحت ہی نہیں کم جاتی	آبلوں کو رطبت ہی میری پہرہ نوک خار سے
شکری دل اے وقت ہی سراپا نہ گیا	طایر جان قس گیا پہلی دواع یار سے
وقت مئی کی کہا صیاد کھیل فی بہار	میری مرقہ متصل ہو باغ کی دیوار سے
اک قدم چلتی جو خون و عالم کر دیا	چال نی کیا تیری سیکھا چلن تلوار سے
ملک دل نور نہاں ہی گل گیا میرا تمام	پہرہ بھر پوئی ہی محکواہ دہوان و مار سے
باغ عالم میں تجھ سا گل نہ اور غنچہ دہن	پہرہ آتی ہی محکوبر گل گلزار سے

<p> بلبلین وائیں گے مٹی قبر پر منقار سے جای خط کی تیرا قی میں کمان پار سے ناک میں دم اگیا روز کی تکرار سے چاک و امن میرا سید و شہ زار سے اب ہوا نیکر حلون کا روزن دیوار سے جی میں کچھ پروں میں کچھ چشم گہرا سے </p>	<p> اٹوان یہاں نکاح ہوں کبوتر کی ہیر سکی پہنچی کم سید کو سپر کہو دمام تم کو عادت جو رکی اونچھڑی اونچی نہیں ہوں کہ چین کجھی ہندو پچھی عشق سے ہوں میں لاخاور در دلدار ہر دم سدا وامن ارض و سما روز ازل سے ہی تھی </p>
--	--

مار بکر پتی میں گردین گل دیون کی شور
 پھول چرتی میں تری حبش اشعار سے

<p> برا جو کہی وہ میں اور میرا نصیب ہے ہی اسی سے برا تیرا تبہ صلیب ہے ہی کہ وہ خدا ہی ہی ثانی ہی ہی مل گیا ہی عجب ہم انسان کا نصیب ہے ہی تو او کی غم میں سدا رہتی غنڈ ہے ہی تو منتظر ہیں ہم او کی وہ عفت ہے ہی کہ دم ہوں او کی نصیب ہے ہی </p>	<p> صد و بیلا اور اپہا بہت قیبت ہے ہی چرتی مسیح جو اونچ تو جان ہی اپنی شہ قاضی سے مجبھی گا کس طرحی مجھی گدا کو شاہ جو اکدم میں کہ دکھانا ہے جو چاک گل کا لپان ہی ہی شباتی یوزر شہر ہی و عد ویدار ہنہن ہی گا یہ عمارت شہر کا تیری </p>
--	---

وہ چوہنی سطح پایا جو بلو جان ہو لہ
الہ میرا عدد ہی ولی حبیب ہی ہی

نہو ناشو سی تم ترش و کبھی دیکھو

کہ رنگ ہی ہی شاعر ہی ہی عریض ہی

مہین دل کی پی سی تم کیا خیرا کی میری عرق جو آوارہ آتی ہی ان کو مہین اپنی اور ان کی رنگ چسپ کا نقشہ دل بریاں کی میری قشش نوشون مین مین وز خیر گلی ریکی دم چلتا تو لطف آتا نگاہ ہی کبھی تو کچھ مین میری مین نیتی ل فکیون مہین ہی پرتی مین شب شرک انوی لطف حاصل ہو کر ہو ویا ہی جبے دل و چشم میگوں جو ہو مجھی قتل کی لو تمہارا دل ہو نہندا	گئی دو نو جہان کے شوق فیہہ اضطرابی تو فرماتی مین سب سے صد اہر عذابی اوپر جان خموشی کی مین لا جوابی میرا سہنہ باریک ہی یہ وہاں کیابی مگر فسون میں قتل مین اونسی شتابی قسم ہی مجکوی ہم اوی روکتا ہی برای مین شتابی کی اور اپنی خرابی اوپر مین شرم کی اور مین بچا ہی تو کچھ مین سدا رہی ہی کیفیت گلابی مبارک مجکونا کامی مین کامیابی کے
--	---

براندی پکی کیا کیا شور و کہا تا ہی کیفیت

کہ متوالا ہی پر یاشین پین شیرین س تراپی

<p> ای عشق تیری چال کی ہم کو نہ خبر تھے اپنی توفیق اسکی بہرہ وہ بد گدہ تھے جب یاد تیری زخموں کو کیا ہم فی سحر تھے اس آنکھ کی گہلی ہی تھیں فکر سفر تھے اس شہی و چسپ کے یہہ کو خبر تھے وہ دن جب یہہ پر کھٹی اثر تھے کیا کہی اسی خوبی تقدیر گر نہ تھے رونی تھی قضا و صبا خاک سیر تھے عادت ہی بگڑنی کی تھیں فرما کر تھے کلک میری فکلی ہیشہ پر و شکر تھے </p>	<p> اتنی ہی قدم بیان میری مرنی پر پڑے دل جیسے دیاتم کو ہوئی خانہ خرابے نہ پا کئی ہم فی خبری میں شہ فرت اکدم ہی بیان کی کہی چین نہ پایا اگر عدم آبادی میں چینی جانگی بیان ہم اب ضعف سی تیک ہی ہی آنا ہی مشکل دانشہ میں دیکھی تھیں دل کو گنوا یا مردہ پیری کشتہ حسرت کی جو دیکھا کیون ہمیں مفاواریں دل کو نہ باے کس مہر سی کروں تجھی الفت کا بیان آج </p>
---	--

سینہ کو کیا تم فی ہر تیر مژدہ کا
ای مشور یہہ کیا جزا دل اور جگر تھی

<p> پہر ساتھ گل کی دیکھنا کیا نہ لائیگی دو لہا بیگی تیغ کو وہ اس نہا بیگی مسکن نہ اس میں پہر اپنا نہا بیگی </p>	<p> بن کے آج باغ میں جسم وہ لائیگی ہم قتل ہو خون میں شہی نہ لائیگی گر دہش آسمان کے اگر آج کے گئے </p>
---	---

<p> لکش قدم پہ او سکی لامت گئی میں ہم اوس گلبدن کو دیکھ رہی ہوں گی جواں نظر آئی قصائد فرقت جاناں میں آج کل پیکان تیرا کاجب دل میں آ بسا گر سر و حیران گیتیں شمع رو کی تو ہم کو بھی اونکی ماز پہ اتنا نیاز ہے جہول خزان کے آتی میں دشمن نظر بھی </p>	<p> دھوئی ہی اب کیونہ ماحشر پائنگی گل مثل بو نکل کی چمن میں آئینگی اس مہندی او سکی سامنی ہر گرجائنگی کسطح اس فوق کو گہری اوٹھائنگی پیشہ پھائی جی کو نہ اپنی جلائیگی وہ لاکھ بار بھوین ہم اون کو منائیگی کو چھ او سکی خاک میری پر اورائیگی </p>
---	--

<p> لارہ کائنات ہوئی گا اکدم میں مہنت ابھی جب شور و غوغا دل کی یہ دھوکہ دیاں گئی </p>	<p> شکر ہوتی او امین قائل کے یہ سزا پائی غم سی مل کے عمر گزرے سہاری ساحل کے نہ کہلی عقد اپنی مشکل کے ہم ہی پی روہین اسی منزل کے یہی کچھ دوست ہیں میری دل کے </p>
<p> رقص ہی جاہن میں سب کے ہو گئی کام جان اور دل کے وہ مقصد نہ مانتہ آیا کہے کہیں کیا جیت ناخن تدبیر کے نہر مارہ روان ملک بقا بیکسی رنج و یاس و محرومی </p>	

میری واس کا ہو تو کب تک شیشہ دل ہو او بال حیات وگ کہتی ہیں نکستہ چین مجھے انکھ کیوں ٹہری جلوہ رخ پر صرراہ قیس سی اب تو	روز پشای یہ تو سل سل کے اگیا بال اس میں بل بل کے جب سی مضمون لکھی تیری تل کے پہلی نوری بنی میں اس گل کے پردی اوٹھتی ہیں روز محل کے
--	--

دال دوستور زخم دل پہ نمک لطف آگیا خوب چہل چہل کے

دراز کا کل خدا رہتی آتی ہی یہ کیسی نازی رفتار ہوتی آتی ہی وہ اپنی حسن نازان میں عشق پہ ہم یہ کون سا گلگشت کو سوی گلشن اوٹھائی سوتی ہی یہ کون کتنہ خستہ کڑی جود کہتی اوٹھائی ہو گیا دہم وہ آئی نزع کی گرفت ہو گیا ہی وہ دکن جو میری آہ میں اتر چکا تھا	یہ دل کی چچی میری مار ہوتی آتی ہے کہانی چال سی گفتار ہوتی آتی ہے ہماری اونکی بہتہ کراہوتی آتی ہے فدا ہوا جو ہر بار ہوتی آتی ہے کہ جس کسوت ہی شہار ہوتی آتی ہے یہ نہ پایہ کے جہکار ہوتی آتی ہے سدا عیاوت بیاہوتی آتی ہے کہ اتنے عرصہ ہی بیکار ہوتی آتی ہے
--	---

خدا بچائی تجھی لوگ مرہ سی ایستور

کہ دل کی برجی سی ایک پار ہوئی آتی ہی

پلاسائی مئی گلگون ہار تازہ ای ہی
تو فرمایا کہ کیا ڈری محبت از مائی ہی
کہاں سے بلا وقت میں میری سر پر آئی
کہ مرنے آرزوی تم جو بساری خدا ہی
کہ جن کی کہیں چاہے آفت و بھائی
ہو امانت کہ بیٹھتی تیری دردِ خدائی
تیری گیسو کی کہنی پر میری شکل کشائی
وہاں ل میں ورتے پہاؤ لین صفتی
قریب آیا جہاں کیا میرا وقت جدا ہی
تیری نگہ خانی آں پانی من لگای ہے
تو بولی کہ اس کیسے الفت بھائی
کہ مر کی نشا او کی مدین چ پائی ہے
مجھ کیسے ناز اور اندازی ہو کی سنائی ہے

ہوا کچ چال کی کہنا کیا رنگی ہی
کہا میں نے وفو جو رہی جان لبتائی ہی
کہنا جاتا دل کالی کہنا کو دیکھ کر اپنا
تو کیا پای کی سحر کی تم میں جاو ہی
نہیں معلوم ہوتا حال دل کے بھیرا ہی
چرا کر لی گیا دل کھیری او خون کدالا
نکل جائی ابھی جان پہ کیا پریشانی
غلطی ایک لکھایا دل کا آئینہ کہنا
صراحی روئی ہی کیوں شہم ساع و ڈیالی
نہیں چوں خون عاشق کا بہا جاتا دیوان
جو چوچا میں کیوں مجھ کو دے رہی شک کہ صد
جدا بلاغ دل کو نکروں سنی میری تمام
سوال رحیب میں کیا ہوئی تو خنیا کر

کہانی کا کل کا عقدہ کس طرح اب سخت شکل ہی
 کہ اس کا فرنگک ایشور تھو کو کب سائی ہی

<p>آبرو خاک میں ملی دل کے اس لٹی ہی یہ پہیلی دل کے بات جو مانتی ہے دل کے تم فی پوچی نہ بات ہی دل کے پاس ہی اپنی آری دل کے کس سی کہی رہی پہلی دل کے یہ پہی ہی ایک دل لگی دل کے گر کہی ایک سو سنی دل کے آگ بھتی ہی کب لگی دل کے دیکھنی میری سیکسی دل کے</p>	<p>مشی جب دوستی ہوئی دل کے نہ ہوئی قدر میرے گل رو کو جان پر اپنی مای کیوں بنتے وہ تو دیتا تھا جان تم پر حیف دوز ہم سی میں وہ تو کیا ڈری دین و دنیا سی کہو دیا اس فی تیر مرگان سی او سکی چہرہ دمام جب یہہ قابو سی ہو گیا باہر جو لگائے بچھائے وہ ورنہ کوئی ہمدرد ہی نہیں اس کا</p>
--	--

اور لکھتا ہوں اک غزل ای شور
 جو دہ طبع دیکھہ ابھی دل کے

<p>شوق فی کی جو رہی دل کے</p>	<p>نزل عشق ملی ہوئی دل کے</p>
-------------------------------	-------------------------------

میری رونئی پہ تہقہہ ہی اونہیں دیکھہ لو اک نظر ورا اسکو جیتی جی ایک دن نہ چین دیا اک نظر فی کیا ہی کام تمام جب جوانی گئی چوڑا کرنا تہہ جان جب لی گیا وہ جان جہان اور اب کس سی مدعا نکلے شکر ہی مرتی دم جو وہ آئے جان ہی دیکھی اونکو دیکھہ لیا اپکو دیکھی دل کرو انصاف مرتہا ہی شمع روپہ رات رو دن میں نے چوچھا کہ جہی کیون ہی رنج	واہ کیا خوب کے ہنسی دل کے ہو ہی ہی روادوی دل کے تم فی کیا قدر کی اجی دل کے آرزو ہی تو تھی یہ ہی دل کے اوس پہ پر نی کی چلی دل کے موت ہی پہ تو زندگی دل کے جان جب ہوئی مدعی دل کے بات بگڑی تھی اپنی دل کے یہ ہی حسرت نکل گئی دل کے ہم سنیں یوں بری پہلی دل کے یہ تو اب لے لگی بری دل کے ہسکے بولی کہ ہی خوشی دل کے
---	---

نہ سنی اوس فی وہ بیان سی ایشو ہم فی گو داستان کہی دل کے اب آئی ہی رہات کہنا کالی ہی چھا ساقی فی اوسنی پہلی پی کی ہرا

<p>تیا بچھی دیکھ کر کی تیا بچھے بچلے اس موسم برسات میں سچ جان پہنچی دل اور بچے چین ہو جا کی چین میں دل لگی وہ پر انگہ ملا فی لگی جھسی ہی ابر کار و راج گہنا جھوم رہی ہی</p>	<p>نالوں کی میری طرز پر سپہاؤڑا کے برسات نہ ہو کسی ہی یہ تیری خدا کے کوئل نے ہلا دروہری کو کس سنا لوہور ذرا دیکھنا دیدہ کی صفائے کن ہونوں میں کے ہی قہر سے جدا</p>
---	--

جو چاشنی در محبت سی ہو محروم

کیا جانی گا وہ شور ہلا پت پرائی

<p>جھاسی چاہی نچا ذرا وفا کر کے ہوا میں عشق کی حق سی اوفا کی تہ کی تھی کعبہ تجا نہ کی سفری مگر دکھائی کوں مکان کے ہی انہی کیفیت مریض عشق کو مٹن نہیں شفا ہرگز ملا نہ بوسہ شاکی کو مہنہ رہا اپنا تیرا شکری فریاد ایسی جینی سی ہوئی میں باد میں ہم اوس صدم کی آہ</p>	<p>تو ملی گاتھیں کیا ہلا برا کر کے نہ باز آئی مگر تم کہی جفا کر کے تہوں کا گہر میں پایا خدا کر کے ملا کمان باندی کو آشن کر کے خدا یہ چور و بیل کو تو دعا کر کے خجل ہوئی میں بہت اونی اتجا کر کے خدا جلا نہیں باری جدا کر کے غار یہ تیری آواز نہ ہوا کر کے</p>
---	--

دل اور جان کو جب نذر کر چکی اون کی
جین کی آگ کو پر شور سم ہی کیا کر کی

و کہا کر حل کیا سستی سی عمر بیان کوئی
گسپا کو تو پہلی ہی خون کی نذر تھی
ذرا بڑھ اوٹھا کر اک نظر اسکو ہی پہونو
رہائی عمر بہا بام کامل ہی نہیں ممکن
و مان تو کہوں مابون لٹکا ایک لٹکا
پڑا ہی خواب میں جسے نظروہ ناو لٹکا
مجھی اب خبر جان کے چہ نظراتی نہیں کل
کہلے یہ انغم کہو نکر مر اخو بی طالع سی
سرتپا ہون لابی آب خوریا وقت میں
غز کہ قیبت ختم جگر کا کیا کہوں اٹل
ہجائی کم نصیبی کا اثر دیکھو ذرا ہدم

بسی ہی رات دن کوئی اوٹھا سختیاں کو
اوڑا کر لی گیا و اس کے ہی اوٹھیاں کو
تمہا رنڈ کو کہوں لایا تپلیاں کو
کہ دل کے پانچ نو میں پینا گیا ہی ہریان کو
یہاں دن لگا جاتا میری تھیاں کو
چوٹا ہی گرین چوچکی نر چھیاں کو
کہ دل میں سہی پھی لایا ہی نیکیاں کو
چرا کر لی گیا ہی میری کنجیاں کو
گیا و کہا لاکر کانوں کے اپنی چھلیاں کو
نہا کے جسے وال سپر گیا ہی شیشیاں کو
و ساوان کے عوض دتیا ہی تلو گالیاں کو

شال برق دل تپا کہو نکر نہ شوا نیا
و کہا کر حل دیا کانوں کی جسے جلیا کو

<p> نہ کیونکر تیری خاص و عام میں تو میرے تہا را جذبِ دل بہانے تاکے محکمہ کی لانا یہ سنگ سیاہ زات گردش میں رہتا سوا ہوں ایک شب سا کی لٹین یہ نہایت کہ جو وصل کے تقریر اویں دلی کرتا ہوں وہی اک سنگدن کے رحم میں جا ہوں اوانہ او نہای کتک سنگ تم کیا سخت کل یہ بہ سید کہ سید میرا پتہ ہی کھلتا ہی وہ سیر کی انگوٹھی زیب بخت خنای ہی عیان تو خدا سنگ تجا نہیں ہی کہو </p>	<p> کہ سی کہ میں اب رگِ حین ہی تیرے مثال کہ یاد دہی گئی تاثیر پتہ یقین ہوتا ہوگی کچھ نہ کہ تصویر پتہ لگا دیری مرقہ پر کوئی تصویر پتہ تو فراموشی میں پہلی کہہ دو اک تحریر پتہ میری پانوں میں جو چاہی رنجیر پتہ کہا نہی ہی جہاتی عاشق و گمیر پتہ تیرے جہاتی بلا شک بہت پتہ کہی ہی بچہ قدرت کیا تقدیر پتہ نہ پوچھیں کہیں کو اعلیٰ تصویر پتہ </p>
---	--

نہیں جانی ثبات اس شورِ اتر خاک ہونا ہی
 کریں دو دن کے چنی رچت تیرے پتہ

<p> جان اوسق اگر جانی تو وہ جانی ہی اسلام نہ نفون کے ہوا رہیں عاشق حو کہ مارا نہ شب ہر مر آنے </p>	<p> اور دل جو فراموش وہ فراموش ہی ہو جانی سلمان تو مسلمان ہی بیشک نہیں ہی ہر شے ہی ہی </p>
--	--

<p>سوچو مل کا اتوار تو حاضرین دل جان قسمت سی مل کرتی ہی اس طرح کی عزت آئینہ سی چہرہ پہ اگر دیکھ لوں نصین گاتہ آئی جو فریاد کی شیریں تو جوی شیر ہم مانگ کے بوسہ کو ہوی اونی شیمان</p>	<p>یا جاوے ج بوسہ تو سزا مانی ہی اچھی گاتہ آئی جو اوس کی تو دریانی ہی اچھی حیرانی ہی اچھی ہی پریشانی ہی اچھی جسطرحی ممکن جو عین لانی ہی اچھی جب بیکیا تو یہہ شیمانی ہی اچھی</p>
--	---

اب بندھ میں لو بند ہوا شور سخن کا

جب رہو اسکی تو سخندان ہی اچھی

<p>کو بہتی ہے جو دم کی کیا زور گہنا سانوں کے باغ ہو آب ان اور گل اندام ہی ہو خون عشاق ہی شرمندہ اوسکی آگلی پانی خجل میں بہہ گریٹ ہی ساری بہر آج تو کالی گہنا سر پہ بلائی میری کوک کو دل کے کہیں شو پیچھی کا کہیں ابرو باران میں کہیں پی کی عجیبیت</p>	<p>ہجر میں دل کو گہنا ہی ہو اسانوں کے تہازہ دل کرتی یہہ یاد صبا سانوں کے رنگ کیا لای ہی تہون خناسانوں کے روپ کی ملائی ہی کیا آب ہو اسانوں کے کرتی ہی کل کو یہہ جٹ پٹی کیا سانوں کے سو روپ میں کہیں دیکھ گہنا سانوں کے رنگ لاتی ہی ہی ہون باسانوں کے</p>
---	---

کان میں شور کی آواز صلو آئی ہی شور

گاتنی ملہاری اک ماہ نقاسانوں کے

<p> پھر عرض کیا ہی کہ کس فرقہ یا ملت کے یاد آئیگی و فاجبت مذامت ہو گے حسرت غم سی ہیں نہ نہیں جلت ہو گے بچ کی تھیل ہی تجھی راحت ہو گے لیک ہم تم کو بری فر کی عداوت ہو گے بی نشان ہو کی او دھڑپنی کئی بھٹ گے خاکساری میری بھی دولت ہو گے آپ سا دیکھ کے اوسنیں نہیں حیرت ہو گے ہمیں پکھن کے بیان کسی فرصت ہو گے آہ و نالہ کی اگر ہم کو اجازت ہو گے ایسی سوسنی میں اگر خاتمی آفت ہو گے پتری زبون کے اسیرین ہلدت ہو گے ترک ہوگی جو یہ عداوت و عداوت ہو گے دیکھی رجم پہ کب شتم غمایت ہو گے </p>	<p> ناتوانی سی نہ فرماؤ کی طاقت ہو گے میری آخری تہیں گر چہ سرت ہو گے صحبت غیری اگر تم کو نہ فرصت ہو گے شکوہ ہجر کیا اوشی تو فرمانی ہو گے مجھ کو تو ہو و جفا سب میں او تھانی منظور سچا ہی سانس کا تھار جو سنیہ یہ دھام کوئی اکسیر نہیں اسکی متقابل ہرگز دیکھو آئیہ نہ دیکھو میں کہی دیا ہوں روز ششتر زادیدار ہوا ہی تو کیا ابھی اس گنبد گرد و نکو ہلا دینگی جسم تیری گیسو کی خریدار ہوتی ہرگز نام پر گزرنے رنای کا کہنی لینگی جسم ڈکی ناصح سی نہ ترک محبت ایدل دیکھو میری طرف مکتی میں نہ کسرن </p>
--	---

زلف محبوب کا مضمون کوئی باندہ ہی شور
اس سی کیا خوب سا تیری طبعیت ہو گے

جھاسی ہم ہوئی عاجز تہا ہی خونہ گئی	کہہتی سیدی را تیری گفتگو نہ گئی
وہ چکون میں راویتا تجھ کو غنچہ دہن	بہلا ہوا کہ صبا او کی پاس تو نہ گئی
ریا کی سجدی کا وہ پہلی وضوی خاک	مٹانہ مانع پہ راہ شست و شو نہ گئی
ہماری روئی آخر او نہیں نہا ہی دیا	بلاسی آنکھ گئی اون کے آبرو نہ گئی
پہ اشتهار کہ مرکز کہلی بہن آنکھ میں	تمہاری دید کی آنکھوں کو آرزو نہ گئی
ہزار چوکوں اوسنی را یاد سی تیری	صبا خاک میری لومہا کو بوند نہ گئی
مریض ہجر کی تیری ہی وہ بری حالت	قضا ہوئی بلکہ کی حال اوسکی روبرو نہ گئی
نہرا مار کی سر شانہ ہو گیا عاجز نہ	مگر کچی تیری ہی لفسج کچ بوند نہ گئی
و کہائی گلشن تیری بی ثباتی جب	نخل کی گل کے بدل پہر پہر نہ گئی
تیری مرض کے بچنی کی اب امید کسی	کہ اوسکی مہر سی دوا لکے ناگوار نہ گئی
شکیت و تاب تو ان اس دل سرود ہی	پہہ سب گئی مگر اسید یار تو نہ گئی
ہماری خاک میں ستر اندی شامل تھی	کہ قبر میں ہمیں حشر نہ ہو نہ گئی

پہہ سب کی واسطی ایشور شور کرتے ہوں

کہ جان جانی پیہی اوسکی جستجو نہ گئی

غزل در صورت حال قحط سالی سال خشک ع

گلستان جهان میں کیا خران گل کھلایا ہے	کہ ہر برگ شجر کو عفرانی کر دیا ہے
گرائی خشک سالی کا الم اور شور و آہ	یہاں تک کہ عالم فی ہر ہی غل مچایا ہے
ہر شاخ و پتہ پر ابر باران نہ کا یہہا غش	کہ اعمال و بی دنیا کی خدا غصہ میں آپا ہے
زمانہ رات دن قہا ہی اور آسودہ نہیں آتے	یہ خشکی ہی کہ شیم ارب تک قحط و نیا ہے
کہ دہشت دیکھ کر عالم کی مطلع صاف تنہا	غبار اونی و اعلیٰ کی مریوں تو چھایا ہے
خدا کی گہر میں کیا قلت ہے و کچھ وار جوتے	کہ انھوں تک کا پانی بھی لا آسوی کہایا ہے
ہزاروں فوہ لڑی گئی پانی نہیں سا	گہا کی نہ گئی کیا کیوں جاگو گہایا ہے
گئی برسات بجا و لہر سارہ ہی اپنی	مرا عیش و طرب قحط فی مل ہی اوٹھایا ہے
و عاین مانگے کہ جہ میں اوس سچ میں ہو	اجابت کا حکم اوس سے ایک کوئی لایا ہے
جگای آب و خور ہی نہ چل خون گشتہ	یہ فکر قحط سالی مرہ سب کو چکایا ہے
غریبوں پر جہہ دیکھ کر دم تا نہیں دہن	اور اوس پر پیکے چکرنی کیا گہر پھرایا ہے
نمیداروں کے جان بن گئے ہی غوری کھو	کہ ہر دم خوف نہ سرکار کا دل میں سما یا ہے
ہزاروں گنہ گار میں سنی ہی نہیں دشت	نمیداروں کے ہسار نے خاک اوریا ہے

<p>کسانوں کے یہ حالت ہے کہ دن بھر وہ چلنا کوئی کوئی چلتا ہی کوئی بولہ لگاتا ہے خدا کچھ رحم فرمائی تو ہوس کا لعل جان غرض اس رات کے بات پانی سخت شکل ہے اسی فوس میں تیرا دل مایہ نیست ہے اتنی بہشت میں تیرے روزہ پہ پہاگلی گلشن میں پریشان ہونہ ہرگز ادنیہ کر تو شور و راتنا</p>	<p>وہ اوپر پہر کی شکل میں لایا سو کہا گیا لشکے فی اوین پانی سی تیرا ترنایا ہے وہ نہ کال اب دنیا کا سید ہے پر آیا ہے کہ غم سی پانی پانی ہو دل جان پر لایا ہے کہ رات تو شور اسکا خدا کو یہ پہا گیا کہ لشکے جاکی پہر سو تری کا اکثر آیا ہے کہ تری سر کی اوپر حضرت عیسیٰ کا سایہ ہے</p>
--	---

مگر اب چاہی تو بہ خدا سے دلی بھگت ہے
کہ تو فی عمر کو اپنی گناہوں میں گویا ہے

<p>قصیدہ رح عالیخاندان نامور و راجہ خباب فیضیات سطور زبان حکیم امیر علی فصاحت جاگیر دار و رئیس گوالیار و ام شہتمہ و نوالہ سنگ کو پہرہ شد کہ تابی پانی آسمان مدنی رنج و الم رہتا ہی اہل درد کے لیا کروں دوں تیری اس مہر کے نقل میں شعہ خورشید تابان میں نہ چھوڑا ہوں</p>	<p>آجین پتراتی بن سیر و لیکر اسکا سا و کہہ کے دینی میں تیرے ہی ہر دم گمان کیا کروں تیری گزشتہ اب اسکی بیان شعہ خورشید تابان میں نہ چھوڑا ہوں</p>
---	--

<p> دوم میں اوج تخت کو زیر میں کردیتا ہی کلبہ خزان بگا میرا سنی مای مای یعنی ہمارے مہلک میری گہرین دینی اس ریشہ کا لکھوں انشور کو نوکر حال ضعف مہر طرح تدبیر میں جان دین کو کوہ چکا تہا اسی رخ عالم کا مبتلا میں روز شب دیر کیوں کہ تا ہی ام ریشہ ہا کیوں تو سرگون گو الی کہی میں جسکو خطہ یونان ہی ہ میر علی خان اوٹو کہتی میں ہا ہر خاص عام اب لکھوں ہر یک مطلع میں ان کی شائین </p>	<p> گم ہی کردیتا ہی یہ نام فلاں بن فلاں کردیا دوسال سی مجھ کو سر اسریم جان الامان بانگین میں اون کو دیکھ کر سوجھان ضعف سی میری قلم کی تو کہیں خوش گمان پرینا پا کچہ اثر کا آخر شش نام و نشان غیب سی پوچی ندا کا تو نہیں ہی گمان جاوے کے سمت اور دیکھ کچہ راز بہان میں حکیم اوسمیں ہی حلق اسطو زمان خیکے قیض و خلق سی ہوں سارا جہان شور چایکا جسکا سنتی تانا اصفہان </p>
---	--

<p> خلق اور اخلاق اور دست شفا کا کچہ بیان باغین بسوس نہیں کر سکتی باغین بیان </p>	<p> صفت اسم مبارک بقید حروف </p>
<p> ہی ہی یار خدای سفتی و جہان یای ثانی ہی پوچی ہا یو ہر ہی کسان </p>	<p> ہیں الف سی ہا رطو میم سی بل حق عین سی عالی نصیب لاکم لقمان ہر </p>

نمی ہی میں خلاق طبع اور لطف یار
 تو مرضیہ کو مانا چو پناگی کر دینی جو
 جسکو چکی خاک کی کرتی میں دل ہی عطا
 تجربہ وہ اور وہ شخصیت ہر درد کے
 اگر کہوں بھائیانی اوکو میں تو ہی بجا
 جسکو مفرد لکھ دیا نسخہ وہ اچھا ہو گیا
 سوش ال اور جگہ اور وہ جو جاتی ہی
 شہید ہے نہ فی او کی ہو ک کا باندہ وہ نہ
 دق ہوئی یا سئل کہی جاتی نہیں ہم عا
 فیض کے قضیہ میں کہی میں وہ این مشیر
 جسکو وہ فیض ہی نسخہ لکھا دیکر دعا
 میں مرض خونی جہا نہیں خوف و کسی کہی
 انتظار حکم تقدیر میں ہی ہر خطہ شفا
 الغرض یہ کہی ہو چکا یا مرضیہ کو وہ میں
 پھر تودہ دل تو چہ کر کیا او کا علاج

نون کے بناض او کی مثل دنیا میں کہان
 حکم خالق اسرار کو پہر تجھ پر عیان
 حکم وہ لکیر کا کہی ہی کہو امتحان
 سیکھنے آتا ہی جالیوں اس فنی ہر زبان
 بلکہ یہ سدا ہوا تقوان اول ہی گمان
 اور کرب میں انہ چاروں غنا صر کا عیان
 وہیں کہ ترص طاشی یہ آب بادیان
 اشتہا ہی ہو گی شہنم غذائی آسمان
 اوشی پر دق کو پہر پہا میں سول جان
 میں نہ ہر شہریت سفوف او کو سد اور دربان
 عمر ہر او سکورا ہر جان کا امن و امان
 ہی بجا او کو کہوں جو عینی آخر زمان
 دست تہ سانی او کی ہی صحت ہر زمان
 دیکھہ حالت غیر کو کی کہی وہ مہربان
 چرخ فی ہی کہو کہ ترف میں او کی زبان

یعنی خوشی و لکھی اور وہ کیا دل علاج
 بنضیر جہدم ارادہ ہاتھ رکھنی کا کیا
 زندگی پائی سر و جب مریضہ فی تمام
 جسکے حکمت سیسی و بہین کیونکر ہر اوس
 پین و امین و عامین کی تاثیریں کمال
 جیسے کہ ہوئی ستائشیں کسی امید او
 اب کچھوں کو صنف کچھ اخلاق کی اونکی ورا
 کتنی ہی میں اخلاق کو وہی ایک کچھ علام
 غالب کیب لفظی میں نہیں حرف فضول
 اور زبان شیریں ہی شجری کچھ کم نہیں
 دیکھ کر اوصاف اونکی راجہ صفا کی بل
 پرو عامیر خدا کی توبہ ہی دوستو
 اور میر املا کی پوچھو وہ یہی بعد از فنا
 کیا تمنا ہی اسکی کروں جسکو میں عرض
 اس لئی کر دو قصید کچھ دعا ختم شور

جسکے شہرت ایک ہی از زمین تا آسمان
 خود بخود بیمار یوں کرو یا اپنا بیان
 لکھ دیا خط غلام شوقی او کو وہاں
 تہام کرو ستارہ اعرش کے باشندگان
 قوت ایک صغیف طاقت ہر ناتوان
 ذرہ ناخیر کیا جانی کمال آسمان
 نام بجای میر جس کے یہاں اور وہاں
 صبح سی شام ہر پہاڑ و دریا پسین
 زمین میں آتا نہیں ہر کی حرف ایگان
 کتنی ہی جو طہریں میں پہلا دیکھا کہاں
 بخش دی جاگیر کو اور برای نقل و بیان
 دیکھ لوں میں اگر وہی نہیں نہیں بیان
 ہر کون کے واسطی وہ اونکی خاک آستان
 خیر کیا ہی نہ دنیا یہ پیش عاقلان
 کس بیان بات کی پوچھی مور ناتوان

تا کہ تاج و جهان میں باد اوریا مسج	منجھ جی تک میں اجر زمین و آسمان
دوستوں کو اول کی تواج سعادت ہو نصیب	خاک و لت چھاتی و ایم میں سب شمنان
قصید تہنیت بار و بار خوش خطاب شہنشاہ ہند خبابہ ملکہ معظمہ	وام سلطنت ہا و ملک ہا صنعت شمع شمع عیسو و جبری و ہمتی
بہ پیر انجبت یاد شہنشاہ ہند بہ سلامی کو آہی پیش نظر بہ تیر نام روشن چون آفتاب بہ ہوی لا روین گورنر جهان	بہ خدا ظل گستر شہنشاہ ہند بہ پیر خوشید خا و شہنشاہ ہند بہ توی وزہ پرور شہنشاہ ہند بہ بنی فخر اکبر شہنشاہ ہند
۷۷ عیسو ۱۸	
بہ پیر و بار شاہی او ہون فی کیا بہ کہ شہزادی نامور دی وقار بہ زیارت کو گلزار میں گہری بہ سکندر کی او کو شہ پہرہ دون بہ وامن او جبر میں روشن دروس	بہ نہ کیون خوش ہون شہنشاہ ہند بہ ہون اب مقرر شہنشاہ ہند بہ پیر و جہنور شہنشاہ ہند بہ وہ رنگ کند شہنشاہ ہند بہ منجھری ان پر شہنشاہ ہند

۱۰ فلک پر گپای پیر روشن خطا	۱۰ که بین شاد و اختر شهر شاه هند
۱۱ فلک فی کئی تنگی در بار پر	۱۱ ستاری تپا و شهر شاه هند
۱۲ فلک به هوا بند کاب و مانع	۱۲ بی انگش پیا و شهر شاه هند
۱۳ خدا ایچ دن پی و کپا و چین	۱۳ که لی هفت کشور شهر شاه هند
۱۴ به منور سامطع لکرون اور پی	۱۴ که به سب بزر شهر شاه هند

۱۲

مجموع

۹۳

۱۰ بی اکبری اکبر شاه هند	۱۰ سکندری تهر شاه هند
۱۱ هوای نهوشن ایسا کپی	۱۱ هوای نام اور شهر شاه هند
۱۲ سب آئی زمین هندوستان	۱۲ که حکم سر پر شهر شاه هند
۱۳ کیا صرف لکرون کور بارین	۱۳ بی کان جواهر شهر شاه هند
۱۴ نه کون به حیت تری شادمان	۱۴ که گرم تیرا کبر شهر شاه هند
۱۵ عدالت کے انصاف اور عدلی	۱۵ بین مورد قهر شهر شاه هند
۱۶ نیکون عدل مشهور بهندین	۱۶ که بی داد کتر شهر شاه هند
۱۷ که درین سیر فوجی کیا صفت	۱۷ به مجلی بی لشکر شهر شاه هند
۱۸ شجاعت گامی حال سب عیان	۱۸ بی لرزان غلط شهر شاه هند

۱. ملک کهای چکر شهنشاه میند	۳. چاکسج بران کی کردیکپای
۲. به که ی سبک بره کر شهنشاه میند	۴. به گنبا جایی ای اور شاپکا دل
۳. به مشرفی اور شهنشاه میند	۵. به جهانی تری جنگ مشهوری
۴. به که مین سبک انظر شهنشاه میند	۶. به کروں کیا صنعتی صنعت کی مین
۵. به تجوی سب مین انظر شهنشاه میند	۷. به قانوں عقل و کمال و خرد
۶. به ایسا تو کر شهنشاه میند	۸. به گدا کو کوری شاه والا تبار
۷. به ای ماه منور شهنشاه میند	۹. به نکون روشنی سنبولندن مین
۸. به گرمی سراسر شهنشاه میند	۱۰. به سراپا عنایت گور زری بیان
۹. به که فضل تجوی شهنشاه میند	۱۱. به دعا ہی ایہ حق ہی ان اموات
۱۰. به یہ زر کار ساغر شهنشاه میند	۱۲. به لبالب می عیش ہی بو تیرا
۱۱. به وہ کونسل کی مین شهنشاه میند	۱۳. به ہمیشہ مین خوش و خرم تری
۱۲. به سنان اور خنجر شهنشاه میند	۱۴. به مدد کی جگر مین ہی مین نون

۱۵. پی مدر لایا قصیدہ تیرے

۱۶. یہ شور سنور شهنشاه میند

رباعیات

آئینہ کی مثال جہان کو دیکھا	صورت گر آئینہ جان کو دیکھا
ہر شکل میں ہی عکس تیرا جلوہ نما	کیا خوب عیان اور نہان کو دیکھا

دیگر

کعبہ میں تو صدق و صفا کو پایا	تجارت میں ناسا اور ادا کو پایا
حاصل ہوا کہیں سی و لاکھ مقصد	جب خودی میں ہو خدا تو خدا کو پایا

دیگر

اول کو جو دیکھا او سکھائی پایا	پیر تیرا عزم نہ زندگانی پایا
جی کہو نہ لگی شور کا اس شمع روشن	جس نقش کو دیکھا اوی نہانی پایا

دیگر

کچھ تیرا غم نہ ای جو اپنے پایا	سرماز و ماتج زندگانی پایا
جی خاک لگی شور کا اس گلشن میں	جو چہول کہلا کو سیکو فانی پایا

دیگر

کیا ہی جو ہر اک نقش و لار دیکھا	ہر شکل و لار کو دیکھا دیکھا
آتش و دھواں جو ہر جگہ تھا	آتش و دھواں کو دیکھا دیکھا

دیگر

دوم مثل ہوا ہی تنکے مانند حباب	جو نقش ہی اس بحر میں نقش آب
شکوہ کروں کس کا اور تمنا کس کے	اک دم ہی کا شوق عذاب ثواب

دیگر

بچہ کام نہیں گبرو مسلمان ہی ہیں	ہی کفری کچھ بحث نہ ایمانی ہیں
ہشی کی لٹی ہو پروہم میں بکسیان	اک دوسفر کرنا ہی پھر یہاں ہی ہیں

دیگر

مشقوں کو دیکھا تو فاداری کم	عشاق کو دیکھا تو عکس خای کم
انقصہ جو غوری جہان کو دیکھا	عیاری ہی عیاری اور یاری کم

دیگر

جنگ ہی شباب سازگار دولت	ہر قصر میں سو نقش و نگار دولت
پیری آئی تو شور صاحب پر کیا	سبک مین مل گئی بہار دولت

دیگر

دولت فی سعاد و جنت کی تو کیا	طلعتی مسعدت کی تو کیا
پیری میں نہیں فائدہ کچھ ہی شور	دنیا فی موافقت جو کی تو کیا

	دیگر	
<p>دانه کاهی لطف آورنده پانی کامزه تارگت هویشگی جوانی کامزه</p>		<p>پیری مین ہی خاک زندگانی کامزه وہ سیکشتی و دوق کہان ہی شور</p>
	دیگر	
<p>اب پیروی تو میں نظر میں محبوب خبر گریہ یقینی و صبر ایوب</p>		<p>تہی عہد جوانی مین ہر اک کو مرعوب غخوار را کوئی نہ اینا ہی شور</p>
	دیگر	
<p>پیری آئی تو پیر زوال آیا و اہ جب کچھ نہی ہم تو خیال آیا و اہ</p>		<p>جب نہتے جوان کچھ کمال آیا و اہ ایشور پہ نہی ہی اک خواب خیال</p>
	دیگر	
<p>ہوں شربت ویدار کا پیاسا افسوس کچھ ہی نہ رہا پس اس سا افسوس</p>		<p>شکین نشینی نہ دلاسا افسوس غارت کئی فرقت تیری صبر و افسوس</p>
	دیگر	
<p>ہرچ میں بس دل کو لیا ہی لٹکا کیا خوب تیری بات لگا ہی لٹکا</p>		<p>کیا وصف لکھوں لاف سیکھ لٹکا ای شانہ نہی قسمت عالی تیری</p>

	دیگر	
وقت سہ پہر وہ صدم آیا دن کی ہونی کا فکر تھا مجھ کو جذبہ دل نے اپنا کلم کیا کہول کر زلف وقت شام کیا		
	دیگر	
آہ کرنی میں کیا خرابی ہے آخرش کہتی ہیں قدر انداز گو کہ سنگینے میں وہ پیتا ہے لگ گیا تیر ورنہ نکا ہے		
	دیگر	
لگایا ماتہ چہا لے کو تو بولے کہا یہ جو رگراتھوں کو اپنے تو کچھ ای شور دیا نہ ہوا ہے قسم بھی جو میں فی کچھ ہوا ہے		
	دیگر	
زندہ کو تو دم میں ماری یہیت لوقصہ ہی پاک کر گیا وہ مسیح مردہ کو جلانا اوسکی اگلی اکبات تھوکر میں ہوئی مریض چہر کی بخت		
	دیگر	
جی اپنی یہ تیری سسٹا الکن لی بس مان خدا کو دل چہا تھی پر ننگ پر جو کہ شور مانگی اوسکو دیدے ہم فی تیری غم میں کیا ہی پیلے		

ان اپنی گناہوں کا جو لکھا کیچی	جو کچھ کہ سزا ہو کیا پر کیا کیچی
سرمایہ بخش ہی حب کا بلند	ایشی اوسی پہر پہر و سیا کیچی

طفلی میں تو گھیل دن گنایا ہم نے	اللہ کو جوانی میں پہلایا ہم نے
پیری جب آئی پہر تو شو صاحب	جز مرگ خاک پہر نپایا ہم نے

وہی ہیں ہمیں بالائری جھوٹی	اکان تری گنتی ہیں یہ جھوم کی
ہی چاند ستاروں کی سی کیا چھوٹ	جھوم رہی پرزاد کی میں جھوم کی
سہرہ شادی کھدائی بخوردانورالابصائی احمد خاں محمد بنی اودھا صاحب کیل علیہ	

سریو شہ کی مبارک ہے زرافشان سہرا	جلوہ حق بھی ہی یہ نہ بایان سہرہ
جب تھیں دو لہا کا بنا بیان سہرہ	مہر کہ شیاون کا سبدا ومان سہرہ
لانی ہر رنگ کے پہو لون بنا کر مان	نخ یہ نوشہ کی کہلا شل گلستان سہرہ
یہ وہ سہرہ کہ ہر باغ میں قریف کے سہا	بلبلین گنتی ہیں بیل شادون سہرہ
نیاز احمد کی تو سر تک رسائی پائی	برہ گیا دیکھنا جون کا کل بچان سہرہ

<p>مخت شاهی پیلوس آن جو دولاها کا پا لعل کو ہری بنا کر جو سجایا اس کو ہی خوشی کی یہ دعا خالق اکبری ام</p>	<p>فخر اسو علی کرتا ہی فراوان سہرا ماہ و چوسہ سی و افزون بہ در شایا سہرا نرم شادی میں ہی سرو مان سہرا</p>
<p>شورنی ماتہ ملا دولاہا سی خوش ہو کی کہا لومبارک ہو تمہیں ای نہ تانان سہرا</p>	
<p>سہرا دی ہو نور چتر پٹوار نور الدین خلف محمد نور خافضا وکیل عدالت علی گڑھ</p>	
<p>سہرہ دولاہا کی زندا شیا جو سجایا سہرا جو رہن جنت سی جی ہو لون کا بنا کر لائین کیا بنا مہر ہی سبزی قمری بی شک چرخ انجم کی لگا کر نی چنہا و اس پر سلک گوہری بنا کر جو سجایا اس کو خوش بوس سہرہ گلشن عالم میں پور</p>	<p>شعاع طور سے نظر آیا سہرہ اپنی جامہ میں بہر پولا سما یا سہرہ اپنی ماتھوں خدائی یہ بنایا سہرہ کشتی ماہ میں جہاں لگایا سہرہ کہکشان کو بھی اوجاں بہا یا سہرہ بلبلوں نے خوشی اوزاری لگایا سہرا</p>
<p>شورنی ماتہ ملا نوشہ کی واکدی کہا لومبارک ہو خدائی یہ دکھایا سہرا</p>	
<p>سہرا دی ہو نور الدین شہر خلف طاس علی صاحب دہشی کلکراج او طول</p>	

دی رہا ہی رخ پر نور ہو بس ہرا	لائی نوشہ کی لمی گوندہ کمال ہرا
بستی بستی گیا نا گوشہ دامن ہرا	سرفرازیت جو دو پہاڑا نیا کلا ہرا
بیٹھا جب بندہ کی دولہا موعہ دلہن ہرا	چاند سورج فی سلامی ستاروں کو دیا
انی جامہ میں سمانا نہیں بن ہرا	دولہا ولیم نہا بلین دلہن سے اوکی
سب گے گانی بدل انی گم آنگن ہرا	دھوم اس ہرہ کی الورین گئی ہوئی
تو نظر آیا ہمیں غمیت گلشن ہرا	نئی گلگون کا چلا دور جو مجلس میں لا

شورنی پاپسی دولہا کی خوی ہو کی کہا

لو مبارک ہو تمہیں لطف کے خزن ہرا

تاریخ وفات جوزف اسمٹ صاحب بیس لکھنؤ خبت آرام گاہ
 گئی جوزف اسمٹ نامور جو جہان فانی کو چھوڑ کر
 تو ہمیں نشاط کا جل گیا کوئی دل کو پاپوسی مل گیا
 کبھی سال طبع کے روزنی کیا فکر خوب جو غورنی

کہا بلبل دل شور نے کہ نصیب باغ بہشت ہوا

قطعہ تاریخ وفات ملک الشعراء فصیح القضا و زارجمین صاحب علی رحمۃ

رئیس میرٹھ استاد مولف دیوان غدا

دارالنبی اونیہ کی اوستا وقت کا یاد آتی ہیں اونکی عنایات اس لئے اشعار بی نکستی ایشو کرتی ہیں	تہا جی کا نام خزن حمت رحیم بیگ سوان روح ہی غم فروت رحیم بیگ سغنی و اعظمی ماتم صلت رحیم بیگ
---	--

پیامی جو میں فی سال پی یادگار قبر منکر نکیر و بی ہی تربت رحیم بیگ
--

۹۲ ہجری ۱۲ انصا

مرزا رحیم بیگ کی حرفی پہ شاعری اک عمر کہوئی خون جگر کھایا اونی تب تہا نہ کہ سنج صاحب تحقیق و نمک ترس اور شاعری او کو تناسب تھا اس قدر افلاک نے جہاں انہوں کے سامنی	روتی ہی شور کرتی ہی کہتی کیا ہوا پایا تھا محکوم نامی ہا ب گیا جدا وہ کیا ہو کہ طفت سخن ساتھ لی گیا گر شاعری تھی جسم تو وہ اسکی جان تھا افسوس اسی شاعر کیا کو کہو دیا
--	--

تاریخ عیسوی کی ہوی شور جب کہ فکر جان پہ غضب بادل پر شور فی کہا

قطعہ تاریخ حلت جنابہ معظمہ مدللین پیش صاحبہ ربیبہ علیکرہ وہ ہی تو خشتی ہیں دنیا میں اور دین میں	اجکی کہ فیض بخشش موم خشتی ہیں
--	-------------------------------

میر تقی میر نے تہمینِ سیر کو یل | عیسیٰؑ کے مہرانی انکی نوشت میں

تاریخ کا ترود تھا جب کہ شور مجاہد کو

ناف پر لعل اوٹھا باغ بہشت میں

تاریخ وفات مرجع کار خلاق از بس لایق و فائق دوست پروردگار گستر
مخزن اخلاق یگانہ آفاق ششی نصیر علی صاحب مجلس یانی بیت

دُشمنی کلکیر لاشافی صانع میر ہرہ غریق رحمتہ

اک شور جسکی خلق کا سار چہا میں ہے	ششی نصیر علی کا ہوا انتقال آج
چرا اسیکا ماری کوں مکان میں ہے	مختساری حقیقت اسکی وفات ہے
افسوس کہیں حضرت باد آسمان میں ہے	سیکون چہا چہاٹ کے کرایا ہی پال
باوخران کو دخل کیا گلستان میں ہے	پر مردہ ہو گئی میری ہرنگ ننگ گل
نگلی قلم سی حوصل مخبریان میں ہے	تہا ہم ششیں بھی فی تاریخ یہ خیال

ایشور ناگہان لب دنیا سی پہ سنا

ماتم نصیر علی کا زین زمان میں ہے

۱۲

حجے

۱۹۲

ایضاً

اسی شور مجاہد کی کہوں جو وقت گزین | پہلا کی پون سو گئی شش نصیر علی

<p>اگر غم جو گئی منشی نصیر علی نیکلی کا تحفہ گو گئی منشی نصیر علی خلقت کے واقعہ ہو گئی منشی نصیر علی کیا کیا گھر ہو گئی منشی نصیر علی</p>	<p>صدیہ چو ایدل میں مانگی نائی ایدل ہیہ چونکہ مرز غنچہ جی جہان ہی ابر بہار و بارش اخلاق عام سے وہ چشتی کلام وہ تحریر لا کلام</p>
	<p>تاریخ مرگ یہ لب الہام سی سنی عازم ارم کی ہو گئی منشی نصیر علی</p>
<p>تاریخ مرگ الایچی سنگ مادہ رفیق مس آنا سبیلے صاحبہ بیہ علی گڑھ کہ جن جمال میں بے مثال تھی اور وفاقت و جان نثاری میں با کمال تھے</p>	
<p>ہاتھوں کا اک کہلو نہی میں مل گیا ہی واہ میں خال رخ کی دانہ کا دل پہنچا قصو میں ہی اسکی جو بین میں ہے مشہور تھا جہاں میں ہم فی ہی پہنچا اویسیوں تھی طرح کی اور زحمہ کا</p>	<p>کیا دیکھتی ہو لوگو اس قبر پر تم آکر یعنی کہ نام اسکا چوٹی الایچی تھا کتبنا نہ تھی یہ کو یافت کا تھا نمونہ ایک جان دو قالب اس کا اور آنا سبیلے کا تکرج اصل فی آخر مار رفیق ایسا</p>
	<p>حسرت سی ماتہ ملکر آنا سے شور بولے پیشہ پیشہ ہی تم پر یہ کیا غضب ہوا ہے</p>

تاریخ تولد فرزند و نیا جہت کا شانہ میرضی علی صاحب شکار تحصیل موافقہ	
پشکار موافقہ ضامن علی	ہین جو مقبول از پو غفار
اوجو حق فی عین شہاب	دیافہ زندہ مطلع الانوار
فکر تاریخ جب کہ شور نے کے	
بولانا تف کہ نیک پر خوروار	
تاریخ کو بھی نہ نگار صبح کار ہمارا جب ۹۳ گوالیار دام ملکہ و شمشہ	
راجہ فی یہہ بنا کو بھی گوالیہ میں	اوسکا جواب گرسپا ہوانہ اب ہو
تاریخ اوسکی بھی لکھنی چو شور شاعر	ششد ہوئی کچھ ایسی پائی نہ راہ کو
تاف اوٹھا کی سر کو بولا یہہ آسمان سے	
کیا سوچی ہو اسکو رشک بہشت لکھ دو	
تاریخ مکان جہنم میر قاسم علی صاحب تعلقہ دار عبد پور صلیع میر بہہ	
وہ بنا قصر میر قاسم علی	دیکھ کر جب کو خوش جهان ہوا
شور بولا آسمان ہی اف نہا	غیرت لاسکان مکان ہوا
رقعہ ہولی بنام احباب رزم از جانب بابو موہن علی سر دفتر کلپ گہ	
میر بہہ مرقوم ۲۵ فروری ۱۲۸۵ ع	

چمن میں ہولای نقش نگار ہولی کا	کہ رنگ بکھنی آئی بہار ہولی کا
ہر ایک نگ میر کیا میر دینگ گل کار	ہر ایک ہول میں سوسنگا ہولی کا
صبا بھی چلی مانی نہیں جا بہ میں	کہ دیکھ آئی گل مرگ بار ہولی کا
فلک چہائی عبیر و گل لال کی دبل	میں یہ باغ کہل لالہ زار ہولی کا
شفق نہیں ہی رخ چرخ پر مایان ہمہ	اور ہی بن کی گلابی غبار ہولی کا
اوہر دوسر چو چکاریوں کی ہی بو چار	تو رنگ مانگتی میں گل ہزار ہولی کا
چمک عبیر کی دیکھی جو مہ سببوں پر	بنیادی مہر ہی آئینہ دار ہولی کا
گلوں کی جا بہ افشان کو مانگتی ہی صبا	گلابی شیشہ سی عرق بہار ہولی کا
گریبان چاک ہی ہر تار کی صدائی ل	یہ لطف پر ہی باب ستار ہولی کا
گلوں میں رنگ غنچوں میں بوہی باقی	تو دیکھتی میں وہ مہہ بار بار ہولی کا
سبائی ہولی کی ہولوں کسنی مجلس	کہ دل فریب ہر گلزار ہو لے کا
یہ عرض کرتا بھی نہیں سبکی ہو بن لعل	شگفتہ ہی چمن انتظار ہو لے کا
ہی جلیزہ روی کسبت پنج جی شروع	تو تابہ سبب شہم ہی تار ہولی کا
جو صاحب آئے بچنگے رنگ محفل کو	تو دل ہی ہوئی گا اوراق تار ہولی کا
ہزار لطف کا مہوں ہو گا یہ عاصی	جو رور دیکھتی آئین سنگار ہولی کا

جہان میں شور ہی ہو لی کالج کل ذرات

سجھر سرور کے اور کیا ہے کار ہو لی کا

رقعہ شادی خوردار بن مہر لالہ امیر بچ شاد و صفا نصف یونہی میں میرے

نوبد باد کہ کیا شو عشق و عشرت ہی

ہوا کی گھوٹی پہ باد بہار ہی جو ہوا

سینم جلیہ میں ہو لی نہیں سہانی ہی

زبان پہ بلیاوں کے ہی ترانہ اور پہ

گلہ میں شاخوں کے والی ہین کی بد

سر و طبع کی گل ہی لئی کف ساغر

بطر تازہ مہنیک سال فرخ میں

ہی گا نوشہ بصدیق بیان کن ہر

قرار پائی شادی جو خاص ہیں

شہنشاہ کے کیسوں کا تائیس

چوم نمونہ چٹک باب سی ہر دم

غور کیا نکتہ ثناء پہ جلو ہنر ما کر

نملو شادی پہنچی خوشی کی نوبت ہے

تو جان دل کشا اور سپین عجب ہے

اور عند لیپ گل سی ہزار عجب ہے

چٹنا غنچوں کا گویا کہ سانگی گیت ہے

عروس باغ کی ہو سوروش زینت ہے

لبوں پہ شیشوں کی نقل لئی ہو گیت ہے

غریب خانہ پہ تقریر شبنم دعوت ہے

کہ نور چشم ہی اپنا ایہ کی جلو نشہ ہے

تو صدر و ہرین اسکی خوشی بکثرت ہے

کہ اسکی خوشی و تقارب میں ایک شہرت ہے

جہان میں اخص سہا نکات بہت سرت ہے

خدائی نوشہ کو خوشی پہ پادشاہت ہے

پہر عرض کرتا ہی رہے ایسی ہی رہتا کہ اجتماع اجناسی بہت نیت ہے

کرم کریں جو کرم تو گہر ہو یہ اون کا ہے
وگر نہ عذر سی بجوڑی شکایت ہے

رقعہ شادی خانہ آبادی بخوردار اور الہابار علی عباس خلیف میر قاسم علی
صاحب میں عبد اللہ پور ضلع میرٹھ بنام احباب عالی جناب ناو شفقت

سنبلی کی شاخ غیر شکستہ
تشنہ پی تلوں کے پرور غار ہے
اور گرداوی ہو لوگی دوفی بہار
ہر سونا چنی کی لئی گرم کار ہے
جسکے سبب عیش کا گہر روزگار
مشہور جسکا غلغلہ شہر و دیار ہے
نغمی کوک مر فوف چنگ ستار
خوشبو کی زم زم ہی ہر کنار
تشریف یمن بہان میرا غور و قرار
اور اوس کے اہل زم زم کا ہی اعتبار

شکر خدا کہ آج ظہور بہار ہے
گلہن بے پیر سو چراغان صحن باغ
مہتابیوں چاندنی کا فرش ہے چہا
بیل ہزار نعمہ سراگل کی شاخ پر
سامان بہت شادی ایک شہیم
یعنی ہی شادی علی عباس خلیف
سامان نرم قص کا موجود ہے یہا
گلہن بے پیر بان بن عطر لالہ
اسو اسی ہی عرض کہ ہوں سب شہیم
حاجس کے زینت کے احباب کے نام

چوبیس سزا کی پچیسوں تلک	سامان نیم قرض کا بروی کار ہے
اور ماہ مزدوری کی مطابق پوچھی	تو تیسری سی تا بہ چہام شمار ہے
آگے خلاف رسم ہی طول کلام شور	
اس واسطی سلام پری اختصار ہے	
متصرفات بہ زبان بہا کا سند ہے	
شور مت لریو ابھان دی	دنیا دو دن ہی گزران دی
جگ بیچ اندا ایک دن جاہذا	اس نو سرا پچان وے
ایضاً	
توسی کرے رب نو پاو	ونیا ہے بے بنیاو
چہانڈ شور سب جگ جھگڑی	اسے ہو جاہذا سبے آراو
بھمرے	
سکھی عمر یا بیتی جات	جیا کی کہون کا سی بات
اکت تو مین خیم کی مارے	دوجی چہو پنی کو سات
بسی ساکی مین درشن پاؤن	سوچ یہ ہے دن ات

	شور پیا تم ہر کیون نہ سمر و جنم اکارت حیات	
	داورا	
سکھن مور اخیر سکھن مور اجرا کہون کاسی پیر کہون کاسی ہیرا		چین سی ناہین سکھن مور اجرا رین نیر پادناو گہر و ہندی
	اب تم شور چلو یا مگر سے نہن کوئی پیر او ہری ناہین ہیرا	
	ہولی سورہہ	
جب سی بھری من موہن موہ کچھونا سہاوی ری لاج کی ماری کہون ناسکھن سی برتا پیر سہاوی ری کوچکا ری ہر مکھہ پری ماری کون گلال اوڑاوی ری پیالکی رنگ مین شورنگی ہون اور کونگت بہاوی ری		
	ہولی کافی	
	آج سکھن کیو پہاگ رچوری شوریا کھیل سی کوری ہوری	

جو تو چاہی گت ہوئی سنجی سن دن رام چوری
جاکی جوت بیا یک حکمین وای کو دہیان و ہروری

نانہ کو او داسی بروری

پیت کی ریت سی پران ہونا گئی دیوت ناسکچوری
آج پہاگ کہیلنی شور ہر چند پورتن من دین اردوری

وای مت نانہ کروری

نبوی شور کہین من ایچوچون کو سین دکان سچوری
یا کو چو شور جگ ماین مکہ سی گل لال طورے

اسی رنگیلا کہورے

رنگ روپ ہی ہی سنجی ہر چند پورس ہی چلوری
شور کی سنگ کہیل رنگ گوری ہر داسی کر شور اشور

پہاگ کو پہو الوورے

ایضاً

شورے کیسی دہوم چائے
جاکی جگ مین پری ہی دمانے

سب کہیں میں شور مچو ہی مچو پوری رچائی
 ابیر گلال کی بادل اور اکشن کو مات دکھائے
 راویکا دیکھیں آئے
 اونگلی پکڑ موری چوڑ جھنکی دونگی میں رام دُمائی
 جانت پانت پوچی نہ موری مکہ پر گنید لگائے
 شوری بڑو ہر جائے
 سب کہیں موری کہیں آئیں رنگ دیا رہائے
 فہپ اور جہانج کی جہانج میں اگر سبج کی ہول اورائے
 ایسی موری کہلائے
 اوکے مل گانوں ی موری شورنی جو پہ نہای
 یاکو رنگ ہی جگ سی یزا لون میں جاکی یہہ ہپائے
 کیئے وانے بڑائے

ایضاً

شام بنا کون پوچی ہمارے	لاج رکھو رام چہری تہارے
ناکچہ کری اور نا کر سکی	بیت گئی پو نہیں ساری

سب کہیاں لکھیلوی ہوئے	شور فی یہاں چارے
پیسے کے موہ نہارو	ناٹوی دھن کی مین گار
رنگ کارنگیلا چپ کا چہیلا شور ہی خیر کہلا رہے *	
ہولی سندورا	
اہجان کری مت گوری	بس گئی بدھ تو رہے
چلنا ہے رہنا کچھ نہیں	بہت گئی رہی تھوڑے
گیان دہیاں کا رنگ کہلوی	ہوئی کہلوت سیاہی گوری
ابیر گلال کے بدرا چھائی شور کا شور مجھو رہے	
ہولی جھنجھوٹی	
شور دے موہ گاری	ایسا لڑکھو کہلا رہے
بج مین رک	
کنس کے مین گونی کہلان	سار گئی موری سارے
اوتھلی پھر میرد پھونکا پکرو	دون کی دہیا تھارے

عطر گلاب اور چواچند	مکہ بارت چکاپے
شور پیاقم چرچک جو	آئی ہوں سرن تہا
ہولی سارنگ	
شور کی کہلاج تھی وار	بیرہ اسپکہ ہی لڑکی سہار
دہتی کاسنچ بچن کھین	اکریا کران پر پیارے
بگڑی سب کے چمن مین نباوٹ	
جیسی شور کی کاج سینوارے	
اشعار متفرقات و تہنیت	تشریف اوری
شاعرانہ لہذاں لہجہ بہادر و صفت جلسہ	
حاجا	
مطلع و انتظار مقدم مقام اگرہ	مبارک شانہ راہ کے پیر کیا استغاری
کہ جسکے جاکے کتے ملی خاکسار	در صفت روشنی اگرہ
اگرہ آئی شیخ کی گلستان بن گیا	روشنی سی یعنی سروچراغان بن گیا

جو دیا شہ فی تھا او سکا یہ دیا آیا نظر	جو سی اقبال کے گل ہند عنوان کیا
در صفت روشنی روضہ تاج	
ہی روشنی پہ تاج کی کیا کیا بہار آج	پتہ پتہ کی کہتا ہی دیکھو سنگار آج
در صفت شہر جی پور	
چو رہی اک جہان میں چہ نشان ہے	ہر ایک مکان اس کا گویا مکان ہے
بنیاد پر جو چہ رہی تو ہی عرش سامنی	یعنی خدا کی مٹی کا وہی نشان ہے
فواروں کے بہار نہ کہ چہ پہی ہو چہی	اونکی شامیں قیصر نہیں زبان ہے
جب دیکھو اونچین ہم ہم نہ یہ سار بستہ	چہ نیون اونکی قربان دل جان ہے
در صفت ہوا محل جی پور	
ہوا محل پہ ہوا ہی بہشت قربان ہے	پری مشون کی منزل اونہیں کو شایا ہے
در صفت جالی ہاں جو نہ تمام شہر	
عجب صیو کی دیکھی ہم فی جالی	دل مضطرب ہی ہاں جالی جالی
در بیان ہاں و گفتگوی صیور	
جی پور کی جو نیون سی ل کو سرور ہے	پر کائیں کائیں آنکلی ہی نغمہ در ہے
بیان شیران جی پور	

شیرون کی کوٹھی کا وہل سی قصد کرے بوی دہن سی اونگی جو باکو سر پہرے

فقط

تہیت تولید فرزند و لبند بخانہ مستر اومند برید صاحب لغت بخانہ
جہنی مہاراجہ صاحب بہادر واسے راج گوالیار زاد عمردہ

<p>پہ فرزند و لدار پیدا ہوا ہے مبارک مہین ہوئی اومند صاحب نہ دولت کی ہوگی کمی اب مہین رہوگی سدا پوٹی پستی تم چمن آرزو ساری گہر کا کہلا لبالب می عیش سی ہو گا جام مہ و خوری کیا او سکوت شبہ دن مہین ہوگی کیتانی اس سالین جہین پر سعادت کے طور زمین کرو شور و دای ا اسکے راتہ</p>	<p>نصیبے کا بیدار پیدا ہوا ہے کہ گہر میں یہ سردار پیدا ہوا ہے کہ دنیا گہر بار پیدا ہوا ہے شگفتہ یہ گلزار پیدا ہوا ہے کہ شجر عمر دار پیدا ہوا ہے خوشی کا طلب گار پیدا ہوا ہے سراسر پر انوار پیدا ہوا ہے ترقی کا آثار پیدا ہوا ہے یہ ایسا خوش طوار پیدا ہوا ہے کہ اچھا خریدار پیدا ہوا ہے برانڈی کا اک بار پیدا ہوا ہے</p>
---	--

پلا

<p>کہ گہ بیت ہوا ہے یہاں سے ہوا ہے تمہیں سپہ کیوں پاریدا ہے</p>	<p>خدا عمر اس کے گری اب دراز مبارک سلامت کی ہی دہم ہم کہا جیسی فی کہ ایشو صاحب</p>
<p>تو بولی کہ باغ جہا نہیں نہ ایسا کوئی گل نہ گلزار پیدا ہے</p>	
<p>تاریخ تولد فرزند مذکور مجموعہ شہرور</p>	
<p>برائی شور پیری دلکی امید چراغ خانہ ہی تاریخ تولد</p>	<p>ہوا اوشد صاحب کے جو فرزند لب بام فلک سی آئی آواز</p>
<p>تاریخ تعمیر مسجد نور خان صاحب سواران مقیم ہوا ولی مرار علاقہ گوالیار ملازم کارانگریز</p>	<p>تاریخ تعمیر مسجد نور خان صاحب سواران مقیم ہوا ولی مرار علاقہ گوالیار ملازم کارانگریز</p>
<p>اور دی میجر جن نور خان جہاں سرخ برین سی آئی ندا</p>	<p>اور دی میجر جن نور خان جہاں سرخ برین سی آئی ندا</p>
<p>مبارک کباد ساگرہ بر خور دار انوار الحق عرف جہا عالم رئیس</p>	<p>مبارک کباد ساگرہ بر خور دار انوار الحق عرف جہا عالم رئیس</p>
<p>مبارک بھوی بدینہ الحق کی سالگرہ</p>	<p>مبارک بھوی بدینہ الحق کی سالگرہ</p>

چمن میں پہلی شبنم جبرو پہنی ہی	تو دل سی کہو لیتا غم کی ہر نہال گرہ
ہوئی ہی سات سگی اسکی عمر عزیز	لگائی نہ کہیے کے حق فی ہینک فال گرہ
خوشی سی کہو لا والدنی عقدہ و لکو	کہ سال بہی ہی او کو تھا خیال گرہ

دعا ہی شوری اس ششہ سعادت میں
اسی طرح سی ہون یارب ہر سال گرہ

سہرہ دی خانہ آبادی شہر چارج اسمت صاحب ڈاکٹر رئیس لکھنؤ ملازم چہ ضا

بہادر واسے بیکانیر

چارج اسمت کے بندہ سیر پور سہرا	اپنی جابہ سر اسر سوا بابا ہر سہرا
بعد مدت کے خدائی یہ کہ آباد کیا	کیون ہو جا یہ سہرہ کی مقرر سہرا
چاندو و لہا کو کہوں میں تو وین سوچ	دونو پر باندہ ستاروں گاہر سہرا
چرخ فی مکی دعا کو سر پر پہنچا	کشتہ ماہ میں انجم کا لگا کر سہرا
عقد کی بعد کو روشن چرخ خراغ خانہ	جلد وہ دن دکھا وہ پہنچو سہرا
دہم اس شادی کے جبے چنان کو پہنچا	جلوہ نور کا وہ لائی بنا کر سہرا
ساتیا باوہ لگوں کا ذرا دور چلے	پہری آنکھوں میں پہنچ ہی چل کر سہرا
لکھنؤ پہنچی جب کہ سہرہ کی شہزادہ کر	خوشی ہو کی لگی گانی یہ کہ سہرا

<p>شورنی ماتہ مین لی جام کو دو لہاسی کہا لو مبارک ہو تہمین ای میر انور سہرا</p>		
<p>تاریخ وفات مسماۃ امراؤ جان شکر حور غلمان طوائف سکنتہ میر بہہ عفی عنہا</p>		
<p>ہٹی ایک امراؤ جان میر بہہ مین جب اجل کی خزان فی آگہیرا ہو اتن زیب جب کفن اوسکا</p>	<p>حسن تہا بڑہ کی حور غلمان سی گل چلا شل بوگستان سی شق ہوا سینہ شور و افغان سی</p>	
<p>سنکی پہ شورنی لکھے تاریخ اور گئی بس پری پرستان سی ۹۴ ہجری ۱۲</p>		
<p>تاریخ انتقال پر ملال منشی منوہر لعل عسکری علی گڑھ مدرسہ دار فوجدار ضلع مرہٹہ غریب چمٹہ</p>		
<p>گئی دنیا سی حب منوہر لعل بگڑا گہراون کے جان جانی سی صفت میں بنی تھی وہ موصوف آگے پیک اجل فی ایک دم مین پر گشا شور اسکا عالم مین</p>	<p>دل آ جان ہر جگہ روح قاف وجہہ خدا</p>	<p>ہے لی ہے ہے ہے ہے</p>

س کی باعث	غم کی برجی سی اک چہا کی ہی
یتدی پی پی تاریخ	را دن غم سی لو لگا کی ہے
آر شس سر کو پیٹ یون بولا	مای سی یہہ رضا خدا کی ہے
تاریخ طبع دیوان نذیر تاریخ طبع مولف صاحب	
دیوان چہا چودو سرا یہہ	دل اس پہ شہار ہی بلا شک
شوخی کلام و بندش حسیت	کیا نقش و نگار ہی بلا شک
تھی فکر کہوں جو اس کی تاریخ	دشوار یہہ کار ہی بلا شک
لکھو شور صد افلاک سی آئے	
سب باغ و بہار ہی بلا شک	
۹۲ ہجری ۱۲	
تقریب و تاریخ دیوان نذیر تاریخ طبع رسا فکر و کا خوش بیان اشعار شعلی	
زمانہ بین و متین حکیم فصیح الدین صاحب متخلص و متعین شہر ہمدان مجلی سہرا کو	
ای رخ جہان و عیب بینی کی لئی	حالانکہ سخن دل نشینی کی لئی
پروہ ہی یہہ شہر و ماحسب کی	سجبان آہا ہی خوشہ بینی کی لئی

مستاقان حسن عروس سخن لربا و نظران مشاہد و چال
مرثوہ گوش جلا و نوید تابی ساو و ستون کو مسرت

خبر روح فراموشی و ن کویشاد صبر باکہ اندون
مرتب ناز شری دوست و کیش محبت انوشن متر حاجتین صاحب غلص

حکے رای و شمع طور پروانہ کی حکمت فیلسوف ساو زانہ دیوانہ جکی فہن

سای سائی بہرہ جکی سائی و ہن شیلو بیانی ارجند یادو کار سخنوران

زمانہ غرض اپنی فن میں لگانہ چھاپکندش مضامین اور ترکیب الفاظ میں اگر

سبالہ نہ چھاپا جا تو جاو کیا ہی ویکہ لوانہ کنگن کو ای کیا صاحب دیوان

بھیسے جو تقریر دیوان ہدالکی لکھائی ہی سچ بھیس کہ کوئی پانندی کسوتی

پر چڑائی ہی کجا دیوان سحر البیان کہان بیح نگاری من چھاپان اللہ تعالیٰ

اس برگزیدہ کلام کو سلامت بھی اور نام نامی اس نامور کا جانتا قیامت بھی

ایک قطعہ تاریخ پر تقریر کا خاتمہ دیتا ہوں اور دوم لئی لیتا

قطعہ تاریخ

چھپائی بہرہ شور کا جو دیوان	بنیا کن	ہے بہرہ
بر شعر ہے دل زلف اسکا	دیوان	ہے بہرہ

اوس طبع رسا کا زور ہے یہ	ن	شور کی دلچ اند
	دل سی رخ تاریخ	سنکے ہاتھ
	روح کلام شور ہے یہ	
قطرہ تاریخ از	شرح الفصحی	نواب محمد اشرف علی خان صاحب رئیس میرپور
زبان زوگشت نام شو صاحب		مرتب کرو دیوان ثانی
زہی شیریں کلام شور صاحب		لدا آمد تاریخ از فل صدق
۱۲ ہجری ۹۴	ایضاً	
بطر زونہی شیریں بیانی		مرتب کرو دیوان شور صاحب
جہا لثانی ابن دیوان ثانی		لگوای صدق از ہر کس او
۱۲ ہجری ۹۴	ایضاً	
از خیالش لالہ زار بر شگفت		وہ چہ رنگین طبع جابج شیر شور
سنبل وریکان زنگش بر شگفت		چون پی دیوان ثانی بگو کرو
وز زمین شور گل و در شگفت		صدق بہر عیسوی تاریخ گفت
قطرہ تاریخ از شاعر لثانی		مترجم ہمدانی صدق حسن بیانی قبول از یزد کریم
منشی عبدالحکیم صاحب تخلص		مترجم ہمدانی صدق حسن بیانی قبول از یزد کریم

نقش تازه فروغ دیده و بری
جوش دیوان شورش نگری

ایضا

یه دیوان ہی فیض نگین خیالی
اگر جوش تاریخ مد نظر رو

که هر صفحه
گلستان شعری

قطعه تاریخ از شایع انجمن شاعرین گفتار منشی للتایر شایع صاحب تخصص مایل قوم کایا کیم

سخن گان سخن روح سخن جان سخن
تاریخ مایل تم که دیوان استبان سخن

دیوان چشایی کایب سخن شیان
تاریخ مر جبار کایا او ان سخن

۹۴ هجری ۱۲

قطع تاریخ از تصنیف نیاز علی شایع گوهر ساکن کت پر شاگرد مجاهدین شایع

چهار دیوان ثانی طرفه مقام المطالعین جهان پر روی شوراس فن عجایب کا

صدای کتقی ناگاه آنی گوش گوهرین مبارک پیر ثانی شور صاحب کا

چو این مطیع رشک مانی نگار دو ایرینو دو طلال

بگو صدق تاریخ بی روی نخت زهی مطیع عالم و کمال

تاریخ ۴ جلدی ششمه اعیان بق ۹ محرم الحرام ۱۲۹۴ هجری قمری

الکتابه نعلین

نعت سچ علیہ السلام

<p> اعجاز کیوں اثر خواہنے کلام کا کیا نشان ہی کہ دل ہو ملا یک ہن خان کی پور پیدا ہی روح پاک سی روح اللہ نام ہو ہی چرخ پروہ جب سی کہ مستند جان میں دل سے اوسکا حلقہ گوش کمال ہو میری زبان نہ کیوں ہو کلیہ درخات کیوں عرش پروہ مانع تھو ناز کا میری وہم و خیال کو ہو رسائی کھان نصیب </p>	<p> مداح ہوں سچ علیہ السلام کا کیا اوج اور عروج ہی بس احترام کا پھر اس میں دخل کیا ہو کلیم و کلام کا عرش برین پہ ناز ہی اوسکے مقام کا پائند ہوں درم کا نہ والبتہ دام کا ہی نام اوسکا ورد میری صبح و شام کا اتائی پاک چرخ نشین ہی غلام کا زنیہ پری ہی عرش سوا اوسکی مقام کا </p>
--	--

نکلی مُردی دم میں ہزاروں جلاوی	کیا معجزہ تھا اوس لب بجز نظام کا
مہوش ہوں اوسکی می ذوق شوق	سرتار ہوں اوسکو شفاعت کو جام کا
قابلِ نحووی اوسکے نبوت کا جو کو	دنیا کی کام کا صی نہ وہ دین کی کام کا
نہی جھان میں باد سکی کرامت کا تمام	شہرہ ہی اوسکو فیض کا اور احتشام کا

ای شور چشم تر کو بنا چشمہ حیات	Check 1987
کرورد جان بود لسی مسیحا کی نام کا	

خواس وصف سے منسوب ہو گیا	یعنی فرزند خدا خوب ہوا خوب ہوا
دو عالم کا تو ہی شافع ہی امیر و مسیح	طالبوت کا تو ہی مطلوب ہوا خوب ہوا
سرمینِ فخر نہ کیونکر ہو تری امت کے	جان دینا تجھے مرغوب ہوا خوب ہوا
اے کونین میں نوریِ نحواتی ہو	جلوہ حق سی خوش اسلوب ہوا خوب ہوا
جان دینے میں بجز شکر نہ نکلا مونہ نہی	صبر میں ہاؤنی ایوب ہوا خوب ہوا
دیکھا یوسف کو تو انکہ ہیں تجلین دم میں	نورینا کی یعقوب ہوا خوب ہوا
تری بخشش میں نہیں شور یا تشکب	اپنی عصیان سے تو نجوب ہوا خوب ہوا

ایک نوجوان نے یہ شعر لکھے ہیں اور ان کا تعلق ہے
ایک نوجوان نے یہ شعر لکھے ہیں اور ان کا تعلق ہے

دل میر جلوت تیرا محبوب ہوا خوب ہوا	شوق کا ایک خوش حال ہوا خوب ہوا
نہ ہیر کوئی شکایت نہ گلہ جان جہان	ظلم ہی گریختی مرغوب ہوا خوب ہوا
ادس کے جلو ہی میر شیب و روز رانی جا	دل میر خلوت مہتاب ہوا خوب ہوا
خنجر عمرہ سے ارمان نکالی تم نے	جان بیان خوب ہوا خوب ہوا
نوبت یاد سفت ثانی میر پیار و صد شکر	میں تری ہجرت یاقوب ہوا خوب ہوا
اصبر نے نام کیا ساری اجماع میں میر	پیر و حضرت ایوب ہوا خوب ہوا
اگر گنی عشق سے انکار اب ارض سما	اپنی اسے نام پیسوب ہوا خوب ہوا

عمر شہر نے کی بادہ کشی ای و اعظ

اکی پری میں جو محبوب ہوا خوب ہوا

داع ایک ہر شکوہ میں جان و صفا ہوا
کیا پیشہ میں ہر کس خوش ہوا

ایک تکتہ ہی میں دفتر عشق کا برہم ہوا	اس تی مضمون ہی پیدا اور تازہ ہوا
پارہ گر کو بھی میر عتاب ہی پیدا ہوا	جب مرض شربت گیا آیا ہم پھر وہ کہ
میر دل کو بھی مزاج یار ہو نسبت ہوئی	وہ اگر اس سے سوا ہی کچھ اس سے
حسن کی ساری خطا ہر اس میں نکال تھو	اوسکا عالم دیکھ کر دیوانہ ک عالم

سبزو رنگوں کی محبت میں عجیب کیا مرا
جب خدا کی اشرف المخلوقات اسکو دیا
کان پکڑی عشق کا پھر نام یعنی کنیز
نیکہ دل تم نے دیا ہم نے دیا تم کو صنم
نیکہ رنگ ہی تھیں جس پر اسکو دیا
حالاں دل لکھ کر کیا جب خط شروا اپنا نام

جس نے چاہا وہ اس کے حق میں آخر ہم ہوا
پھر فرشتہ سے ہی افروزن رتبہ اودم ہوا
ہاتھ سے اسکی ہمارا ناک میں ہی دم ہوا
پھر خوشی میں کس طرح سی رنج یہ با ہم ہوا
میری اشکو سے نکل جیہ قطرہ شبنم ہوا
اوسکے ایک ایک لفظ پر ماتم کو ہی ماتم ہوا

شور تیرا در شکر ہو گئی سب ہم بخود

سننے والا تو کا ہی اوسکی کچھ عجیب عالم ہوا

یاد قسمل گل میں روئیکا عجیب عالم ہوا
بعد سنی کی ہی کیا تشکیم بلکہ گی انا
اوس پر پیر و نہی آرا در فونکی اسیر
چشم وحدت سی جو دیکھا عالم شریک
مرثی سودای از لعل پرشکن میں حکیم

اشک جو آنکھوں سے نکلا قطرہ شبنم ہوا
روح کیا خوش ہو گی جو بجو کونہ مرغم ہوا
سلسلہ سوداؤ و کالاج پیر بر ہم ہوا
وزہ ہی اپنی نظیر میں تیرا عظم ہوا
خانہ زنجیر میں بھی مدنون ماتم ہوا

اگئی پھر یاد دلین ہی پرستونکی بھی
کالی کی کالی کی لٹرائی لگی تن میں
جیب نہ کچھ عقدہ کھلا فرد ہاں یار کا
جیب سحر و ٹھکر وہ گھرائی سدا رہی
اس اجل کا ہو بھلا یہ تچا و راحت دہی

دور جام می میں جیب کچھ ذکر خیر جم ہوا
مونہ لگانا گیسوی مشکین کا کیسا تم
لب میرا نطق و بیان سی سخت نام نہا
کیا نہ کچھ دم پر نہ کیسا نہ میں بدہم ہوا
جان کی جاتی ہی سب کچھ قصہ کم ہوا

شور کی مرقی صی وہ نادم جفا سی ہوگی
کہتی ہیں لوگوں سے دکامری کیا عالم ہوا

درد و فرقت کا نہ کرنا بھی درمان ہوتا
پورا اگر ایک ہی دل کامیری ارمان ہوتا
کس غضب کا ہی بنا شان خدا اس آدم
کاش دو دل ہی نہ ہو روز ازل سو ملتی
پہنس گیا دم میں کامل کی گرہ نگی ربا
چاہ مشکل تہی بہت تجھ ہی لائیں نہ سکے

خواب میں ہی وہ مسیحا جو نمایاں ہوتا
پہر تو سو جان سی میں یار پہ قربان ہوتا
کہ فرشتہ کو تمنا ہی میں انسان ہوتا
ایک میں کہتا اور اک یار کا دریا ہوتا
دل کی حقیقتیں یہ بے حق تر تھا پیش ہوتا
اور کچھ کہنا تھا کہیل جو آسان ہوتا

دعا
کیا ہی ہے کامیری اگر جو غنہ غداں ہوتا
پہر جو قاتل کا ہستم ملک افشان ہوتا

<p>چاک کیا کرتا جو باقی نہ گیریاں ہوتا پیر فرنگی کوئی دیکھا نہ مسلمان ہوتا گر شب ہجیرین کرتا تو یہ احسان ہوتا روز کے فاقو شے رخصت شب ہجیر ہوتا تری کوچہ میں میرا خانہ ویران ہوتا تیر کی بدلی اگر نشتر مرگان ہوتا اس آتی جو بھی حافظ قرآن ہوتا ای پیر و تیری دیوار کا احسان ہوتا گرتی تیر کا پیکان میرا مھمان ہوتا</p>	<p>روز کیون رستا ہی در پی میر تو جو چہ تیری کلمہ کی تو پیر سنی سہ نہیں غنم قتل میرا تو ہی اک روز مسلم تجہ کو شکری غم کی غذا ملنی ہو میری بچ تو گیا کاش وحشت کی تو کچھ فکر نہ رہتا باقی قتل کے بعد غمناش کی ہی ضرورت تھی ہم آفت جان ہوئی روئی کتاب کی تیری یاد سایہ میں اوسکی اگر قبر میری بن جاتی جان و دل اوسکی مدارات میں کرتا حاکم</p>
	<p>شور کیا کیا نہ مری وقت بوج ملتی تجھی کاش قاتل کا تیسرہ نمک افشان ہوتا</p>
<p>کیونکر نھوی دل میرا ہوش نقش پا فی غم سراغ کا نہ بھی ہوش نقش پا</p>	<p>ری غمہ رینہ فتنہ آغوش نقش پا وہ گم شدہ ہوں کوچہ آفت میں زند</p>

دیکھو ہر سحر کی آغوش نقش پا
 گستاخیان کریں اب خاموش نقش پا

<p>مٹ مٹ کی آرزو ہی کہ کوچہ بین باریکی کیا کیا نہ خاکسار کیے افسانہ میں بھون تقدیر ایسی کبھی کہ ہو وصل لہریا کسے اوٹھایا حشر قدم ہاں ناز سے بعد از وفات ہی نہ مٹی آرزوی وصل اتنا ہی کھون کسکے قدم سیاہی گلا حشر دولت تو دیکھتی کہ میری خاک بعد مر دل تنگ کسکے ناز ستم زانی کر دیا</p>	<p>بجھتا تو ان کی خاک ہو ہمدوش نقش یا مایل مرطرت ہوا اگر گوش نقش یا ہوں کاش خاک ہو کی ہم آنکھوں نقش یا نذر فساد کی ہوئی کیوں ہوں نقش یا ہی وا او می طرح میرا آنکھوں نقش یا کیا کھر یا ہی یہ لب خاموش نقش یا ہی ناتواںیوں سے سرو و ش نقش یا غنچہ نبا ہی کیوں لب خاموش نقش یا</p>
--	--

عالم خرام ناز پہ مفتون ہی لیک شور

اک عمر سے ہی والہ و مدہوش نقش یا

یہ ہے دیکھا جہان کے باغ میں آگوی پھول شکفتہ سدا نہ رہا

کیے غنچہ نبا کہی کھائی ہوا کہی گل ہوا پھر بھے پتا نہ رہا

رحمہ دنیا کی جھگڑی میں دل بچھ پھنسا کہی بھولی سی ماڈیہ او سکو کیا

کھلی آنکھ نہ خواب کی میری ذرا بھی خوفِ خدا بخدا نہ رہا
 وہی دیر و حرم میں ہی یادِ خدا وہی کرتی ہیں لوگ کلیسا میں جا
 میں نے خوب سا غور جو اس میں کیا کوئی نامِ خدا سے جدا نہ رہا
 کئی شوقِ جوانی نکلاتا ہے کیا پیری نے اکی بہت سا دکھی
 بھی گوشہ نشینی پسند ہوئی کہ وہ دل نہ رہا وہ مزار نہ رہا
 یہ بچار د و روزہ تہی باغِ حجاز لگی ساتھ ہی اسکی بلایِ خزاں
 کوئی رنگِ جاہی جو دم کو بھان تو پھراوسکا کہیں ہی تپا نہ رہا
 جسے سمجھتی دوستِ عدو وہ بنا جسے دل یا دوستی ہو جانکویا
 نہیں کام کسی سے ہی نکلا ذرا کوئی اپنا پیرایا میرا نہ رہا
 میری ساتھ سلوکِ قضائی کے مجھے زلیست کی فکر و الم نہ رہی
 میری بارگناہوں کی صلکے ہوئی کوئی رنج و عذابِ درانہ نہ رہا
 نہیں شور کو مزیکا اپنے ہی غم کہ عبت ہی فنا کا ملال و الم
 مگر اوس پہ خدا کا ہی فضل و کرم وہ کیسا جہان میں بُرا نہ رہا

تھا راجہ میری اختیار میں کیا تھا
 نحران کی نچنے دل کو نہ ہین شکایت کچھ
 نہ ٹھہرا دسکی مقابل میں گل کوئی
 تمام عمر نہ آیا قرار دم بھر کو
 کس آرزو پہ ہوا تو نثراری منصو
 وہ کس دن اپنی جفا کا رینوسی باز آیا
 گھلی میں بعد قبا ہی مرا میں آنکھیں
 ہر ایک آبلہ پانی چوم چوم لیا
 تمہاری کاکل غبر فشا کا صدقہ
 یہ چھوڑی گل فی رفاقت ہجر کی ایک
 کھان ہی دکا پتہ کیا تھا وند جنون

جو یاد کر کی تباہا شمار میں کیا تھا
 یہہ دن تو آج ہوا کل بچا میں کیا تھا
 گھلا نہ بھید کہ اوس گلخدا میں کیا تھا
 خدا ہی جانی دن بقرار میں کیا تھا
 نشان شمر کا تبا نخل میں کیا تھا
 ورن بگاڑ سے میں کیا سنوایز کیا تھا
 کسے خیر تھی میرا منتظار میں کیا تھا
 خدا جانی مزا نوک خا میں کیا تھا
 وگرنہ نافہ مشکستا میں کیا تھا
 خلش ہی راندن اسکو خا میں کیا تھا
 گرو کی شکل گریبا نچی تا میں کیا تھا

بجای سہرہ لگایا ہر اک فی آنکھ میں
 تبا و شور کی مشقت غبار میں کیا تھا

<p> ربطا دنتے بڑہا کی دیکھ لیا غیر سرسکرا کے دیکھ لیا اب لگی کیوں بھد و شرماتی نقش پا سے تیری خدا سمجھ کتنا رسوا ہوئی زمانہ میں شیخ بھی لب کو چاٹتا ہی رہا ہوئی قاتل جھانپیں تم مشہور ہو چکی عمر بھر رہا ہی اب </p>	<p> جسم و جان کو گھٹا کی دیکھ لیا مجھ پہ بچلی گرا کے دیکھ لیا آنکھ ہم سے چڑا کی دیکھ لیا جان اوس پر مٹا کی دیکھ لیا غیر کی دم میں آ کی دیکھ لیا قطرہ مٹی چکھا کی دیکھ لیا بی گنہ خون بھا کی دیکھ لیا زلف میں دل بھنسا کی دیکھ لیا </p>
--	---

شور اوسنی سنانہ تیرا درد

شور توئی مچا کے دیکھ لیا

<p> اوسکے کوچہ میں جا کی دیکھ لیا چل گئی دل پہ غیر کی تلوار رات کچھ ایسی کی کشش دلتو </p>	<p> پھر وہ جان سے نہ اگی بچھ لیا فکوا آنکھیں دکھا کی دیکھ لیا اوسنے آنکھیں چڑا کی دیکھ لیا </p>
---	---

تم تو طعنی ہمیں کو دیتی تھی	غیر کی پس میں آ کی دیکھ لیا
سخت جانی سوجان نکلی نہیں	زہر ہی ہم نے کھا کی دیکھ لیا
عشق کو سب بُرا ہی کہتو تھی	اپنی پر آنا کی دیکھ لیا
بزم میں دیکھتے تھی غیر کو وہ	ہم نے آنکھ میں سجا کی دیکھ لیا
ایک پتہ کا ہی پتہ نہ لگا	ہاتھ سے یہ ہبہ کی دیکھ لیا
دشمن جان ہو گئی تم تو	دل کو تم سے لگا کی دیکھ لیا
تم نے اوس پر نہ مارا کچھ	دل کو ہم نے جلا کی دیکھ لیا

شور کی شعر میں نمک ہی خوب
چکھ لیا اور چکھا کی دیکھ لیا

شور اپنی خوش نصیبی کا وہ آخر میں تھا	وہ ہی کیا شب تہی کہ وہ جانان جا رہی تھا
پڑتی ہی اک ہاتھ کی تسمہ لگا کھانہ ہا	کس بلا کی ناگھانی کا اثر خنجر میں تھا
دل یا تھا جسکو وہ ہی دشمن جان ہو گیا	اے کس حسرت سی چہ یہ میرا گھر میں تھا
درد و فرقت سی جو تڑپا پھر نہ پایا دلو ہائی	بے بین تھا میری نگہ میں ادھر طاق در پر تھا

<p>روزر شب کی روئیسے روئیں ہی نکھو نکھو ہم درم و برہم کیا اوس سلک زندان تمام گل کھلائی اور ہی جوش جنوں الامان گردش قسمت بھی روز از سے تہی نصیب سب سبہ تختی ہی اپنی کچھ خطا اوسکی نہیز بیہ ملا دیتا ہی انسانکو خدا سی یا یقین جگو ہی ہم کو تری اوڑا نامہ کی ساتھ</p>	<p>چشمہ آفت کوئی شاید کہ چشم تر میں تھا آبرو کا قدرتی جو سلسلہ گوہر میں تھا کس غضب کا جو ہر اوس فضا کی نشتر میں تھا پیشتر گردون گردان سے ہی میں حکم میں تھا مد تو نسے زلف کا سودا ہماری سر میں تھا جو کہ دیکھا لطف دینا ہم کچھ زمین تھا شوق کا کیسا اثر اور زور کیا شہر میں تھا</p>
---	---

اجنگ شیرین زبانو نسے نہ وہ حاصل ہوا

بو ترہ ای شور یا یا ہم فی اوسکی شمرن تھا

<p>غیر کی ساتھ عیادت کو وہ دلبر آیا سخت جانی فی ہی امید شہادت توڑی یاد آیا شب غم میں جو سر زانو یار ہچکیان آئین کیا یاد کسے فی مجکو</p>	<p>لو مسیحا ملک الموت کو لیکر آیا عید کو ہی نہ گلی لگنے وہ خنجر آیا چین سر کو نہ سحر تک سر بتر آیا غیر سے ذکر میرا آج مقرر آیا</p>
--	---

<p>آہ گم گشتہ اثرنی ہی جدا اوس سر رکھا شکوہ غیر یہ ہو جنگ یہ قسمت کا گارڈ شب محتاب میں اور بالہ حشر ہو غل</p>	<p>میں تو گھر اوسکی گیا اور وہ میر گھر آیا ہم کو تو وصل میں ہی ہجیر میریا دیکھہ خالی یہ بغل دن ہی میرا بھڑیا</p>
<p>ایسی پیرد سے کہنا ہی کچھ در تھا شور جسکے افسوس ہی افسوس نہ لب پر آیا</p>	
<p>کیا اشک ہی چشم تر کا ہر دم کو سفر سے تن میں داغون سے جگر چمن ہی زرباعث خواب غفلت دل نذر کیا نظر کے بی زخم نہیں ہی آبلہ ہی صی دل کو جو راہ دل سے آوارگی کی اب بدولت</p>	<p>رونا سے رصا اثر کا خود تن سے وطن سفر کا اور نام نہیں شجر کا سونا سے جو نام زر کا جادو سے بلا نظر کا یہ پھول ہی اس شمر کا کیا کام پیام بر کا میں گھر کا ہون اور نہ در کا</p>

ظاہر و آشور فی ز ما تہ
دشمن سے بشر بشر کا

دل پہی زخم اور زخم پہ جہا لچھالہ پہ کانٹا ہی غم کا
نخل پہ پھول اور پھول پہ پھل ہی پھل پہ پرتا خن صبغہ کا
چشم پہ ابرو ابرو پہ بل ہی بل پہ وہ تیزی غصہ کی
سان پہ تیغ تیغ پہ باز اور باز پہ خون ایک عالم کا
رنج پہ وہ تل ہی تل پہی زلف اور زلف پہ بیدم لاکھوندم
پھول پہ دانہ دانہ پہ دام اوس دام پہ صدمہ ماتم کا
عمر روان پر رنج فنا ہی رنج پہ غم غم پہی حسرت بی پایان
خاک پہ تن ہی تن پہی مرگ اور مرگ پہ دم آدم کا
ناز پہ ناز اور غمزہ پہ عشوہ عشوہ پہ طرز خو باتہ
پہرہ پہ غصہ غصہ پہ چھڑکی جھڑکی پہ شکوہ پیہم کا
شاخ پہی گل گل پہ کھلا گل گل پہی شبنم غم کی شور

دل پہی داغ اور داغ پہ زخم اور زخم پہ پچایا مرہم کا

جلوہ یہ طور کا مچھی کسے دکھادیا	بنیو وجودم میں شور موسیٰ بنا دیا
سوز فراق نی میرید لگو جلا دیا	تسکین کا نام خاکین بالکل ملا دیا
جب سی خرام تازی فخر اٹھا دیا	نقش قدم کی طرح سی مچکھوٹا دیا
جب سی کہ تجھ کو ایستہ نا آشنا دیا	وحشت نی دلو خانہ حسرت بنا دیا
ولیں الہم ہی جانیں جسرت تیریں ضعف	سب کچھ ہی تیرے عشق میں اللہ کا دیا
لامی صبا کہتی وہاں کا کوئی پیام	ہاں میری مشت خاک کا خاک اڑا دیا
میری ہر ایک تباہی اعدا کو شک ہی	وہ کو سناسی زہر جو میں نی ملا دیا
سنتے ہیں آج اوکا ارادہ بھانکا ہی	سخت غنودہ کو میری کسے جگا دیا
غیر و کو بوسہ لب شیریں ملی مگر	عاشق کو بھی بتاؤ کہی تم نی کیا دیا
نالہ سے ہی ملانہ کہی دلکا مدعا	گو بارہا ہی عرش ہی اس ہلا دیا
میری ہی تہی یہ ضد کہ کیا پیار غیر کو	مچکھوڑ ولایا اور اسے ہسکھڑ بنا دیا

جب سے کہ اوسکے عشق میں پیدا ہوا شور

داغ جیسے ہمارے دل کا نمونہ دکھادیا
اوسے اپنے کو خاک میں اوسے ملا دیا

	<p>دو نوجوان کی فکر کو لے بھلا دیا</p>	
<p>پھر لا کی جلد آنیہ مجھ کو دکھا دیا عاشق کی جان دو لگو پھر اوٹھا دیا دفعہ جہین کا ماہ کو دہیہ لگا دیا مجھ کو تو یہی رزق خدائی بتا دیا پتھر تہی تم کو شیشے سونازک بنا دیا ویران پڑا تھا اسکو سنو بسا دیا غافل جو سوتی تھی او نہیں سنے جگا دیا پیری فی آسمان کی کمر کو جگا دیا عاشق کی دلو توڑ کی کعبہ ڈھا دیا</p>	<p>مانگا جو اوسے دلو تو بالا بتا دیا مشتوق کو خدائی ہی ناز واد دیا جلوہ فی تری ٹھکی یہ رو کیا ہی نام لخت جگر سے ہوتی ہی اب سرزد احسان مانو قدرت حق کا تم اتج حب تمہارا وہیاں میری دل آریا خلخال پاپی پارسہ یہ ضد بلند مغرو یہ نہ حسن جوانی پر آدمی کافر سے ہی نحو جو کیا تو فی ای صنم</p>	
	<p>پوچھا او نخون فی شور جو کیا دلکا حال ہے سوٹکر سے ہوتا تھا سوا دلو دکھا دیا</p>	
<p>سیما ب صفت شوقین کب دل نہیں ہوتا</p>	<p>کس وقت پریشان تیرا بسمل نہیں ہوتا</p>	

کے لفظ میں تو ان آئینہ حاصل نہیں ہوتا
چھوڑ دو وہی ہیں اگر دل نہیں ہوتا

گر مر تخی سے اسے اگہی ہوتے	آینہ تیری رخ سے مقابل نہیں ہوتا
گر لاکھوں ہی ہوتی تو خدا آپ پہ کرتی	افسوس ہی پیدا ہی بنا دل نہیں ہوتا
غخواری اندوہ کی امید ہو کس کو	دل ہی تو میری حال کی مثال نہیں ہوتا
فلکی نہیں رہتا ہی جگر کب تیری غمو	کب اشک کی قطر و نہیں میرا دل نہیں ہوتا
غمرہ سے جگر عشوہ سے مین لگو چھیا لو	پہ ظلم تو مجھے میرا قاتل نہیں ہوتا
مین کیا ہوں ہزار دن ہیں طہان صورتیں	کس روز تماشا سحر محل نہیں ہوتا
اس تجھ الفت سے خدا سب کو بجا ہی	سنتے ہیں کہ اسکا کہیں سب احل نہیں ہوتا
عاشق کو کہی آپ فی الفت سونہ دیکھا	دیوانہ غلامی کی ہی قابل نہیں ہوتا

ہم جسکے لئی شورجھانیں ہوئی مشہور

افسوس ہی وہ بھوکے مال نہیں ہوتا

آج دلبر دل میری سنیہ سی باہر لیچلا	جانکو ہمراہ اوسکے ہیں ہی لب پر چلا
رہ گئی ہم ہاتھ ملتے خانہ خالی دیکھ کر	جانکو حسرت لیچلے اور و لکو دلبر لیچلا
نوح کے طوفان کا وہاں ہو کیا سیکو تھیں	سوئی محشر اپنا مین جب دیدہ تر لی چلا

نہاں غلامی کی تیرا میرا سب کچھ
روک دلو کہ شوق زلف دلبر لیچلا

<p>سرکومین ہی شوق سی ہاتھون پہ کھمکھم لہلا میرادل وزوجنائی اب چڑا کر لی چلا نا توانی نے بیٹھا یا شوق اوٹھا کر لیچلا کس طرح ہو چوں گا وان تک پر تقدیر لیچلا اس لئے میں اپنا محض آپ لکھ کر لیچلا دلہن جب تیری تصویر کو چھپا کر لیچلا اسلئے میں اپنی گھر سے تیر خنجر لی چلا</p>	<p>آج مقتل میں سنا ہی امتحان نیکی سی کوئی پکڑی اسکو جب جانی کہ ہی کچھ نہ کرو کیا کہوں کن شکوئے پھونچا ہوں ترک تیر یار عصیانِ محبت اور میں نہایت ناتوان داع و پیر میری اعمالو کے لاکھوں میں گواہ جانکر اسکو خدائی مجھ سے کی پیر باز پرس سخت جاتی سے میری تیغ او سکی منہ پہ پیر پیر</p>
<p>آہ لب پر داع و پیر سنیہ بریان تنچاک شوریہ سامان بھانسیہ پیش داوری چلا</p>	
<p>وصال کیسا غم انتظار سے اوٹھا دہوان جو میری دل داغدار سی اوٹھا جو قہنہ اس فلک کینہ کار سے اوٹھا بجھا چرخ جو میری مزار سے اوٹھا</p>	<p>میں ادسکی بزم سی لبس حال ایسے اوٹھا تھارے کا کل بیچانکے پاس جا بیٹھا پکڑ کے دل کو زمین پر معا گئے ہم بیٹھہ چڑھا وہ طور پہ دکھلائی سیکڑوں جلو ی</p>

داع و پیر سنیہ بریان تنچاک
شوریہ سامان بھانسیہ پیش داوری چلا

<p>فلک کا سیر ہی اوسے دیکھ کر کی چکرایا جفا کا آپ کی میری وفا کا بس چرچہ پیسے بولتے ہیں مور شور کرتی ہیں نہ بیٹھا چین سے ایک دم ہی قیامت شب فراق میں موت کی ڈگری اوس سے ہجوم یا سولہم سا تہہ تھا اوس کے کفن تھا سرخ اور آنکھیں تھیں لاخون</p>	<p>کوئی بگولہ جو میرے غبار سے اوٹھا مجھی بتائے کب روزگار سے اوٹھا فلک پہ اب بہاری بہار سے اوٹھا نظر سے گر کی جوا و سکوی یا سیر اوٹھا جو درد میری دل بے قرار سے اوٹھا قطع تمہارا کشتہ ہی کس قنار سے اوٹھا شہید ناز ہی کیا کیا بہار سے اوٹھا</p>
<p>کس نے مار دی تھو کر جو ناز سے اکبر تو شور شرکا میری مزار سے اوٹھا</p>	
<p>سو دھمی زلف شب تا ہی رہا میں گو شراب عشق سے شراب ہی رہا شرم و حجاب ہی میں شب وصل کٹ گئی بختش کے بعد پیر ہوئی مجھ کو تو کئی چاہ</p>	<p>آخر کو رفتہ رفتہ مجھے مار رہا پیر بی خودی کی جوش میں بشار ہی رہا اون کی زبان پہ تاسخ و تکار ہی رہا جنت میں جا کی ہی میں گنہ گار ہی رہا</p>

دل بھاری لالت آزار ہی رہا
مرنا تو کون شور ہی رہا

<p>بالین پیمیری آیا میجانہ عمر بہر صدقہ میں زلف کی بہت آزاد ہو گئی مرنی پیپی میری نہ راضی ہوا کہی ستے ہی نام وصل کا میں ہو گیا تمام</p>	<p>اچھا ہوا کہ عشق کا آزار ہے رہا پیر میں تو مرنی مرنی گرتا رہی رہا آسان کام پیہم بھی دشوار ہی رہا تازہ سیت بائی طالب دیدار ہی رہا</p>
<p>باز آیا وہ کہی نہ جفا کا ریونے شوخ پیشور عاشقوں میں وفادار ہی رہا</p>	
<p>ریشک اسکا جھکوائی دل بی گان ہو جائیگا حشر میں تیری ستم کی داود بچا ہیں گے تیغ اپنی صاف کر لی میری سپرید ریغ دل سے دگہ اپنا شب و قہقہہ کیوں نہ تا اگر جب تصور اپنا تم دل سے میری لیکر چلے حال دل کہتا تھا کچھ پیغام سے بھر دے کیا شکایت حشر میں تیری جفا کوئی کرو</p>	<p>کوئی دن میں وہ صنم جان چہاں ہو جائیگا یوہ بیان ہوتا نہ دیکھا وہ وہاں ہو جائیگا ہاتھ تیرا مشق سے قاتل وان ہو جائیگا یہ غصہ ہوتی کہ وہ خواہاں جان ہو جائیگا یہ خیال آیا نہیں ویران مکان ہو جائیگا بدگمانی بول اوشی یہ راز دان ہو جائیگا یوہاں دل میں ہی پھر یہی عیاں ہو جائیگا</p>

حشر میں تیری ستم کی داود بچا ہیں گے

کیون شکایت میں عدو کی اوس کڑا بار بار	کیا خبر تھی میراں نامہ ہاں ہو جائیگا
گریہ ہی رونا شب فرقت میں اگلے ہو نکار ہا	دیکھتا نور نظر کم ناگھان ہو جائیگا
	<p>جیب قدم آدم فی کیا تھا زمین پر پاشور</p> <p>اتہا یقین اک روز بی نام نشان ہو جائیگا</p>
<p>ہجر کے اضطراب فی مارا</p> <p>بہین و ونو بہان سے کہو یا</p> <p>کبھی برقع اوٹھائی رخ سے</p> <p>مفت میں عمر ہو گئی بریا و</p> <p>بخت ناکام عشق ہی جا نگاہ</p> <p>کہدیا صاف غیر سی ہیں وہ خوش</p> <p>عارضیاں سے ہوئی ہی غشتے</p> <p>غیر کو قیس وقت کہتی ہیں</p> <p>جب سو دیکھی کیسے کیفی چشم</p>	<p>اور ناز عتاب نے مارا</p> <p>دل خانہ خراب نے مارا</p> <p>رات دن کی حجاب نے مارا</p> <p>غم روز حساب نے مارا</p> <p>اس غضب کی عذاب فی مارا</p> <p>نامہ ہر کے جواب فی مارا</p> <p>جلوہ آفتاب نے مارا</p> <p>اس ستم انتخاب فی مارا</p> <p>شوق جام شراب نے مارا</p>

داغ
ایسے خانہ خراب فی مارا
دل پر اضطراب فی مارا

ہی میری نام سی او نہیں بھرت خوبے اجتناب تے فی مارا

شور عابد بنے ہو تم کب سے
اس خیال ثواب نے مارا

<p>اپ نے ہم کو کیا ہی شاد کیا کیا ہوا جبر نالہ و افتنان نصیب سخت جانی فی کیا عجوب تباہ بعد مرگ اونکی ہی آئینکی خبر جان شیریں مفت میں سرباد کی پہونک سی اوڑ جا لگی یہ رشت خاک کیا زمین کیا آسمان دشمن ہیں قابل حسرت ہی حال زار دل آج ہم جاتی ہیں وان پر کیہی خود بخود خون ہو کی دل بہنی لگا</p>	<p>اور عنایت کی ہی خبر پیدا کیا ہم کرینگے زندگی کو یاد کیا تو کسری گا خیر فولا د کیا دی ہی قسمت فی مہا کیا د کیا جا نکلی سے پایا ای فریاد کیا ہی ہماری زیست کی بنیاد کیا بس اشرا ی میری فریاد کیا کیا وجود اور بس عدم آباد کیا خوبی قسمت ہی ہوا رشا د کیا سخت حیرت ہی کہ آیا یاد کیا</p>
--	--

جیل دہلی میں تھوڑا سا
ادبی بیٹے پرانی سیڑھی

راتدن ہی جوش و ہشت ہنفس	خانہ دل اپنا ہوا باد کیا
مشت پر سہون اور ضعیف و ناتوان	ایسے بی رحمی ہی ای صیاد کیا
شور الفت نی کیا تمکو تباہ	
صبر اور سکین سے ہوا نداد کیا	
ہم نی اوسکے دلین گہر پیدا کیا	جان کہو کر یہ نہ پیدا کیا
ایک عالم میں ہی شہرت مشرکی	کیسا فتنہ فتنہ گر پیدا کیا
اونکی مجلس میں ہی میرا تذکرہ	آہ نی بی شک اشیر پیدا کیا
اپنی دل میں پالیا اوسکا نشان	ہم نی اوسکو ڈھونڈ کر پیدا کیا
ہم سی اوٹھوایا خدائی با عشق	یہ ہمارا ہی جگر پیدا کیا
ہو گئی معدوم اوسکے فکر میں	کیسا مضمون کمر پیدا کیا
ذرہ ذرہ میں تجلی دیکھ لی	کیا نہ نور نظر پیدا کیا
کیون نہ تو بی وفا ای سرو قد	سرو کو یہی بے ثمر پیدا کیا
میری صورت سی دل سوراخدار	تو نی کس دن ای گھر پیدا کیا

یہ شعر ہرگز نہ لکھا گیا
یہ شعر ہرگز نہ لکھا گیا

رنگ کیا شاخ شجر پید کیا	سبز رنگون کی مچھی یاد آگئی
شور ہی عالم میں دیکھو شور کا حق نے کیسا با نہر پید کیا	
<p>دل میں کہی اپنے تجھی مہمان نہیں دیکھا اور اپنی جگہ سا کوئی سوزان نہیں دیکھا کیا کیا ہی عذاب شب بھران نہیں دیکھا آئینہ کو کیا آپ فی حیران نہیں دیکھا ہمنے کہی دامان و گریبان نہیں دیکھا بڑھ کر کوئی اپنی سی ہی نادان نہیں دیکھا تو فی میرا چہرہ غم جانان نہیں دیکھا لیکن تمہیں افسوس پشیمان نہیں دیکھا دل کا ہی تو کیا ذکر پہر ارمان نہیں دیکھا عاشق کو کہی آپ کی نالان نہیں دیکھا</p>	<p>ہمنے تیرا الطاف تو ایجان نہیں دیکھا ان آنکھوں سے بڑھ کر کوئی گریان نہیں دیکھا بیتابی و بی خوابی و نا چاری و اندوہ آخر تو کیسے ہی تجلی کا تماشا کیا جانی ازل ہو سے جنوں تہہ میں آیا دل کھو دیا اور پرتی میں بیتاب ہرک و دم کہتا ہی زمانہ مچھی سودائی و مجنون صد ہا ہی کئی خون دکھا کر کے ادائیں جب سی کہ جگر سے تیری چکان کو نکالا کچھ آپ کی پیداد میں لذت ہی غضب کی</p>

اس کہنے والے کو بھی اور ان نہیں دیکھا
اور اس نے تو کب کب کب کب کب کب دیکھا

یہ جھوٹ ہی وہ غیر کی منوں بنی میں
 ہر دم نہو کس طرح لب زخم سے فریاد
 حالت ہی وہ ہی دلکی وہ ہی جانکی صورت
 حیرا دل گم گشتہ کھان خواہی یارب
 کس رات نہیں روز قیامت کی سہفت
 میں ہوں دل مشتاق ہوا دسکا ہر تصور
 ہو حال ہی اب دیدہ خونبار کا اپنے
 سنتے ہیں کہ دل کعبہ مقصود جہان ہی
 اوس کی رخ نورین ہی قدر کا تماشا
 ساری ہی زمانہ سی تجھی جنگ جدائی
 اس عشق نی دو لوہی جہاں نہ پہنچا
 مارا ہی ہیں اوسکی خوشے کی ادائی

خوبو نکو کہی بندہ احسان نہیں دیکھا
 مدت سی تیری تیر کا پیکان نہیں دیکھا
 سنگین کا تو بہو لیسی سہاں نہیں دیکھا
 بہولی سی ہی جون خواب پیران نہیں دیکھا
 کس دن میں عذاب شب ہجران نہیں دیکھا
 ایسا ہی کہی چل کاساماں نہیں دیکھا
 اس طرح کہی شمع کو گریان نہیں دیکھا
 افسوس ہی اس میں اوس جہان نہیں دیکھا
 قونی مگر ای دیدہ حیران نہیں دیکھا
 ای یار کوئی تجھے سیسا ہی انسان نہیں دیکھا
 ایسا ہی کوئی درد دل جان نہیں دیکھا
 عاشق کی کہی حال کا پیران نہیں دیکھا

افسوس ہی ای شور محبت کی الم سی

خوش بیانی کا مزاج تار یا

		دل صورت غنچہ بھی خندان نہیں کیا	
	شعر خوانی کا مزاج تار یا قدردانی کا مزاج تار یا مہربانی کا مزاج تار یا نکتہ دانی کا مزاج تار یا رازدانی کا مزاج تار یا دُرفشانی کا مزاج تار یا پہر نشانی کا مزاج تار یا	خوش بیانی کا مزاج تار یا جان بھی لیکر رہی انجان وہ عجب وہی اختیار میں شامل کیا خال کی مضمون پہ وہ بگڑی ہے دل تہا محرم وہ بھی اوس سے مل گیا اشک بھی سوزِ جگر سے جل گئی دائع دل دھوئی گئی جب اشک ہو	
		شور اب کیا اس تین میں لگتی ہو خوش زبانی کا مزاج تار یا	
	قدردانی کا مزاج تار یا تیغ رانی کا مزاج تار یا بید ماتی کا مزاج تار یا	جالفشانی کا مزاج تار یا لیتے ہیں غمزدہ سی کیا کیا اب کام چپکے چپکے غیر سے کچھ کہہ دیا	

دستانی کا مزاج تارہا	کر لیا اغیار سے کیوں ربط ضبط
نام مانی کا مزاج تارہا	بم گیا دلیں میری نقشہ تیرا
قصہ خوانی کا مزاج تارہا	کون سنتا ہی فسانہ عشق کا
گل فشتانی کا مزاج تارہا	خون دل باقی نہیں ہی شمیم زار
سخت جانی کا مزاج تارہا	ایتو تسمہ ہی تہہ پورا تیغ نی
کیا جوانی کا مزاج تارہا	ہا ہی سیری نی کیا کیا نامراد
پھر پانی کا مزاج تارہا	جب شراب نو بنو بستے لگی
ٹھنڈے پانی کا مزاج تارہا	خون دل پنی لگے اب رات دن
خستہ جانی کا مزاج تارہا	اب تبسم کی ادا ہی چوڑ دی
خون فشتانی کا مزاج تارہا	ہو گئی دیدار سے حیرت نصیب
دانہ پانی کا مزاج تارہا	موتہ پہی اب کہلتا نہیں وقت اخیر
لن ترانی کا مزاج تارہا	یار تو نی کرو یا دل میرا خاک

شور جب جاتی رہی قدر سخن

شعر خوانی کا مزاج تار صا

دل اپنا اب تو عشق سوائی یار مر گیا	غم سخت سہتی سہتے گیا ہار مر گیا
بعد از فتاہی ہی ہی حسرت و خیال	کہتا ہی کون طالب دیدار مر گیا
کل جو تہاری واسطی رو تا تھا زار	وہ آج خستہ جان و جگر خوار مر گیا
صیاد ویکہہ اپنی اسیر قفس کا حال	کس سیکے سے تازہ گرفتار مر گیا
کیا کیا ہی ہاتھ ملتی رہی چارہ گر تمام	بہدم جو کوئی عشق کا بیمار مر گیا
میر طرح سے کوئی تو تیلای حضور	تیر نگہ سے کون دل افکار مر گیا
بیل ہی گل پہ سرو پہ قمری ہی لنگار	صیاد آج کون وفادار مر گیا
تم اپنے ناز حسن کی ساغر سو مست ہے	کیا غم ہی تم کو کوئی گنہ گار مر گیا
مر نیسے ہی پری ہی تڑپتا ہی اتدن	بتلا تو کون تیرا خریدار مر گیا

نہ نے ایک بار کیا شور کا خیال

یہ تم پہ شوق و ذوق سے سو بار مر گیا

رکے ہی آمد و شد میں نفس نہیں چلتا	یہ ہی ہے حکم الہی تو بس نہیں چلتا
-----------------------------------	-----------------------------------

دعا ہے کہ یہ شعر
دعا ہے کہ یہ شعر
دعا ہے کہ یہ شعر

دعا ہے کہ یہ شعر
دعا ہے کہ یہ شعر
دعا ہے کہ یہ شعر

<p>پڑانی ہر گ وپی ہو گئیں ضعیفی میں ہوا کے گھوڑے پہ رہتا ہی وہ ہوا عدم گذشتہ سال جو دیکھا وہ ابی سال نہیں نہیں ہی ٹوٹی کی بوٹی جہا نہیں پیدا ہر ایک بات پہ بن بن کی وہ گھڑتی ہیں رکھا ہی وقت ہر ایک کام کا خدائی ہی نہ کچھ صدا ہی نہ کچھ اہل کار و ان کا سرخ</p>	<p>اب اگی جسم کا اپنی قفس نہیں چلتا کسی کا اوسکے برابر فرش نہیں چلتا زمانہ ایک سا بس ہر سر نہیں چلتا شکستہ جیب ہوا تا نفس نہیں چلتا کسی کا اونکی طبیعت پہ بس نہیں چلتا ہزار فکر کرو پیش و پس نہیں چلتا یہ کیا ہوا ہی کہ شور حیرت نہیں چلتا</p>
--	--

خدائی راہ بنائی ہی صبر کی مضبوط
 چراوس پہ شور کہی یو الووس نہیں چلتا

<p>چرا انکار سے ہی کار میرا یہ دل مجھے ہوا بیزار میرا مزا آئے تہیں اپنی کئی کا یہاں ہر بار اونکی یاد دل میں</p>	<p>ہوا جیتا بہت بیکار میرا یہ ہی اب باعث آزار میرا قیامت میں ہو جی اظہار میرا نہ لیں وہ نام پر اکبا میرا</p>
--	---

ایک کو صبح تہیں ہی بیکار میرا
 کوئی نہ کوئی آزار میرا

<p>وہ کہتے بر ملا ہیں چارہ گسرو کپا میں نی کہ تو گل او پر غار کہی پوچھا نہ فکویہ پی کہہ کر نہیں ہی حال لگا کوئی پر سن کریگا سرنگون پیش خداوند بن آئیگا جواب او سکا نہ کچھ ہی</p>	<p>نہیں نہتے کا یہ بیمار میرا ہوا اس پر گلی کا بیمار میرا ہی زندہ طالب دیدار میرا یہی کچھ غم میں ہی غنوار میرا گناہوں سے وہاں اقرار میرا لیا جایگا جب اظہار میرا</p>
<p>نہ فرمایا کہی تم فی صدا قسوس ہی تابع شور ہرزہ کار میرا</p>	
<p>ہر رنگ پر اتار کو دیکھا اوس دیکھا او سکے ہی تجلی کی تماشیاں میں ایک عمر سے ہتی چشمہ حیوان کی تمنا ہتی شور قیامت کی ہزاروں ہوسنا روی عرق افشا کی تماشکی ہی ہم غو</p>	<p>ہر جلوہ و انوار کو دیکھا او سے دیکھا انوار رخ یار کو دیکھا او سے دیکھا ایک لطف کی گفتار کو دیکھا اوس دیکھا اوس شوخی رفتار کو دیکھا اوس دیکھا جب ثاقب و سیار کو دیکھا اوس دیکھا</p>

ہی شک کہ اخلا کو دیکھا اوس دیکھا

دع

<p>جب چلوت اظہار کو دیکھا اوسے دیکھا ہر کوچہ و نیاز کو دیکھا اوسے دیکھا جب قہر کو اور پیار کو دیکھا اوسے دیکھا جب نافہ تاتار کو دیکھا اوسے دیکھا جس جس در دیوار کو دیکھا اوسے دیکھا جب لذت انکار کو دیکھا اوسے دیکھا</p>	<p>جب پردہ میں غلوت کی ہی پایا اوسے پایا محشر کے سہ ہنگامہ کا شہرہ ہی جہاں یہ پہ پہ تہی ادا وہی تہا شوقی کا اشار نفخہ تیری گیسو کا بسا تھا میری زمین ہر طاق ہر اک منظر کو شک سے عیان ہے بوسہ کی تمنائیں دل و جان ہو گون</p>
<p>تھا شور تیرا شور بڑی اونچی صدا کا جس گنبد و مینار کو دیکھا اوسے دیکھا</p>	
<p>جس شعلہ رخسار کو دیکھا اوسے دیکھا اوس گل رخسار کو دیکھا اوسے دیکھا اک ہر شش تلوار کو دیکھا اوسے دیکھا ہر سجدہ زنا کو دیکھا اوسے دیکھا ہر شخص خیریدار کو دیکھا اوسے دیکھا</p>	<p>جس روئی پر انوار کو دیکھا اوسے دیکھا وہ پہول جسے دیکھہ کی بیل ہوئی بیتاب بجلی سی چمک جاتی ہی اوس آنکھ کی گرد وہ ایک ہی سودا ہون پیام اوس کا لکھا ہے ہی جس کی جو گری بازار جہان میں</p>

<p>چہتے ہیں جگر میں میری وہ نشتر ترکان ہی شوخی رفتار قیامت سے ہی بڑھ کر خالی ہندین حکمت سے کوئی بات ہوا سکی ہی طرز حیفارنگ ستم حرکت شوخی کس طرح سے ہم اپنی خطا کی ہون قابل</p>	<p>جب وادی پر خار کو دیکھا اوسے دیکھا بیتاب ہر اک یا کو دیکھا اوسے دیکھا ہر غافل و ہشیار کو دیکھا اوسے دیکھا جس جاہت عیار کو دیکھا اوسے دیکھا انکار میں اقرار کو دیکھا اوسے دیکھا</p>
<p>ایشور تیرا شعر ہی رشک لب شیرین جب لذت گفتار کو دیکھا اوسے دیکھا</p>	
<p>بزم میں اوس بیت عیار کی جو جایگا آج سنستے ہیں کہ وہ تیغ بکف آتی ہیں جوش پر آیا ہی پہر دیدہ تر کا دریا دیدہ شوق نہ کیونکر رہی ہر دم بیدار دل ہی حاضر ہی میرا جان ہی موجود ہی کون ہی جس کو میری حال یہ افسوس نہ ہو</p>	<p>دین و ایمان کو ایک باتیں کہ جو جایگا شکر کی جا ہی جو ہونا ہی سو ہو جایگا دل کو کیا یہ میری ارمان ہی جو جایگا یہ شل سچ ہی وہ کہو ہی گا جو ہو جایگا یہاں تلک او جو فرماؤ گی ہو جایگا دوست کیا غیر ہی آئی گا تو رہا جایگا</p>

دیکھو شکایت میری اس شعر میں جو جایگا
آپ جو شعر دیکھو وہ وہاں ہی ہے

دع

ایک کیا چیز اٹھا لگا وہ لاکھوں خرم رات و نگوچہ قاتل کا تھار مانگو خیال ستے میں ناصح نادان کو ہوا ہی سودا کسکی ہمت ہی جو شرگالنسی مقابل ہوگا ہمدرد ہجر میں ہر دم میں ہزاروں آفات خواب غفلت سے میں اکدیں نہ بیدار ہنسنے ہی ٹھکان لیا دلین کہ قصہ تمام	وقت پر تخم نکوی کا جو بوجا یگا آج تم حضرت دل پوچھہ تو لو جایگا آنی دو بار و میری جان کور و جایگا میں ہی جانوں ہوں آو سانہو جایگا گر مقدر میں ہی تو وصل ہی ہو جایگا کسکو معلوم تھا طالع میرا سو جایگا آج خود جائیں گی وہاں فیصلہ ہو جایگا
---	--

شور اوس بزم میں بیشک ہو طلسم کارنگ

جو کوئی جا لگاوان ہوش کو کھو جائی گا

چاہی شور ہر اک سمت اپنی نالوں گ ہوا ہی جسے او نہیں شوق خوش خرامی تمہاری رخ کی تجلی سی ماہ و خور بولی زمین پہ اب تو قدم رکھنا ہو گیا و شوار	خدا بہلا ہی کسری ایسی بول بابونکا بیر ہی حال سنا و کلی پائیا لون کا علا ہی عکس رہیں ہی یہ خوش حالونکا وماغ چرخ پہ کیوں ہونہ میری چھالونکا
---	--

دیوان
کیا ہی ہوش معلیٰ پہ شور نالوں کا
خدا کہ ہے آزار دہنے نالوں کا

جواب دی نہ سکی وہ عدد کی خاطر سے	خیال تھا او نہیں ورنہ میری سوالوں کا
دیکھو چین نہ راتوں ہی قرار اک دم	خدا ہی والی ہی ہمسے خراب حالوں کا
ہیں زلفت مار سیہ اور ابرو میں بحقرب	خدا سچائی کہ ہی خوف چار کالوں کا
گذر ہی لخت جگر خون دل سے اب اپنی	خدا بھلا کمری ان لڑالوں پیالیوں کا
وہ دہلی رشک ارم اور و صبح و شام کی سیر	وہ آنا چوک میں ہر روز قلعہ والوں کا
ہوا ہی جب سی کہ پتلون کوٹ کا بیہوج	نہ قدر جامہ کی فی مرتبہ ووشالوں کا
بہیں تو ہجر میں اک دن ہی اک مہینا ہی	گذرنا سخت ہی اب زندگی کی سالوں کا

ادھر ہی زلفت سیہ اور ادھر ترخ گلگون

ہی دلیں شور کی اب خوف گویا گلوں کا

گز اس بت خود کام سی کچھ کام نکلتا	تو عشق میں اپنا ہی بڑا نام نکلتا
جو دیکھتا تجھ کو وہ سر شام کسی دن	تو ماہ نہ اک شب ہی لب بام نکلتا
چکڑ میں تو خودائی میں ہم روز ازل سے	ارمان تیر کیا گردش ایام نکلتا
گہریر مغان بھول کی مونہہ او سکو لگاتا	مینحانہ سے شیشہ نہ کسی جام نکلتا

ارمان بھول کا تیرا نام نکلتا
وہ دیکھتا تجھ کو وہ سر شام کسی دن
چکڑ میں تو خودائی میں ہم روز ازل سے
گہریر مغان بھول کی مونہہ او سکو لگاتا

میں اپنی سزا پانیکو سو فخر سمجھتا	گر میری طرف ایک ہی الزام نکلتا
گرد ہونڈا دنیا میں کوئی روشنی لیکر	مجھسا نہ کسی جا کوئی گناہ نکلتا
آنکھوں میں لگاتی جو وہ سرمہ نہ اپنی	کیون چشم سے خون میری سیہ فام نکلتا
آرام کی قابل نظر آتا جو یہ اس کے	کیون دلسی میری تو وہ دل آرام نکلتا
آغاز سے گرا سکی خبر ہوتی تو ہدم	کیون عشق میں یہ میرا بد انجام نکلتا
شیریں کا عشق جو نہوتا کہی اسکو	فریاد سے دشوار نہ کچھ کام نکلتا

گر شور تیرا شعر مرہ دار نہ ہوتا

تو بند میں کا یہ کو تیرا نام نکلتا

دیا آزار دل زاریہ کیا	جان جانیکو ہی تیار یہ کیا
خارا تھا ہی نظری گلرو	کوئی بجاتا نہیں گلزار یہ کیا
کرتی بین قتل وہ بی حیرم بھی	کوئی پرسان نہیں ز رہا یہ کیا
میں ہوں اک جنس جہا نہیں بکرا	جسپہر شخص خریدار یہ کیا
ہانگا بوسہ تو لگی یون کہنے	ایسے بے ساختہ گفتار یہ کیا

دعا
تو ہی مشہور دل آویز کیا
جس پر کامیابی ہی تیار یہ کیا

<p>لوگ شاکی ہیں جہا نہیں تیر دیکھا عالم کی مرقع میں تمام بر قدم پر ہی قیامت برپا زلف مشکین کی تیری خوشبو آنکھ دکھلاتی ہی سب کو نگر آج گلشن کا اوڑا ہی خا کا چھوٹی وعدہ نہ اپنی ہی نظر دم نکلی کو تھا آئی نہ قضا</p>	<p>فجوا آتا ہی بہت پیار یہ کیا تمسا پایا نہ طرح دار یہ کیا کرتی ہی آپ کی رفتار یہ کیا ہی خجل نافہ تاتا رہیہ کیا اسکو کیوں کہتی ہیں بیمار یہ کیا کہیں گل ہی نہ کہیں خار یہ کیا اور پر مجھ سے ہی تکرار یہ کیا کار آسان ہوا دشوار یہ کیا</p>
<p>پڑ گئی بھنڈی بوشاء شکر گرم تھی شور کی اشعار یہ کیا</p>	
<p>دکھا ناوہ رخ روشن کسکا تجاہل سے میری مرقعہ بولی دکھا یگا خدا محشر کو اکدن</p>	<p>جلا دیتا ہی جان و تن کسکا یہاں ہی تھا کہی مدفن کسکا کسکے ہاتھ میں دامن کسکا</p>

<p>اندھیرا ہی سدا عالم میں رہتا ذرا سے حسن پر اتنا بڑا ناتر کلیجہ شنتے ہی آگیا مونہ کو ہمارے داغ دل میں رشتک گلزار بلائیں شام تک سب میر رہوں</p>	<p>نہو تا گر رخ روشن کیسا ہمیشہ رہتا ہی جو بن کیسا سنو گی ہائی جب شیوں کیسا نہ بھولی اس طرح گلشن کیسا سحر ایسا ہو کر درشن کیسا</p>
<p>تیری خصلت پسند آئی ہمیں شور کیسا دوست فی دشمن کیسا</p>	
<p>چشم پر خم سے میری پانی ہی دریا کیسا ہم جو کہتی تھی کہ تم تاب نہ لاؤ گی کہی جلوہ ہی دونوں میں یکساں ہو گیا زہر اوسکی فریاد خدا سو میں کروں کس سے ہم جب تصور سے میر دہیں بسے تم اگر لی چکی دھم میں جب دکھ تو اپنی کا فر</p>	<p>تنگ وحشت سی ہوا دامن صحر کیسا اب کھو طور کا جلوہ تھا یہہ موسا کیسا دیر و کعبہ میں ہی پر فرق کا کلمہ کیسا مدعی سست ہو نہیں ظلم کا دھوا کیسا پیر کہو اب کہ حجاب رخ زیا کیسا پیر یہ بل آج تمیز زلف چلیا کیسا</p>

روئی ہو کر اس میں اس رنگ کا رنگ
 پانا ہو کر کے بہنا خون تمنا کیسا

<p>شور سی شور کی گہیرا کی وہ فرماتی ہیں کچھ ہی سودا سے یہ نہالہ بی کیسا</p>	
<p>دیکھیں طرفین کا طی ہوتا ہی قصا کیسا ایک اگھوں میں یہ سرخ کا ڈور کیسا ہم ہی دیکھیں گی پھر اس فرماتاشا کیسا ہو گیا آج میرا خون تمنا کیسا فی زمانہ کہ ہم فی تمہیں چاہا کیسا حسن کیسا ہی ادا کیسی ہی نقشا کیسا میری ہر بات کا تم کرتی ہو چہرہ کیسا کیا مرض تجکو ہی اور حال ہو تیرا کیسا</p>	<p>ہوتا ہی حشر میں انصاف خدایا کیسا رات کو جاگی نہیں ہو تو تباہ صاحب آپکے چال سوا جایگا پھونچال ضرور پونچھی آنسو وعدہ کی میرا آگے اوسنے قیس و فرہاد کی قصے تو پرانی ہیں سہے آپ ہی اپنی کو دیکھہ آئینہ سچ کہنا جو وعدہ میں ہیں بُرائی وہ بھلائی ساری اکی بالین سپر جا نئے پوچھا مجھے</p>
<p>ہو گئے خون سفید تو زمانہ کی سہی شور کیا دیکھتے ہو اپنا پر اپا کیسا</p>	
<p>تو سنکے حسن پر اپنی نہیں غور آیا</p>	<p>کسی فی نام لیا یا کہ ذکر ہو ر آیا</p>

توں فی پوش بہا ہوا جان شور آیا
دع بشی رہا غزنی تاز سے خود آیا

<p>یہ کام میری بُری وقتیں ضرور آیا ضرور مجھسا کوئی دہانپہ یا صوَر آیا ذرا سے تمنی اگر پی ٹھی سرور آیا الہی کام میں کیوں سیر یہ فتور آیا ہوئی وہ جامہ سیاہ جو نام حور آیا کہی میں پاس کہی کار واد و دور آیا مگر نظیر میں نہ اوسکے میں بے قصور آیا کہ جس تجلی کا موسیٰ ہاتھ نور آیا جو چمکی برق تو سجھا کہ کوہ طور آیا</p>	<p>الہی جان لی پرد کو تو سلامت کہہ تمہاری کو پیر میں خلق اسقدر کیون یہ سچ کھا ہی کہ ہوتی ہو دلکو دل بنی بنائی وہ پیر مجھس میں بگر بٹھ نہیں سمجھتو وہ اپنا ساحس میں بٹھ خدای سچی گا ضعف و ناتوانی ہو کیرن ہزار خطا اوسنی دشمنوں کی ہٹا اویکا عکس میر دلیں ہو پڑا اگر بہت دوتے میں مشتاق تھا تجلی کا</p>
<p>جہاں ہی ذوق سخن و گہری سخنور کا تو شور تیرا ہی وہاں نام بالضرور آیا</p>	
<p>وہ مرد ہوا تو کیا مردانہ ہوا تو کیا ہشیار ہوا تو کیا دیوانہ ہوا تو کیا</p>	<p>جو درد نہ ہو دلیں فرزانہ ہوا تو کیا جو راز حقیقت سی بخود واقف و آگاہ</p>

<p>پہر شمع ہوئی تو کیا پروانہ ہوا تو کیا اپنا ہوا تو کیا بیگانہ ہوا تو کیا ہیرا ہوا تو کیا دردانہ ہوا تو کیا کعبہ ہوا تو کیا بیت خانہ ہوا تو کیا گر خم ہوا تو کیا میخانہ ہوا تو کیا پیران ہوئیں تو کیا ہی پریشان ہوا تو کیا</p>	<p>دونوں میں اگر کوئی دلسوز نہ ہووی افت نہ ہوا لسا نکو وہ حیوان ہو سرا جھوم میں جو اوس شو غکی قسمت نہ پہنچا ہم عشق کی خادم ہیں نہیں دونوں مطلب ہم تشنہ کو شیریں نہیں اس سحرچی سیر شیشہ میں میرد لکی او ترقی ہیں جیون</p>
<p>گر تشنہ وحدت نہوا نگہوں میں تو ای شور صوفی ہوا تو کیا مستانہ ہوا تو کیا</p>	
<p>ہرگز پہر اسکو راہ پہ لا یا نہ جائی گا آخر کو پہر کسی سے اوٹھا یا نہ جائی گا تا حشر پہر کسی سے بچھا یا نہ جائی گا پہر صبح او کو مونہ پہر دیکھا یا نہ جائی گا پردے سے اسکا نقش مٹا یا نہ جائی گا</p>	<p>دل عشق میں نہ کہونا کہ پایا نہ جائی گا ای طفل اشک کو چہ میں اوسکی نہ تو چل دو دجگر سی گر کوئی شعلہ پڑک اوٹھا مرنی سو ہم گر شرب ہیرا نہیں سچ گئے وامن سی داغ خونکو دہویا تو کیا ہوا</p>

دل بھی اوسے بزم میں جانا چاہتا
تو بھی اسی بزم میں جانا چاہتا

زابد کی لب نہوگی بُرا ہی سومی کی بند	جب تک کہ ایک قطر چکھیا یا نہ جایگا
تکر رنوی زخم جگر سے عیث و لا	یہ چاک وہی جیکو سلا یا نہ جایگا
شاید کہ پرشش آپ سی ہوا سکی خستیز	داغوں کا محضر ہے دیکھا یا نہ جایگا

عصیان کا اپنی شور ابھی سو کرو شمار
جب ہوگا وہاں حساب چھپا یا نہ جایگا

پی کی نی باغ میں گرا سیگا	آنکھ نہ گس کو پہی دکھلائیگا
یوسہ مانگا تو گیر گمر بو لے	مونہ تو اپنا ذرا بنوایگا
پس گئی مہدی کی ملنی ہو سی ہم	اب نہ کچھ رنگ نیا لایگا
لب جان بخش نہ دکھلاؤ سہن	یہ سچا ہی سے فرمایگا
سبزہ رنگون سی بچو حضرت دل	ورنہ غالب ہی کہ سم کہا یگا
پاس آنی کی قسم کہا ئی ہی گمر	دور ہی سے کہی مل جایگا

دل بتوں کو ہی ندینا ہی شور
بخدا اس میں خطا پایگا

بھرتی
آنکھ نہ گس کو پہی دکھلائیگا
یہ سچا ہی سے فرمایگا

<p>ویکھنی ویکھنی پچتا می گا غیر کو چاہو اگر بسم اللہ اپنے بسل کا اگر قص کہی یہ تو فرمای ناصح پہلے میری رونی کی حقیقت کہکر حضرت دل نہ کسی پر سری</p>	<p>غیر کے دم میں نہ آجائی گا دل ہمارا سا کہان لائی گا ویکھنی گا تو ٹپک جائی گا مجھ کو کیا آتی ہی سمجھائی گا دشمنوں کو کہیں سنوای گا مرقی مرقی یوہن مرجائی گا</p>
<p>چھیڑ کر تالون کو اپنے ای شور خلق میں شور نہ مچو ای گا</p>	
<p>بن تیری بزم میں جب شو کا سامان گا اشک یہی ہمزہ آہ دل سوزان ہو گا سب میری جبر کی دن اور محشر لی لی زلف ناگن کا میں عاشق ہوں نگاہیں کیوں نہ اوس کان ملاجت کی جگہ لیکن</p>	<p>شمع کی لو کا میری واسطی پیکان ہو گا آگ کی ساتھ تعجب ہی کہ طوفان ہو گا ایک دن میں تو کہا حشر کا سامان ہو گا مجھ کو دہ زہر ہی دیگا تو پشیمان ہو گا واسطی زخم جگر کی یہ نہک دان ہو گا</p>

خانہ دل کو جوڑ بانی ہو تو ڈھا دو لیکن صحف رد کو نہیں چھوڑ تا اکرم ہی جو خال میری دلیں ہی جلا تری ستم کی بی حد دم تو نکلا ہی مگر یہ ہی نہ نکلا دل سے	آپکی ملنی کا اوسیں ہی اک ارمان ہوگا نکتہ چین کہتے ہیں ہندو یہ مسلمان ہو گا یہ وہ آتیہ ہی تو دیکھہ کی حیران ہوگا تیر شاید اوس ہی رحم کا ارمان ہوگا
--	--

جیسا اوس دلبر عالم کی جدائی میں ہو غم
شور دشمن کو یہی ایسا نہ غم جان ہوگا

بناؤں اوس سے میں برقع رخ پر نور جانکا بلا دام بلا ہی سہل سیر اوس زلف پیچا نکا نہ تنہا لب پہاؤ سکی دانت ہی لعل بختا نکا رخ روشن کی گری سے چین سے عریق آیا میری رو نیچہ جب وہنس پڑ تو زخم دل لٹا ہوئی ہو دشمن دین زلف اوسکی دیکھ کر کیا ہو ارم میں جی لگا اپنا نہ ہرگز اوس گہری کھم	اگر رہ جائی باقی ایک ٹکڑا اس گریبان کا نکلنا ہو گیا دشوار جس طائر جانکا ارادہ رہ کھانیکا ہی خطیر بلکہ ریحان کا تہیہ آب و آتش میں ہوا دست گریبان کا کہ میں مریوں ان ہوں بچھا اس نکلا نکا خدا کا فری ہاتھوں سے رکھی ایمان مسلمان کا جب آیا یاد وہاں نقشہ ہمیں ہر کوئی جان کا
---	--

دفع
ہوای حبشہ اوس عذوبن وایان کا
کوئی دل نہ ہوئی عفتد ہر گمان کا

<p>تمنا قتل کے اپنی بھی ہو پری جیو پر مریض لا علاج ایسی نہیں کچھ نہیں گہنا دی ایک پل میں بار و سب انیسائی یہ اوس جوڑی کی کہلتے ہی میر سر پر لا آ ہماری اونکی رہتی ہیں تصویر میں کچھ باتیں</p>	<p>اشرپا تا ہوں اوسکی تغیر میں کچھ اب جیو کا خدا تک یہ نہیں پُرساں تیر ہمار ہر انکا خدا آباد رہی گھر ہماری حشیم گریبان کا وبال جان ہو اسی بال بال اوس نلف پی کا تو لطف آئینہ گاہی اونسے ہموزار نہا تکا</p>
---	--

<p>پلا دی شور کو وہ جام شیریں بادہ کو شر کہ ہووی سا قیانیہ جسے راز عرفان کا</p>
--

<p>ملائی خاکیں جان اور جسم ناتوان ہو کا پتہ لگتا نہیں پتہ کا بھی کیا باغبان ہو نہ خزان اتنی ہی گل کی بی ثباتی دیکھ بیٹا میری سوز جگر کا چہرہ ہی گھر گھر یہ عالم میں الہی نالہ سوزان کو اب لیکر کہاں بیٹھوں میری سوز نھا نسو شعلہ آتش جب اوتھو میں</p>	<p>فسوں ایسا میری کانو غیر توں زوستان ہو کا ہماری آہ سوزان فی بیان تک گلتا ہو کا اوسیدم اشیان بھوکا اور اپنا خانہ بھوکا زمین بھونکی زبان بھوکا اور سنا آسمان بھوکا کہ اس آتش کی پرکالی تو تو کوں مکان بھوکا تو غلج جتا ہی عالم میں بھان بھوکا وہاں بھوکا</p>
--	---

جوان کی دل جلوان فی تیری تو یہ خاک دان بھوکا
 واضح

<p>پڑا کس شمع رو کا پرتوہ جام برائدی پر پڑن بہتر نہ کیوں اس عقل پر فریاد کی کہو خدا جانی نظر کس برق دشکی لگ گئی مجھ کو کیا جیب غم ملک شمع رو کا میں نے ای بھرم</p>	<p>کہ جسکے تیری دگر می فی سب کام و زبان چو نکا کہ او سنے آتش الفت میں سب نام و نشان چو نکا کہ او سکے گرمی الفت فی میرا دم و جان چو نکا لگا دی آگ یہاں سنی کہ سارا کاروان چو نکا</p>
<p>کہیں کس سے حقیقت اسچ جو اکی شو اپنی کہ دل چو نکا جگر چو نکا بدن اور استخوان چو نکا</p>	
<p>دل سی جو شمع نہ سوز غم پہنچاں نکلا غیر جانب سے قیامت ہو دہ جاناں نکلا نہ ملک اور فلک عشق کی شایان نکلا دل شفتہ صبا گہمت مشکین شیا نہ کشکش دام کی تہی ہم اشتہگی گور تم وہ بیدار کہ ہی کہیل جلا ناول کا دور ای جوش طیش جان نکلتی ہو میری</p>	<p>اشک ہی آنکھ سے سیری شر افشان نکلا آج مغرب سی ہی خورشید رخشان نکلا آخر اس درو کی قابل ہی انسان نکلا جو تیری زلف سی نکلا سو پریشان نکلا مرغ جو دام سے نکلا وہ پیر افشان نکلا میں وہ عکاش کہ نہ آنسو دم سوزان نکلا تہام امی صبر نعل سی دل لالان نکلا</p>

دل سے کی ساختہ نکلا کہ وہ ارمان نکلا
دوب کر سبب میں اس ملک سی پیکان نکلا

دم کو سبجے تہی مقیم آہ میرہ مہمان نکلا
 اشک سرخ لہجہ وای دیدہ گریان نکلا
 جلوہ حسن نقابوں میں ہی عریان نکلا
 دل بھی پلے سے نکال یا یو پیکان نکلا
 خار چو پانوں سے نکلا وہ گل افشان نکلا
 کار و شوار جهان صبری آسان نکلا
 کام تھا جبر کا مشکل مگر آسان نکلا
 مونہ سے نکلا جو سخن جا بجا خواہاں نکلا
 کم میری وسعت و شہت سی بیابان نکلا
 شکوہ غیر پہ کیوں خنجر بران نکلا
 منتخب تیرا تو ہر ایک ہی دیوان نکلا

دم کا دم بہر نہ بھروسہ سر آتن میں
 کوئی حشر و ان خمی کی ہوئی اوڑھید
 کیا تجلی رخ روشن کی ہی اللہ اللہ
 نہیں معلوم کہ کیا انس تھا ان دونوں
 رنگ خون کف پا ہی ہی گلشن ایجاد
 آدمی سادہ کوئی نرم نہ کوئی بہتر
 اب ہی غمخوار غشی مونس جان بوشیال
 جان باب اور سحاک کی کیا باتوں فی
 چہرے دگر و شیا بابت ستا بوش جنون
 اس کو کیا تھک جو ہی قاتل لگاؤں گا گلی
 شہور کیونکر نہ سخن کا ہو پھانیں ای شہور

آج غالب کی غزل سپری گل افشانی کی
 اس میں ہر شعر تیرا شک گلستان نکلا

داغ
غضب کیا تری وعدہ برا اعتدا کیا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا

نہ بچکی آنکھ گزرو پنی بار بار کیا
سحر کو شام کیا لیل کو نہار کیا
دفا کو ترک کیا اور جفا شعار کیا
خزان سی باغ جہا نہیں گل بل محفوظ
بہت ہی چوکی جوان گلر خوشنودل دیکر
تجھی ڈبو ہی دیا ہو گا دیکھنا گردون
کبھی نہ انکی پیری تا مزار کشتہ چشم
یہ سب میں صانع قدرت کی خوبیاں پیار
زمین پہ پالوڑ کھوای تونہ اتنا اڑ و
ہزار شکر کہ مدت میں دن ہماری سپر
جو اوسکی کوچہ میں رہتا ٹھکانی لگیا تا
ابھی تو فتنہ بیدار چشم سوتا تھا
کہلانہ عقدہ تقدیر آج تک اپنا

متہاری انیکا کیا کیا نہ انتظار کیا
فراق یار میں یہ ہم فی کار و بار کیا
تمہیں کہو کہ یہ کیا تم فی اختیار کیا
گواہ تمام چین بند فی ہزار کیا
مشال دست شکستہ گلی کا بار کیا
جو ہم فی دیدہ گریبان کو اشکبار کیا
متہارا اوسنے قیامت تک انتظار کیا
کہ تم کو نور دیا اوس فی ہکونار کیا
خدا ہی چوک گیا جو تمہیں نگار کیا
جو اوسنے غیر دل میں بکھو بھی شمار کیا
صبا فی دور دہان سے میرا غبار کیا
شرہ فی چٹکیان لی یکے ہوشیار کیا
حل سکونا خن تدبیر سے تہار کیا

	<p>جہان میں صورت کا تھا مد تو نئے شور شمع پر اپنی نالوں نے اوسکو بھی شہسار کیا</p>	
<p>تمہیں قیب کی افقے شہسار کیا کبھی فلک کا کبھی غیر کا وقار کیا تو پایا مال پس مرگ کیوں غبار کیا تمہیں قہار ہی دوگی جو بقرار کیا کس نے نہ میں بلان یہ بھی اختیار کیا تو پہلی کیوں نہ خیال مال کار کیا جنوں نے کسکو محبت میں ہوشیار کیا اسید وصل میں دشمن کو رازدار کیا</p>	<p>مجھی تمہاری محبت سے بقرار کیا تمہاری عشق میں کیا کیا نہ اختیار کیا اگر نہ دل میں کہ دور تمہاری تھی مجھ سے اسی خیال میں تیرا میں ہر تیار کیا کھان وہ پہلے سے طاقت ستم دہا ستم اوٹھانیک کی طاقت گزرتی ایدل قور عقل کا شکوہ بحث زبان پر کوئی ہماری کی شوخیان نہ بھی</p>	
	<p>فلک سی پوچی کوئی جا کی سیر خاطر سے قصو شور نی کیا تیرا نایکار کیا</p>	
<p>مجرئی بنکے وہاں سرو سا آزاد آ یا</p>		<p>جب چمن میں وہ کبھی غیث شمشاد آ یا</p>

کونسا لایر گزشتہ اسی یاد آیا
کہتا ساتا شمشاد آزاد آ یا
داغ

دیکھتی ہی تری صورت کو ہوا بند دہن
چشم پراو سکے پڑی آنکھ ہونٹنی فلک
غیرنی مرگ پیہی ساتھ نہ چھوڑا میرا
نقشہ یار حیب اوس سے کسی صورت نہ کھچا
سخت جانی نی دم قتل مہر شرم کھی
حشر میں آپ نی صورت جو دکھائی ہو
حال دل کس سے کہیں داؤد ملنی معلوم
دیکھتی ہی ہوا محشر میں خجلا ہی عاشق
عالم عیش و طرب میں نہ کیا اوس کا خیال
دلین پہلی ہی سوتھی بھانج خلیش شکر
گہر کے آیا دی گئی دیتی ہی دل کو افسوس

شکوہ جو رت لب پر دم فریا د آیا
شاخ نرگس کا قلم لیکنی اپنی صدا د آیا
تالپ گورستانی میرا ہنرا د آیا
اپنا مونہہ لیکے خجل مانی ہنرا د آیا
ہو کی مقتل سے پشیمان میرا جلا د آیا
شکوہی سب بھول گئے جو رت کچھ یاد آیا
جب وہ آیا میری گہر بر سر سیا د آیا
سانی ناز سے جدم وہ پیرا د آیا
جب دیا رنج بتوں نی تو خدا یاد آیا
اور گچھ نیکو شتر فضا د آیا
مچکور و نیکو میرا خانہ سیر یاد آیا

آتی دیکھا جو مجھے غیر سے ڈر کر بولی

آج کچھ غیر نہیں شور جو ناشاد آیا

واغ
سرفی لب کی گہا ہی خون اس پیخیر کا
تیز پیچان سے ہی سونوارا دسکی تیر کا

پیش آگیا وہ ہی کہہا جو ہی تقدیر کا
خون بچایا جس نے ناحق عاشق لگیں
غرقہ دریا ہوا اوس لطف پیچا کا اسیر
خاکساری سے سوا دولت کوئی دیکھ نہیں
غیر کے خط میں بھی آیا ہی جواو کا سلام
عذرا دسکو کیا رہا جو جان دل ہی چکا
شیشہ سان جب چرخ جیسا سنگد لپٹا
کہنچل یا جذبہ دل اپنا اوس بی مہر کو
اگی پروانہ کی بی مونہہ میں بان شمع کو
کہنچلی مجھزار جیسے کی اگر مانی شبیہ
میں ہوں وہ سینہ سپر اور وہ دم دم مجھ میں
آیا چھل سے جگر میں کج جگر سے دلین

اس لمی قایل نہیں خبرہ کسی تدبیر کا
جون شفق خون ہو گا و انگیر و سن پیر کا
سوج فی نقشہ اوتا ر صاف جو رخیر کا
اسکے پانی سے ہمیں رتبہ ملا اکسیر کا
آگیا لکھا میری آگی میری تقدیر کا
کاٹ ڈالا تنے سرفت ایسی ہی تقصیر کا
کیون بخون مرہون میں اپنی آہ کی تاثیر کا
سیکھ لی ہے کوئی اگر عمل تسخیر کا
ہے یہ دیکھا نہیں جاتا ستم گل گیر کا
تب میں سمجھوں اوسکو ہی کامل فن بیکر کا
روبرو اگر میری پھر جوی مونہہ شمشیر کا
کیون نہ منت کش ہو تیر انداز کا اوتیر کا

شور تہنہ چن دی حرفوں سے کاغذیں شہر

کام دیتا ہی تمھارا خامہ آتش گھیر کا

داغ
راز دل کو ملک ہی لاکھ میں جو کچھ کر اپنا
وہ ہر شے کا مستحق نہ

دل دیا دین دیا اور دیا سراپنا	نہ ہوا پر نہ ہوا مائے مستکمر اپنا
بزم اعدا میں گیا شب کو جو دلیر اپنا	رہ گیا شمع صفت دل و میں جگہ کر اپنا
ان بتوں کی توجہ میں ہی ہی تاشیر غضب	ہو گیا سخت جگر دل ہوا پھتر اپنا
ایرو چشم و خط و خال کو دیکھا جب	دل بھلتا ہی نہیں چاروں سے اکثر اپنا
بعد مردن ہی رہے کاوش شکران باقی	جائی گل قبر پر رکھ دیتی ہیں خنجر اپنا
سرخ پانکو تیری دیکھہ کی دل خون ہوا	دانت اس واسطے ہی بوسہ لب پر اپنا
زلف ہی ایسی بلا ہی کہ نہ رکھی گی قصور	دلکے لینے میں میر بال برابر اپنا
جب کہ محشر میں تیرے جور پیش ہو	ہم ہی داغوں کا دکھائینگے یہ محضر اپنا
عقل اور فہم سے سب از حقیقت کی کہلی	نہ کہلا پر نہ کہلا حال مقدر اپنا

کبھی اوٹھنی کی نہیں شو قیامت تک ہی
اوسکے پانویہ اگر رکھہ ہی دیا سراپنا

میری سر پہی راضی جو وہ ایک بار ہوتا
تو ہزار بار میں پیرمہ جان نثار ہوتا

عطر میں سے ہر طرف سے چاہتا ہے
راز دل کو ملک ہی لاکھ میں جو کچھ کر اپنا

<p>کہیں کس بعد مرد کہ صبا خاک لڑو میرا بخت بد تو دیکھو ہوا رنج یا رینا جو وہ دل سے مانگتی تو میں یہ جان سہوتا میرا دل ٹھکانی مر کر تو لگا ہوا یہ بہتر شب بھر میں نہ جیتا نہ نخل میں اسے تنہا مجھی بیکلی ہی ہر دم یہ طفیل سحر گلد تیری جھوٹی وعدوں پر یہ تمام عمر کاٹی تیری چشم حسن نے دیکھی ہوا مست اور خود</p>	<p>وہ کہی اوہ ہر تو آتا جو کہیں مزار ہوتا کوئی راز دار ہوتا کوئی دوست راز ہوتا کہ عذاب سہی ہی چٹا اور نہیں اختیار ہوتا اگر اور بریں رہتا تو یہ بی قرار ہوتا میری جان سخت پر گر میرا اختیار ہوتا نہ تو گلبدن یہ مرنے پہ دل پہ خار ہوتا میں خوشی سہی مگر جاتا کہ جو تو دہ چار ہوتا میری ہوش کیا نہ جاتی جو نہ باد غور ہوتا</p>
<p>یہہ ٹہری ہوئی سقاہت یہ تو کی شورچا تجھی کہتی سب کر سچن جو خدا یا رہوتا</p>	
<p>بہا نہیں ہنسنے اگر کیا نہ پایا غم اندوہ سے ہم چٹپٹی کیونکر غم دنیا کی ہر دم ساتھ دیکھا</p>	<p>نیا یا تو نشان انیا پایا کہیں چنے کا ہی گوشا پایا کہیں پہلو میں دل تنہا پایا</p>

دعا
جان میں کیا نہ ہو نہ کہی نہ پایا
میں ان کا دماغ ان کا تیا یا

<p>گئی عمر وان یارب کمر کرو خدا کی ہاتھ ہی سب لینا دینا خزانہ آتی ہی گلشن میں دیکھا مرقع میں جھانکی لاکھ ڈھونڈنا کئی جھوٹی ہزاروں تمنی روکھ کہیں کس ہو تمہہ درد و لکھو تجھے صبا پہی ڈھونڈ کر اوسکو روکھو</p>	<p>ر نشان اوسکا بہت ڈھونڈنا پنا تو پہر انسان کچھ کہو یا پنا یا کھین ہی نام کو تنکا پنا یا تیری صورت سی با یک چھاننا یا مگر اوسمیں سے ایک بیٹھنا تیرا رخ سیکھے پنا چھاننا یا غبار راہ پر میرا پنا یا</p>
<p>پہری دو لو جہان میں ڈھونڈتی ہم کسی کو شور پر اپنا پنا یا</p>	
<p>نالہ ہر ایک ہجر کی شب شک صورتھا نالہ میرا صدائیں سدا شک صورتھا ایک خیال ہی عجیب ایک جہان تھا چھلکا کیا ہو ہاتھ میں ساقی کی جامنی</p>	<p>پہٹ کر گرانیہ چرخ یہ میرا قصور تھا تقدیر سے پراوسمیں اشک قصور تھا آیا نظروہ پاس جو اپنی سے دور تھا شاید کہ وہ ہمارا دل ناصبور تھا</p>

داغ جب تک سیکے چاہتی کیا سوز تھا
میرا دل تو نہیں رستگ ہو رہا تھا

<p>افسوس ہے قسمی نہ اکدن بیتی کھو جن دزون گرم جوشان ساقی عام تہیز اوس ماہ رو پہ آنکھ کسے کی نہ پڑ سکے دیتے نہ دل جو تھکو تو کیوں بنتی جان اچھا کیا جو خاک میں مجھ کو ملا دیا رکھتا نہ تھا ازل سے جو پانو زمین وزہ کی طرح خاک میں پا مال ہو گئی</p>	<p>عادت تھی ہم میں عجز کی تم میں غرور تھا ہر ایک زہر بزم میں صدر الصدور تھا جلوہ تھا طور کا کہ سراسر وہ نور تھا کچھ آپ کی خطا تھی اپنا قصور تھا مرقد پہ ایک روز تو آنا ضرور تھا دیکھا جو ادس کو آج تو وہ خاک گور تھا وہ جن کا آسمان پہ سر پر غرور تھا</p>
<p>کس سنگ دل کی راہ میں آشور شکستے پھلو سے دل جو نکلا تو سب چکنا چور تھا</p>	
<p>رات کو ساقی جولی شیشہ و ساغر آیا گہر سے کہولی ہوئی رخ شب کے جود لہ آیا ٹھکری غیرت نیلے حبیب گریبان کی ہر آہنی جان پہ سو بار جفا سے لیکن</p>	<p>دل و دیدہ ہوئی روشن مہ انور آیا ہوا دہو کا کہ زمین پر مہ انور آیا عطر ملنیکو جو غیر ادنیٰ کے قبا پر آیا صرف شکوہ کا نہ ایک باز زبان پر آیا</p>

شکر تازہ جو کہ شکوہ نہیں لپیٹا
دیکھو کو ان دہانوں پر نور آیا

واحد

<p>ہای قست کا لکھا ہو چنانہ قاصد وانیک ہیرا تہا زہر تھا یا خاک تہی یا کچھ افیون مرقی مرقی یہی ارمان رہا لبسری مچی خیر کچھ جاگلی اب آتی نہیں مجھ کو نظر کچھ زمین ہی میری گریہ نہیں غوغا ہذا کشتے عالم کا خدا حافظ سے دای تقدیر وہیں بول اوٹھا مرغ سحر</p>	<p>اور جو چھو چھا ہی تو خطا و سکا نہ لیکر آیا کھا لیا ہجیرین ہم نے جو میسر آیا کہ نہ کچھ اوس سی میرا مطلب دل سیر آیا ٹھکرسو ہو کی جگر نوک مزہ پیر آیا آسمان کو ہی میرا نالو سے چکر آیا جوش پر پھر میری آنکھوں کا سمندر آیا ڈب یہ کچھ کچھ جوش و صل ولبر آیا</p>
<p>وشت و لکاجب ارمان نہ وہاں بنی کلا شور مایوس بیابان سے پہر گھر آیا</p>	
<p>بوسہ غیر وں کو ہی ہر روز برابر دینا خلدین ہم تو خدا سنی می گلگوئی عوض لیجئے بجلی ہم ہاتھ یہ کہہ کر لای میکشو چکویہ امید نہ تھی تھے کہی</p>	<p>اک ہمیں ہی تو کہی راہ خدا پر دینا کہی کہنے کی نہیں تو ہمیں کو شردینا راہ البتہ میں نہ دشوار ہی کچھ سیر دینا رکھنا خالی ہمیں اور غیر وں کو سیر دینا</p>

ایکے دل حب وہ پلا میں یہ مناسب سمجھا	جان کو بھی چاہی پس ساتھ ہی میں کر دینا
دل یا جان ہی دی دین اور ایمان ہی یا	اب رہا پاس سے کیا ہی ستمگر دینا
آپ کے غصین ہی ہکو مزا آتا ہے	ہو تیکلف تو دشنام میرا بر دینا
جان و ایمان میں ہر وقت تصدق تم پر	دل تو ہمدرد ہی منظور ہو کیونکر دینا
لینے کی بات تو بہاتی ہی سہی کو اکثر	تلخ ہوتا ہی مگر موت سی بڑھ کر دینا
لینا اللہ سے سب کچھ ہی بد تک ہکو	پر حساب عصیان کا و سکوی سراسر دینا

مانگ کر شور تمہیں اس سے فحالت ہوگی	
ایکے دل چاہتا ہی کوئی ہی دلبر دینا	
رویت بائی موحده	

پس لطف زندگی کا کہہ لو کھان ہی	وہ مہربان دل بنا مہربان ہی اب
مرغ سحر کی بانگ سی ہی فق تھا رنگ خ	سومان جان زار صدائی اذان ہی اب
صد شکر آنی دیتا نہیں ہی عد کو بھی	میری دعا سے اتنا ہوا پاسبان ہی اب
قاصد سے پکھا کہ وہ تیار ہو رہے	معلوم ہو گیا کہ میرا امتحان ہی اب

میری ہی دم سے ہر وقت کا منتظر ہی اب
دانش تجسا اگر بندن سے تو بجا کھان ہی اب

عشاق کو خوشی سے تو نسبت ہی کیا پہلا	غم ہی رہی ندیم تو بان ار مغان ہوا
میر پڑھے اونکو یہی کچھ ہی انتشار	مدت میں دوست میرا ہوا آسمان ہوا
گلشن کی خاک آتی ہی اُڑ کر گولہ میں	رحمت بہار آمد دور خزان ہی اب
کچھ وصل کا اشارہ ہوا دن سے کیا گیا	فرمایا ایسے جھکڑو تکی فرصت کھان ہی اب
لو سانس کی ہی لینیں یا دلچسپی دم میرا	مجھ نہ تو ان پہ یہی تو بار گران ہوا
ناصح کی دوستی میں ہی اتنا کلام ہی	وہ یہی کچھ اوسکا آتا نظر راز دان ہی اب
رکھنی زمین پر نہیں دیتا قدم مجھے	آزار جان زار بہت آسمان ہی اب
کیا پوچھتے ہو دل کی وہ گم ہو گیا کہیں	بر میں رہا نہ میری نہ تیرا مکان ہی اب

ملنی کا لطف کوئی ہی باقی نہیں ہی شور
کس در پہ تجھے یار ہوا یدگان ہی اب

رنگ پر آیا ہی ساقی اشراجام شراب	گوش کو شیرین یہ بچو نچی جز جام شراب
گردش نیت سی میردہ نہ پہونچا بچہ تک	پڑی جیب بزم میں مجھ پر لطف جام شراب
خون ڈالا کیا مونہ سے وہ چمی دیکھ کی ہا	پہن گیا درد سے میری جگر جام شراب

بزمی اشراجام شراب
نہ نہ ہوتی ساقی جز جام شراب

<p> یو کہنا سا قیا کیا ہی اشر جام شراب ہو گا پر شش پہ وہ جب واو گرام شراب اوس سی ہی سرخ ہی چشم تر جام شراب نظر آتا ہی ہمیں کچھ سفر جام شراب آج مجھ تک نہوا جو گذر جام شراب </p>	<p> شیشہ دل میں بیری او ترچی اک لال پری مختب شیر میں پیئے گا گہلی کا سب کف خون ہیرا کم نہیں باقی می گل رنگ سی کچھ آج مینا ہی تہی جام تہی سیکدہ بند بزم میں کسکے نظر بد یہ لگی ہی ساقی </p>
<p> کیا ہوا شور جواب ہویت مخمور سردور نہ خیال خم و ساقی نہ سر جام شراب </p>	
<p>روایت تائی فوقانی</p>	
<p> دم اگر باقی ہی تو وصل کی ارمان بہت چلتی چلتی ہی یہ کام ای میر بجان بہت مجھ دم نقد مسافر کی ہیں سامان بہت جان دیجا میں گی ان ہاتھوں پہ نجان بہت لائی جان بیچکر اس پر پیل ایاں بہت </p>	<p> صد مہ ہجرت گہری نہ انسان بخت سخت جانی نہ نہ مرنی دیا خنجر سے بھی شہر و یاس و الم درد فراق و وحشت خون ہیا شنگے تری دست خانی اکد زلزلہ کافر کی کوئی پیچ سے خالی نہ رہا </p>

عالم اس میں گہری نہ انسان بہت
دل سستی او شہر بہت تائی بہت

دعای

تسج اگر پوچھی اس چاہ کا شکل ہی بناہ	جان پر کھلی جواو سکو تو ہی آسان بہت
ہم توجیب جانین کرین او سکو سنخ پڑہ کر	نام کیواسطے ہیں حافظ قرآن بہت
متساو لدا رہزار و نمین نیا یا اک ہی	دیکھی ہندو ہی بہت اور سلمان بہت
کیا سبب ہی کہ ہر یک وقت میں نیچی آنکھیں	کیا پسند آئی ہیں اغیار کی احسان بہت
تم وہ ظالم کہ کہی ظلم سی کہتی نہیں شرم	ہم تم دیدہ ہیں اور پرین لشیان بہت
غیر کیواسطے یہ مجھ پہ چھا اور یہ ستم	وہ مبارک ہو تمہیں میری محبان بہت

شور کس کا کل مشکین کا تہیں سے سودا
جس سی تم رہتی ہو ہر وقت پریشان بہت

رویت خای منقوطہ

کشنید ناز کی ہی آہ پر تاثیر سرخ	ہو گیا چہرہ جو تیرا ای ثبت بی پیر سرخ
سرخ روی کیا کیسے تیغ سی ہو گئی انصیب	کلاک قدرت لکھ رہا ہی کیونخط تقدیر سرخ
مل بی ای جوش شہادت خون تہتا ہی نہیں	ہو گئی قاتل کی دونوں ہاتھ اور شمشیر سرخ
کہتے ہیں جبکہ شفق یہ سب خیالی بات ہو	ہی کیسے خون ناحق سی یہ چرخ پیر سرخ

ہو گیا ہی سہی پانوں تک سہی نچیر سرخ	آخرین دست حنائی پر کیا کیسا لشکار
قاتل سفاک کا سب ہو گیا ہی تیر سرخ	خون جت رہا غضب جان و جگر چو شرن
قاتل بی رحم نی سہی ہی اک تحیر سرخ	قتل کا میری ارادہ اس سے ثابت ہو گیا
ہو گئی یکسر میری پانوں کی جو نچیر سرخ	خون جت رکھا رہا تھیں کیا کیا پیچ و تاب

شور کے سرخی لب کی یہ کہتی ہوشنا
جو نکلتی ہی زبان خامہ سے تحیر سرخ

رویت دال مہملہ

بلائی جان ہی میری غم کی داستان صیاد	خدا کو مان نہ کہلو امیری زباں صیاد
بہت دلو نہیں ہوا میرا قدر دان صیاد	قفس پہ باندھی ہی ہو لوں کی بد تہیاں صیاد
میری ہی دلہین رہی میری داستان صیاد	نہ دل لگا کی سنا تو فی کچھ بیان صیاد
کئی برس میں بنا ہی مزار جدان صیاد	وہ باند تہا ہی رگ گل سی بال پر میری
ہزار شکر بنا کچھ تو مہربان صیاد	قفس کو صحن گلستان میں لا کی اب رکھا
وگر نہ میں کھان اور تیرا گھر کھان صیاد	کہا یا خوبی قسمت فی منج کو بج قفس

رہا کہل ہی کچھ قفس میں تیری صیاد
تین ماہوئی نہیں کیا کروں تیرا تیار

خدا کیواسطی اب بر سر ترسم ہو
 نسیم دم کی نہ ہدم نہ ہنسفس ہی شمیم
 اوجازا جیسے میرا آشیان گلستان سی
 کہی تو کہول دی دم بہر کو بال پر مری
 رنای پائی ہی ہو لونگا میں نہ حق نمک
 ستانہ ہسی اسیر و نکو ظالم بی رحم
 لگای تاک چمن میں پر آشیان ڈھونڈا
 کوئی خدا کی لی کہدی ہم صفیرون سی
 چہری ہی ناتہ میں چمن بر جین یا قیمت
 خطا کیسی نہیں ہی یہ خوبی تقدیر
 تیری تم سی اگر حل کی آہ گرم کروں
 جلا جلا کی مچی خاک کر دیا تو نے
 چمن کا ذکر نہ ہی یاد ہم صفیرون کی

بہار باغ چلی آگئی خزان صیاد
 قفس میں اپنا نہیں کوئی خبر فغان صیاد
 رہی نہ تیرا ہی نام اور کچھ نشان صیاد
 چمن کو چھوڑ کی اور جاؤ گا کھان صیاد
 بہر و نگا تیرا ہی دم دسے ہر زمان صیاد
 کہ تیری گہر میں بین دودنکی مہمان صیاد
 پہاڑی فکر میں میری جہان تہان صیاد
 کہ میٹھا تاک میں ہر وقت ہی نہان صیاد
 خدا ہی جانی کہ لی جایگا کہان صیاد
 کہ لائی مجھ کو قفس تک کشان کشان صیاد
 قفس میں لگ گئی اور اوٹھی دہوان صیاد
 تیری جفا سی ہی ہر وقت الامان صیاد
 خدا خواستہ ہو جای بدگان صیاد

<p>نگاہ لطف نہ کی بھول کر یہی تونی تیری سبب سے سوئے دور گل گلچین زمین یہ چھوڑا نہ اور آسمان پہ گہر میرا</p>	<p>تمام عمر گئی اپنی رایگان صیا و غضب خدا کا پرتجہہ پہ ناگمان صیا و میری تلاش میں دوڑا ایمان و مان صیا و</p>
<p>اگرچہ شور کی اوس کو کلام کا ہی منرا پر حیف خوب سمجھتا نہیں زبان صیا و</p>	
<p>ہی دام میں وہ کامل عنبر شمیم بند رو کی سی کب رکی میری لاکھون گن زبان پہونچائی بونہ کامل مشکین کی جھلک بخشش کی بعد ہم ہی وہ کہل کی سی شیریں اون سی جفا چٹھی گی نہ مجھے وفا کہی دریا ی اشک اکی تہا ہی مزہ پر آج خاکا اوڑی جو گلشن عالم کا کیا عجب گو آپکے جفا کی کہلی ہیں ہزار در</p>	<p>تجکوبی پاس اوسکی تو کردی کریم بند دیکھوں میں کون کرتا ہی اسکو کلیم بند کردی ہی اوسنی کوچہ کی اپنی نسیم بند دروازی خلد کی ہوئی پڑی ندیم بند دونوں سے ہوئی گی نہ یہ غوی قدیم بند کاٹونہ کوئی اس طرح کردی حکیم بند کردی ہی فصل گلین خزانہ نسیم بند سچہ ہی اک وفا کا نہ کہی کریم بند</p>

تیری لکھی سب سے گریز صفا شمیم بند
ہوئی نہ ہوئی کا کل عنبر شمیم بند

دعای

نام خدا جو راحم و رحمان ہی ضرور
کہی گا وہ نہ حاجتین میری رحیم بند

ماگنی خدا سی شور یہ کہیں نہ ہوتا اب دعا
باب قبول نیم ہے وا اور نیم بند

ردیف رای مہملہ

جہان کو پھانستے ہیں اونکی زلفین ستر ہاکر
چھپی جان و جگر میں تیر شرکان پیر ہاکر
برائین آرزو میں سب اسیران محبت کی
رگین تنکی جو کام آئیں قفس کی تیلیاں جو ہاکر
شبک گرج اور دل ہوئی میں تیر شرگانے
ہرین دیر پر ریزا اونکی یار بٹ لیاں ہو کر
اگرچہ ترک ادنی تہی ولیکن اوکی باتھون
رگ جان میر لٹنی دست بستہ چڑیاں ہو کر
بغیر اوس ساقی میکش کے کانٹھی سی کھکتی ہیں
کہ ٹوٹی زخم کی انگور دین شیشیاں ہو کر
مرا ای شب فرقتیں کچھ تو وصل جانا کا
ہیں آہیں میری سینہ میں اونکی سسکیاں ہو کر
محبت تہی ہیں زری بہت کچھ شعل قند کی
دبال جان ہو ہی اب تیری لیاں ہو کر
شب فرقتیں آہیں جھکتی ہیں میر سے
بھی ڈری یہ پوچھیں شمع تنگ گالیاں ہو کر
نہا اگر وہ میکش تو ہی ہی اب مرا ساقی
ہرین پیالی ہاری زریہ کیسے پیالیاں ہو کر

<p>نہ کیونکر جذبہ دلکا اشرای شور پیدا ہو کہ میری یاد اونکی پاس پہنچی بھکیان بھکر</p>	
<p>عشق میں ہم فی بتوں کی لئی سپر پتہ آسمان تجھ پہ پہی اکروز گرگی بجلی روح تھی صاف بگولہ میں کسی دشتی کی یار سردور کیا اوسکا پہلا ہو یارب آب اور تاب سی ہی قیمت قدر کی فقط نہ گئی سنگدلی بعد میری ہی اوسکی گل گلزار سے بہتر اوسے جنون سمجھا خاک کی بد میری قبر میں ڈالی اوسے</p>	<p>اپنی قسمت میں لکھی تھی یہی لکھ پتہ توئی برسائی زمین پر جو تگر پتہ کہانی میں اوڑکی پہاڑ ونسے جو تگر پتہ جستے مارا ہی میری سپرد اٹھا کر پتہ در نہ یہ ساری بین گوہر جو اہر پتہ جائی گل قبر پر کہدی جولا کس پتہ کوئی نیلے کی جو ماری اوسے اکثر پتہ دو دنیا ہوں سی اوٹھا فاتحہ پڑھ کر پتہ</p>
<p>کہل گئی صاف شرارت بتی ہم کی شو آج بیکوئی جو اوسے میری گھر پر پتہ</p>	
<p>جودل کہ ہوا زلف گرہ گیر سے باہر</p>	<p>تہا گانڈہ اپورا تہا تہا میر سے باہر</p>

دفعہ اول: یہی زبانی کہہ کر ہے باہر
دوسرا: یہی زبانی کہہ کر ہے باہر

حال اپنی تعشق کا یہاں تک لکھا اوسکو گردن سج کیا اوسکو تو کچھ سیر ہی دیکھو ایرو کی روانی کی ادا پانی ہی مشکل ارمان پی میری تجھسی قناعت میں تھی ٹوکہ گردش اسی کہتی ہیں دو عالم میں اک ہی ابرو ہی تیری تیغ تو ناوک وہ مزہ ہی دل کہتا ہی اوس گیسوی پر پیچ میں بہنیکر صورت کو تیری دیکھہ کی مینت سبانا ہو مضمون سی مچی انیس زباں کا ہی مچی غوق	تقریر سے باہر ہوا تحریر سے باہر خون آیا اوچھل کر دل نچیر سے باہر جو ہری بہی آب دم شمشیر سے باہر بی میری نہ نکلی دل دلگیر سے باہر نکلا کہی دور فلک پیر سے باہر مین تیغ سی باہر نہ تیری تیر سی باہر یار ب نکرا اس طلقہ زنجیر سی باہر ہوتی ہی خموشی کہین تصویر سی باہر ہی طرز میری ذوق سی فی میر باہر
---	--

پیشور میرا نام تو لازم سے نک ہی
یہ چاٹ وہ ہی جو کہ تحریر سے باہر

سوال وصل سی مٹی اودہر تم غمگین نکبر ستہاری تیر کا پیکان نہ نکال سی پیر باہر	اودہر برباد ہجران میں ہم فرش زمین غمگین مکان کو دیکھہ کر اچارا اوسین بکین غمگین
--	--

جواب وصل نکال اکی مینت سے نکبر
شکایت یہ بیان آئی تو سب پرازمین نکبر
داغ

<p> الہی پہنچ و خم سی زلف پہچان کی بچا ناتو ہر گاہ بعد مرنگی ہی اب نام و نشان اپنا تمہاری ناز کی تقلید جو رہیں ہی لگی کرنی شہر ارغوانی کی عجیب نگہ دیکھی ہیں کرین کیا خاک ہی لیکر صبا تا آسمان بھونچنی شب و صلت را طر فین میں تیر کا یہ عالم چھپا یا گو نقابوں میں ہی تنہی روئی تابا کو نہ نکلا شرم خورشید تیلان آج گرد و چن خدای ہی خود بنا کر ٹکوا مال اور ہوائی خود سوئی آزاد اور سید و عالم خوب کی ہم نہ </p>	<p> یہ ماری کی کسیدن جھکو مارا استین بکبر کیسے بچا و سکی ہاتھوں ہوں مشکل گنگن بکبر بگاڑا ہی پری تم فی او نہیں ہی زمین بکبر کہیں یہ روپ لاتی ہی بگڑ کر او کھن بکبر پڑی تھی دگر نہ اوس گلی میں ہم زمین بکبر ادھر ہم بگڑی بیٹھی اور او ہر وہ شرمگین بکبر پیر انگبین سری جا پہنچیں بان ہی دوسرے بکبر تمہیں دیکھا کہ وہ بیٹھی میں سید و جہین بکبر بگاڑو گی جہان کو کیوں نہ تم پیاری حسن بکبر نیا پاکوئی اپنا بیٹھی اب گوشہ نشین بکبر </p>
--	---

پڑا تھا شور شب کو آج کچھ او کی محلی میں

گئی تھی چور کیا ای شور صاحبان میں بکبر

<p>پہر گین مجھ ہی تیری شوخ نگاہیں کیو بکبر</p>	<p>سہرا نگیز نہوں پہر میری آہیں کیو بکبر</p>
--	--

<p> ہم تو انسان ہیں پر او کو نچا ہیں کیونکر دل کی طیریں سے کہل جائیں یہ ہیں کیونکر دل کو لی لیتے ہیں ہر پہنچی نگاہیں کیونکر اوس سی ہم دوستی دم ہر پہنچی نگاہیں کیونکر عاشق زار پہلا غم سی کراہیں کیونکر اب تو بنتی نہیں بھر دنیا میں کیونکر اتنا بتلای کوئی یار کو چاہیں کیونکر اب کئی جائیں یہ دل تھام کی ہیں کیونکر وہ رقیب کو پہلا دل سے نچا ہیں کیونکر دیکھ لیں تم فی حفا کار کی راہیں کیونکر کوٹ پتلون پہ ہیں سرخ گلہا ہیں کیونکر </p>	<p> جب کیا رام خدا کو ہی تونی بھدم ہم یہاں یاد کریں تم کو خبر وہاں ہو جای شرم اونچی تو ہوتی نہیں دیکھیں ہم کہیں دشمنوں کی جو کری بات کا ہر خط یقین خوف ہی آپ کا ہر خط ہر ایک دم ہی لحاظ رات کے غم داندوہ فی ہم کو مارا دل خدا کر دیں کہ جان اوس پہ کریں اپنی تار آپ سی داد کی اسید ہی ہر دم ہر وقت رات دن اونکی ہی صحت سی ہی تفریح کو بیز سیکڑوں طرزی و نرات ستانی ہو غمی ہم فی انگریزی تو پوشاک میں دیکھیں نہیں </p>
---	---

چاہ کی نام سی ای شور ہی جس کو نفرت

ایسے بیدار کو فرماؤ تو چاہیں کیونکر

کیون نہ میں جان دون اس قدر قربان ہو کر	رو گیا تیر تیرا دلین جو ارمان ہو کر
میری باتوں پہ کبھی لائی نہ ایمان بے قرار	اوتکی خاطر سے میں بچتا یا مسلمان ہو کر
بنجہ گیر سی نہ رفو ہو گا تا شکر کبھی	اوسکی ماتھوں سی سلی میرا گریبان ہو کر
اب تو پانی کا گلیسے ہی اوترنا ہی حال	کاٹھی بیٹھی ہیں میری خلق کی زبان ہو کر
زلف کا فر ہوئی یہاں تک میری جگہ کی بدل	جاندی بیٹھیا میں آخر کو پریشان ہو کر
مرض عشق سی صحت کی کسی ہی امید	یہ بگڑنی لگا ہوم غم در مان ہو کر
برق ہی دیکھ جسی ابر میں روشن ہوئی	چپ گئی کسی تجلی یہ نمایان ہو کر
تیری پیکان کو کیا دل فی نہ دم بہر جدا	ہو گیا تنگ وہ گہر میں میری مہمان ہو کر
شرط ہر کام میں کہتا ہی سلیقہ ہی ضرور	عیب ہی کرتا ہی انسان تو منہاں ہو کر

ایک ایک بات میں ہی اوسکی دعا اور فریب

شور کرنا نہ یقین تم ہی سخن دان ہو کر

جائیں گی ہم نہ کوچہ جانان کو چور کر	کیونکر چین کی اپنی دل جان کو چور کر
دل ساغور میر جب کہ گیا اپنی ماتہ سے	ہم جائیں کس یہ جائے ویران کو چور کر

دعا
میں ہی حق میں ہر کسب و کار
پہر گئی انگشت تیری گردن میں دوران ہو کر

دعا
میں ہی حق میں ہر کسب و کار
پہر گئی انگشت تیری گردن میں دوران ہو کر

<p> تنہا خدا کی پاس ہی ہم تو نہ جائیں گے وحشت کا ہو ہوا ہمیں آزاد کر دیا ہم کیا کریں گی غلین جا کر یہ سوچ ہی کچھ قفس نصیب ہوا آب و دانہ سے زخم جگر کو اسکی تبسم سے ہی مزا اوس رو مصحفی سے جو زاہد پر گیا تو داغون کو بعد مرگ ہی ایدل نہ مٹنا افسوس ہی کہ دست جنون پر مین برسر </p>	<p> اپنی رفیق جان شب ہجر انکو چھوڑ کر اب گھر کو کیا کریں گی بیابان کو چھوڑ کر باغ جہان سی اوس گل خندان کو چھوڑ کر وقت بہار آیا گلستان کو چھوڑ کر تلوار کیا کروں گا نکلان کو چھوڑ کر پھر کسکو مونہ دکھایا گیا جان کو چھوڑ کر جانی نہ مین زبان کہیں مہمان کو چھوڑ کر پختار ماہون چپ و گریبان کو چھوڑ کر </p>
---	---

ای شور دل لگی گا یہ کب غلین تیرا

پریون کو چھوڑ اور پرستان کو چھوڑ کر

<p> جو شور نا لو کا تھا اس زمین کی پردی پر بشر تو کیا کہ صبا کا گند زہر بہان تک ہزار چرخ پہ خورشید وہ اگر چڑھ جائیں </p>	<p> وہ چوچاد ہوم سے چرخ بریں کی پڑی لکھا ہوا ہی یہ پردہ نشین کی پردی پر نہون کی تشے وہ چرخ بریں کی پڑی </p>
--	---

<p>نہ ایسی آنکھ کیسی ہی آج تک دیکھی گزرتہ نہیں ہی بیان ماہ و خور کا ہی نہرات چراغ کیسی ہی ہم فی جہان میں نہ ہوندا وہ چشم وہ ہی کہ رتی ہی شرم و نیچی</p>	<p>نہ ایسی شرم ہی چرخ وزین کی پرو پر لکھا ازل سی ہی اوس مس جبین پرو پر نہ تمساو و سوادیکہ ازین کی پرو پر خدا کا سایہ ہی اوس شرمگین کی پرو پر</p>
<p>ہوئی ہیں ہند میں مشہور اتو شوار داغ نہیں ہی اونسازبان ان زمین کے پرو پر</p>	
<p>بنا ہوں جبستانہ فی گلگون کی جوین ہوا ہی جب سی شیدا دل فی گلگون کی جوین کیسی چشم سیکوئی الم میں دہی جان ساقی اسیران محبت آج ساقی دیکھہ مہمان ہیں چمن ہی یکدہ اور سرو مینائی فی گلگون ہمیں دلوں جہان سے جبر سنی کیا زاہد ہوا مست ازل مشہور تیر نام گرز اہد</p>	<p>بہار زندگی کا خون ہی مینا کی گردن پر نہ کچھ گلچین کی الفت ہی نہ کچھ مال سون گلشن پر خمی کا ہی شایان ہووی گند میری نچو یقین ابر رحمت کیوں نہووی تیر دامن پر گمان ساقی و ساغر کا ہر گھٹن کے جوین پر ہماری ہوشیار کا بھی مینا کی گردن پر تو کہ انصاف سی بدنام ہی تو کسی حقون پر</p>

خدا و علی از بہر کی تیری پادشاهی کا
 مگر منتہی میں ہم ہی جوین ساقی کی گردن پر

اوستاد

<p>ہوا مشہور اب زائد ہی مینا نہ کوجاتی ہیں پیری یہ چرم ہی پیر مخان کی شور گردن پر</p>	<p>ہزاروں بجلیاں گرتی ہیں ہر دم جان نریں تو چشمک آبلو کی ہی ہوی انداز گلشن پر ارادت شیخ سی ہی نہ عقیدہ ہی برہن پر ہزاروں بار غم کہی ہیں ہر دم اپنی گردن پر عیان زردی ہی اور وحشت ہر دم شمع پر بہرہ دوست پر اور چہ عوسی دشمن پر غضب کا زہر پہلایا گمان ہوتا ہی ناگن پر</p>	<p>فدا جب سی ہوا ہی دل تیری سفاک چتون پر کیا خاریا بان فی جو طعنہ کار سوزن پر عجب مذہبے اپنا اور عجب شہر ہی کچھ اپنا کوی کہتا ہی دیوانہ کوی کہتا ہی سوائی میری تصویر یہ ہی کیسے نکلی شیدا خدا جانی ہوا کیا کسے عالم میں ہم آئی تیری رلف سنیے کر دیا اندھیر عالم میں</p>
<p>غضب ہگامہ آرائی ہی ہر دم شوز نالہ کی</p>	<p>تم اور جو طور اور ہی انداز دگر اور پیدا ہو طر حدار کوی تم سا اگر اور</p>	<p>قیامت کا ہی دہو کہ شورش فریاد و شیون پر</p>
<p>سچ کہی کہ دل لیکے ہی کیا مد نظر اور آئینہ میں تم ویکہ کی کیا بارو گے بو بو</p>	<p>تم اور جو طور اور ہی انداز دگر اور پیدا ہو طر حدار کوی تم سا اگر اور</p>	<p>سچ کہی کہ دل لیکے ہی کیا مد نظر اور آئینہ میں تم ویکہ کی کیا بارو گے بو بو</p>

جہاں رہیں وہاں اور ہی دکان مد نظر اور
وایں حال طبیعت کا اور اور اور اور اور

<p>و نرات چراغ مہ و نور لکی پی دھونڈا قاصدنی دیا خط تو مگر مونہ سی نہ بولا دل پی لیا دین پی لیا ایمان پی چہنا بہتر داغ ملا کچھ پی نہ الفت کی شجری اشکون سی میری دُر کو نہیں نسبت پانگ دل لکی ہوا اب میری جا کا تھو پان</p>	<p>پایا نہ کہیں تجسا ولی رشک قمر اور دل دہری کی ہی لایا نہ ہو کچھ تازہ خبر اور باقی ہی اب ایک جان سولواسکی خبر اور اس بن غین ہوا نہ پہلا کوئی شمر اور وہ سنگ ہی بی آب بیڈا آب گہر اور بی شمر جیسے سمجھی تھی سو نکلا وہ بشمر اور</p>
<p>لیتا ہی سدا تیر شہ سینہ پہ تو شور دل تیرا سا دیکھا نہ سنا ایسا جگر اور</p>	
<p>ردیف شین مجھ</p>	
<p>پٹری ہی مجھ پہ وہ دین راہ کی گردش شب فراق پی لوڈ گئی ہی مجھ سے اب جو ایک یزمن ہی پا حرم میں دوسری بچی جلا کی یہ پیسا کہ سرمہ کر ڈالا</p>	<p>کسی پہ پٹری ہی جیسو نگاہ کی گردش پٹری ہی او سپہ نجات سیاہ کی گردش بڑی خراب حال تباہ کی گردش بڑی بلا ہی وہ چشم سیاہ کی گردش</p>

دہری کی شہینہ تیرا ہی گردش
 دہری کی شہینہ تیرا ہی گردش

<p>کیسکو کعبہ کا چکر کیسکو گردش دیر زمین کو سنو پ دیا آخر آسمان نی مچی دھوئیں نی اسکی ہی کر ڈالا پھر نکونیا تمہاری چہرہ کو دیکھا تھا اک دن اک رات</p>	<p>ہمین تو کافی ہی کافر گاہ کی گردش کریگی اور کیا اوس کینہ خواہ کی گردش بلاسی افزون ہی اس دواہ کی گردش اوسی خیال میں ہر مہر و ماہ کی گردش</p>
<p>اشارہ غیر سی ہی شور کی جو قتل کا وہان توصاف دیکھہ لی چشم گواہ کی گردش</p>	
<p>رویت صادقہ</p>	
<p>بہ نہ آئی دل نا کام کی حرص نگہ بست سی لذت پا کر تیری قامت سی قیامت کو بھی سب بندی منہ زور کو ہوئی ریخ عادت ہی اگر حضرت دل رنگ ہی میری سینہ بختی پر</p>	<p>چوڑی اسلمی سبکی حرص ہو گئی بادہ کی اور جام کی حرص ہتی ادسی ہی تو تری نام کی حرص رکھتی تھی وہی تیری نام کی حرص پہری کیوں راحت آرام کی حرص ہی عجب لطف سی فام کی حرص</p>

دل
یہ کتبیں کہ ہیں کام کی حرص
اور کافر ہوا اس کام کی حرص

<p>ہوتی کافر کو ہی سلام کی حرص یہ بُری ہی سحر و شام کی حرص</p>	<p>لنگی بیوجہ نہ رخ پر کا کل رخ کا طالب ہوں کہی کا کل</p>
	<p>شور گرچاٹ ہی شیرین کی تہین اوسکی مونہہ سی رکھو دشنام کی حرص</p>
	<p>ردیف کاف فارسی</p>
<p>اوسنے ڈالی رخ زیبائے نقاب ایک پر ایک پردہ رنجائی اوسی خاکین اب ایک پر ایک عشقِ غشائی میں چڑکی ہی گلاب ایک پر ایک گرتا ہی آج سر جامِ شبرا ایک پر ایک پہنکتا ہی تیری مجلس میں کباب ایک پر ایک ہو کی ہوش گراپی کی شبرا ایک پر ایک نرگسی جتنے کہ اسمیں ہیں کباب ایک پر ایک نکلا کوہ سے تیری خانہ خراب ایک پر ایک</p>	<p>کیونکہ حسرت نہ چوم پر ایک پر ایک تیری کوچہ میں جو کرتا ہی عذاب ایک پر ایک بی نقاب آج میں دھن کل بہی محفل کی مونہ لگا کر کہیں پکایا ہی کسی کشنی ہی ہماری دل بریا نکا جو کچھ اوس میں اثر نعر شادی بیہلے ندیا ای ساقی قاب میں کہی کہا اتنی جلائی دل میں آرزو غیر کی اور اشک میر حسرت کی</p>

<p>اک چمن حسن کا اور کتنی والے کہوں کیا اسیروں پہ گری اور ستم کی بجلی ہونہیں سکتی ہی جو میری گناہوں کی شمار اون نگاہوں سی تو پوچھو یہ رقابت کیا ہو خنجر موج فنا سامنی ہی آنکھوں کی تحمل شر کا نسے ہی یہاں شک چکا کا عالم ہوئی کیفیت چشم او سکی بوند کو نصیب وای ای خسرو دیدار کہ او سنی ڈالین</p>	<p>وہاں گرا پڑتا ہی مشتاق بہت ایک پر ایک روتا ہی آج جو مانند سحاب ایک پر ایک حشر میں بہکتا ہی فرد حسا ایک ایک لوگ کینچی ہوئی ہیں تیغ پر آب ایک پر ایک کیوں نہ آپس میں گری در کی چھا ایک پر ایک ٹپکین جیسے شمرچہ شتاب ایک پر ایک پسینکین آپس میں وہ جام فی تالیک ایک پر ایک چار ابروی غش اور یہ نقاب ایک پر ایک</p>
--	---

دفتر گل کا خزان سی تو یہ اب رنگ و شور

اور کی جیسے گرین ادراق کتاب ایک پر ایک

ہوا چرخ ریز و زبر و یر تک

تو پتھری رہی وہ کھر و یر تک

ہوئی ادسکی در پر پر و یر تک

کیا آہ فی حب اشرو یر تک

لچکنے لگے بارگیسو سے جب

کیا توانی نے ممنون مجھی

ہشکانی لگی آج مٹی میری	کھڑی وہ رہی گور پرویتک
یہم ہی بزم میں مجکو ڈہر کارا	کہ وہ دیکھتی ہیں کہ پرویتک
قفس سے جدا ہو کی اڑتی رہ	چمن میں میری بال پرویتک
شب وصل کرونگا گردن جدا	جو بولا تو مرغ سحر دیر تک
گیا دل نخل کربو دلبر کی ساتھ	تڑپتارنا پہر جگر دیر تک
تیری سلکت نہ انکی دیکھی جواب	ہوا پانی پانی گھر دیر تک
ہوا سچ وہاں طایر نامہ سر	اڑیہ چمن میں خبر دیر تک
اوٹھیں جھڑک ان میں لاکھ لاکھ	کری خوشخامی وہ گرد دیر تک

کرو شور تم جان اوس پر خدا

یہم چیر چیر ہے در بدر دیر تک

رویت لام

نعت مسیح علیہ السلام

دو نو جهان ہیں اوسکی طلبگار آجکل

ہی تجکو شور بس سرکار آجکل

ہمیں جلوہ ریز جسکی تجلی سے مہر و ماہ
 کہنچی ہی اپنی دام محبت میں جو مجھی
 ای خامہ سوز بانسے لکھہ اوسکی لغت کو
 یعنی وہ نور پاک سیما ہی جسکا نام
 ہر ذرہ میں ہی اوسکی تجلی بہار پوش
 دیگا وہ میری آنکھ میں جلوہ کمال کا
 جو بونہان تہی پردہ دلین جہانکے
 شافع ہی دو جہان کا وہ مقبول کردگار
 مقبول ہوگا اوسکا وہ ہی بندہ خدا
 گر چہ تُوئی تُوین تو مذہب ہی ہیں تُوئے
 تشکیث ہی کی بحث پہ ہی اپنا اعتقاد
 یگشتہ ان سی جو کہ ہوا در بدر پہرا
 پی لی ہی جس نے پادہ الفت مسیح کی

ہی وہ ہی اپنا مطلع الانوار آجکل
 ہوں جان و دے اوسکا گرفتار آجکل
 گہر گہراو سکا درد ہی ہر بار آج کل
 قربان ہیں جسے ساری دیندار آجکل
 ہی گرم اوسکی نور کا بازار آج کل
 دیکھو نگاہیں اوسکا میں دیندار آجکل
 اوسنے کئی عیان دہ ہی اسرار آجکل
 سب کی زبان پہ بھی گفتار آجکل
 ہی اوسکے خوف سی جو خبردار آجکل
 پر جا بجا اوسی کی ہی تکرار آجکل
 ہی یہ عقیدہ اپنا مددگار آجکل
 کونین میں وہ ہوگا اب خوار آجکل
 رہتا ہی اوس سر زمین ہر شار آجکل

لی خود ہوا جو یاد میں اوس ذات پاک کے
نزدیک اوسکی ہی وہی ہشتیار آجکل

دل کو سمجھ لو شور کہ ہے خانہ خدا
شیطان اس میں آئی نہ زخار آجکل

ہوتی ہم جو جہان خراب میں داخل
شمار کرتا نہیں ہی ہوا اوسکی کشتوں میں
ہی جہان میں نہ باقی سفید ایک رونق
بچی تھی آنکھوں سے تیری فراسی بدستی
بچا تھا کچھ تیری خرابی سے زمین نور
کسی سے چھپر کسی سے ہنس کسی تاروق
علاج میری غشیکا اگر ہی مد نظر
جو بوسہ دیتی ہو دو چار وہیں صاحب
تہاری کشتہ کی پرسی کی فاتحہ ہوا
خیال پہلی سے ہوئے ثواب جو ہمیں

ہمیشہ رہتی نہ رنج و عذاب میں داخل
فلک فی رکھا مجھی کس حساب میں داخل
جو میرا قصہ غم ہو کتاب میں داخل
کہ آج تک ہی وہ جام شراب میں داخل
ہوا وہ چشم نہ واقف تاب میں داخل
بڑا پای ہی ہمارا شباب میں داخل
کر دے پینہ کو اپنی گلاب میں داخل
وگرنہ ایک نہ رکھو حساب میں داخل
درو و خلع پڑو ہو ثواب میں داخل
تو ہوتی کا ہیکور رنج و عذاب میں داخل

ہوا زان پیر کی عذاب میں داخل

داخل

وگر نہ کیونکہ ہو دریا حباب میں داخل	بہری ہیں چشم میں اعجاز عشق سے آنسو
اسی سبب ہوا انقلاب میں داخل	جھانکارنگ ہی کچھ آج اور کل کچھ اور
دل ہرشتہ ہی میرا کباب میں داخل	مزا ہی مونہ لگی گر آج شوخ سیکش کی

مثال چشم کی بیدار دل ہی ہوای شور
وگر نہ جاگنا جھانکار ہی خواب میں داخل

اب کیا کروں خدا کہ گیا مفت ہاؤ دل	دل بت کو بچی ہاتھ میں پیر کو بھڑائی دل
اس دام ہی نکل کی کھان پیہ جاؤ دل	گر خال و خط سی بچ گیا ز نفونین چاہیں
سوا قوتوں میں سنس گیا بیٹھے بیٹھائی دل	پہلو سے اوٹھ کی وہ گیا بیتاب جان
تا مرگ پہ نہ چھوٹی ہوا وس لگائی دل	کیا سحر سامری ہی یہ ہو سب کی باتیں
یار بکھی کسی کا کسی پر نہ آئی دل	آتا ہی جب کسی پہ تو جاتا ہی جا بکلی ساتھ
ایسے لگی کو آہ یہ کتب بجھائی دل	یار پتہ فراق سی جلتا ہوں رات دن
کس سی لگائی دلوئی کس سے چھوڑا دل	ہی عین سحر چشم لائیں بہری ہی زلف
کیونکہ نہ روز صد صد چھوڑا دل	انداز ہی ملا پکا ادسکی جفا میں پی

داغ کیونکہ دل کا حال کیرن مائی مائی دل
پائی کیونکہ سے کو ما جرائی دل

اوسکو نہیں ہی گرنی الفت تیری پسند
پہر شور اوسکی واسطی کیوں تو جلائی دل

رولیت مہم

جون بوی گل سدا رہی خوشی جہان میں مہم
کچھ غم خزاں گاہی نہ خوشی ہی بہار کی
شاگر و گل آج کے خندہ زنی میں سب
دیکھانہ گل نہ نغمہ بلبل کہی سنا
اللہ ری تر پچھ دل مضطر کی بھر میں
دینا و دین میں نہ کوئی اپنا ہی خدا
دردا زہ کہولتی نہیں مثل حباب بحر
لکھا ہی کسی خنجر شر کا اس وصف
افسوس ہی ریاض میں ہی ہوتا ہی گناہ
صد شکر بعد مرئی کے ہی ذکر خیر سے

باہر کل کی آئی تہ پہر گلستان میں مہم
رکھتی ہیں ایک حال محار و خزان میں مہم
استاد و ملکتوں کی ہیں شور و فغان میں مہم
صیاد کی شکار رہی بوستان میں مہم
گاہی زمین پہ میں تو گئی آسمان میں مہم
تجکو ہی اک سمجھتی ہیں دونو جہان میں مہم
ہیں قفل بند رات دن اپنی مکان میں مہم
دو کمری دیکھتی ہیں قلم کی زبان میں مہم
شب کا تھی میں جاگ کونے کی دکان میں مہم
اچھو کا نام سنستی ہیں ہر داستان میں مہم

قدر سخن تو شور زمانہ سے اوٹہ گئے

جی چاہتا ہی قفل لگا دین دہان میں ہم

نورین دلو کی پنا ہو تم
سوتار دن میں ایک ماہ ہو تم
پر رقیبوں سے رو براہ ہو تم
داد خواہ ہم ہیں عذر خواہ ہو تم
ہم گنہ گاری گناہ ہو تم
اور کیا چاہئے گواہ ہو تم
عشق بازو نکلے سجدہ گاہ ہو تم
شوخ دیدہ ہو خوش نگاہ ہو تم

صبح نور شید شب کو ماہ ہو تم
ادھر افشان او دہری رخسارہ
ہمسے تو عمر بہر حجاب رضا
شیرین دیکھنی ہو کیا انصاف
نیک اور بد سی ہی کیا نسبت
ہمنے حق وفا میں جان پی دی
پڑتے ہیں سب غار دامن پر
کیوں نہ آنکھ میں دکھاؤ عالم کو

شور سے اور تم سے کیا نسبت

وہ فقیر اور بادشاہ ہو تم

رکتے ہیں اس نیاز پہ پانی ناز ہم

ہیں دل سے نیاز مند تیری بی نیاز ہم

داغ خیز میں ہی کیسے اٹھائیے تازم
ایسے نیاز مند میں ہی بے نیاز ہم

<p> مین جو کس قدر تری الفت مین اصم پالا پڑی جیسی کہ شعلہ روشنی مائی ایتو ہوئی مین پیشواریں دکنی لا کلام جو کچھ مبری پہلی وہ کہیں سنتی مین مدام بیٹھے مین چکی جلتی مین خاموشی بہر رازق سی روز چاہتے مین اپنی رزق کو ایتو تون کو دور سے کرتی مین ہم سلام </p>	<p> کہہ دیتے مین عدوسی ہی کچھ دکنی راز ہم رکھتی مین سوز دل سی ہی دند ساز ہم پہلی کسی زمانہ مین تہی پاکباز ہم بان کچھ جواب دین نہیں اسکی مجاز ہم رکھتی مین مثل شمع کی سوز و گداز ہم مین مانگتی مسیح سے عمر داز ہم پڑتے مین صبح و شام خلک کی غاز ہم </p>
<p> جو صاف ہو کی شوری دل مانگو دیتی مین تسے تم شعار نہ مین حیلہ ساز ہم </p>	
<p> بن بن کی اور اولجہ تے مین رساسی ہم زلف دو تاسی یا نگہ سر نہ سات ہم سودای زلف او یہ سر ہی تو چارہ گر ملتا ہوں لگی کی ٹہی کوئے باوقا </p>	<p> شامت ہی کشتی لڑتی مین اپنی قضا سی ہم ایدل و پکار کہیں تجھی کس کس بلا سی ہم پاکر شفا چلی تری دار الشفا سے ہم جاتی نہ اس جہان مشقت فزاسی ہم </p>

دل میں نہیں سوزان دکھاتا ہے
 داغ

<p>دم بند ہوئی بلبلون کا پیچ پیچ کر بولی اوڑی ہی گیسوی شگین آپکی یہہ استخوان تو حق سگ کوی بائین پاس عدا و نہین دل شک آفرین شک</p>	<p>گر کوی گل کہلا میں چین میں تو ہم کہنی تو کیونکہ او بھین نہ جلتی ہو سی ہم کسرتی میں بخت اسکی تو ہر دم ہا سی ہم دل ہے ہی خفا تو خفا دل ہا سی ہم</p>
	<p>یہ سختیاں ہیں بت کی تو پھر چکی کیا کرین مانگیئے شور موت اب اپنی خدا سی ہم</p>
	<p>روایت لون منقوطہ</p>
<p>ہی جوش مغلسی اور ست بین ہم می پر تیز ابھی ابھی چینی کی تیار کا سامان ہی گرا جو خاک پر قطرہ ہماری اشک حسرت کا عدم سی گرنہ آتی تیتی کا درد کیون ہوتا ہمیں نہی و صرم میں ایک ہی جلوہ نظر آیا</p>	<p>تماشا ہی عجب قتی ہماری فاقہ مستی میں روارو کی عجب رسم کچھ دنیا کی استی میں وہ شاہد ہی کہ گرتی ہیں بلند و ابستی میں نپا یا چیں یا غسے کہی اکروز ہستے میں جو دیکھا بت پستی میں نہ پایا حق پستی میں</p>

فرخنی من خدا کہی بہین ایتنگہ سستی میں	نہیں شہیوہ سوال اینا ہی بہتر اس مجرانا
نہ دیتا دخل کوئی سپر تو ز اہدی پستی میں	اگر اک قطرہ چکہہ لیتا تو لب کو چاٹتا رہتا
ہو عاشق رہتی میں ہر دم ستمگی پیش دست میں	خدا حافظ ہی اونکی جان و دل کا درد دوسری
نہ ملنی کی قسم کہا سبھی تھی ہم اوتس سستی میں	جب اہوش میں کیا کیا نہ پتہ تھی نہ غم کہاؤ
ملا انعام کامل یہ جنون کی سپر سستی میں	پٹری ہی خاک سپر اور غصہ پٹ پٹو کچھا
کہ جو جاننا زرتی میں تونکی پیش دست میں	خدا ہی جانکو اونکی رکھی گاہظ میں اپنی

نہ ملتا ہرگز ایسا ذائقہ من اور سلوی میں

ملی لذت جو تھو شہور اپنی فاقہ سستی میں

ہر دم انسان کو سپام سفر دیتے ہیں	عمر کی کیشیہ کی یہ سانس خبر دیتی ہیں
آج طوفان کی خبر دیدہ تر دیتے ہیں	کل تو نالوں سی میر شہور قیامت تھا پایا
تھکود دل دیتے پڑ پڑا جگر دیتے ہیں	کوئی عسبا ہی تو جان باز دکھاؤ دھکواؤ
و مہم بات بناد م ہی مگر دیتے ہیں	کیا یقین ہو کہ تغافل نہ کریں گے اب وہ
آج وہ رنج بھی دود و پھر دیتے ہیں	کل تک ایک تہی محکوشکایت اونسی

بی خبر ایسی ہی دیکھی نہ سنے دنیا میں	میری لیتے ہیں نہ وہ اپنی خبر دیتی ہیں
رخ اور ہری تو کرین کچھ لب دندان سے	نذر کو انکی جو ہم لعل و گہر دیتے ہیں
شیر خشک کی مانند جو ب عاشق زار	شہرت نام کا تب او کو شمر دیتے ہیں

میٹھی باتوں کی کہی شور توقع نہ رکھو
گالیاں تم کو وہ اب شام و سحر دیتی ہیں

کوئی بتایا رہی اب جلوہ گر کہاں	شام امید کی ہی غایان سحر کہاں
اچھی ہیں شعلی ہرین موسیٰ ہزار با	ای سوز عشق توئی کیا اپنا گہر کہاں
تری ستم تری سبب اور دیکھی لاکھ ظلم	ہر دم اوٹھائی اب وہ دل اور وہ جگر کہاں
میرا اس آسمان سی کوئی مدد انہیں	ہم دم تبا کہ نالہ کردن اپنا سر کہاں
مانا کہ ہے آپ کو اغماض ناز سے	ہو دیگا اب وہ جلوہ رحمت اشک کہاں
جرات نہیں رہی میری نہ نہیں سے	ای جذب شوق شورش غم سحر کہاں
وہ کعبہ مراد ہی اور قبلہ اسید	کوئی بتایا رہی میرے گہر کہاں
آنا نہیں ہی و سوئے غیر ہی کہی	عاشق کو تری دروید کا خطر کہاں

داغ
کس سوختا زنبور کہ شرم رہے اظہر کہاں
ماں کے لعل عشق میں ہی ہم گھر کہاں

اُوڑ جاوے اپنی شوق کی صورت ہزار بار	پیری ہوای وصل سیری بال پر کھان
قانع میں ساری عمر اسی پر گزار دی	خیز خون دلی اور ملا محضر کھان

بتلاؤ راہ کو چہ جانان کسے طرح

ہی شور اپنا جلوہ مطلب کد ہر کھان

وہ مہربان ہو ایسا دل پر اثر کھان	یا ضبط عشق ہوئی سو ایسا جگر کھان
ہوتی ہی عمر نالہ و فریاد میں تمام	شام فراق کی نظر آئی سحر کھان
دل کیا کہ دکے شوق و تمنائے ہادی	پہلا سا جوش عشق ہر اچھی شہم تر کھان
رنگ شکستہ کی طرح ہو چوں ہزار بار	پر طایر مراد کی ہن بال و پر کھان
عالم تمام بندہ وہم و خیال ہے	دل کی سوای یار تیر اور گھر کھان
تو جلوہ ریز ہر برگ و پتی ہی را تندن	لیکن غضب یہ ہی کہ فرخ نظر کھان
و کہلاتی رنگ جذب کی ہم شعبہ ہزار	لیکن ہماری آہ میں پیاری اشک کھان
اوس سنگ آستان سی مشرق اگر نہ ہوں	تو ہی تباہ جاگی گنہیں اپنا سر کھان
شہر ہی بس جہان میں رہائی یار کی	جلوہ تم اب دکھاؤ گی اپنا قمر کھان

مانا کہ ہی بہشت ہی آرام کا مکان | پر وہ تہا رہی گھر کیسی دیوار و در کھان

ہی آج اوسکی گیسو دے کا بھی خیال
ہو شور ایسی شام کھان اور سحر کھان

اس پریشان حال کا غم کیا کریں
اشک کا دریا گیا تہم کیا کریں
اپنی ہاتھوں بنیں گیا ہم کیا کریں
پہر فرشتے اور آدم کیا کریں
ضبط فریاد اس سی ہی کم کیا کریں
ہی ہماری گھر محرم کیا کریں
بہر مہون فکر و عالم کیا کریں
اور آشفستہ کو برہم کیا کریں
قطع بت دیکھو باہم کیا کریں
کہا تی ہیں مجبور ہم کیا کریں

زلف میں لپیٹ گیا ہم کیا کریں
ولین غم کا جوش ہی کم کیا کریں
اس دل وحشی کا ماتم کیا کریں
جب خدا کو رام بت نی کر لیا
رات دن میں ہی کیسے آہ و بکا
آج اونہوں نی عید کی غیر فکی ساتھ
ہو گئی عمر اک غم دل میں تمام
کہتی گیسو سے تیری کچھ دلکی بات
عارض اور آئینہ دو نو خود نما
سبزہ رنگوں تی بجایا اپنا رنگ

داغ
دل کیا تہم تی یا سحر کھان کریں
جان دلا لہجہ کا غم کیا کریں

<p>آہنی ہی دم پہ ہر دم کیا کریں دیکھنی ملی دونو یا ہم کریں کیا قیامت آئی ہر دم کیا کریں آپنی کشتہ کا وہ ماتم کیا کریں کوئی فتنہ لی گیا ہم کیا کریں دیکھو اب وہ کیا کریں ہم کیا کریں حضرت دل اسکو محرم کیا کریں</p>	<p>دیدیا چارہ گرون فی پہی جواب ہی کٹھی آج حسن و عشق کی عالم حسن اونکا محشر خیر ہی غترہ سفاک کی دیکھی ہیں ہاتھ دل کی غم میں خون ہوں جان جگر تیر مرگان اور میری دلکی ہی بحث آبروی ضبط کہوئی آنکھہ نے</p>
--	--

بولے سنکر شور کا حال وفات

ایسے غوغائی کا ماتم کیا کریں

<p>میری ہی ناتوانی تزاکت سی کم نہیں وہان گرم جوشیاں ہیں شرارتی کم نہیں یہاں جبر اختیار مصیبت کم نہیں براہ کرا میرا کدورت سی کم نہیں</p>	<p>صد شکر تجھے ہوں کسی تصور کم نہیں یہاں ٹہنڈی سانس صنف و حالت کم نہیں وہاں چمڑی ظلم کی ہی شرارت کم نہیں باد صبا کو لاگ ہی خاک مزار سے</p>
---	--

ایک شاعرین ہی قیامت سے کم نہیں
وہاں ہے بڑھ کر ہی کدورت کم نہیں

<p>کرتاہی منع یارسی ملنی کو عشق میں ٹہرا ہی روزِ حشر کو گو وعدہ وصال ہر قدم پہ حشر پیا ہے جہا نہیں آنکھوں میں دم ہی چہرہ پر زردی چہرین</p>	<p>ناصح کی دوستی ہی عدل و شرم نہیں پیر انتظار موت کی حالت سو کم نہیں رقبا ہی تمہاری قیامت سو کم نہیں یہ شکل اپنی موت کی صورت سو کم نہیں</p>
<p>ای شور تم فی پائی ہی طبع رسا غضب مضمون کی تلاش کرامت سو کم نہیں</p>	
<p>دل کی بیہی امید ہی درگاہِ غلامین خاک اوڑکی گئی جیسے کہ اوسکچھ میز پر پامال نہ کیوں جان ہوا و س راہ گزر پر اس دم سی و دلو کی رہائی ہوئی دشوار ہی بعد فنا ہی یہ صبا سے بھی شکوہ دیکھو وہ چلی آتی ہیں کیسے میر گھر کو جسے تمہیں دیکھا وہ ہوا جانتے عاشق</p>	<p>پیدا ہوا شراب تو میری آہ رسا میں میں اپنی ہوا میں ہوں میں اپنی ہوا میں شوخی کا چلن جبکی ہو نقش کش پائین دل میرا ہنسنا زلف میں اور زلفِ بلا میں کیوں خاک اوڑاتی ہو میری ارضِ سما میں مدت میں ہوا ہی یہ اثر میری دعا میں بدنام ہوئی مفت ہمیں ساری سیا میں</p>

داغ
پیمانی لگا چپ سے اثر رسا میں
دل اور جوا میں ہی جگر اور جوا میں

بت سی اوسی کچکام نہیں غوج وہ بتنا جسے کہ رکھا ایک قدم راہ خدایں

کچک ایک نہیں دیکھا تو صدیاں گزشتار
کیون پہنستے ہو تم زلف کی التیو بلا میں

وفا کا حق نک یون حلال کرتی ہیں
مجھی حوالہ کیف وصال کرتی ہیں
خاسی ہاتھ وہ جب اپنی لال کرتی ہیں
میری خیال کو وہ کیا خیال کرتی ہیں
ہر اک نہاں چمن کو نہاں کرتی ہیں
ستم یہ تازہ ہی ہر دیکھ بھال کرتی ہیں
جھانیں مہوم مچاتی ہر چال کرتی ہیں
تو بولی تھسے ہزاروں حلال کرتی ہیں
جو اگی آیا اسے پایا مال کرتی ہیں

مجھی قتل کا میری سوال کرتی ہیں
سوال وصل پہ وہ قیل و قال کرتی ہیں
پس از فنا ہی میری روح خون رو گئی
نگاہ مہر کا طالب ہوں خواہ سگار وفا
دکھا کی سرو سنا قد اور گل سار خارہ
لگا کی تیر محبت کا دلین عاشق کی
خرام ناز سے اپنی اوٹھا قیامت کو
کھا جو میں نی کہ خون کا میں غوج بجا لوں گا
قدم قدم پہ ہی ہو کر سے محشر اک برپا

جوبی خبر میں سدا دین اور دینا سے

داغ گاہی کے غدر وصال کرتی ہیں

وہ شور جیسے ہیں کیونکر کمال کرتی ہیں

دلکولی لیتی ہیں چپ چاپ ہر وہ کہا تو نہیں
 دل دیا جان بھی دی حضرت یاں بھی در
 ہفت اخلاک میں کس کس کا میں دامن کھینچو
 جانکو قربا کروں شام سی تا صبح وصال
 اس نزاکت کا ہو چاٹو بخوبی مجھی
 شیخ جی شینخی کار کھتی تھی بہت اپنی کہنڈ
 وصل کیا شرم و حیا میں کٹے ساری رات
 یار ہوا برو ہوا دریاغ ہو نوروز بھی ہو
 چاند بھی شرم سی اوس شکیونہ نکلی ہر گز
 ابر رحمت کا گنا ہوں فی کیا رستہ بند
 اس زمانہ میں کوئی اونکا نہیں لیتا نام

اک غموشی ستم انگیزی سوا توں میں
 ہم لٹی سیٹی ہیں اوس یار کی سوا توں نہیں
 و شمع جان ہیں میرا یہی ان سوا توں میں
 ایک شب ایسی خلد بخششی جو سوا توں نہیں
 تیغ اوٹھائی کی نہیں جان ہی اول ہاتھ نہیں
 گر کر رہی ہو گئی وہ شو کھلی صلو توں نہیں
 شام سی صبح ہوئی اونکی فقط باتوں میں
 لطف پر آئی نہ کس طرح سے سوا توں میں
 رخ تیرا دیکھی اگر تاروں پہری توں نہیں
 اسلئے خاک اب لڑتی ہو خرابا توں نہیں
 گئی وہ لوگ جو نامی تھی کرا ماتوں میں

گئی وہ وقت کہ تھا شور کی جاسو نکا ہی شور

داغ
 راہ سرد کو نکالائی تو نہیں باتوں میں
 اور کھو جانے لگی دو خار طاقا توں میں

	وعظ میں لگتا ہی اب دل کہ مناجات تو غین	
<p>سنگد لکھو کھو کسطرچ ستگر نہ کہوں گالیان ویکھی بڑا کیسے میں مونہہ پر نہ کہوں ورنہ کسطرچ تیری ظلم سراسر نہ کہوں کیوں تیری کوچہ کو محشر کی برابر نہ کہوں تہہ میں پیر کہہ دو کہ بد جو تہہ میں کیونکر نہ کہوں اسکو کسطرچ سے خوبی مقدر نہ کہوں اوسے جھیر نہ کہوں یا اسی نشتر نہ کہوں بائی کسطرچ سے درد دل مضطر نہ کہوں</p>		<p>جو کوئی بت ہو اوسے کیونکہ میں بہتر نہ کہوں دل لگی میں جو کری ہیٹر عدد و کچہ مجھے یہ ہی بہتر ہی کہ پرشش نہو محشر میں نہ کوئی حیتا کوئی مرتا ہی شب و روز وہاں جھڑ جھانا موفاسی ہو بگڑتی ہر بار جو بنا تا ہوں وہ ہی بات بگڑ جاتی ہی تیغ ابرو ہی غضب نوک ترہہ ہی آفت جو چھی دیکھتا ہی حال میرا جو چیتا ہی</p>
	<p>داغ فی مان لی جب شیریں پایا تری پیر تجھی شور میں کس مونہہ سے سخن نہ کہوں</p>	
<p>دلکے حسرت کو جو پوچھی ہی نکالوں تو کہوں چاند سورج کو ملگر لگی سیٹھا لوں تو کہوں</p>		<p>حال غم سامنی تیری جو میں آوں تو کہوں و فتراوس روکتا ہی کا ہی کہوں تو کہوں</p>

منکو دینا ہی ادس باطل کیونکر نہ کہوں

داغ دل کا کہی نہ ہو نہ نکالوں تو کہوں

تیری خنجر کے جو رکنی سی ملی ہی لذت
قتل کا مجھ سے مزہ جو کوئی پوچھا چاہی
ورہ دل کچھ جو کہوں گا تو بکتر جائیں گی وہ
دل یہ جو گزری ہی اعدا کی الم سی تیرا
دل جگر کیسے گئی تیر کی پیکان کی ساتھ
قیمت لخت دل اور اشک دان کی اپنی
لذت یادہ گلگون ابھی زائد تو نہ پوچھ
شب و صلت جو کیا مرغ سحر فی ہی ستم
حال غم پوچھنا منظور اگر ہے بہتر
نزع کی وقت جو کچھ جان پہ گزری ہے پوچھ

دو گواہوں سے میں تصدیق کر لو تو کہوں
تیغ بُرا نکو گلی سی میں لگا لون تو کہوں
ہاں مگر لو کا کچھ ایسا میں پا لون تو کہوں
کچھ پہلا اور بُرا اوسکو سنا لون تو کہوں
کمر کے رخصت اونہیں اپنی کو سہا لون تو کہوں
جو بہری کو میں بولا کر کے دکھا لون تو کہوں
پہلی اک جام تھی اوسکا پلا لون تو کہوں
اوسکی گردن کو چہرے میں اوڑا لون تو کہوں
آپکے سر کی قسم پہلی میں کہا لون تو کہوں
شرح آرام ذرا گور میں جا لون تو کہوں

شور کی شور و فغان کا جو سبب پوچھتی ہو
پہلی ہمسایہ کی دس پانچ پلا لون تو کہوں

آج پہر اونکی عتاب اچھی نہیں
رکھی سکی ہیں جواب اچھی نہیں

پوری بڑی میں عتاب اچھی نہیں
ایسے انداز عتاب اچھی نہیں
داغ

<p>اس طرح کی انقلاب اپنی نہیں آج کچھ کیفِ شہرا اپنی نہیں تیری مونہ سے یہ خطاب اپنی نہیں ہنسکے بولی یہ کیا اپنی نہیں طو یہ خانہ خراب اپنی نہیں اب خیالاتِ ثواب اپنی نہیں یہ تیری کچھ پیچ و تاب اپنی نہیں آجکی دن یہ حجاب اپنی نہیں زخمِ ہنسی کی حجاب اپنی نہیں</p>	<p>روز کیوں بدلی ہو تو رنگِ سماں خمِ پٹریا کر ہی نہ کچھ پایا سرور محلو مجنون اور وامق کیوں کھا تختِ دل بکھری جوت میکشی دل نہیں رہتای قابو میں جوتو عمر بھر سرِ پری کیا کیا عذاب زلف کیوں رہتی ہو پٹری سمیٹو بی شب وصل اتو مونہ کہو لودرا سراوٹھاتی ہی فنا ہی پیش رو</p>
	<p>آسمان کہتا ہی مونہ پر شور کے رنگِ میری ای جناب اپنی نہیں</p>
<p>کبھی دیر و صدمِ من ہوں کبھی گرجِ شامِ من کبھی خارجِ صدمِ من ہوں کبھی گرجِ شامِ من</p>	<p>میں دہوں رندِ ستانہ کہ ہر شہرِ بزمِ راز کہوں کیا ہوئی میں کس سے کس کے شامل</p>

وہاں پہلے نہ دیکھی تھی کہ ہر شہرِ بزمِ راز
 وہاں پہلے نہ دیکھی تھی کہ ہر شہرِ بزمِ راز

ازل سی پہلوئی انسانیں ناحق کو گناہ پڑ
 اوٹھاؤن جبے تیری بزم بیٹیا بہت کچھ
 لگی وہ آئینہ کو دیکھ کر مشاطہ سی کہنی
 دیت کس سین لون اپنی شہادت ہی مقتدر
 خدا کی مہر ہی مجھ پر میدار کا پیشہ ہی
 لگا کر تیغ کو قاتل ذرا تم سیر تو دیکھو
 ازل ہی گرفتار محبت ہوں کہوں کس سے
 عجی مشکل میں ڈال ہی کر کی تیر مضمون
 جہان مغتوں ہی تجہ پر اور تیر عاشق خدای
 ستالی جقتہ جہا ہی نہ اوٹھو گناہی در سے
 سر بالین تو آجا قابل دیدن تماشا ہی
 نہ خون ہو کر کی ہتھالی نہ ہو کر خاک ہتھالی
 نہ چھوٹی بھر کی غم سے نہ پای چل کی رات

نہ برائی تمنا ایک ہی میر میں دل ہوں
 نہیں کجا ہو رہوں یا اسما کا کسکی شامل ہوں
 نہیں یہ نشان میر جو کیسے میں مقابل ہوں
 تمہیں کیا خوف ہو یا میں اپنا یا قاتل ہوں
 کیسکا میں نہ تابع ہوں سلامی ہوں سیال ہوں
 کہ روتی کو سہنا دو گنا تر کہ میں وہ سہل ہوں
 اسیر کا ہوں تابع اور پائندہ سلاسل ہوں
 کہانشے ڈھونڈ کر لاؤں اسیر نہ مشکل ہوں
 میر لہی فخر ہی پیاری کہ میں تجھ پہل ہوں
 گٹر جاؤں ذرا سی بات سو کیا میں تیرا دل ہوں
 قیامت کی دکھاؤں تجھ کو ہنگامی وہ سہل ہوں
 نہ برائی تمنا ایک ہی میر میں وہ دل ہوں
 نہ برائی تمنا ایک ہی میر میں وہ دل ہوں

نہ وہ گویہ نہ وہ مجلس سنگ آستان ویکہا
نہ دینا کی ہی پائی عیش لئے چہ کیف دین ہی
نہ عشوہ لطف فرما ہی نہ غمرہ مال راحت
فلک کیوں ہی خفا ہی کھینہ نہ کتوہ رسم تجس ہی
وہ ہی مغرور اتنا اپنی شان خود غائی پر
جگر کہتا ہی ترگا نئے کہ ہوں نہ سپہ تیر
جگر فرقت میں کہتا ہی جگر کہتا ہوں جلن کا

نہ برائی تمنا ایک ہی میسرین وہ دل ہوں
نہ برائی تمنا ایک ہی میسرین وہ دل ہوں
نہ برائی تمنا ایک ہی میسرین وہ دل ہوں
جدا ہوں فقط کا رسی مگر گردش میں مل چو
سنگد سے کہی نہ سی میں کیا مقابل ہوں
ننگہ سے، لگا دھوئی کہ میں تیر مقابل ہوں
اوپر ہا کر حشر دل کہتا ہی تیر تو گاہ میں ہوں

بجز اک پندہ ناپسند شورانی کو کیا کہوں
نه شاعر ہوں نه عاقل ہوں نه عالم ہوں کامل ہوں

بولنی وہ مجھ سے ہم تمہیں بچا سکتے نہیں
 آئینہ اون کی سامنی تھی تو دیکھیں ہم
 ہم جان تک بھی دیریں تو آتا ہی کب یقین
 دین کیا اگر یہ ساری خدا ہی ہوا کھن

ہم نے کہا کہ شور کو یہی جانتے ہیں
ہم شکل اپنا کس طرح بچاتے ہیں
پر جھوٹ سچ عدو کا کہی یہ نئی نہیں
تازہ داسے وہ ادھی گروا متی نہیں

واجب ہے کہ علماء و روحانیوں سے اپنی

<p>دعویٰ میں اپنی خونگاہ گردن گاہ شیریں ہر چند میں مناتا ہوں قسمیں دلا دلا وعدہ وفا کرین کہیں مل جائیں پیار سے دعویٰ میں داغ سرخ سی کروڑوں شیریں خاکو تو میں سہنا تا ہوں تم ہوتی ہو خفا</p>	<p>گردن پر میری تیغ کو کیوں تانتی نہیں لاہون میں ایک ہی وہ سیر مانتی نہیں ایسی تو اپنی جی میں کہیں ٹھکانتی نہیں دامن کو اپنی خوشی سے سیر مانتی نہیں ٹھٹھے کی بات کا تو برا مانتے نہیں</p>
<p>ایا جو ذکر شور کا کچھ ہوں کے سامنے مونہ پر پیر کر کہا اوسی ہم جانتے نہیں</p>	
<p>کافر سے جوت کو خدا کہتے ہیں جس کس سی کہیں ہم بات ذرا کہتی ہیں چپکے چپکے جو وہ کچھ لب کو ہلا کہتی ہیں ہم تو خاموش ہیں کچھ دست کہیں یاد نہیں میں تو جو کچھ ہوں بہلا یا کہ برہی معلوم صل کا ذکر جو آیا تو برا مان گئے</p>	<p>پہر خدا کو نہیں معلوم وہ کیا کہتی ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ مجھ کو ہی برا کہتی ہیں میں سمجھتا ہوں مان مجھ کو برا کہتی ہیں اپنی مونہ ہی تو میری کو یہی بہلا کہتی ہیں آپ تو سنئے کہ لوگ بکھو کیا کہتی ہیں بھج کر غم جو کہا بولی بہلا کہتی ہیں</p>

دعا
بت کویت اور خدا کو جو خدا کہتے ہیں
معلوم اور کچھ تو وہی مجھ کو برا کہتے ہیں

<p>ہم تو ہر حال میں گہری بیوی دعا کہتی ہیں ہم ہی دیکھیں تمہیں سب دیکھ کی کیا کہتی ہیں اسکو سب تیرا سا میمان وفا کہتی ہیں وہ بھلا کتنی ہی کب حبکو قضا کہتی ہیں</p>	<p>گالیان دوہیں تم یا کہ بڑا ہی کہہ لو تم ہو اور جو روپری اور تمامی انسان مشیشہ دلکو جو توڑو تو نہیں جڑتا ہی سرنابر حق ہی کہ بی بی مروتی ہیں</p>
<p>اپنی جانوں میں احباب کے اب بزم میں پاتی بھلا سا نہیں حبکو مزا کہتی ہیں</p>	
<p>میری سرنی کا ہاں سب چاہتی ہیں وہ حب چاہتی تھی نہ اب چاہتی ہیں ہم اک جام نیت العنب چاہتی ہیں یہ ہی ہم پولس روز شب چاہتی ہیں خدا چاہتا ہی تو سب چاہتی ہیں تو ہم اوکا قہر غضب چاہتے ہیں گدڑ جائی غم میں یہ اب چاہتے ہیں</p>	<p>میری زندگی کو وہ کب چاہتی ہیں گئی عمر وعدہ ہی میں زوی قسمت طہور کی خواہش نہ کو شرکی پروا تیری زلف و رخ کار ہی دہیان دہین خدا مہربان ہو تو گل مہربان ہوں تو قہ نہیں اون سی کچھ مہر کی گر گئے دن خوشی کی زمانی خوشی کی</p>

خوبی میں کام سب چاہتے ہیں
مکھوت اب کب چاہتے ہیں

کہیں درو دل کس سے ہی کون جنتا	خوشی سے ہم نڈلب چاہتے ہیں
بہا ہو ملک جن میں اسے شو صاحب	وہ شعراپ کے منتخب چاہتی ہیں
<p>یہ جیسے گزری ہیں سیر تیری سہاری دن کہاں وہ عیش کے دن اور خوشی کی لہریں فراق یا میں شب تو کٹی ہی شکل سے نہیں ہی بتتی کی امید جیسے بڑی ہیں وہ آئینے کے نہیں دیکھ تو نجومی آج تمہارا ایک جگہ اب بھی نہیں لگتا کھان نصیب شب وصل آئی پاس میر نہیں بچیں گے تیری شمع کی جو ہیں بیمار ہوئی ہی رات تیری زلف پر بدل قربان</p>	<p>اسی طرح سے خدا کے تو گزاری دن وہ کیسے پیاری تہیں باتیں دیکھی ہیں اب آگے دیکھیں طرح سی سدا رہا دن مگر خدایں ہی قدرت میر سنواری دن ستاری کیسی ہیں اور کیسے ہیں ہمارے دن ہو اوہی رات کہیں تم کہیں ہوسا دن سمیر سے شام ملک گراوسی پکار ٹی دن کہ ہم شمار کیسے ہر تھی وہ بچاری دن اور اپنی جان رنج الوہی پر داری دن</p>
نماز تیرے پہاؤں سو رات کو کم	نماز تیرے پہاؤں سو رات کو کم

راغ تمام رات وہ جاؤں وہ سوئیں ساری دن
غزلی کا کوئی نہ کہہ سکتا ہمارے دن

چند روزی کوئی ہوا تھا خدا کے بندوں میں

خدا کی یاد کی بین شوریہ نصحاری دن	
بہر ہوا ہی جہان پیٹ ہی کی ہندوین ہماری آہ کا رتبہ ہوا ہی اب بھان تک نہیں نیاز کسی سے ہی بن نیاز مجھ ہی سنا تا حال کسے درد و لگائیں اپنے دکھا کی زلفوں کو وہ اپنی مجھ سے کہیں خودی کی آگے نہیں بنتے ہو کسی تم نہیں ہی دست بھون آب ایک دم فر ہوا ہی شوق پہ اوڑ تابی نامہ کو لیکر	نہ خالی اس گوی ہی خدا کی بندہ نہیں فلک پہ چھوچکی نامی ہی سر بلندوں میں شریک جیب سی ہون تری نیاز مندوں میں پنایا کوئی ہی ہمارو درد مندوں میں نہ کلا ایک ہی بھجان پسینے کو کندوں میں نہ دیکھا تنہا کوئی بارخو پسندوں میں ہی چیر بھار گریبان کی رز پسندوں میں کیو تر ایک پیرہ پایا ہی سو پسندوں میں
لہو سفید ہوا شور اس زمانہ کا نہ دستوں میں ہی الفت نہ باندھوں	
بہن بتائی وہ کیسے ہی ار بندوں میں کبھی ہی زلف کا غم اور کبھی ہی خط کا خیال	شہید عشق نہیں جو خدا کی بندوں میں ابھی جان پہنچے اپنی کیسی پسندوں میں

<p>نہ اپنی حال کا غم اور نہ کچھ مال کا فکر اسیر کا کل و گیسوی یا زمین جو لوگ نجات تیر نگہ سے اگر ہوئی تو کیا نصیب بام تمنا پہ ہو رسی کیا کسی طرح محی ہو چائی او سکی کو چھ تک کہاں تھا ایسا قدر جو کہلتا غنچہ دل</p>	<p>پہننے میں اہل جہان کس ملاکی دیندو ہمیشہ رہتی ہیں ہر طرح کی گزندوں میں اسیر جان ہی تیری زلف کی کند و نمین نہ ہم میں تاب تو ان اور نہ ہم پرندوں میں غیر دو جو کوئی ہو میرے درمندوں میں تمام عمر کٹے اپنی زبہ خندوں میں</p>
---	---

تمہاری شور سے ہوں شو کیوں جو نہ داغ
کہ فن شعر کے ہو تم ہی سر بلندوں میں

<p>خدا جانی ہی کیسا شور کیسی دھوم گلشن میں جیسے دیکھو وہی غش سے جھپکے ہو دہنچو تیری برق نگہ فی او تیری چشمک فی غمرہ کی کسی صورتہ افشا ہوئی از الفت جانان خدا جانی اہی کیا کیا قیامت کے تماشے ہوں</p>	<p>یہاں تازہ لای رنگ پہرچیں کے دامن میں تجلی کا تماشای تمہاری روروشن میں کہاں ہی رنگ لکٹش کی ہمارا لکی خرم میں نہیں آویدہ تر گل فشاں فی خوب امن میں و بال جان عالم کس میں وہ لڑکچن میں</p>
--	--

واحد
یو یو زری ہو وہ صحرا میں ہو مگر ہی ہو نہ غلظت میں
گرساں میں گر جان ہی نہ وہ دامن ہی دامن میں

<p>نہ کیونکر زندگی ہوئی وہاں جان عاشق کو ہمیں وہ بخودی طاری شوق دید جانایو ہزاروں کی دل و جان ایک دم میں کردی غار بہار باغ بونی تیری ہی جو بن بہ صدق اوہ میر تابی دل ہی اوہ ہر سوز گلبرہ دم پیرشانی نظراتی ہی اونکی ہی او او سے</p>	<p>حوائل بات غیر و کار ہی جب تری گردن میں ہمیں باقی رہا ہی فرق کوئی دوست دشمن میں بتاؤ فرق کیا ہی یا شوقی اور رہن میں نہ یہ غم نہ ہی نسیرن میں نہ شوقی پس میں اگر یہ ساتھ ہوئی کس طرح گزری کی مدفن میں ہماری ہی نظر کی تار میں کیا تیر چلن میں</p>
--	---

وہ آئین شور میری گہر قیامت کا تماشا ہو
 کوئی جابی مل کر کس طرح دیوانو کی مسکن میں

<p>اے خیر کجوانج وہ تن تن کی سنی ہیں غضب کا سامنا ہی آج تیرے کسے بیٹھی ہیں بہت اچھا اگر وہ پاس نہ ہوں شمع کے بیٹھی ہیں نہ بولو بھروسہ دیکھو گھر جائیں گے دم ہر میں ہمارا ہی خدای خیر و بر میں گذارین گی</p>	<p>اوسے ناز سی شوقی سے ہر بن کے بیٹھی ہیں جہین ہرچہ تیرا اوسے تنگی بیٹھی ہیں تو ہم ہی جان ہی دیکھو کوئی بن کے بیٹھی ہیں ابھی لاکھوں خوشامد سے میرے وہ بن کے بیٹھی ہیں مبارک اون میں گھر پائش دشمن کی بیٹھی ہیں</p>
---	--

دوست دشمن کی بیٹھی ہیں

<p>اشرار کی محبت اور ترحم کیا بی شک ہمارا دکر کیا ہی ہم ہی اک ناپسند عاشق ہیں کہی تو دن جلوت کی یہی خبر کچھ لے لیا کبھی لگی گی آگ کس کس گھر کو کیا ششدر ہیں گاڑینگے کیس کو یا کیگزینگے کس سے وہ خدا جانی ہمارے کیا نہ کچھ شوقیامت ہو پیر کا عکس کچھ اونکی تجلی کا ضرور ہم پر نہیں ہی تیرے بازان حوادث کا کوئی کھٹکا</p>	<p>وگرنہ کسلے آگے میری مدفن کے بیٹھی ہیں ہزاروں ایسی دیوانی تری جو بن کے بیٹھی ہیں تنہا ہی تنہا ہی سایہ دامن کے بیٹھی ہیں وہ ملکہ آج غارہ اور ہو کابن کی بیٹھی ہیں کہی اوڑھتی غضب سے کس سے بن کے بیٹھی ہیں کہ اونکی نرم من بہ نامہ بر شمس کے بیٹھی ہیں اوٹھا کر ماتہ جانسے پاس ہم چلنے کے بیٹھی ہیں نشانہ اپنی سینہ پر تیرے تھون کے بیٹھی ہیں</p>
--	--

چلیں گے آج ہم ہی شور اونکی نرم شوخی میں
 تنہا ہی ساتھ غیر دن کی بہت بن کے بیٹھی ہیں

<p>تو نصیب سے شورش مجھائی گئے ہیں قصور اپنے ہم خود جتائے گئے ہیں پہم دل کو اوس ہی ملائی گئے ہیں</p>	<p>کہی گہرہ میری جو آئے گئے ہیں مزہ اونکی شکوہ میں آیا ہی کیا کیا رہا دور گو ہم سے وہ راحت دل</p>
---	---

واضح
 شب و دن ہی پسند آئے ہیں
 یہ نالی بہت موندلائے گئے ہیں

<p>کریں گے وہ قتل میں تیغ اپنی صاف جگر کی خبر ہی نہ دل کے خبر سے نہ کیوں شبیشہ دل ہوا بچور میرا اوہ ایک چپ تھی کہ کچھ ہی نہ بولی پہلین گی ہرگز کہی اون کو مٹے کسی کی نہیں سنتے غصہ میں وہ کچھ ہنسو تم نہ روئیہ میرے ذرا اب</p>	<p>پئی امتحان ہم بولائے گئے ہیں نشانی یہ دو لو آؤ آئے گئے ہیں بہت سنگ غم اسپہ آئی گئے ہیں اوہ ہر سیکڑوں وہ سنائی گئے ہیں او نہیں ایسے جلوئی دکھائی گئی ہیں کہیں ایسی روٹی سنائی گئی ہیں جو ہنستے ہیں وہ خود سنائی گئی ہیں</p>
--	---

چلو شور اب سیرِ محبت کی دیکھو
 جہان پر سب اپنے پرائی گئے ہیں

<p>عہدِ نرم میں وہاں بیٹھائی گئی ہیں ہوا دل ہی غزال تیر شرہ سے خدا جانی خون ہو گا کس بی گنہ کا دھڑی پر سسی کی جوہی رنگ پان کا</p>	<p>پہم دل کو دی کر اوٹھائی گئی ہیں یہ نہماں اس میں جو آئی گئے ہیں کہ وہاں آج بیڑے اوٹھائی گئی ہیں یہ کیوں آج نقشے جمائی گئی ہیں</p>
--	--

<p> نہیں چرخ پر چڑھتے اب تو مدد خور پڑھایا خدا جانی قاتل کو کس نے بگڑتی ہو کیوں تم ذرا دل میں سوچو نہ گلشن ہی دائم نہ گل کو بقا ہی ہمیں فی بتائی تمہیں تیرے مرگان </p>	<p> لب بام حیب سی وہ آئی گئے ہیں میری خط کی پڑی اُڑائی گئے ہیں حسین اور ہی تو بنائی گئے ہیں یہ دودن کو سب گل کہلائی گئی ہیں ہمیں پروہ پیر آزمای گئے ہیں </p>
<p> گلون سے جو گلزار سے شور سینہ یہ کہے لئی داغ کہائی گئے ہیں </p>	
<p> ہمیں میں پاس تیرا نگہ کی جو لیں تیرے نہیں ہوتا تمہاری روانہ کی جو ہم ریت ادھر لٹکا ہی لٹ میں اور وہ عقدہ کا کل کا نہیں سے شکوہ تم سے محل کی شب و ٹہ جابجا بوقت قتل ایدل جان کیونکر وہی ندون اپنی جلا کرتی ہیں ہم رو کر نہیں کرتی ہیں موت </p>	<p> عدم میں پروہ درجہ رتدن محفل میں ہیں جلن اسکی ہی دستی جو مکمل میں تیرے پریشان کچھ ہم اتو بڑی شکل میں تیرے مری یہ لایمان وہ ہیں جو دل کی لیں تیرے کہ سب مان تو میری قبضہ قاتل میں تیرے مثال شمع یون بہر تیر محفل میں تیرے </p>

داغ جان مارکس اور ہی ہوئی منزل میں رہتے ہیں
 کہ جسکے جان حال ہو اور مکمل ہو رہتے ہیں

ہم عاشق ہیں اویسی عشق کی منتیں نہیں میں اویسی دل میں رہتا ہوں ہر سیر میں نہیں وہ ہی اسودہ میں زیریں گل میں نہیں یہ وہ دو عدل کی سمانندل عادل میں نہیں ہزاروں چہرہ داران لعل میں نہیں وہ ہی ایمن میں جو جو آشنا ساعل میں نہیں	ہمیں کون مکا لکی سیر کیا کام ہر اداں پسند آیا یہ قول رنج و دلو کو خدا کا گہر بنائیں اہل دنیا آسمان پر گہر تو راحت کیا خدا کا خوف کرنا حق بجانب پر نظر کرنا تڑپ کر جان دیدیا نہیں سان ہر آفتاب ہمیشہ خوف ہوتا ہی تھا تو کو تو دیر میں
---	---

ادھر ہی شکر نعمت اور او دہر میں جنت کی
اصول ہر دو عالم شہور کی حاصل میں نہیں

ہم ہی تو خوشی نہیں اونہیں گلستاں کی ہیں لب بد ساری طوطی ہندوستان کی ہیں ہم رازوان قدیم سے دو دہاں کی ہیں بندہ اسی سبب دلا ہم تباہی کی ہیں اوسد گن پھر زمین کی ہم آسمان کی ہیں	باغ و بھارند جو چنچہ دمان کی ہیں چہر چہ تہاری شو خوشی زبانی کی ہیں دیکھیں وہ چپ کی جائیگی اب کس جگہ جلو چلے ہی کا نظر اتا ہی ان میں ہی جب گریا آپ فی اپنی نگاہ سے
---	---

داعج جوی تیری گاہ میں کون دستان کی ہیں
جسے کہاں نہیں کہو دہی کہانی ہیں

<p>لوہم ہی متظر اجل ناگہان کی ہیں مدت سی ہم سرخ میں عمر و ان کی ہیں پیرہہ خبر نہیں کہ وہ کون اور کہاں کی ہیں بدلی چکے آج رنگ دل بد گمان کی ہیں اڑتے شریر یہ سیر ہی سوز نہاں کی ہیں وہ تو کبھی زمین کی کبھی آسمان کی ہیں مدت میں دن پیرہہ گل و گستاخی ہیں مشکور جان و دلی ہی ہم بردگان کی ہیں قابل دلیکہ ہم نہ چین اور چنان کی ہیں</p>	<p>اچھا ہی آپ غیر کا فرمائیں انتظار آئی کدھر سے اور کدھر کو چلے گئے کوچہ میں اوسکی روز شہید و نکاح ہی سہدی لگائی اوسینے تو پسینے لگی ہیں ہم بجلی گرے کہیں ہوا شعلہ عیان کہیں کیا کام او نہیں جہان کی نشت و فراز سے آئی بہار ہولی خزان رنگ و یکہے پیکان تیرا اوسکا جگہ میں جو رہ گیا جو صاف ہو کی سہ سے ملی ہم ہی فنا ہیں</p>
---	--

کرتا ہی کسی یاد میں آشور تو یہ غل
چرچے جو جا بجا تیری شور و فغان کی ہیں

کہان یہ موندہ ہی ہمارا اتنا کرین جو تم سے نگار باتین
تمہاری ہی گفتگو عدد سے ہماری سب ناگوار باتین

حال کسی ہی ای معلوم نہائی جو ملک و مارتین
دعایا اختیار توئی ہزار و ہزار باتین

کر دے جیت تک کہ ہوسکی گا ہمارے دشمن کی تم صفت ہی

یہیں تو یہ زہر سے فزون ہیں تمہیں ہیں یہ خوش گوار باتیں

ہوئی ہی شکل سے وہاں رسائی کہ وہی ہی قاصد فی جہان

وہ سنتے کب تہی مگر پہاڑوں سے ہی چلتے چلتے کیس جا رہا تین

لگا ہیں پرچی دکھا رہی ہیں وہ آنکھیں فتنے اوٹھا رہی ہیں

کہیں گے آگے خدا کے ہم سب یہ روزِ محشر کے یار باتیں

ہوں محالفت میں استعد سے تمہاری تصویر کشا مکدن

کشش سے دلکی جو بول اوٹھی تو اوس سی کر لوں میں چار باتیں

یہی بُری کا پسند تجھ کو ہو کیف زائد تو میکدہ چل

کہ شور و غل سے لٹہ میں میخو کرین کے کیا کیا پکار باتیں

ہزار قرآن ہی تم اوٹھاؤ ہزار سر کی قسم ہی کساؤ

یقین نہ آگاہم کو صاحب ہیں جو ٹی یہ بی شمار باتیں

میں دل کو اپنی سہا لون کب تک میں جا لکوا اپنی یہ تہا مون تک

قرار دلو کو اب نہیں ہی کیرن ہیں وہ بی قرار باتیں

چہتے نہ کاکل میں کس طرح دل کہ سحر اسکا بڑا سے کا مل

کہو نہیں جال اسکا کس سے ای جان بڑی ہیں یہ سچی باتیں

کہا جو میں فی کہ ہوں میں عاشق خدا ہوں تم پر میں جان و دل سے

تو بوی ہنس کر کہ بس خدا کی لئے نہ اتنی بگہا رہا تین

خدا کی ہرگز نہ اک چلی گئی ذلیل ہو گا کر کی بک بک

چہتے گئی تیری مجھے الفت بنا ہی گروہ ہزار باتیں

کلام تیرا ہی پڑ مضمون ہی شعر تیرا ہی شور موزون

ہی نظم ہر اک زمانہ مضمون کہ تیری میٹھی ہیں یار باتیں

چمن میں جب کہ آتی ہیں ہر گل کتریز

صبا کو بنداد گلشن کو وہ پامال کرتی ہرگز

بگڑتی تھنی وہ ہنسی میں تھنی ہی سنورتی ہیں

نہرا اسکا نہ پوچھو جا کہ تقصیر کرتی ہیں

بتوں میں وصف دین مار کر ہر زندہ کرتی ہرگز

سیح کو فقط قدرت ہی مردہ جلانی کی

و جب دم سپو بہرتی ہیں سنورتی ہیں ہر گل

خدا کی شان آتی ہی نظیر ماطور کا جلوہ

و اع
ایں کیا کہ بن خط و نصبت ہر تو سرانی ہیں
کہ غلام تیرا بن ہو گیا میں اور تیری ہیں

کسیکے نقش پا کو حضرت دلسنی جو دیکھا ہی نہ روز وصل ممکن نہ شب بھر گزرتی ہے نہ کیونکر رشک آئی مجھ کو اب اس پاپیوں کی پیریں بہتر نہ کیونکر عقل پر لوگوں کی اس جہم جفا و نکات تہاری شکوہ سب ہوئے گریں صبا نہ چوٹی کو کبھی کہو میں نہ شانہ زلف لائیں	تو منکر گنہگار میں اپنی ہنستی سو گزرتی ہیں قیامت ہم پہ نازل ہی نہ جیتی ہیں مگر ہیں کہ وہ دیکھہ اپنی صورت آئینہ میں آب چڑھتی ہیں ہیں مارا ہی اک بستہ اجل کو نام دہرتے ہیں تہیں دل کی ہم اپنی کی کو آپ پھر ہیں ابھی کم سن ہیں ان کی سائے ہی تو وہو لائیں
--	---

نظر کس شمع و کی لگ گئی ہی شور صاحب کو
جو ہر دم شور کرتی ہیں اور آئین سر دہرتے ہیں

اکسو میں جس قدر میری چشم پُر آب میں جب دم لبون پہ آئی ہی اوس دم وہ آئی فرماؤ آج شرم کی دعویٰ کہاں گئی ہی آپ کی جفا سے زیادہ میری وفا دیکھو نگاہ ناز سے مرنیکے ہم نہیں	اوتنی میں جس تیریں دل خانہ خراب میں میں ہی عذاب میں ہوں اجل ہی عذاب میں جو بوی گل ہو جامہ سی باہر عتاب میں کر لو حساب فرق نہیں کچھ حساب میں آب حیات ہی اسی تیغ پُر آب میں
---	---

کتابت از دستِ دل کو دی انصاریاب میں
ادنی طوطی آب کی خط جاب میں

<p>گر کس ن ہو آئینہ آفتاب میں وہ ہم دکھائی گئے جو نہ کیا ہو خواب میں چہنچال کی آپ آئی وہ خط کی جواب میں دور فلک ہی گردش جام تراب میں کہتے ہیں یہ کہ رہ گئی خامی کباب میں</p>	<p>یہ وہ ہی داغ دل کہ قیامت کو ہوپکار تم بزم میں ہماری تو آؤ کہی ذرا ہر چائی پن کی طعنہ سی برائی آرزو ر لوار ہا ہی خون کی آنسو یہ دور جام بید رویان غضب میں جل کر وہ دل میرا</p>
<p>لکھی ہی لا جواب غزل آپ فی یہ شور ایک اوپر ہی ہو اس سے سوا انتخاب میں</p>	
<p>عصہ بہت ایسی تو ہی روز حساب میں دل مانتا نہیں ہی شب مانتا میں الفت کا جو مزہ ہی تو کچھ ہی کباب میں خنجر جو اس پہیج ہی خط کی جواب میں ہم ہی دکھائی گئے تھی روز حساب میں قدرت خدا کی دیکھتا ہوں میں برابر میں</p>	<p>ہوئی دی مست اوپر ہی زاہد شبرا میں تو بے شکستہ پہر ہوئی شوق شبرا میں غیروں کی چاٹ کی لئے ہوتا ہی سوختہ پیغام قتل یا کہ ہی تقدیر کا لکھا پرسش جویت پرستی کی ہوئی گشت میں اک جبرے میں ہی رنگ بدلتی میں مجھ میں</p>

ہوں محو ایسا دیدہ میگون کی عشق میں	پیما نہ دیکھتا ہوں میں ہر روز خواب میں
میں فی سوال ہو گیا اک اونسے جب کیا	سو نہ کو بنا کی بولی وہ اسکے جواب میں
چھوٹا سا مونہ ہی اور یہ بڑی بانگلاب	زیبا نہیں ہی کیے ہمازی جناب میں

بہتر تھی ایسے ہستے سی وہ ہستی ہیں	
پچھائی اکی شور میں دیر خراب میں	

حقیقت کہ حقیقت نظر کچھ ہی نہیں	یہ وہ ہی راز بہانہ اسکی خبر کچھ ہی نہیں
ہی یہ افسوس کہ سامان خبر کچھ ہی نہیں	توشہ راہ تو پاس اپنی مگر کچھ ہی نہیں
دم ہوا تن میں ہی کیا اسکا ہر وسیعہ	فی الحقیقت کہ حقیقت میں خبر کچھ ہی نہیں
زندگی وہ شجر خشک جہان میں دیکھی	کہ بجز مرگ یہاں اسکا شجر کچھ ہی نہیں
کو رو چشم کہ نور و سکانہ کچھ دیکھ سکے	جو نظر او سکوند کی یہی وہ نظر کچھ ہی نہیں
آبرو وہ در اشکون کو خدا فی سختی	کہ جبر دیکھتے ہیں قدر کچھ ہی نہیں
عشق میں کہانی کو غم خون جگر بینکیو	اور اب اسکی سوا اپنی گزر کچھ ہی نہیں
انقلاب ایسا زمانہ کا ہوا ہی اب تو	جامی افسوس ہی قدر کچھ ہی نہیں

وایں کہ کلام و کلام کی خبر کچھ ہی نہیں
سکون یہ کلامی نام سکون نام سکون

ہم تو جان دینیکو حاضر میں آج ہی لیجے | فائدہ ہم کو نہیں مگر ضرر کچھ ہی نہیں

صاحبِ وضع ہیں وہ شورِ ناخوالہ جہاں
دل میں وہ رکنتی کسیر کا شکر کچھ ہی نہیں

دعا
ہر گز ہوا کسی نظر کو دیکھتے ہیں
کلی پریم ہی ہر گز دیکھتے ہیں

جو بار بار وہ تیر نظر کو دیکھتے ہیں
اوہ ہر عدویٰ اوہ ہر نرم میں ہیں ہم ٹہنی
وہ دیکھتی ہیں جب آئینہ میں جمال اپنا
حوالہ کر چکی خط کو تو چشمِ رشک سی پر
یہ ہم ہی ہے رونا تو دیوار و در کی شہر نہیں
ہزاروں نقش قدم پیر جان میں جانیں
ہزار ہونڈ الو نہوں نے پنا یا جب او کو
وہ جب عدو کو لگاتی ہیں نہ تو حسرت
ہزار شکری ان یگانہ کا جو صیاد

خدا ہی جانی کہ کسے جگر کو دیکھتے ہیں
بہیں یہ دیکھنا ہی وہ کدھر کو دیکھتی ہیں
تو ہم ہی رشک سی آئینہ کو دیکھتے ہیں
کبھی تو خط کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہیں
کبھی تو کدھر کو کبھی ہم شر کو دیکھتے ہیں
خدا کی شان کو اوں گدھر کو دیکھتے ہیں
نگاہِ قہر سے اپنی کمر کو دیکھتے ہیں
ہم اپنی آہ کی جل کر شر کو دیکھتے ہیں
قفص میں ان کی میر باں پر کو دیکھتے ہیں

نہ پڑنا شور کبھی شعریا سے اونکی

جو رشک کہا کی اگر اور مگر کو دیکھتے ہیں

نہ دیکھے ہوں اگر لخت چکر موتی کو مار نہ ہو
نظر آتی نہیں جسے دخت زرباب یا دھاریون
رہی یاری میاں روغنیں الفت پیار و غیر
یہ سوچ جاتا کہ ہی تو ماہرہ امکب کسی گل کے
نشاط زندگی توئی گئی مہر و ان اپنی
خدا وہ دن کری یہ نشان تیرے گان ہو
حقیقت برق کی کیا ہی کہ وہ مجھے ڈرتی
بنا کر لائی بکھینچیں کیونکر رشک آئی
کلاسی گرامیدہ آرائی و مان نہیں مہم
یہ مہر ہی گان اور گلستان ہی تو خوش گہری
لگی رہتی ہی مہر غامضی نرات جو مونہ پر
پیشانیوں کو تیری بعد مردن نہیں رہتا

وہ چشم دور رس دیکھنی اشک و نکی تار و نمین
بخون چشم مجھ و ان چہ پر سیر کار و نمین
ہوئی یہ لہ نہ کیوں ہم کا پہلے روز کار و نمین
مرا سوتا کہ ہیں سو چوید اسم بھی غار و نمین
رہی دنیا میں اپنے دن تو وہ ہی مہر و نمین
یہ ہی چہ ہی اک دست صحرا کی شکار و نمین
جھی اپنی سے جپاتی ہی ٹبر کے پیر و نمین
کہ دست غیر چاہو پنچا ہی یونچ جو نکی تار و نمین
یہ کیا کم ہی کہ ہم ہی اونکی میں اسیر و نمین
کسیدن رنگ بنی رشک لاگو کی تم بھی مہر و نمین
ہو ہی کیا تیری فریاد کو کو اب مہر و نمین
گہولی ملکی اگر غریبوں کی بخار و نمین

سیری لاشے کی طرہ کی دقت ان کا سوز و غم

سیری دین جو یا ایک من چھپن یہ پوچھا قطعہ سب کیا کچھ فاکا بو نہیں گلزار دین
تو وہ ہنسر لگا کہنے سنا تو فی نہیں نادان کہ خالی غار سی ہو گانہ اک گل ہی ہزار دین

کہی تو شور کی یہی قدر کرنی ٹکولا نرم ہی
نیاوگی کہیں شیرین زبان البیا ہزار دین

وہ میر قتل کا سامان کی بیٹی ہیں ہم ہی مدت سی یہ ارمان کی بیٹی ہیں
شکوہ قتل میں کس نہ سی کروں ادنی وہ تو کہتی ہیں ہم احسان کی بیٹی ہیں
جان کیوں بنے حضرت دل کی اپنے بیہ تو دودھ سے اک انجان کی بیٹی ہیں
کہیں قتل میں وہ آدین مجھے قدم میں افوی سر کو یہاں پہلی می قربان کی بیٹی ہیں
داغ دل ہم ہی دکھائی گئے تھی آگے چھین اپنا گھر ہم ہی گلستان کی بیٹی ہیں
بال بیک کہی ہو گانہ ہرگز اون کا مصحف پر جو ایمان کی بیٹی ہیں
ہاتھ نہ ہونہ لگا دست جنون سر کی قسم خود بخود چاک گریبان کی بیٹی ہیں
لخت دل کہاتی ہیں اور خون جگر پیتے ہیں مدقون سے بو نہیں گذران کی بیٹی ہیں
خانہ آبادی کہاں جیسے دیا دل اونکو اک یہی گھر تھا سو دیر ان کی بیٹی ہیں

دین کو ہر گز امان کی بیٹی ہیں
وہ قلعہ سرور امان کی بیٹی ہیں

دماغ دل حسرت و غم ساتھ چلیں گے اپنی	تو شہسراہ کا سامان کی سیٹھے ہیں
کس طرح تیر کی بیکان کو نکالیں گے	اوسکو تو جان کا مہان کی سیٹھے ہیں
کام صحر سے نہ کچھ اور نہ جنت سے غرض	اپنا گہراپ بیابان کے سیٹھے ہیں

مصحف رخ پہ ہوئی جب فدا حضرت شور
و تو پتی کو سامان کے سیٹھے ہیں

سُتے لباس میں نیک ہی محل و گورین	جواب تاب ہی حرم ہای شکندیدہ ترین
جسے کہتے ہیں دو جہان سے چشم خود	عیان دیکھا ہی شکل رنگ ہی ایک سا غورین
اور امی چارون بلبل تو فصل گلین گچھری	پہر آخری وہ ہی گنج قفس صبا کی گہرین
پس تحریر حال سوز دل کا و خیال آیا	کہیں آتش لگجای خدا بال کہو ترین
می گلگون کی پتے ہی ہوا تو تماشا دل	عجب انداز سی او تری پہر الہ کی گہرین
نظر آتا ہی اک سلخ میں کیف سیر و عالم	ربا اب فرق کیا نا صبح شراب آپ کو شرین
پیا اک قطرہ جسنی عمر چاہا کیا لب کو	خدا جانی مزا کیا ہی تہا راب مخمرین
خدا جانی سزا یہ کسے گردون پائی ہی	مثال سیار تہا ہی جو دنرات چکڑین

دماغ
مصحف
تو پتی
کام
سُتے
جسے
اور
پس
می
نظر
پیا
خدا

<p>نگاہ مہر کی تیری زمانہ کو تمنا سے نہ کی تاثیر حیل سنالہ گردون شکستہ پری سبب ہم بت پستی کا بتائیں کیا تجھ نے اب</p>	<p>مگر ملتی ہی اسکو ہی کہ ہو چکے تقدیر میں رہا ہر فرق کیا اس کے دلیل اور پیر میں جو پوچھی گا کوئی تب دیکھ لینگے یا خیر میں</p>
<p>لکھا تقدیر کا ای شورش کیا مبارک ہو تنہا رانا مہر لکھا گیا لو او کی دفتر میں</p>	
<p>سوسن میں ہی نہ لالہ میں نے حیرم ماہ میں ہی کوہ میں ہی جلوہ تیرا اور گاہ میں اوٹھنا محال ہو گا دم مرگ تک او سے کالی بلا ہی یا کہ وہ جاوہری ہی آنکھ اسید عفو تجھے ہوتی خدا اگر چلنے کی طرح چہا نیگا دم میں تجھی فلک وہ دیکھ چکو نزع میں یہ کبھی حل دی آسان تہا دل کا دینا پر اب جان پہن گئی</p>	<p>جو رنگ میری دلکی ہی داغ سیاہ میں ہر دم زبان ہی گویا تیری واہ واہ میں بیٹھایا صدق ہی جو کوئی اسکی راہ میں یا سحر سامری ہی تہاری نگاہ میں ہم اتنے محو کا پسکو ہوتی گناہ میں اب ہی رسائی ہی یہ میری تیراہ میں یہ بھی چکا چلا اسی حال تباہ میں اس خوف سے خلل نہ پڑی کچھ تباہ میں</p>

داعی شوقی تیری کلام کیا اس نگاہ میں
 صوفی ای بات کہہ گئے تم غافلہ میں

ای شورآپ یابل چاه ذقن نهین

پھر روزِ جماعت کی ہو کوئٹہ کی کسکی چاہ میں

نہیں معنی نظر آتی ہیں اور سونو شر و کالیہیز
 اثر یہ آہ میں میری اور تاثیر نالی میں
 خیر و لونہا کی ایک بے چین دیتی ہی
 ہماری سینہ پر داغ میں وہ داغ شہر میں
 تہاری خنجر لگا کی ٹوک سے تو کسی ہی
 نہ کیوں محنت دل و خون جگر چرائیں میں ہم
 نہیں ہے داد و حشمت میں اپنا رہنما کوئی
 تعجب ہے رخ انور خال و خط کی دیکھی ہے
 بلکہ سے قل کرتی ہیں بانسی سے جلائی ہیں
 نہ کہتا ہاتھ کا کل پہنچنا اس لاکھوں
 سہیل کر کی قدم رکھنا گراہ خشن سہیل

نمایان تھا میں عقد شریامہ کی مالی میں
 نہیں آتا ہی دم و دوہر ^{سینے} والی میں
 یہ کہیت گیت دیکھ برائڈ کی پیالی میں
 نیک ہی کال میں نیا ایسی لالی میں
 نیک ہی ایسی شیریں ایسی رہا لی میں
 کہ دو نہیں ٹیک اپنی پیالی اونٹالی میں
 اگر دیکھی ہی بہت تو ایسی پاؤ کی چھالی میں
 قدم کیوں اس بختو کا آیا اس جالی میں
 خداؤ کی سیکوان تو تکی بھی پالی میں
 بہر ہی قسم قاتل مکتنا اس کالی میں
 اگر میں چک گیا ای ہمدون ^{بکے} سہما میں

دعای کلیدون بر حق لا اله الا انت سبحانک ایاک نعبد و ایاک نستعین

اوٹھینگے ناز بی جا بک میر نازک فراموش سے
اشر شمشیر کا ہو گا کہین روئی کی گالی میں

کلام شور سن اہل زبان ہی اب کہتے ہیں
تخلص شوری لیکن ننگ ہی کہنی والی میں

عشق میں شے ننگ ہو گئی جو ہنہ ہو گئی کیون
اوٹھ سکی گرنہ بار غم دم میں کیسے آئی کیون
اپنی وہ روح بخش لب لب سے میر لائی کیون
چیتے نہیں میں مہر و ماہ پر وہیں لاگے کر ہو
شادی غم ہی دم کی ساتھ ساتھ ہیں گئے با تاتا
متوہ میں کو کہتے تھی طعنی نہیں کو دیتی تھی
ہو نہ جہان کوئی رفیق ہو نہ جہان کوئی شفیق
عشق میں بن خیر بیان آفتیں سو بگا جان
سمجھے سوز و لکھو سار حسن ابھی ہو ناز
ناز و ادا گر بچا پیچ میں لطف کی جا پہنسا

صبر کی تاب گرنود لکھو کی پہنای کیون
روئی سپر کڑی کیون کھجے ناؤ نائی کیون
سپر لی اپنی پر بلا کی مجھی جلائی کیون
اول شے جبین ہو پر وہ نہ چھپا کیون
مرنی سی جہاں پر شہر ان سے فراغ پا کیون
آپ سب سمجھتے تھی غیری کیسے میں آ کیون
ایسے خراب دہریں علم شہر گنوائی کیون
جیسے نہ اوٹھیں ہم ذرا دل وہ کہیں لگا کیون
ایسے کو جا کر جہاں نودل جلا کیون
اس میں تمہارا کیا گلا دل ہی پر آ کیون

دراغ

دل ہی تو ہی نہ آئی کیون ہم ہی تو ہی جانی کیون
ہو خود بخود میری تجھ سے کیا کیون

ہم کو ہی پاس آبرو دے کو خیال غمیر کا
دے کو تو ہم نہ مل سکیں رات کو وہ بلائی کیوں

جو یہ کہی کہ لی نمک شو کا ہی کلام تو
ایسے حسد شمار کو اپنی غزل سنا کیوں

<p>میں ہر دن ٹوٹا نہ کیونکر پانوں میں میں پڑاؤ کی جو گر کر پانوں میں میں ازل سے دو حصے میں میر بزم زندان میں دہشتہ سوئی بات یہی ہو چکی نہ جوں کے پانوں تک حسرتیں کیونکر نہ ہوں میر شہید ہی غضب کی چال اور نگہ میں تیر میری مٹی کی صبا دشمن ہوئی دیکھ کر افشاں کو غش کہا اگر گری آج تیرا نور کا وہ بن گئے</p>	<p>کا شتی میں سرور کہہ کر پانوں میں بولی یہ سہری کہ پتہ پانوں میں سیر میں سودا ہی تو چکر پانوں میں سہر پڑاؤ میں تو ساغر پانوں میں شہو کرین کہاتی ہیں سپر پانوں میں گر پڑاؤ کا خنجر پانوں میں انگہ میں قلم ہی محشر پانوں میں روز رندی ہی ڈر کر پانوں میں آپ سے اب تیرا حق پانوں میں یہ سن کر سپر و کا زبور پانوں میں</p>
--	---

کستہ عرصہ سی چکر اپا ادا سے	کہہ دیا جب میں نے خود پر تو میں
	ہو مبارک شور یہ دیوانہ پن ہی سدا سل کا چو زیور پانوں میں
روایت وا و	
یارب و محبت کا چین پیش نظر ہو تیرا ہی تصور ہو بھی خواب عدم میں خوش جاؤں تیری یاد میں کی عین سے کہہ لذت سوزش ہو گئی دل ہو شگفتہ پہچیم ہی ہو چشم کودہ لذت دیدار آواز نکلتے درخشش سے سدا ہی موران ہستی ہی ہستی جسی سنگین غفلت اثر مرگ محبت طرب بیت	جس گلشن وحدت میں دو گانہ گذر ہو کوٹ ہی نہ لون اور زخمی خبر ہو جون نگہت گل جانکا اس تن سفر ہو جون شمع میر شام جون غنچہ سحر ہو بس چشمہ عرفان ہی سدا دیدہ تر ہو وہ آئی اوہ کو جو گنہ گار شر ہو وہ باغ محبت کا گل داغ جگر ہو وہ جانی جسی با پس نفس آئینہ پہر ہو
ہی یاد خدا فرض گچی شور شب و روز	

دل بھی وہی دل ہے کہ جو اللہ کا گھر ہو

<p>میری میری برائی دستان کی آرزو جسم عالم خاک ہو جان جہان ہو و سوا گلزار و نکاح قدم اگدن یہاں لاجدار فرش ہی تلعش و مہونڈا پرینا یا کچھ ہر گز میری دسی تیر کی پیکان تیر کیا نکلی آہ اوسکا خال رخ سویدائی دل وحشی بنا زاہد خلوت نشین بھی کش ہو اپنا میرید چین گردش می ملا کس کو زمین پر نفس سینہ پر زخ می ارمان ہوں چراغ باغ رنگ بولا کواوسکی گلہبای چین دعوی غلط غصے بہتر اور ہنس کوئی دینا میں نہیں کیا طلال اور کسی حیرت میں ساری غم غلط</p>	<p>ہو مبارک یہی تھی جان جہان کی آرزو یہ ہازل سی ہی زمین و آسمان کی آرزو ہی از بسے آجتک باغ جہان کی آرزو عمر ہر دین ہی عمر روان کی آرزو رابطہ مہمان سے ہی بیشک مینر بانگی آرزو ملک کی کیا خوب فکر کرتے دان کی آرزو کیف مستی میں یہ میری بھانگی آرزو دیکھتے پوری ہو گئی آسمان کی آرزو ہی ہی شوق نواسنج فغان کی آرزو ہی یہ لاجل بہار بوستان کی آرزو شادمانی گرنہو نا شادمان کی آرزو شادمانی گرنہو نا شادمان کی آرزو</p>
--	---

	<p>شوری کیا پر تک خوش ذائقہ تیرا کلام اک جهان کو ہی تیری شیریں بیاں کی آرزو</p>	
<p>بس وہ جنت ہی کہ مجھ کو کچھ ارمان نہ ہو جن کی وحشت کا کوئی سلسلہ جہان نہ ہو جیت و اماں ہی نہ ہو اور گریبان ہی نہ ہو فائدہ گر نہ ہو تو جان کا نقصان ہی نہ ہو ہی یقین دل ہی نہ ہو اور میر جہان ہی نہ ہو بتلا ایسا نہ ہو کوئی پریشان ہی نہ ہو ہمسایا چیر ستم دیدہ بس انسان ہی نہ ہو روزن و رہی نہ ہو رحم پہ دربان ہی نہ ہو</p>	<p>غم نہ ہو درد نہ ہو اور شب بھران ہی نہ ہو بیکسی پر نہ کیو عشاق کی روئی حسرت وہ دکھا ہما کو جنون دست درازی اپنی ای تو بہ خدا اتنا کرو ظلم و ستم صد مہ بھیر یہ ہی گریہ ہی و نرات تو پیر بال بال اپنا پہنسا دام میں زلف تو کی تیری تسائی رحم جفا کیش نہ ہو غیرت حور دل و چشمی کی تسلی ہو تو کیا ہو دی کہ جب</p>	
	<p>شور دم تک ہی تیری قدر سخن کی کچھ کچھ ہی یقین ہند میں پر تجھ سے سخن نہ ہو</p>	
<p>کہ پل میں کرو یا ہی پانی پانی کوہ و بحر کو</p>		<p>کیا شرمندہ چشم ترنی تری شور دریا کو</p>

<p>رگ جانکاہی او سکی پیچ و خم سلسلہ ایم اوٹھرا جواشک کا طوفان تو ٹھہرا کی مرگان بیہ و نوبری و تو نہیں ہم میں گئے اپنی نپا یا خلد میں ہی جیکہ نقشہ یار کی گہر کا پہلا کیفیت دو تو جہان کیونکر میں ملتی شب و صلت کو مانگو گا خدا اس خلد میں کین رہا ہو کہ ہی ہم فوق اسیر کو نہیں پہلے لیجان بخشش نی او سکی ہی ہکوزندگی بخشو</p>	<p>عزیز اسواسطی کہتی ہیں ہم زلف چلیپا کو تماشا ہی کہ نہی بال سی باندا ہی دریا کو خداد لکوسیر کہی اور وہ میں محو عقبا کو تو پختا ہی میں کیا کیا چوڑاوس کو ہر صفا لگاتی موندہ جوا سی قی نہ ساعرا و صہبا کو میری بہت کو دیکھو اور میری دلی تمنا کو خلاقا ہم کہی صیاد کی ناز ستم زرا کو نہ پھوڑنگے کہی سر مر کی ہی اپنی مسحا کو</p>
--	--

تخلص شوری اور او سپہ بہ شیرین زبانی ہی

تمنا ہونہ کیونکر اپنی اپ ادنی و اعلا کو

<p>وہ جانتے ہیں دل میں حد کونہ پار ہو دم بہر چین خاک ہی زیر مزار ہو پختہ کچہ اول سی اصل کا قول و قرار ہو</p>	<p>کیونکر نہ شور میرا و نہیں ناگوار ہو گر میری ساتھ دفن دل بیقرار ہو آئی ہے پہلی اونکی ہی ہی دعا میری</p>
--	---

دولان شجر
 کیونکر نہ شور میرا و نہیں ناگوار ہو
 کیونکر نہ شور میرا و نہیں ناگوار ہو

ہم وہ ہیں ایکبات میں دل دیا وہ نہیں کچھ غوف ظلم او کو نہیں تیری مہر پر نسبت تیری غصبت قیامت کو کچھ نہیں ای غفنگان خاک قیامت قریب ہی ناصح کی بات بھکو دو طرفی نظر پڑی اوس بت کو چھوڑ دوں تو خدا کی بھی ہو مل تم جتنا جبر چاہو وہ سب کر لو مجھ پہ آج	جان ہی ٹرائیں گی جو وہاں اعتبار ہو انصاف تیرا ایسا نہ پروردگار ہو یہ زور لاکہ یار ہی وہ ایکبا رہو سوتی سی اب تو جاگو ذرا ہوشیار ہو ایسا نہ وہ او کا پس کچھ راز دار ہو ایسا حسین دلو تو جہان نہ یار ہو میں کچھ جواب دوں جو میرا اختیار ہو
--	--

یہ کسکی می پرستی کا غل محیر ہا ہی میر
ایسا نہ کہ وہ ہی شور بادہ خوا رہو

بیدر جس کا نام وہ انسان تھیں تو ہو تم ہی نکالو آج تم ہی کل نکالو گے دلو خیر کی لی گئی سوتی میں رات کو دبیر ہو دل ربائی میں ہو طاق دلا جواب	دل میں نہیں ہی مہر وہ نامہ پیران تھیں تو ہو میں سچ یہ کہتا ہوں میرا مان تھیں تو ہو میں جانتا ہوں خوب میرے جان تھیں تو ہو سب جان تمہارے ہیں جانتا تھیں تو ہو
---	--

داعی کہتے ہیں جسکو روئے انسان تھیں تو ہو
جانی ہی جیسے جان میری جان تھیں تو ہو

<p>گیا شک ہی اسمین عیسیٰ دوران تہیں تو ہو بد خود بد زبان وہ انسان تہیں تو ہو عاشق کی یار جان کی خواہان تہیں تو ہو رہتی ہو سب کی دلین وہ ایمان تہیں تو ہو زائد چہان میں کئی مسلمان تہیں تو ہو روی زمین یہ شیک گلستان تہیں تو ہو سودای تم ہوئی ہو پریشان تہیں تو ہو</p>	<p>جنش ہی ایک مودی جلاوینا بات ہی ہوت میں بگڑ کے کھی جو برا بہلا لاکھوں طرح سے کوئی بچائی نہ بچ سکی تم کعبہ مراد ہو اور قبلہ مسید قسین خدا کی کہاتی ہو چپ چپ کے پتی ہو گل سا ہی چہرہ سر و ساقدگر سی چشم گیسو میں پنیکے حضرت دلپایا تمنی کیا</p>
---	---

شہرت ہی شور آیکی باغ جہان میں
 طوطی بند و بیل بسناں تہیں تو ہو

<p>اپنا دیدار ذرا بہر خدا ہونے دو ذرا ٹھہرو تو سیسے روز جزا ہونی دو اپنی اک ناز سی فتنہ کو بپا ہونی دو اپنی ماتھوں پہ دراز رنگ خا ہونی دو</p>	<p>جکوں نظرون سی نہ تم اپنی جہا سونی نو ہاتھ ہو دیگا میرا آپ کا دامن ہو گا گر قیامت کا اوٹھنا ہی تو کچھ دیکھو سیر خون ہو جائینگے صد ہا کی بیاہست</p>
--	---

<p>سیر گردیکه بود و نوکی در راهونی دو خون عشاق کا اچا ہی رواہونی دو اپنی شکوہ کو میری سونہ سی رواہونی دو نحت دل خون جگر میری غذاہونی دو درود لکو میری ہر روز سواہونی دو تم جفا کرتی رہو مہی وفاہونی دو اپنی دشنام کو لو وقف دعاہونی دو</p>	<p>حسن اور عشق جیگر تری لگی ہین اسپین خون بجا آپ سی کب حشر میں لیوگا کوئی مجبو چپ رہی نہ دو بات تو کہنی دو ذرا بی دوا کی فحی آرام انہیں ہو گا اسکی کہنتی کی دعا مانگو خدا سنی کہی نام محشر میں بہلا دیکھیں تو کس کا ہونہ کون مانی ہی میرا بات کا معشوق تو کی</p>
--	--

شوراب ذکر خدا میں رہو شاعل ہر دم
اپنی سینہ کو ہی تم یا صفا ہونی دو

<p>کون سی شب ہی جواک تصویر یاد نہو دل کا جو چور ہو او سکی کہیں فریاد نہو دل مضطرب میرا حال میں ناشاد نہو خاک تو ہو گیا پر سہ کہیں بڑیا نہو</p>	<p>کون سادہ ہی جو تم سی تم ایجاد نہو زمن کی دام سی ہرگز کوئی آزاد نہو صبر اور شکر بھی ایسا عطا کر تو خدا گدراہستہ صبا گورنہ کر نامیری</p>
---	--

موت احمد کو نوشتہ عجمیاداد
مین قوم جاؤں اگر لذت پیدا نہو

<p>بہنے وہ جو رستم تیری سہی میں بیدرد گالیان دو مچی انعام و دم غیرون کو قتل سی پہلی یہ ارشاد ہوا ہی مجھ کو دل میں ہی حال حسن کچھ میں جھپکا ہوں غیر میں اپنا سمجھتا تری دشنام کو ہوں گرتیری ظلم و ستم سے رہا برباد چہاں</p>	<p>کوئی وقت ایسا نہیں جسکے گہری یاد ہو اون کی حصہ سی مگر میری کچھ امداد ہو ہو خبردار کی طرح کی فریاد ہو پر یہ دُڑی ہی کہ شستا کہیں جیاد ہو لیکن اب اسکی سوا اور کچھ ارشاد ہو ہی یقین پر تو کوئی گھر کہیں آباد ہو</p>
---	---

تیری اشعار سی ہی شیریں بیانی پیدا
 ہی عجیب شور جو توتانی فریاد ہو

<p>نرم میں آپ کی بیٹھا ہوں اوٹھا دو مجھ کو میں تو بات آپکی مطالب کہتا رہا ہوں فتنہ چشم تیرا ناز سی یہ کہتا ہی گرد فامیری پسند آپکی آتی ہی نہیں میں ہر سب ہوش کے ماتین کیے کرتا ہوں</p>	<p>پر خطا میری جو ہو وہ تو بتا دو مجھ کو گر غلط ہوئی تو جوں جوں سنا دو مجھ کو حشر سی پہلی جو سو جاؤں جگا دو مجھ کو اپنی ہی طرز جفا کوئی سکھانا دو مجھ کو یہ کہو گرسیر تو دیوانہ بنا دو مجھ کو</p>
--	---

دوسرا کوئی تو اپنا سا دکھا دو مجھ کو
 دلچ

<p>آئینہ دیکھو حقا ہو کی لگی کہنے وہ کل کی ہی بات تمہیں یا نہیں آتی تو بوسہ گرد کی حقا ہو گئی واپس لیے لو آہ میں میری اشراب تو ریا کیجیہ ہی ہنہ گر قصداً آتی نہیں آپ سی بالین پیسہ ساتھ بجائی نہ پیرشانی دم مر میری</p>	<p>دوسرا یا کہاں سی یہ بتا دو مجھ کو میں فی سب باتیں سکھائی ہیں مجھ کو اور تیرے کچھ آگے کو سنبھال دو مجھ کو کہیں بکتا ہو تو بازار سی لا دو مجھ کو اپنی مائتوں ہی سی کچھ نہ کہلا دو مجھ کو لحظہ زلف کا ہر سی سنگھار دو مجھ کو</p>
<p>شور کی طرح کوئی بھی نہیں کرتا نہیں شور اور جو کرتا ہی ہو تو اس کو سنا دو مجھ کو</p>	
<p>بوسہ گرد نیا نہیں مجھ کو صنم ایک نہ دو آپ کی عشق میں جو بھگوانی ملیں کہے نقش پر تو تیری شکی ہزاروں چو خا تیری کو پوچھو دیکھا تو گئی خلد کو پہول سیر عالم جو گری کی میں ہزاروں صورت</p>	<p>پر عدد کو بھی تمہیں میرے قسم ایک نہ دو لاکھوں موجود ہیں یہاں عالم ایک نہ دو اور رفتار پہ صد ماگئی دم ایک نہ دو دہان تو صد ٹاپیں میں شیک ایک نہ دو پہرتی میں ساری تمہارا ہی دم ایک نہ دو</p>

ایک دفعہ دیکھ لی کیا کی قسم ایک نہ دو
یہ تھا اے شہزادوں ہون ایک نہ دو

شوق سی کہاؤ گلاب سنکیر و غم ایکٹ دو	غم میرا سونس جان رنج میرا یاد لی
تیری مانتھو سے ہزاروں ستم ایکٹ دو	جگو تو روز ازل سی بیہ ملی ہیں ظالم
دو تو دو چار نہ دو ان سی تو کم ایک نہ دو	ایک بوسہ سی نہیں آرزو برائی میری

شور تم دیکھہ کی اب پانوں زمین پر کرنا
سنکیر دن و فن ہیں سرزیر قدم ایکٹ دو

بیٹھے بیٹھای کیوں نہ قیامت کی میر ہو	اکیں وہ میری گہرین لگا ساتھ بغیر ہو
ہم بوئیں اور تم ہونہ وہاں کوئی غیر ہو	بیہ چاہتی ہیں ہم کہ تمہیں دلیں افسو
گرچہ ہو خواہ کہیہ ہو اور خواہ دیر ہو	جس جاپہ دیکھا اوسکا ہی جلوہ نظر پڑا
برکت نہ اونکی گہرین نہ کچھ اونکی غیر ہو	دعویٰ خدا کی کل جو کرین ست تو ہی گناہ
پہر تم ہو اور قریب ہو بی کہنکے سیر ہو	مر جائیں ہم تو ساری ہی قصے تمام ہوں
اک چٹکی اوسکو دینا جیسی شمس پیر ہو	خاک مزار کی میری تاثیر دیکھہ نو
میل ہو پول و الونکا پینکدہ کی سیر ہو	سانوں ہو اور جہز ہو جو ہولہ کھنڈار
کیا غیر نی سکھا یا کہ تم آج غیر ہو	کل تک تو تہی ہماری غایت تہی آپکی

دلیہ کل دیکھ دیکھنا پڑا کل دیکھ دیکھنا پڑا

طرز ستم ہی آپ کی ہر روزہین نئی | یاتین ہی وہ میں جن کا نہ سس نہ پیسو

ایناتویم مقولہ میث شوری

ہو دوستوں سے رنج نہ دشمن گہر ہو

کیا مومنہ ہی وہ کہ حسین تیری گفتگو نہ ہو
حیران ہوں اس بات میں کہ مومنہ کی سکن
اک چاک گر ہو سینہ میں سبنا بجای وہ
زادش را پستی کو ہر گز منع نہ کر
مشتوق بی وفا ہو تو کیا اس پر
وہ لا جواب تجھ کو خدائی بنایا مای

ای شور سوز عشق بین شد تا کریمان

جلد پنجمینا اسطرح کہ دہو عین کی پی یونہو

بہتری اس چشم میں کہ گفتگو نہ ہو
در نہ خدا کی آگاہی کہیں دہو نہ ہو

دائع گلشن سیر کی صحبت کی بلبو

نکو وہ قتل کر کی لگی خونگو سو گئی	اس شبہ سی کہ اس میں تمنا کی بو نہ ہو
چاہینگے ہم خدا سی سے حشر میں ضرور	جنت میں ندیا جو وہ ماہ رو نہ ہو
دینا میں وہ بشر نہیں ہونڈیے ملتاری	دشمن ہو یا کہ دوست کیسا عدو نہ ہو
کرتا میں جان توڑ کی تیری شکایتیں	پر کیا کروں خدا جو میری رو برو نہ ہو
دیران پڑا ہی خانہ دل مد تو نفسی ہائی	آیا دیکھو نکر سو ہی کہ جب اس میں تو نہ ہو

ای شور تیری شعر میں کیا آب و تاب ہی
ممکن نہیں کہ شاعرون میں ابرو نہ ہو

کلے نہ تمسی ایک ہی سائل کی آرزو	لاکھوں شہید ہو گئیں ہر دلی آرزو
انداز قبر ناز وادہی بلا ی جان	کیونکر برائی عاشق بیدل کی آرزو
پورا لگانہ ہاتھ نہراکت سی تیغ کا	کیا دل ہی دل میں رہ گئی بسمل کی آرزو
بیدار کی سوا ہوا حاصل کیسکو کیا	ڈالی خدا شون سی نہ مائل کی آرزو
یہاں سخت جان غصے نہراکت بان تم	مقتول کی نہ ٹھنی نہ قاتل کی آرزو
اوسکا سا چہرہ میری ہو جائی اینجا	ہی یہی رات دن مکالم کی آرزو

داعی غلامی کب کسی مائل کی آرزو

<p>گل بین وفا کی بو نہیں بچھپی تنگل دشوار زندگی تھی سو آسان النگلی دینا ہی گرد و روزه تو عقیقی ہی پیر خطر تہمین کو اپنی پھرہ کی کیا دید کا ہی شوق</p>	<p>پھر کس طرح برائی عنادل کی آرزو شکل سی آج نکلی ہی شکل کی آرزو نکلی گی دو لونجانہ میری دل کی آرزو ہی ماہ کو ہی نہ مقابل کی آرزو</p>
<p>حکم خدا سی مر کی ہکانی لگی ہی خاک نکلی ہی آج شور تیری گل کی آرزو</p>	
<p>میری تم گریہ وزاری تو دیکھو ہوئی یاری میں بے خواری تو دیکھو نہ نکلا کار بیکار دن کا اس سی نہ وقت مرگ ہی ہوا میں اسکو میں بس نہ ہی کہو گا بخشنی کو چلی ہیں بار عصیان سر پہ لیکر نہ جان تن میں اب کہو نہیں دم ہی</p>	<p>پہر اپنی یہ دل آزاری تو دیکھو ذرا یاروں کی عیاری تو دیکھو فلک کی یہ جفا کاری تو دیکھو یہ بے ہشتی میں بیشیاری تو دیکھو میری فرو گنہ گاری تو دیکھو ہماری بار برداری تو دیکھو تم اپنی مردم آزاری تو دیکھو</p>

دل آزاروں کی زلداری تو دیکھو
 دل آزاروں کی زلداری تو دیکھو

<p>راہبانی بال ویر لاکر قفس میں ہماری قبر کو کرتی ہو پامال قسم جوئی نہ ملنی کی وہ کہا میز حصول کار کی امید معلوم مسیحابی علی اب ہو کی فایوس وفا وعدہ کی آسان تھی شکی</p>	<p>اسیردن کی گرفتاری تو دیکھو پس از مردن یہ ناچار تیری دیکھو عدو کی ایسہ طرفداری تو دیکھو ہجوم فکری کی گاری تو دیکھو میری ہلک یہ بیماری تو دیکھو کوئی اونکی ایسہ شہاری تو دیکھو</p>
<p>بہت کم سوتی ہیں دھڑات میں شہور نصیبی کی ایسہ بیداری تو دیکھو</p>	
<p>نہ تھا اشک تو دیکھو گی نہ پیر تم مجھ کو کیون پہلا ہوتی ہو یاو گی نہ پیر تم مجھ کو ایک دو جام سی کیا ہو گا پہلا اساقی شیر من ہونڈ تہیں تین فرشتے ہو گردش چرخ تو دیکھو سیر سیر تہی</p>	<p>عین دریا میں بیٹھالی کا لٹا ٹم مجھ کو دیکھو پتھار کی ایسا نہ کرو گم مجھ کو استحان ہی تو میں آج سرخ مجھ کو گردیا کس شے غم میں کہیں گم مجھ کو چشم بے لگی اب دیکھنے انجم مجھ کو</p>

درد و شہین اللہ کری کم جگو
داع

<p>پکی پیچ میں اوگانہ میں حضرت عشق روتی روتی عجیب احوال میرا سوتا ہوں یورہ پر بہت آرام سی نیتا تی ہے حضرت عیسیٰ جو ادین تو قدم پر سیر</p>	<p>حفظ ہی باب گلستان گاہی نیم مجھ کو یا وجہ آتی ہے وہ طرز تبسم مجھ کو کائی کہاتا ہی گل طرس قائم مجھ کو پرستا دین نہ میری نشتی قلم مجھ کو</p>
<p>ساحل عشق پہ ای شونہ رکھنا تو قدم نظر اتاہی بڑا ہی یہ قلم نرم مجھ کو</p>	
<p>لگاہی کار گر کیا تیر دیکھو عدد کا آج کل طالع ہی روشن گواہی قتل کی دیگا بہ محشر ملی ہی خاک پا مر مر کی سمکو عدوئی اونکو جو کچھ بڑا یا میان اوس ہی ہی شوخی تہا ہی سیری باتین تو سب میں عاجزی کی</p>	<p>ہی بسل ایچا سچہ دیکھو ہماری ظلمت تقدیر دیکھو ہمارا خون ہی دانگیر دیکھو ہنہین ایسی کہیں اکسیر دیکھو بھی بھی ہی وہ تحسیر دیکھو تم اپنی غور سے نصویر دیکھو تم اپنی شوخی تقریر دیکھو</p>

<p>یہ چائی کی مقرر خون کیسیکا وہ آئی خود بخود جو میری گہر پر ٹکلتے ہی صدا اور واس میں نظر آیا مجھی جو خواب میں خون</p>	<p>تم اپنی برشش شمشیر دیکھو میری ہی آہ کی تاثیر دیکھو ہی مضطر پانوں کی زنجیر دیکھو ہی میری قتل کی تعمیر دیکھو</p>
<p>ہوا اس واسطے تہہ زبیر شور ہی خوش تحریر اور تقریر دیکھو</p>	
<p>ہماری جان آج بے بہان بیٹی ہی جانیگا کسی پر نہیں رہنا ان تک کہا ایدل خدا کو کیا عرض تھی بکو یہاں دنیا میں نیکو جب آئی عالم ہستے میں تو لای نہ کچھ توشت اگرچہ جانتے سب ہیں کہ اکدن بکھانسی جاوے خدا جانی کہ وہاں ملک عدم میں کیا تھا شہ</p>	<p>تہیں بڑی منگی کوئی لاکہ آئی منایکو کہ آئی ہم کہ ہر سی ہیں کہ ہر تار جانیکو مطلح کیا پیدا یہ اوسنی بس ہماری آزمائیکو مگر صوبت ہوش آیا ملا غم خوب کہا نیکو مگر ہر جی نہیں راضی کیا کیا کھانسی جانیکو کہ جا کر کھانسی پر راعب ہو کوئی نہ جانیکو</p>
<p>کہا سچ ہی انیس لکھنوی فی شور پیری پر</p>	

یہ شعر آئی شہزادی بی بی انیس
انیس

جوانی روٹھی جاتی سی کسے بچوں منانیکو

ویا ہی چرخ فی کیا کیا نہ یکہ ساری زما نیکو
 رہا ہو کر ہی حیف و نقص اسیر کا خیال آیا
 او نہیں در پائے رہتی ہی ہی تاکتے ہر دم
 جب اونکی دلین اتا ہی ہزاروں ستانی ہیز
 کہا میں نے کہی تو دل جلوں رحم فرماؤ
 ہم آئی درد دل کہنی نہ تم فی کچھ شاد مہر
 کھا تھا ہنسے دل سی تو نہ جانا جانی گیسو
 لگی ہی اونکی وہاں مہر یہاں کہہ نہ خون جاری
 تمہاری دل لگی میں اپنا تو اکلم ہوتا ہی
 لگی کہنی کہ ایسی قصی من ڈالی بہت ہمنی

مگر گردش تہی اوسکی اپنی حصہ میں اٹھانیکو
 کہا صیاد سے لیچاں ہمیں ہر قید خانیکو
 نہ بھان ہی حکم انیکو کیسے اور نہ جانی کو
 مگر نکو نہیں ہو حکم اک تک ہلا نیکو
 تو بولی ہم تو پیدا ہی ہو میں ہی جلا نیکو
 بگڑ کر اور ہی اپنی لگی بائیں بنا نیکو
 مگر اوس فی نما نا پر گیا وہاں مار کہا نیکو
 نیا یہ رنگ کلاگ پاتی میں لگا نیکو
 ہنس کر وہاں عدد کو یہاں ہمیں آرو نیکو
 کیا اغار جب میں نے کہہ اپنی ہی فنا نیکو

عجب کچھ عاشقی کا اوٹا پٹا شور نقشہ ہی
 کل بھر روٹھی تہی اوس آج جاتی میں منانیکو

وایح دین عشق میں لیاں پناہ میں
وایح دین عشق میں لیاں پناہ میں

تہاری زلف کی ہر تار میں ستم سوسو پتہ میرہ کوئی تیراں کبابی سُن اے قاصد دل شکستہ کا جب حال اونکو لکھتا تھا خدا ہی سنگ لون کو بیڑا دیا یہاں تک جواب ایک نہ بن ایسا جفاؤں کا بہار کو چہ جانان پہلے کو ہی رشک ہماری شکوی کہاں کر وں ہمیش خدا وہ قتل کر کے بھی روز پر حلاقی ہیں	دیال جان ہوئی اسکی پیچ و خم سوسو بیلنگے کنج شہیدوں کی ہر قدم سوسو تو ٹوٹ ٹوٹ کی ٹکری ہوئی قلم سوسو کہ ایک سنگ میں پیدا کئی صنم سوسو سوال حشر میں تھی کرینگے ہم سوسو ہیں ہر قدم پہ وہاں گلشن ارم سوسو سوال بت کی یہ مجھ ہی ہیں دم سوسو کہ ہر دم میں عیاں اونکی ہیں کرم سوسو
---	---

جواب نامہ کا اون کی جو لکھنی پٹی شور
تو ایک خط کی جگہ کر گئے رقم سوسو

کہی ہم کو تم سے ہی عشق تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کہی شور اسکا تھا جا بجا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
جو خطا ہی ہوئی سے ہو پڑی تو وفا جانی کو اوس گہری

وایح وہ دل میں ہم درد و تپان میں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وایح وہ دل میں ہم درد و تپان میں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

بچی عفو کر دیا بر ملا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کیسے دور جام جو چل گیا تو کے آپ جرعہ پہ اکتفا
 مجھے سارا ضد سے پلا دیا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 سنو ذکر ہے یہ دو سال کا کیا تم فی وعدہ حال کا
 سودہ آج تک نہ ہوا وفا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ جو مہر و لطف تھا دم بدم میری حال پر تہیں ابی صنم
 مجھی یاد سب ہی ذرا ذرا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کوئی بات چیکے سی راز کی مین نی تہیں پوچھی جس گہری
 اسے جان بوجہ کی ہولنا تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 وہ ہی وقت کیا تھا کہ اد صنم میں سحر کا تہا نہ کچھ الم
 رنا وصل میں جو عجب فرما تہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کہی روتی مجھ کو پالیا گلی پیار کر کے لگا لیا
 وہ نگاہ مہر سے دیکھنا تہیں یاد ہو کہ یاد ہو

کیا چرچہ وصل کی رات کا تو چپا کی مونہ کو دین کہا
 کسری یاد او سکو میری بلا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 کہی کس کی شکوہ بگڑ گئے کہی ہنستے ہنستے میں لڑ گئی
 نئی ناز اور وہ نئی ادا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
 جسے آپ کہتی تھی با صفا جسے آپ جانی تھی با وفا

یہ وہ ہی ہی شور بدل فدا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

<p>وہ آئی پاس ہی بالفرض لیکر بیگیاں یقین ہی محکوم شمع نہ کچھ بجی الفت جہان خلوت میسر سو ذرا کھٹکانہ دل پر ہو ہمیں ہم ہوں اگر تم جلوہ فرمائی نصار ہو تکلم بر طرف جانی و اسکا ہی نہیں شکوہ اگر ہوں سامنی اونکی تو بی شک ہم آجا بفا کسی محبی جیج کتنا ہی دوا نہیں ا</p>	<p>نہو تا شیر جب دلیں تو شکوہ بزرگان کیوں ہو مگر یہ تو ذرا کہہ دو کہ مجھی گمان کیوں ہو میری قسمت دنیا میں کوئی ایسا مکان کیوں ہو چپاؤ مونہ نہ ہم ہی تو تصور درمیان کیوں ہو مجھی دشواری ہی غیر تیرا ہنر زبان کیوں ہو مگر راضی میری قسمت او کا پاسبان کیوں ہو تو ہر محکوم تیری حاشا شک فسان کیوں ہو</p>
--	---

وہ آئی پاس ہی بالفرض لیکر بیگیاں
 یقین ہی محکوم شمع نہ کچھ بجی الفت
 جہان خلوت میسر سو ذرا کھٹکانہ دل پر ہو
 ہمیں ہم ہوں اگر تم جلوہ فرمائی نصار ہو
 تکلم بر طرف جانی و اسکا ہی نہیں شکوہ
 اگر ہوں سامنی اونکی تو بی شک ہم آجا
 بفا کسی محبی جیج کتنا ہی دوا نہیں ا

<p>مین اک افسردہ خاطر ہوں مجھی کیا بزمِ الفت کا نہ لای تاجِ بایِ منفرد خوشبوئی نسیرین کی مجھی وہ جانتا ہی جو حبیبیا ہوں اویس کا ہوں ہندین بنطور میری اضطرابی گر مقدر کو ہنرمند طور گر قاتل کو میری قتل کی شہر</p>	<p>حیاں درو فراق پائین سوز نہاں کہوں ہو اویس مطلب کیا تا بولسی میر گران کہوں ہو جو آگاہی نہ رکھتا ہو وہ میرا راز دان کہوں ہو جہان مین بیٹھ کر اوٹھوں پاتا پڑا تو کہوں ہو تو میری خون کا شیشہ پر دسکی نشان کہوں ہو</p>
---	---

نہین ای شور سودا ہی جو مرقی ہو نہینوں پر
 اگر جینا کوئی دن ہی تو خوشا بہ نشان کہوں ہو

رولیت ہای ہور

ضعف پیری سی میرا ہوش گہٹا کیا کیا کچھ
 ایک جانی سی جوانی کی بُرا کیا کیا کچھ
 چاہ کی مین نے تیرا چاہا بھلا کیا کیا کچھ
 پر میری حق مین کیا تو نے بُرا کیا کیا کچھ
 ایک دن بھی نہ ہوئے ہندگی بندہ سے تیری

اسکا افسوس رہا دل میں خدا کیا کیا کچھ
 آکے دنیا میں کیا کچھ ہے نہ عصیان کی سوا
 تادم مرگ غم اس کا ہی رہا کیا کیا کچھ
 داغ دل بارگاہ اور جو مغلطنت
 اپنی ہمارا ہی سامان چلا کیا کیا کچھ
 حسرت و یاس و اہم ظلم و ستم ناکامی
 تیری بننے سے صنم ہم کو ملا کیا کیا کچھ
 حشرین اس سے سوا اور غضب کیا ہوگا
 شور نالوں بنی میری دیکھو کیا کیا کچھ
 دل گیا جان گئی دین اور ایمان ہی گیا
 اک محبت کے سبب گھر سے گیا کیا کیا کچھ
 دیکھ کر رنگ کف پا کو سیا اک عالم
 خون بہا ہاتھ سے تیرے یہ حنا کیا کیا کچھ

اس طرح آنکھ کسے کی نہ لگی شور کہیں

پار جیسے کہ تیری دل کی ہوئی یار کی آنکھ

روایت الیای شتانی

کسی کام کا ولی وہ نہیں ہی ذرا کہ جو جان کی یاد خدا نہ کری

کسی کام کی جان نہیں نام خدا جسی نام یہ اوسکی فدا نہ کریں

یہاں انکی ہر ایک سی یہی سنا کہ نتیجہ ہی نیکی کا نیک سدا

کری دشمن دوست کی ساتھ یہاں کہی کوئی کسی سی ہر نہ کری

چلی گلشن دہرین یاد خزان ہلا پتہ کا کچھ یہی تپا نہ نشان

وہ ہی ہو چلی گا جیسے اپنی یہاں کہ جو موت ہو اپنی ڈرانہ کری

یہ ہی لطف ہی جینے کا سن فی دلار ہی یاد خدا میں تو صبر و

کہ حساب ہی ہو دیگا روزِ خزا کوئی بی خبرس سی رہا نہ کری

چلی دوڑ کی انسان نہ حد سی کوئی کہ نہ ہوئی زمانہ میں کہی

یہ یقین ہی جو دوڑ اگر گاہ وہی کوئی چال کو چال چلا نہ کری

یہی خواہش ہی و سبدم اتو میری کہ میں پہنچوں صبح کی پلڑی
 نہیں دیکھوں میں پہنچوں کیسے کا کہی خدا او سکی قدم پہ لڑی
 تیرا شور و شیریں کلام ہر تونی پایا ہی نہ میں نام سزا
 یہی دل میں جہان کی ہی تیری سو کسی اور کا شعر سنا کمری
 پین یا دبتان سی نہ دم کو جدا کہیں ایسا تو کا شخاکری
 جو کمری ہی تو اپنی ہی ہی دعا کہ پیرانی میں میری قہنا کمری
 بت آفت جان وہ میں ہی ملا کہ سوای وفا کمری
 اور اس یہ یہ قہر کا قطرہ ہی ہی کہی لہنی میں جان کی کمری
 یہ عجیب طرکی ہی طرز ستم کہ وہ کہتا ہی ناز سو اپنا صنم
 کہ بودیتی میں عشق میں خوبون کی دم کوئی اونچل اپنا فدا کمری
 تپ عشق سی حال ہی میرا ہر کیا دق مجھی اسی ہی صبر و صبر
 یہ مرض ہی کچھ ایسا ہی سخت با کہ طیب ہی حکمی دوا کمری
 مزاجہ کا سننے سنای ہی کہ بناہ ہی ہونہ کو نہ یہ ہری کوئی

دی و سلی سی پھر ہرودی کہی جو ملای خدا تو جدا نکری

یہ صفینوں کی شان ہی کیا ہی غضب نہ سمجھیں کجہ آتی ہی پھرتی

کہ وہ کرتی ہیں جو رزخون بی سبب کہو انسی یہ ظلم خانکری

تجھی شور وہ شوخ صنم ہی ملا نہیں اوس میں ہی رحم سوای دغا

تجھی اوس سی لگانا ہی دل کا بڑا کہ وہ ساتہہ کیسے پہلا نکری

عشق کی پہاں سچ ہے دلین تو کیونکر نکلی مزہ یار کی سوزن سی مقرر نکلی

گردش چرخے کوئی ہی نہ باہر نکلی جسے چکر میں سدا دہر میں کتر نکلی

خسروی کا ہر فرما د کو کیونکر دھوے جوی شیر اوسکی لہو بن کی جو سر نہ نکلی

ٹوٹتے ہی گئی قدر اپنی دل وحشی کی بال شیشہ میں جب آجای تو کیونکر نکلی

زلف مشکیں کو نہا کر جو پوچھا اوس نے سانپ کی ہونہ سی در تر ہی سر اسر نکلی

یا خدا شرط یہی کیا تیری انصاف کی تھی دل میرا شیشہ اور اوس شوخ کا پتھر نکلی

داد دینی کو تیری تیر کے دو لو قاتل جان و دل نہا تہہ ہی پکانکی برابر نکلی

دیکھا دینا میں تو لا کہوں ہو گنہ گار و نکو پیر میں سب سی سوا پہلی ہی نہر نکلی

گلشن دہرین ہر دلوں کا کیا بخشا
جو تیر بہان میری آہوں کی شجر پرنگی

شور و کر کی زبان شیریں کہانسی پائی
چھپے رستم کی طرح تم تو سنخور نکلے

آئینہ دیکھہ کی آپ اپنی یہ وہ فتون ہو
گردش چشم بتان سی ہو کی سکونجات
کیف کوئین کا دکھلاتی ہی اوسکی گردش
قد کجا سرو کجا ہی یہ خیالی مضمون
بہان سی اب اوٹھ چکی ہم تا یہ قیامت
بل بی وحشت کہ ہر تہ نہیں دیتو کہیں
جب دیکھا ہی لب سرخ صنم کو اسنے
اک نظر دیکھا جسی وہ دل و جان نہ سٹھا
پان کھایا مسی آلودہ لب پر اوس نے
ہی عجیب کچھ اس ہر خرابات کا اب
ہوا معشوق خود عاشق یہ دنیا مضمون
مفت بدنام زمانہ میں بنا گردن ہو
نگہہ باز پر پوش ہی عجب میگون ہو
نسبت اس طرح سے ناموزون ہو
ہم میں اور دشت ہی اور کوہ اور مامون
شورش آ باد بلا خیر دل مخزون ہی
دل میرا کیف تصویر میں ہوا پیر خون ہو
سمہری سامری کا یا کوئی اور افسون ہو
کسی عاشق کا ضرور آج ہوا شب ن ہو
گردش چرخ سی عدم پہ دگرگون ہی

بتلا شور ہوا لیلے و شون پر چب سے

بوش و شت ہی اوسی دہر سدا و مجنون سے

بی شک جھانکی دسی گری بانی گری
مقار زاغ سی جو سیر استخوان گری
کیا جانی میری آہ کدہ اور کھان گری
جب اوسکی دست ناز سی تیغ روان گری
تجہ پرنہ بجلی رشک کی آسمان گری
ہر ہر قدم پر روشنی طور دہان گری
اک بونید ہی پسینہ کی اوسکی جہان گری
بی دم جو ناتوانی سی ہونا توان گری
قوس فرخ کی ہاتھ سی اوسکی کان گری
فرش زمین پہ چرخ سی لو کہستان گری

صورت کیسی تیری نظری جہان گری
کس فخر سی ہانی اوٹھا اور کور کہہ لیا
بجلی تھی یا کہ شعلہ جان سوز یا شرر
کیون خون جگر تو نکا ہو دل ہی دین آہ
میر میر خنے اوسکے دم بہر بل بہنے
مشق حرام پائی حنائی کی جہان
مٹی دہان کی طبلہ عطار ہو گئے
اوٹتے نہیں ہی اب تو اٹھنا بیسے میر آہ
پیر فلک نی دیکھا جو اوسکے قرہ کا تیر
جہوم کو اوسکے دیکھتی ہی کھا کی غش معا

پیری فی شور سب کو کیا ہی ضعیف و زار

دل گر گیا ہی صہم گرا اور جان گری

لذت یاد خدا کو جو بہلا یا ہم نے	کچھ مزہ جینے کا ای شور نہ بایا ہم نے
عمر بہر دل میں رہا دوسوہ عشق مجاز	جو حقیقت کا مڑا تھا وہ گنوا یا ہم نے
دیکھے شیریں کیا حال سوا دل جو حشر	سر پہ پیہ بار گراں بیہانسی اوٹھا یا ہم نے
سوچتے پہلی ہی گری ہوئی نہ مٹی پر باد	خاک میں ہاتھ سی اپنی ہی ملا یا ہم نے
جان و دل نام پہ اللہ کی قربان کیا	جس لئی آئی تھی وہ کمر کی دکھا یا ہم نے
دین و ایمان کا کہنتی تھی خزانہ جو کچھ	اوس کو سب نام خدا ہی پہ لٹا یا ہم نے
اس قدر روی گناہوں گراں باری	جو کہ ہنستے تھی او نہیں خوب لایا ہم نے

سنگے یہ چرخ جفا کا رہی چکر میں پڑا
شور سے شور کا سب درد سنا یا ہم نے

غم نہیں اور غم کو ہم کھاتی رہے	زندگی کا یہ مڑا پاتی رہے
کچھ نہ گردوں کی خطائی بخت کی	عمر بہر اپنا کیا پاتی رہے
ایک دن پایا نہ چین اس میں	اپنی اعمالوں سے بچتی رہے

<p>اسمیں غم طی رات دن کھاتی رہی لیک ہم واما نہ چلائی رہے آئی تھی کیوں اوکھائی جاتی رہے راگ مطلب کی سہی گاتی رہے جان دی گولا کہ بھاتی رہی جان دی گولا کہ بھاتی رہی</p>	<p>بحر عصیان کس قدر سر پر پڑا قافلہ یاروں کا آگے چل دیا یہ کسی سی ہی نہ عقدہ کھل سکا وہ ہی پایا جو کہ تھا تقدیر میں ایک کا کہنا نہ مانا دل فی مانی اکی میری نعلین پر اوسنی کھا</p>	
	<p>ساتھ کوئی ہی چلا ترے نہ شور گور میں رکھتے سے سب جاتی رہے</p>	
<p>ہم ہے حاضر لئے کباب رہی پھر خیر پر نہ آفتاب رہے مانع ہوئے گر عجب رہے سب سے میری ہی بی خواب رہی عمر بہر حرف کیف خواب رہے</p>	<p>شب وہ مست شراب تاب رہی شرم سے اوس تجلی رخ کے وصل میں پھر نکل چکے ارمان ہوئی محشر میں جب گنہ کی شمار داعی غفلت کہلی نہ اکدم آنکھ</p>	

<p>زندگی کا قیام ایسا سے زلف سیدی بہو کی عاشق سے نہ ملی ایک دن نجاتِ ثواب حسرتیں دل کی خوب ہی نکلیں پیری آتی ہی سب ہوئی کافر</p>	<p>اب پر طرح حجاب سے جب تک ادسکاریہ پہنچ و تاب رہی عمر بہرِ بندہ عذاب سے جب تک شہرہ شباب سے نہ وہ شایدہ عیش و خواب سے</p>
<p>بزمِ شعرا میں تھے غزل خوانی شور کی شعرا منتخب سے</p>	
<p>کہوں کس سے خدایا اب جیستہ ایر کی سدا کہتی ہیں گلیاں گریبان کی بیکہ اپنا لگایا ہاتھ بس پراو پہر پانی نہیں لگا غضبِ حسرتی اس عدم کی جانواری نہ تاب آئی شیرِ خلی تجلی دیکھ کر اونکو لگا کر تہ تبہ ہی لگا کہنا نہ ای قاتل</p>	<p>ہوئی مشکل کشائی سوتِ مشکل سیری گل کی جگر میں جھپکان لیتی ہیں متقارینِ عباد کی خدا قایم رہی دایم یہ بستر تیغِ قاتل کی پڑی ہی فکر طی کرنیکی جسکو سخت منزل کی حقیقت کہل گئی خوشی کے اور واہ کامل کی وگر نہ خون ہو جا لگی حشر جانِ بسل کی</p>

<p>ملا یا خاکین بھوکھا کرسوز الفت نی خدا جانی پس از درون ہاں کیا حال ہو اید</p>	<p>جللی سری قدم تک پیر و کی شمع محفل کی نگیر ہاں تو نہوٹی خراب جان بید کی</p>
	<p>عجب تاثیر دیکھی عشق کی ای شو پہرہ ہستی کہ پیری اس چلتی ہی کسی عالم نہ عامل کی</p>
<p>چلو سہو میں محفل سی اوٹھانی آئی کیا ہی اند سیرتیر عبد میں آسمان شکن سرور کہہ ہاتھ پہ قتل میں نہ جاؤں کیونکر حسن و انداز و اداناز و کرشمہ غمزہ بخت خفتہ میری تم ہی ذرا کروٹ لو تیر ہی نظروں سی ہو دیکھا تھا بعد کو میں نے اشک حسرت و خون گشتہ کی نگلی بہراہ</p>	<p>نقش باپ کی میں کیا جو مٹانی آئی چور ہدی میری دلوں پیرانی آئی میرا اقبال مجھی خود وہ بولانی آئی ہاتھ دھو کر پیر میری جا لگو کہانی آئی بیدارت سربالین وہ جگانی آئی وہ خفا ہو کی مجھی آنکھ دہانی آئی اگہ آئی لگانی یہ بیجہانی آئی</p>
	<p>لکھنے دیتی نہیں خط کا ہی تیر شہرِ جہاں کیسے پیٹے یہ عدا و سکون پرانی آئی</p>

<p>پیری میں خدا کی جستجو کی ہر بات میری وہ کاٹھا ہی گلزار کا رنگ کچھ جھانکھا اب چاک بگر کی فکر کیا ہی گرا شک تھما نہ چشم تر کا کی دلسے خدا کی یاد چسنے ہر بات میں شہری اور شہر ات حال اپنا بحث ہی اوس کہنا خاموش رہا تو سوسنا میں</p>	<p>جب کچھ نہری تو آرزو کی قینچی ہی زبان نویر کی آفت پھرائی اوس پلو کی حاجت اسی نہیں بنو کی تو خیر نہیں ہی آبرو کی حاجت اوس نہیں وضو کی عادت یہی ہی جنگ جو کی سنتا ہی نہیں ہی دیکھو کی بولا تو نہ مجھے گفتگو کی</p>
<p>پہر شور کا شور مچ رہا ہے آئی ہر صدا جو ہا ہے ہو کی</p>	
<p>جیتے جی تک رہی ہر لحظ مصیبت کیسی اب وہ دل ہی نہیں پہلا سا وہیت کیسی</p>	<p>ادن پرب مرچ کی حال ہوئی راکھی کیسی وقت پیری کی جوانی کیسی طاقت کیسی</p>

دلی بیخودی شور میں راحت کیسی
 ہونے دوئی جانی بھی راحت کیسی

<p>ایک جان جس پہ ہزار دن ہیں جو نگار آئینہ دیکھتے ہی اور ہی کچھ حال ہوا دولت و خواری و رسوائی و جوش اندوہ یہ بھی اک باقی تھا اندازِ جفا و شوخی یار ہوساقی ہو اور صحنِ چین ہو ہمدم کسکے دیدار کا مشتاق تھا میں نیز نیریز</p>	<p>شانِ قدرت ہی یہ قیامت میں ہو کشتہ کیسی اپنی صورت ہی کہو پڑ گئی حیرت کیسی ان بیریِ عالمین عاشقی کی ہو عز کیسی ورنہ اونکو میری صورت ہی ہو نفرت کیسی ہم ہی یہ پوچھو کہ یہ آج ہی صحبت کیسی بی نشان ہو کی کہانی یہ میر تیرت کیسی</p>
--	---

شور کر نیسے تمہیں شور دکھاتی ہیں ہانگ
 غمزدہ و ناز و ستم کی ہی حکومت کیسی

<p>کیا کہوں تہی شب اندوہ میں حالت کسی کل تو ماگھیں تہی میری ہو تکی و مقصود دعا رات جاگی ہو کہاں آئینہ دیکھو تو ذرا ہم تیری کوچہ میں رہنی کی ہیں شایق و سزا خوشخواری سی تیر و تیریا ہی محشر</p>	<p>ایک ایک سال نسق تہیں لاگو مصیبت کیسی آج فرماتی ہیں ہی شور طبیعت کیسی جاگنی دالی کی ہو جاتی ہی صورت کیسی غلہ کھتی ہیں کسی اور ہی جنت کیسی حشر کھتی ہیں کسی اور قیامت کیسی</p>
--	---

<p>نکمرہ لطف کہان عین عنایت کیسی پروہ ہی شوق وہ ہی دل بہت کیسی مجھی رخصت تو کرو اپنی رخصت کیسی</p>	<p>نکودیکہا نہ کہی سید نظر سی اوسنی جانکی جانی بن گودم کا ہی عرصہ قی وقت مرگ آہو تم جانکی جلدی کیا ہو</p>
<p>دیکھ پاتی ہیں کہیں پور پور شوق شریہ بیہان ہی اتی سی طبیعت پشترار کیسی</p>	
<p>جان غمیدہ کو حاصل ہوئی راجت کیسی غم کو میں سی حاصل ہوئی راجت کیسی جلوہ آفروری و تحسین بہ کثرت کیسی رنگ لای ہی ترقی کا نزاکت کیسی چیز رسوا ہی کیا اور ہی ذلت کیسی ہا ہی تغیر سوئی یار کو نفرت کیسی ہنگے فرماتی ہیں دل کی حکومت کیسی کون بدم اور اجاب کی صحبت کیسی</p>	<p>دیکھ ہارون کو ملی دل کو سر کیسی صدقہ گم گشتگی شوق کی آزاد بنی ایک میں اور تیری شوخ کے کثر لاہو ایمہ دیکھنے سی ہی او نہیں اب نفرت ہم سی پوچی کوئی دل دہی میں جنت کی میں تو میں عشق کی پر نام سی گہرائی پر جب میں کہتا ہوں کہ تم ہی ہو گئی عشق دل کو جانسی میرا دجا کو ہی دسی نفرت</p>

کھٹے جلدی ہی کہان جا تھخصت کی

جان بلب ہون مچی فرمای اخصت پہلی

شور افسردہ سی ہو چہرہ کی حالت بدلی

شوق کسکا سے ہی آج یہ صورت کیسی

گر نہ وصل مقدرین وصال اچھا ہی

لطف کچھ قیدی مین بی پرو بال اچھا ہی

اوسین جتہ صبر کی کچھ اور نہ بال اچھا ہی

بے پوچی جو کوئی اوسے ملا اچھا ہی

یہ ہی خواب اچھا ہی اور یہ خیال اچھا

کچھ میری نامہ اعمال کمال اچھا ہی

کہنا اچھا ہی کسی سے نہ سوال اچھا ہی

نہ کمال اچھا ہی اسکا نہ زوال اچھا ہی

سچ یہ ہی تیری حسن و جمال اچھا ہے

تیرا دل اچھا ہی یا میرا وصال اچھا ہے

جیسا کچھ سیر مین گذری وہ حال اچھا ہی

جو رسید سی اور شوق رنای سی مچی

ہنے بازار تنہا کی کسری سیر تمام

کشت عیش و طرب مین نہ خدا یاد آیا

گر قصور مین تیر عمر گذر جا سے خدا

کوئی ہمدرد تو اتنا مجھے کر دی تحقیق

جنت تیری زرق اب مین ناگوں کا کسے زرق

تھو سی دیکھا جو دنیا کا نشیت اور فراز

دیکھا کرتے ہیں حوران بستی اوس سی

مروم جاینگے انصاف سی اتنا بتلا

واضع گردل آزاد ہو چکا خیال اچھا ہے
سودا دل ہی تیرا زبان وصال اچھا ہے

جوتک جیتی بن ستر ہی چنگے او سپر	موت اسال جو آجائی تو سال چیا ہی
یا خدا موند دیکھا نا کہی او کا محکو	ناخن پاسی کہی جسکی ہال چیا ہی
دل کے دو کمری ہو سنگ لولسی ملکر	نہ خریدار ہی اب سکانہ مال چیا ہے

باغ عالم میں ہر اک رنگ شجا پرین شجر
جسکا شیریں ہو شروہ ہی نہ مال چیا ہی

سایہ کار ہر دہ کیسویں او گنی کیلے	اہوی شیم دل جان کو پینے کیلے
دل مصطرانی نیا اپنا کالا انداز	خون ہوا شک میں اتا ہی خیلنے کیلے
باغ عالم میں ہمیں اک شجر خشک ہی	دریہ سب آہتی بھان سو پہنے کیلے
حسرت دیاسے گہیر ہی ہر سمت ہا	دل کی ارا نا کو نہیں راہ کلنی کی لی
پانوں تک تیر ہو پختی نہیں جو ماہ لقا	کف افسوس وہ ہاتھ پین ملنی کیلے
کشش عشق میں باری اثر اتنا تو ہوا	اب وہ آمادہ ہیں گہر سے میر چلنے کیلے
قبر کی عادی ہو تم مہر کی ہم بید ہیں	خصلتیں دو نو میں آئیں نہ ملنی کیلے
اسکی نہ رنگ کی ناحق ہی شکایت ہدم	حیرت پیلا ہی ہوا رنگ بد ملنی کیلے

چند لہریں ہوں دین ہی ہونے لگی

<p>یہی شورش ہی گرمی ہی اگر نالوں کی وصل کی وعدہ میں ہو گیا اپنا تو اشک باتی نہیں انگوٹھیں نظر آتی ہیں نالہ واہ بغیر انی گزرنی کی نہیں لی ہوا اب تو کچھ تیرا ظالم ٹہرا سوزش جان و تپ لسی میں کیا خاک پون</p>	<p>صورتِ موم ہی فولا دیکھنے کیلئے فرصت اکدم نہ ملی جانکو سہلنے کیلئے دل ہو ہو کی ہی تیار نکلنے کیلئے شغل کچھ چاہی ہی دل کی پہلنے کیلئے اگلی جان سیر لب پہ نکلنے کیلئے دولہ آتش پہ غضب میں میر چلنے کیلئے</p>
---	--

خاک ٹہر گا کوئی دہر خرابات میں شہر
جتنے آئی میں سبھی بیٹی میں چلنے کیلئے

<p>ہم جانی حسن جگہ ہیں وہاں خضر کیا چلی بیٹھی تو چپ اور اوڑھی تو پیر غل چا چلی کوی ہی بیکسی میں جب اپنی نہیں گستاخ اس چال میں ہی کوی تو ہی چال بالیقین سرنی کی بعد ہی نہ مٹی کاش شوق دید</p>	<p>ہاں یہ کہو کہ ساتھ ہمار چلا چلے اپنی ہوا میں محکوم ہوا ہی بتا چلے سایہ ہی میرا مجھ سے خدا بس جدا چلے وہ حسن میں پر چلی ہی نقش پا چلے کشتہ تیرا وہاں کی کفن دیکھتا چلے</p>
--	--

دعا
یہ شعر شہر کوئی نہیں لکھا
یہ شعر شہر کوئی نہیں لکھا

<p>شہزادہ بخت جانی سی اپنی ہوا ہو غین دل اور جگر تو سوزش چہ نہان سی جان نہو ایسا ہی سخت جان کوئی عاشق نہو گیا بالین سپہ میرا کی طبعیوں فی کہدیا جب تک جی تو نام کہدور سی تو غور</p>	<p>افسوس ک کی اس طرح مخمیرا چلے ممکن نہیں رہا ہی تیر ہی ذرا چلے بالین یہ جسکے اکی ہر اولیٰ قضا چلے اسپر اگر چلے ہی تو حکم خدا چلے ہو خاک ہی صفائی سی اہل صفا چلے</p>
---	--

دل لیگیا چڑا کی میرا شور ایک شوخ
 ناچار ہو رہا ہوں کہ زوراد سپہ کیا چلے

<p>ایک ایک قدم پہنکروں جو گریہ کیا چلی اونکی سی گریہیں تو کچھ اپنی ذرا چلے بیٹھے تو چپکے ادھی تو وہ غل چا چلے سایہ سی ہی تو اپنی گریزان میں اس قدر موسیٰ کی طرح تنگ ہو ہی جلوہ دکھائیں وہ جس طرح ہو کا کیا اس عمر کو بسر</p>	<p>ہم رہ نور عشق چلی ہی تو کیا چلی سچ کی یہاں نہ قدر ہو دان ہو گیا چلی پوچھا نہ ڈر کی ہم فی ہی کیا ہی کیا چلے مڑ مڑ کی اوس کہتے میں ہے ہوا چلے ساتھ اپنی تضرع کی جو در تک پہنچا چلے وقت قضا جی تو زوراد سپہ کیا چلی</p>
---	--

<p>انکھیں میں تیر گشتہ کی مر کر کہلی ہوئے مردی کہیں جلائی کہیں بھری دوام گل کا سا چہرہ مردی قد کو دکھا کی تم بی آئی ہم تو مر گئی بس تیر عشق میں ہیں پاک تیری کشتی دبا دی اوہ نہیں پوز تہیں جس اور عشق میں مدت جتھیں اب کیا رہا ہی تجھے جو ہم ای صبا ڈرین جکو قریب مرگ ہو دیکھا تو یہ کھا</p>	<p>شاید کہ تو ہوسا تہ تھی دیکھتا چلے شان سچ و خضر کو تم تو دکھا چلے قمری دغذیب کو باہم لڑا چلے اب کیا رہا ہی اس میں جو چون چرا چلے پیلے ہی آب تیغ سی تیری بنا چلے وہ اک نظیر میں دو نو کا قہقہہ چلے ہم خاک اپنی ہاتھنسی اپنی اوڑا چلے بچنی کا یہ نہیں ہی اس پروا چلے</p>
<p>وہ کیف ہم دکھائیں کہ مست است ہو گر میکدہ کو شور ذرا تو چلا چلے</p>	
<p>وہ عائن مانگتا ہوں دلربا کی آنکھی قدم قدم پہاڑی ہی ہی شتر کا عالم اب تو مانگ تیری دلوں گشتی ہی میرے</p>	<p>نویہ چاہتا ہوں اوکی جاکی آنکھی جنہی آگے کو کیف ادا کی آنکھی سنائی زلف نی اور اک ہلاکی آنکھی</p>

نوح
مردن نان سا ہون شکاری چلے
بڑی گڑھی تہی دل بتلانی آئے

مستم بہ تازہ دم فالپس ہوا منجہ پر	کہ روک ٹوک میری ہی قضا کی آئینگی
بہنیں جزم جگر پر میری نمک سی کم	پڑی ہی خواہ نہیں کیا مسکرا کی آئینگی
ابھی تو خاک ہکانی بہنیں گے ہی میری	خبر آوری ہی وہاں ہر صبا کی آئینگی
شب سال ہی لپٹو گلہ سی دل کو دلو	پہر ایسی نیک گہری ہی جا کی آئینگی
ہوا ہی وصل کا وعدہ ہر اب قیامت پر	نوید تازہ ہی روز خبر کی آئی کی
ابھی تو کہیل میں اب کو خبر نہیں اپنی	مگر قریب ہی ساعت حیا کی آئی کی
بچاؤ دل کو کی طرح ہو یکا شبہ نہ	سہی ہی رات کو دزد خاک کی آئی کی

خوشی کی دن نہ رہی تو ہر گئی کب محکے
 نہ رہی شور یہ فضل خدا کی آئی کی

آئی خزان بہار کی کیا دن گذر گئے	ہم مرقی مرقی دو نو ہی سی خبر گئے
دل لکی صاف موندہ پہ وہ میر گئے	اب ہاتھ دھو کی جانکی پیچھے ہی گئے
صیاد کی ستم کا گلہ مائی کیا کریں	چوڑا جو بیج کرنی ہی تو پر کر گئے
ہم خاک ہو کی پہنچی ہی در تیر مسم	اتنا پہنچا پہر کہ نہ رہی کدہر گئے

چوٹی کی بال جیب سی تیرنا کر گئے	پہچھی ہی پڑ گئی یہ میر جا بکی موبو
ہم شام کو جہان سے گئی یا سحر گئے	دم کوئی دم کا بہان ہی اہم فقط
سن لینا ایک روز کی بی آئی مر گئے	جیتے فراق میں چوہری ہی تو کیا ہی
گر شام کو ہنسنا یا رولاتی سحر گئے	آنا تہارا مہر تو جانا ہی قبر تھا

پس ماندون کو سپر و خدا کی کیا ہی شور
اینا بناہ جیسے ہوا ہم تو کر گئے

یہ خیال چرخ کی ہر دم رہی رہی نہ رہی	خوشی کا زمرہ مدام رہی رہی نہ رہی
بیشہ ایک ماسوم رہی رہی نہ رہی	کبھی بہار کی آمد کبھی خزان کی ہی نہ رہی
اسی خیال میں گزری کہ دم رہی رہی نہ رہی	زمین یہ جب قدم آیا تھا افرام کا
یقین ہی اسکا یہ عالم رہی رہی نہ رہی	کرو نہ حسن و روزہ پہ ناز تم ہر گز نہ
ستم کی عمر بچی کم رہی رہی نہ رہی	تم اپنی جو روح جفا سی ذرا تو باز آؤ
گلون پہ پہر کہیں شبنم رہی رہی نہ رہی	چمک اگی دکھاؤ تو روئی تابان کو
بیشہ زلف کا ہی خم رہی رہی نہ رہی	ڈراتی کسے ہو اس بلا کی تھی ہی تم

رہی گئی غویں تم گریہ بھی قیامت
بلاسی اپنی پرہم رہی رہی نہ رہی

رہی نہ قدر سخن شور اس زمانہ میں
پہر آگی اس سی بہت کم رہی رہی نہ رہی

<p>عشق کو پیر نہ کہیہ پیر اکہی سب پیر و مستی بھی پیر اکہی تکو گرین کہوں تو کیا کہی اشنا کو ز آشنا کہی مرنی والوں کو خیر کیا کہی دونوں کو کیسے ایک سا کہی یہ ہماری ہی سب خطا کہی ہی یہ بہتر خدا خدا کہی پیر نہ کہنا کہ مدعا کہی زائد ہم کو پارہ سا کہی</p>	<p>حسن کو ادسکی جب پہلا کہی باوفا یا کہ بی وفا کہی نیکو جیسا پیرا سمجھتے ہو کون کسکا ہی اس زمانہ میں جنش لب سی جیتی ہیں مرد آئینہ دیکھ کر وہ کہتی ہیں قتل کر کی بھی وہ یوں بولی ای تو کھر پھر ڈوب تم جو میری دلین ہی وہ کہہ دنگا نہیں جیتے ہیں بی وضو ہم</p>
---	--

داعی نالو کہتے نالو کہتے
کے کہتے کہتے کہتے

<p>اسکو ہر گز نہ جا بجا کہئے اسکی بدلی میں تم کو کیا کہی اسپہ کیا بت تجھی خدا کہی اس سی ای پی کپڑے سی سو کہی</p>	<p>درد دل دلیں ہی رہی بہتر دشمنی دوستی میں کرتی ہو کسری دعویٰ خدایا کچھ دن لب کی آگئی تو لعل بہتر ہی</p>
	<p>شور کو داغ نی ہی مان لیا طرز کو اوسکے مرجھا کہئے</p>
<p>رفقہ رفقہ عقدہ طلبیے واسہونی لگی وہ نہ دن و کہیں خدا جہم جلاہونی لگی غیر سی پیراؤ کی پیمان وقاہونی لگی پہر نہ کیوں بہرین انس و سپہر اسہونی لگی رات دن کی شور سی بس ناساہونی لگی پہر نہ کیوں گزرتا رہا ہونی لگی آشنا و غشی و خود نا آشناہونی لگی</p>	<p>ابتو ذکر و چل پروچپ ذراہونی لگی زندگی جب تک ہی ہوا دکھاہارا سانا آسمان تیری شیرگی کی چن یہ شعبہ سری پاتک اسکی طوی میں عالم نوکا نامہ واقعات کی حد بھی کوی اسہنقص وام سی خط کی تو کلاہی ہی یہی ل میرا میں ہی چہ ہوں فوج و جفا کرتا نہیں</p>

داغ پکڑہ کر گزرتا ہوں نام خدا ہونی لگی
اس خدا کا ہوا تو مطلقہ راہ ہونی لگی

دیکھیں کیا پوچھا جای مہی کیا بکلی جو آب	حشر میں جب نامہ اعمال دہوئی لگی
اب تو یہ آہ رسا بام فلک پر چڑھ گئی	اگلی آگ دیکھئے یہ اس کی ہوتی لگی
ہی میری تو باہر گرین نام ہی یوں غیا	تم تو سب ہی باپ شہری سواہونی لگی

لطف کیا کیا یہ سخن کا آئی عدم دیکھتا
شور کا اور داغ کا جب سامنا ہونی لگی

او کو صحت سے عدد کی حیکہ صحت ہو چکی	تو ہماری ہی بس ایک دو دین صحت ہو چکی
تیری زخمی آگ جب پھر نہ خوشید و تر	پھر ملک کی خبرات اور انسان کی طاہر چکی
و ادیکھ تری ستم کی دان ملی بکو نہ صفت	ایسی جلدی کیا قیامت کی عدا ہو چکی
گر رہی گی جا بکنی کی شکل یہ ہی رائد	پھر تو جینے کی ہماری با صورت ہو چکی
ریخ ہو دس پانچ وگا تو اویسے کوی	عمر جب اس میں کٹی تو ہکورا ہو چکی
ہے زندہ منی بہلا یہ شیخ و زاید کیا میں	آب انش کی بہم دیا میں ملت ہو چکی
بہر م او تکی جب عدد ایک دم غامی ہیز	تو ہماری اور ان کی گرم صحت ہو چکی
ایسی آئی سی نہ انا آپ کا بہتر ہی تھا	ای او سد م جب میرے جان میں صحت ہو چکی

داعی بہترین جتنے ہی بیت ظاہریت ہو چکی

کیون صفات ہوتی ہو صاحب نے کیا تقصیر کی
ہاتھ جوڑی یا تو کپڑی متین کہیں پارہ

اؤ من جاؤ نہ پر گرو و شرات ہو چکی
کیا ملی جب اس قدر منت بہما ہو چکی

گر عدد کی بیم ہی آمد شذر ہی وان آید
بہر تو ادنیٰ شور کی صفا سلامت ہو چکی

نظر کی پیمائش تیرے کس طرح دل پر ہی لگی گی
ہسکانا اوسکا پہر ارض و زمین کے کہاں گا
میری سرسبز ہزاروں راہیں تیغ کی کمرلو
تمہاری جلوہ خیز وہ داغی ہو گیا جل کر
اگرچہ خاک ہی پر باد الفت میں سو اپنی
بمیں توجہ بار عیاضی ہی طینا تا عدم شکل
ہزاروں حسرتوں کی خوشنمیش اس پر ہو ہمار
کیا کر قتل کیا غم ہی پست خون پہ ہو کر
پٹری ہی زلف کی دھین گروہ جو میر کا نب

اگر نکلی تو من گمانی وہی شکل نکلی گی
میرد لکی تمنا جب کہ محفل نکلی گی
مگر حسرت نہ پہر ہی سینہ بمل نکلی گی
یہ بخش فادہ کامل کی نہ ہرگز دلی نکلی گی
کہ دور تیر قیامت نہ اوسکی دلی نکلی گی
نجاتی کیسے پہنچیں را کہ منہ سے نکلی گی
کہوں کس طرح سی پیر کو بقتل نہ نکلی گی
تیری دامن پہنچی گی جو میر دلی نکلی گی
وہاں جان ہو کہ وہ ہر شکل نہ نکلی گی

حاج محمد جوہر علی بخش عین مدہ مشعل سی کلکی کی
ندا کی دل سی کلکی کی زمیری اسے نقلی کی

ادای عاشقی گر پوچھنے ہی شور ہی پوچھو
کہ یہ حال سی نکلی نی کسی کا لہ نہنگی

<p>اچکا انتظار کون کری مست روز ازل ہی ہم ہیں ایک تسبیح اور سودا فی جان کا جو ہو بر ملا دشمن وعدہ وصل شیر پر شہرا ایک منتہی نہیں کسی کی وہ روز وعدہ وعید ہی اوٹکا تیر مژگان ہی اوٹھنگ نگاہ</p>	<p>جبر کو اختیار کون کری پیر پھین ہو شیار کون کری ان کی زاہد شمار کون کری دل کو اوس پر نثار کون کرے جب تلک انتظار کون کری شکوہ پیر بار بار کون کری اوس کا پیر اعتبار کون کری دیکھو نہ میر اشکار کون کری</p>
---	---

شور کے وہ سوال پر پوئے
اس کو امیدوار کون کرے

اتنی ہی کسی پر تو طبیعت نہیں جاتی
بی جان بی جان لو الفت نہیں جاتی

دراغ آچا اعتبار کون کرے
روز کا انتظار کون کرے

دراغ خیمہ ہی شب بھر کی طلعت نہیں جاتی
سورج پہ چھٹان مٹا دی میرے گشت نہیں جاتی

اوس کا گل مشکین کی نظیریت نہیں جاتی
 یہ جاتی ہی ہمراہ ہر اک دست و ارمان
 یہ بھی ہی فی طرز کا اک روز تماشا
 آنی میں تو کیا کیا اونہیں جنت تہی وصل
 ہر روز الگ کرتا ہوں اس کا لی باکو
 چند ریا کرتا ہوں و سرات میں بیشمار
 خاکت
 ہم سوئی خاک ہی برباد ہوئی مائی

جو قدرتی رنگت ہی رنگت نہیں جاتی
 قالب سی کوئی روح یہ فرحت نہیں جاتی
 کوچہ میں تیراگی قیامت نہیں جاتی
 جب آگ و پیر شرم کی عادت نہیں جاتی
 دم بہر کو یہ گہری شب فرقت نہیں جاتی
 پیر انگوٹھی پر وہ سی یہ بیخفت نہیں جاتی
 اور پیر ہی تیری دلیسی کدو نہیں جاتی

اک اور غزل اسپہ نشور ذرا تم

آئی ہوئی یہ طبع کی جدت نہیں جاتی

گر تھسے جفا کا یہی خصالت نہیں جاتی
 ہی وقت پسین جان ہی جانیکو ہی تیار
 اب تک یہ ہی فریاد کی مرقہ صدای
 اللہ کو انسان کسی وقت نہ پہولی

ہے ہی وفا داری کی عادت نہیں جاتی
 ساتھ اوسکی مگر دلکی یہ شہر نہیں جاتی
 تیرین کی تنہا کی ہی الفت نہیں جاتی
 خالی کہی نیدہ کی ریاضت نہیں جاتی

جس شکل سی جس رنگ سی دیکھا او اکر نظر	وہ آنکھوں سے یا ہر میری صورت نہیں جانتی
میرنگی قریب آئی میں الفت میں کسی	پیراہن ہی مصیبت کی رحمت نہیں جانتی
انیمہ میں تم شکل جو وہ دیکھیں میں اپنا	ہر لمحہ سوا ہوتی ہی حیرت نہیں جانتی
رہتا ہی جو دور اب میں لگ رنگ سی زائد	پاس اوسکی وہ خود صاحب غرت نہیں جانتی

دہلی کی بین گرداغ تو میری شکل میں ہم شور
ان دونوں سخن گو بون کی شہر نہیں جانتی

اونہیں طرز عتاب آنہ آئی	میری خط کا جواب آئی نہ آئی
تمہاری قتنہ کو ان قتنہ گرویکہ	قیامت اب شتاب آئی نہ آئی
اونہیں توانی اب تاب کام	دل مضطرب آئی نہ آئی
شب وقت بلاسی کھر جھکو	کہی تا صبح خواب آئی نہ آئی
کیسی شیم میگوں میں ہمست	یہاں جام شراب آئی نہ آئی
جواب مصیبت تقدیر کا کام	مجھی روز حساب آئی نہ آئی
کینگے ہم عدد کو بی نقطہ کی	اونہیں ہر ہی حجاب آئی نہ آئی

دعای
مقام کائنات آئی نہ آئی

<p>سوا اسکی کبابی نہ آئی وہ پیرخانہ خرابی نہ آئی</p>	<p>گنک ہرادی کی لخت دل ہو رہا دل پاس اسکی اتوجہم</p>
<p>سبق روی کتابی کا پڑھو شور میں پیر کتاب آئی نہ آئے</p>	
<p>کیسا مگر امتحان ہو رہا ہی حد و کا اوہ امتحان ہو رہا وہ راز نہان اب عیان ہو رہا ہی حد و اس قدر امتحان ہو رہا ہی یہاں تہا نہ ایسا جو دہان ہو رہا ہی ہو اخواہ یہ پاسبان ہو رہا ہی سنہری دہان امتحان ہو رہا ہی جہاں نہ ہو چیر چل دہان ہو رہا ہی گل و بلبل بستان ہو رہا ہی</p>	<p>یہ غل شور لیل کہاں ہو رہا ہی وہ مجھے اوہ ہریدگان ہو رہا ہی چہا یا جی عمر ہر کی کوشش زمین پر قدم رکھنی دیتا نہیں ہے تہماری جفاؤ کا خوشترین غل ہی صبا کا ہی ہوتا نہیں دہان گذر لنی جاتی ہیں سر کو ہاتھونہ رکھ تہماری جفا اور وفا کا ہماری ختر انکی خبر سکی پیر مردہ دال اب</p>

وہ پیرخانہ خرابی نہ آئی
وہ راز نہان اب عیان ہو رہا ہی

<p>سیر بجائگی کیا حقیقت ہی ہی کیا کوئی دلچسپ الیگیا ہی او چار گایا واسکو ہی شیک یہاں تک میں ہوں محال فرار کہاں ہی بہار اور کہاں اس کی چہرے</p>	<p>وہ اب شوخ باغبان ہو رہے بڑا اسکا شور و فغان ہو رہا ہی گراں دیدہ میرا آشیان ہو رہا ہی عدویٰ مفصل بیان ہو رہا ہی غضب و رورخزان ہو رہا ہی</p>
<p>گئی بزم میں اوسکی داغ اور شور آج وہاں دو لو کا استحان ہو رہا ہی</p>	
<p>گرنہ صورت تیری حسین بنتے دعا تہا میری بگاری کا ظلم سی کہیہ چرخ باز آتا چاند کیوں موندھ چہا تا خسرو تیر عاقبت میں بنی گی ایسا خاک جو سب کو گاڑی دم میں</p>	<p>جانہ کیوں واپسین بنتی ورنہ کیوں زلف جھڑپیں بنتی گریبا دوسری زمین بنتی اوسکی اپی اگر حسین بنتے اوس سو گریبتی تو یہیں بنتے اوس کے کس طرح منہ نشین بنتے</p>

داغ اوس کی کھال ہنسنی بنتی
انگوٹھ ہویا نہیں بنتے

کیون جہاں پل میں ہو تازیروزر	گر نہ چشم او سکی شرمگین بنتے
میں کیسے نہ لاتا خاطر میں	گر میری تیری ناز نہیں بنتے
میں نے پوچھا سب کچھ کیا تم سے	قطرہ جی سی گہری ہر پہ نہیں بنتی
بولی مہی نہیں سنو صاحب	بات گہری کہی کہیں بنتے

کیا بڑا وقت اکیا اب شور

بہائے کی بہائی سے نہیں بنتی

شانِ خدا ہی ملتی ہو ہر دم قریب سی	قدرت کا یہ کثرہ ہی اپنی نصیب سی
ہاں وہ بھی ایک نام کو شیدا کی گل تو ہی	نسبت گر نہ میری کہاں عنایت سی
میں کیا کہوں کہ شکر کا نگامہ تھا پیا	رات آئی خواب میں وہ آوا محیب سی
ساری بین اپنی حضرت ل کی شرارتیں	ظاہر میں گو یہ سید ہیں ساد و غریب سی
جب نام عشق و روزیاں ہو گیا مدام	پہر مدعا ہی کیا ہو قرار و شکیب سے
کس طرح جلو نگاہی دور ہی مراد	شعلے ہزار دن اوتھی ہیں دلی قریب سی
یہ جوش اور یہ شوق یہ حشر یہ اضطراب	تجربین کھان پن پوچھی کوئی غریب سے

واعظ پیرا دل کی نہیں اس دوش نصیب سی
موصافہ ہو گئے ہو تو قریب سے

ای ہمدرد تو یہ پوچھو طبیب سی
 حال ہی ہوا تمہیں اہی ایب سی
 رکھتی ہیں دو لایہ پنی قریب سی
 شکستیں لگی ہوتی ہی ذکر حبیب سی
 بدلا ضرور لیگا خدای قریب سے
 لڑتا ہوں روز با غنیمت جو عنایب سی
 انخفاۓ راز ہوتا نہیں ہر طبیب سی

ممکن ہی ہر بیماری کوئی صورت علاج
 عالم کو تختہ مشق بننا و ستم کیا
 رغبت نہیں ہی عکس ہی آج کل
 ای ہنس خدا کی لہی کچھ سنا تو دو
 بومیری ساتھ و سنی کیا وہ ہی پائیگا
 یہ بگوان ہو نہیں کسی گھر کی عشق
 چہرہ کا رنگ لکی طیش کس طرح چسپی

صحیح کسب طرح نہیں ہوتی ہر شور کو
 تیر میر کوئی پوچھو خدا را طبیب سی

اور اب ہر زخم کی فریاد شک صورت
 اس اداسی مدعا کیا اور کیا منظور ہی
 منزل مقصود اپنی ہاؤ قسمت دور ہی
 آپکی عشق تجلی میرا سینہ طور ہے

اب میرا ایک زخم دل بنا سوز
 غیر سی آنکھیں لڑیں اور ہر رستا ہر حجاب
 عمر ہر گردش میں گزری نہ پائی کچھ سراغ
 نوزائے قمع اوٹھا دی بھی دکھا دی بھی حال

<p>جس ادا کی دیکھتا ہوں ہر نرالی ہوا کسکے رخسار مصفا کا تصور آگیا بچھے کیا آئینہ سی ہی اوسکو نفرت ہو گئی دیر کیا ہی تم ہی ہو معشوق مرضی آپکی کیا سوا میری کسی کا خواب میں آیا خیال کیا کھون کس کھون اک سخت صرا زہیر لی خبر اوسکی وہاں جان ہوئی ہر زندگی انتظار چلو وہ دیدار میں کب تک مروں</p>	<p>وہ تگر ہی فرشتہ یا پری یا عورت ہی جس طرف دیکھتا ہوں دل سراپا نور ہی شان اوسکی خود نمائی کی غضب ہی ظلم کرینکا ہمیشہ سی اگر دستور ہی کیون نگاہ از تیری اس قدر محو رہی دلین لاکھوں اولیٰ ہیں نہ زبان معجز بتلازلف پریشا نکا تیرا بخور ہی دم نکلتا ہی بھیاں اور اونکو نامنطور ہی</p>
<p>شو صاحب تو کسی کی چشم کیونکا ہرست تیرا ہر لفظ سخن ایک کیف سی معمور ہی</p>	
<p>جب سی شوق خرام ہوتی ہی آرزو میری اور اونکی کشش پہلی دل دینی میں پیچ ہو</p>	<p>آفت اک صبح و شام ہوتی ہی دیکھنی کب تمام ہوتی ہی جانکی اب روک تمام ہوتی ہی</p>

دعای حبیبی اللہ قلم ہوتی ہی
ملکوتیہ مرام ہوتی ہی

<p>ویکے کرا پر اور ساقی کو یختہ مغزون سب جو نہیں ملتی زلزلت و رخ کا ہر درد و جکودام دل پہ لکھتا ہوں روز نامہ منم آرزو کو میری نہ کیوں ہونا بہرمن سی تو ایک مدت ہی ہاں مگر سیکہ میں شیخ و تو</p>	<p>پہر پہ تو یہ حرام ہوتی ہی وہ طبیعت ہی خام ہوتی ہی یوں میری صبح و شام ہوتی ہی مشق اسکی مدام ہوتی ہی اولن سی کب ہم کلام ہوتی ہی قطرہ کب میری رام رام ہوتی ہی یاد اللہ و دام ہوتی ہے</p>
<p>شور ہی کیا ہی شایق شہرت سب کو امیہ نام ہوتی ہے</p>	
<p>مرض ہر حال و نہ نہیں ہی وہ ہی تم ہو وہ ہی ہمیں مگر یار ملی گوہر ہی جنت ہیں ہم کو خزاسی بات پر ہم سی گیارہ</p>	<p>جو سچ جاؤں نہ پت نہ نہیں ہی میری جانب طبیعت نہیں ہی پہری تجبی ایہ منت نہیں ہی تہاری سی یہ عادت نہیں ہی</p>

<p>نہرنی دی کسی جا ایک دم کو دوا ہو یاد عا ہو یکہ مو شر ملی مانگی سی پی بوسہ جو ہکو تہہاری سرقامت ہو بڑ بکر قسم کہا تا ہون میں سر کی تہہا کر نہ وہی خشن جشیدی نہ وہ لوگ تجاہل سو میری مرقد پہ بولی جو دیکھا غور سی جنت کا نقشہ</p>	<p>دل چٹھی کی چشت نہین ہر ہماری بس چالت نہین ہر ہماری یا قسمت نہین ہر جواتی ہی قیامت نہین ہر تمہیں مجھ ہی محبت نہین ہر لگی دل کیا صحبت نہین ہر جو ہم سمجھتی تبت نہین ہر تیری گہری صورت نہین ہر</p>
<p>شب فرقت میں جو پایا مزرہ شور سوا ب وصلت میں لذت نہین ہی</p>	
<p>عشق کی آنا جب صورت ظاہر ہو گئی پیچمین پہلی خدا کو دیکھی قصہ ملی کیا سامنی اوس شیخ بران کی نہ ہر ایک پی</p>	<p>پہر تو وہ چھپتی رہ خیدہ خاطر ہو گئی واہ دودن پہر نگہ نہ رہی خفا پہر ہو گئی آئی تہو جو سکھو دینی ساری تیر ہو گئی</p>

واعظ کرامت علیہ السلام
 عوام کو آواز دے کہ تیرے ہر
 لکے

<p>عشق کی سہید سی جانیر کو کھنکھایا کیا نہیں وادخوا ہونکا جو شیریں نظر آیا ہجوم تیغ و خنجر سی تمہاری جان تھی کسکو تیر اکی سب دور در کو دنیا میں پچھا ہی بہت پہلی تو دل لیدیا پہر کچھ نظر کو پیر کر</p>	<p>مدتوں بڑبڑا کئی آخر کو آخر ہو گئے بن بنا کر سب سی پہلی خود وہ حاضر ہو گئی سخت جائیکی سبب ہم ہی قلعہ ہو گئی بی ثباتی دیکھ کر حضرت مسافر ہو گئی میر جان لینکو وغیرہ کی وہ مجر ہو گئے</p>
<p>شور تو نی راز دل اپنا چھپا یا تو بہت پہر تیری صورت سی لوگ اسے ماہو گئی</p>	
<p>ایک کھو کر کی ایک پائی ہی بات ولین پہلی اک آئی ہی مجھ میں تو سرسبز بڑائی ہی تیغ او سکی زیر کی جسکی گلی رکھت کہتی ہی اقم تک میری او سکی کچھلی کہتی ہی پیر میں</p>	<p>جان دی آبرو بچائی ہی گر کھون او سکو تو میرائی ہی آپ میں جانی کیا پہلائی ہی ایک ہی ہاتھ میں صفائی ہی ہر کسی کی نہیں رسائی ہی جو قدم رکھی او سکی آئی ہی</p>

دو ایسی درتیں سی رسائی ہی
 داغ او سکی آئی ہی

<p>کیا خدایٰ میں تیری بارخدا شکوہ بغیر پرکھی اوس نی ہاتھ پر رکھ کی سرکولایا ہوں بات جب دلیں ہی تو اپنی ہی عمر ہر اوس ہم جدا ہی رہی</p>	<p>میرا حصہ غم جدا ہی ہی ہم سی سچی قسم نہ کہا ہی ہی تیری قاتل یہ مونہ دکھائی ہو مونہ سی نکلی ہوئی پرا ہی یہ خدا کی عجب خلائی ہی</p>
<p>ہر کسی سے بگڑتا ہے وہ شوخ شور کی اوس سی پرین آئی ہی</p>	
<p>سکدہ میں سجدہ مستانہ ایسا چاہے کام و حشت سی رہا جو جسک اپنی عمر بہر سستی سنتی داستان میرا نہیں نیا لگی کیف دونوی جھانکی ایک جہر میں ملین ہم ہوں اور حشت ہوا کوئی نہ ہوتی میر وہ دادا وہ ناز و کہلاؤ ہمیں عالم پسند</p>	<p>شور و غل جسکا مچی روزانہ ایسا چاہے دھونڈتی پیرتی ہیں ہم دیوانہ ایسا چاہے بات کہتی میں اسی افسانہ ایسا چاہے ہم کو ساقی بادہ و پیمانہ ایسا چاہے دل کو اپنی آج کل ویرانہ ایسا چاہے جسکا عالم ہوئی معشوقانہ ایسا چاہے</p>

داغ طبعی بہترین الگ تھانہ ایسا چاہے

<p>زلف مشکین کو تمہاری شانہ ایسا چاہیو پاس مسجد کی بس اک میناۂ ایسا چاہیو چاہی تو جلوہ جاناۂ ایسا چاہیے سچ تو یہی شمع کو پروانہ ایسا چاہیے اس وفا کی جبرم میں جبرانا ایسا چاہیے دلجو کا گرم آتش خانہ ایسا چاہیے چاہیے تو خویش اور یگانہ ایسا چاہیے</p>	<p>میں رگ جاگلی بناؤں کنگیاں اور سکوں رخ پر بقیع ڈال کر زاید ہی آئی گاہ گاہ دیکھ کر سوئی ہی غش ہو جائیں اور سہیں کچھ نہ دیکھی اور بلی اندھا ہی ہو کر عشق میں دکھ کر کہا قید میں اور جان ولی مفت میں دلپر کہی بات ہو کوئی تو جان جائی دین دکھ میں بہر دی کری ہو صدق جرم میں</p>
--	--

جس طرح اللہ کہی شکر اور سکا و سب دم
شور تیرا ہی دل مردانہ ایسا چاہیے

<p>تو سنے کوئی دوسرا نہ سنے کیا عجب گر میری خدا نہ سنے سنگدل تھی ہی سوانہ سنے بات کوئی ہی ناروا نہ سنے</p>	<p>حال میرا تیری سوانہ سنے ہوں میں بندہ گناہگار بہت جو ک لگتی نہیں ہی پتھر کو کچھ پی غیث ہو گزرتی ایدل</p>
---	---

<p>درو اپنا بس اوس کیا کہی میری موت نہ تو کب یقین ہو اوسی آشنا ایکالس ہی سے مرا پاتمہ کانون پر کہئے اوسنے دیکھنی سنی میں ہی فرق سدا کان میں گل کی عنایت راز ہی بہلا جوسنی بہلا سب کا</p>	<p>ہاں جسے کہی سنانہ سنے غیر سے میرا مدعا نہ سنے آشنا کی ہی آشنا نہ سنے تاکہ کچھ میرا مدعا نہ سنے بہر کیا کہی کہانہ سنے گلچین یوں کہتا تا صبا نہ سنے اور کیا کہی میرا نہ سنے</p>
<p>کہتی ہیں شور چپ نہیں رہتا جب تلک کچھ بہلا میرا نہ سنے</p>	
<p>بوا ایہ اگر کھانسی پڑ گئے پالی میری کس اوسی جو ہمتی آتی ہیں متوالی میری یہ نیم پوڑیں گی کسی کو مونہ چڑھائی میری بولی تم کب ہی سچو ہو چاہئے دالی میری</p>	<p>چرخ ہی چکرایا پونچی اوس چبتالی میری یکسی وہ غیروں میں میرے شوں انکی لہو زلف دکھا کر کی اوسنی سبکے اگی کہدیا جب کہا میں نے کہ جان دیتے چلتے ہیں میری</p>

جان کی یہ شہری این جا پہنچالی میری
دستور نامی جسے نہ دیکھ کر کہتا ہے

<p>خار صحرای ہی ولیدین باغیم خم چید گیا اف ری گری عشق کی مین سے پاکب جانینا یکسی لاکون پران ہی بخت تیر و خدا ہای پران حال میری تم نہیں ہونو قدر گوہر کی نہیں اشکو نکی اگی کچہ ذرا جان لیکر ہی رہی انجان مجھ پر حیف ہی رہتی ہی جو پرورش غم میری گہری ام تیغ ابر واد مرزہ کی تیر اور بھالی صنم</p>	<p>پھونکی رومی وہان جب بانو کی ہمال میر پر سلامت وہ یرن آتش کی پرکالی میر ہوگی کب مجھ ہی جلا یہ پھر کی بالی میری اور بہت دلسوز ہون گی پھنی والی میری یہ تو کر کی صاف شیشی مین پر بھالی میر شاد اسکی مین بہت جانتی والی میری کہتا ہی وہ خوش سینگ کی پالنی والی میری کیا کر سینگ ہی یہ تو سب مین پر اور بھالی میر</p>
<p>وہ دم آخر نہ آئی شور تو ادنی خوشی اور ہی بھر دین بیان کھنٹی والی میری</p>	
<p>مونہ پیر کی لب پر کفر یاد نہ آتی قامت سی اگر اسکی تیر اسنا ہوتا گلشن سی غرض کہی نہ کچھ سی رکھا کام</p>	<p>قاتل کی اگر اولٹی چری یاد نہ آتی ایک بات ہی سید ہو تجھی ششادہ آتی اسپر ہی اطاعت تری صیاد نہ آتی</p>

دوست نمبر - اکھائی لکھی ہو یاد نہ آتی

<p>پنہ مردہ خزان سی وہ اگر گل کو پنا تی ہوتا مجھی اگر نالہ وزاری کا ذرا ضبط گر جانکو تو عشق میں شیریں کی نہ کہوتا تہین اویری ترکیب ستائیکی ہماری گر جانتے حورین بھی جنت میں ملیں گے</p>	<p>گہیراتی ہوئی بلبل ناشادہ آتی در تک تیری پہ پھول کی فریاد نہ آتی پہر طر ز محبت چھی فرماد نہ آتی پہر قتل کی عادت تجھی جلا د نہ آتی تو خواب میں ہی میری پہر نہ آتی</p>
---	--

جب شور تیری داغ سی صحبت رو نہ آ
 پہر روز یہ کیوں طبع خدا دا د نہ آتی

<p>دل نادان تو پریشان کھا نجاتا ہی خواب میں ہی نہیں رہتا ہی دل کی گہیریں دل تو وہ لی ہی گیا جان پہی حاضر ہو مگر تیر کی ساتھ چو پیکان چلا گہیرا کر بشتنی کر کی پھین دوست تی لوٹا ہم دم جان لیکر بھی آزاد کیا ہی تو نے</p>	<p>پہر نہ آئی گا کھان مان کھان جاتا ہی جانی شب کو یہ میرا دھیان کھان جاتا ہی جسکو کہتی ہیں کہ ارمان کھان جاتا ہی دل یہ بولا میری مہمان کھان جاتا ہی شدنی ہوئی جو نقصان کھان جاتا ہی دل سی اب تیرا یہ احسان کھان جاتا ہے</p>
---	--

دل نادان تو پریشان کھا نجاتا ہی
 خواب میں ہی نہیں رہتا ہی دل کی گہیریں
 دل تو وہ لی ہی گیا جان پہی حاضر ہو مگر
 تیر کی ساتھ چو پیکان چلا گہیرا کر
 بشتنی کر کی پھین دوست تی لوٹا ہم دم
 جان لیکر بھی آزاد کیا ہی تو نے

غیر کی گہر کو چلا گم شدہ بن کر جب میں آج تک ہر کسی پر نہ کھلا یہ ہر گز جوش و خروش سی جو گہرا یا تو یہ بیان یا دل لیا تم فی مگر جان یہ بولی رو کر جیب و دامن کی تندرستی و جنون	بولی کہو کرو بہادریاں کھا جاتا ہی بعد میں کی یہ انسان کہاں جاتا ہی چوڑ کر محکوبیاں کھاں جاتا ہی جلد آنا تو میر تجان کھاں جاتا ہے ایکے اب میرا گریبان کھاں جاتا ہی
---	---

داغ دل لخت جگر جمع کی ہیں کیوں شور
کچھ تو فرماؤ یہ سامان کھاں جاتا ہی

کوئی اچھی ہو کیوں آہی او کیوں مگر گئی عورتی غم میں دیکھی تی پر کی ایضہم کیوں نہ نفرت ہمارے شکل سی او کو نیکم جانتے ہی جیب نہیں تم دشمن جان ہو تسے ہی دنیا میں دیکھی سنگدل بھی نہیں غل مچا کر تو فی واعظ مغر کو خالی کیا	روٹی رائی اور اس دنیا یہ ہم ہنس کر گئے آدمی سو کر خدا جانی کہ تم کس پر گئے جب ہیں انہیں میں دیکھ اپنی صورت ڈر گئے پہر وہاں پر پی طلب حق دل مضطرب گئے میری مرقہ پز بجای بھول پتھر دہر گئے لی ہماری کان تیری وعظ سن کر ہر گئے
--	--

بہادر شہنشاہی کا بیانیہ
داغ

<p>قبر میں کہہ کر مجھی افسوس ہر ایانہ ایک چشم گریان نی ہماری کردیا طوفانِ پیا</p>	<p>میری مرقی ہو میرے جانب سے صد مار گئے استغدر روی کہ سب شکلیں جلتھیں گئے</p>
<p>ہم تو اونکی ملینکی ای شور کھا پیٹھی قسم حضرت دل پر خدا جانی او دہر کیونکر گئے</p>	
<p>یہ اشاری میں تیری چتون سے اپنا صحرا میں ہی نہ کوئی ملا اوسکی سی دانت ہی اوسکا غیرنی کانیں ہی کچھ ہو نکا دوست جب ہو گئی ہیں دشمن جان یہاں بھی اگر عذاب قبر رہا دل تالان سی یہاں سے ناکیں دم وہ تو پہٹی ہیں پردہ کی اندر زلف کہتی ہی سبکی مونہ پر یوں</p>	<p>یہ رہی ہوئے دوست دشمن سے خارا و بچتی ہیں فردا میں سے آج لڑتا ہوں جان کی سونہر آج مجھے ہیں کچھ بدظن سے یہ شکایت نہیں ہیں دشمن سے یہ صدائے میری مدفن سے تم ہی شرماء چشم پر فن سے جلوہ باہر کڑا ہی حلین سے کم نہ سمجھو مجھی یہی ناگن سے</p>

دعا
کہ اشاری ہوئی ہیں دشمن سے
یہ چٹکائی تیری چتون سے

<p>ہی الم دوست اپنا کچن سے یہ سوال اپنا ہی برہمن سی</p>	<p>اتنا الف لام میم کا جو سبق سیری دن کیسی ہیں تاتا تو ہر</p>
	<p>آسمان وزمین ہے چکرائے شور تیری صدای مشیون سی</p>
<p>جینا ویا نکا اور ہی مرنا ہی اور ہی صورت و ناکی اور ہی جلوہ ہی اور ہی مختبرین پی نہ ٹی ہو یہ پگڑا ہی اور ہی دیوانہ ہی یہ اور ہی سودا ہی اور ہی جی چاہتا ہی جسکو وہ جلوہ ہی اور ہی انکھون کا اپ کی ابھینا ہی اور سے یہ چال یہ رخ یہ پروا ہی اور ہی سو تیکو جو بگای وہ فتنا ہی اور ہی اسمیں تو آج دوسرا مچھسا ہی اور ہی</p>	<p>دیکھا تو ملک عشق کا نقشہ ہی اور ہی بت خانہ میں جو دیکھا تماشا ہی اور ہی ہم حین تکو دیکھ کی تم غیر پرورد سو نہ سی نہ بولی سرش کیلے نہ ارجف دو لوجہا نہیں ٹھونڈی دیکھی روشنی مرتا ہی اک طرف کوئی جیتا ہی اک طرف وعدہ کیا تھا جسے گئی شب عدو کی گھر قامت کو دیکھ ترقی امت نہ اسکی وہ آئینہ کو دیکھ کی جبرست بول اوٹھی</p>

پوری کسی سی ہوگی نہ میری بجز خدا	یہ دل ہی اور ہی یہ تمنا ہی اور ہی
مختیر من میرا تیرا نہ انصاف جب ہوا	بولی فرشتی یہ نیا قصا ہی اور ہی
کیسا ستم ہی کیسا غضب کسی ہی جفا	ہم خود ہی مرتی بن بہن غوی اور ہی
وہ صبری بہن کہ چوپانی ہو سنگ ہی	یہ خون اور ہی یہ سپنا ہی اور ہی
وہ کر کی قتل فوجو لگی کہنی ہنسکی یون	اسکی شہرہ کا دیکھو تماشا ہی اور ہی
آتی ہوئی نہ دیر کہ جانیکی جلدی صی	جتنے توشی ہوئی تھی غم اتنا ہی اور ہی
اس موت کی مرض کا جھانین نہیں علاج	سکھو جلائی ہو وہ سیمامی اور ہی

گنیرا گیا صی شور کا ہندوستان پڑل
اب جایگا فرانس اروا صی اور صی

جل جل کی کیون خاک ہو غنڈ لکڑ داغ	شعلے زبان تکائی لگی اس جہراغ سی
پھولی نہیں سہاتی پن جامہ میں اپڑوہ	آئی بجار دیکھ کی دشمن کی بانغ سی
اوسکی تجلی دیکھ کی دل جل اوہی بہت	لاکھوں جہراغ جلیں ایک صی جہراغ سی
عمر و انکا کچھ نہ ملا آج تک نشان	چکریں آ رہا ہوں میں اوسکی سہراغ سی

وایقہ فرشتہ کی شب کا نام یاد دل کی داغ سی
صفا کا کہنا کہ کسی کے نہ فرست

<p>دونو جھان کا کیف ملا ایک جُرمِ مین لواب تو بوی گل سی ہی ہوتا صحر و در سوزِ تگر سے پختی رہو دل جلو و زرا درد و اہم سی چھوٹ کی پایا سی خوب چین</p>	<p>صی زندگی صراحی و جام ویاغ سے دم ناک مین صی اوکبا ہی نازک ناغ سی دیکھو نہ آگ لگ اوہی گہر کی چرخ سی کبج لحد مین سوین کیا کیا فراغ سی</p>
<p>مایل ہو شو کیونکہ نہ اون کی کلام پر شاعر جھان مین کم ہیں حقیقت مین ویاغ سی</p>	
<p>نیچی نظرون ل چرانا کوئی تسی سیکھ جائی دلین اگر لوٹ جانا کوئی تسی سیکھ جا دلو لیکر جان کھانا کوئی تسی سیکھ جائی باتون باتون مین محی اعدا سی برہم کر دیا پانویں مہدی لگا کر خون و لایا نکو جائی سن پر اتر اچھا تنک آسمان پر چڑھ گئی پوری مصیبت کی کہتی ہو کہ دلو لی پھرا</p>	<p>اوسپہ پھر بالا بتانا کوئی تسی سیکھ جاے کعبہ مقصد کوڈ پانا کوئی تسی سیکھ جائی دوست کو دشمن بنانا کوئی تسی سیکھ جائی دو کو آپس مین لڑانا کوئی تسی سیکھ جائی آگ پانی مین لگانا کوئی تسی سیکھ جائی سب کو نظر و نئے کرنا کوئی تسی سیکھ جائی پور کو چوری سکھانا کوئی تسی سیکھ جاے</p>

دعوتِ مہدی پر لکھا جانے والا ہے

بات پر دشمن کی لانا ٹکوا ایمان پہل ہو
پہلی دین کی جگہ اوپر پروانسی چل دو
ہم تو دنیا میں ہمیشہ خاک پا عالم رمی

چہو ٹکویچ کر دکھانا کوئی تھی سیکھ جا
ہستی ہستی بہر دانا کوئی سیکھ جا
خاکین عالم ملا نا کوئی تھے سیکھ جا

شور نا تو نکا تہا رہی ہر جگہ اک شور ہی
اس طرح سے غل مچا نا کوئی تھی سیکھ جا

نیم بسمل ہو کی تیر پہن ہم تہا سامنی
حشیر میں اسکی سوا کیا اور دیکھی گا کوئی
جنش لب سی تہا رہی تو مردی جتن
تم اوہی شکر نہ گہیرا نہایت تمکو قسم
تم سنو اوکو تو پر ٹکوی بی پکھائی مرہ
قتل کرنا ہی تو حاجت اتھار کی ہی کیا
تم ہی تو سوچو کہ یہ نہن ہو گا سب کو نصیب
وہ ہی کیا دن ہو کہ آئی شب کہ جو حیل کی

اور تیر کچہ کہ پر نکالین دم تہا سامنی
سر رہا ہی تمہا ایک عالم تہا رہی شہ
بیٹھی میں چپ عسلی مریم تہا رہی شہ
آہ و نالہ ہم کرینگے کم تہا رہی سامنی
ورنہ لی جا ہی بیان غم تہا رہی سامنی
سر کو لائی ہاتھ پر کہہ ہم تہا سامنی
آج ہی صاحب میرا تم تہا رہی شہ
تم ہماری سامنی ہو ہم تہا رہی سامنی

اب تو محرم سی ہی باتیں تم کرنی چھوڑو
ای گیارہ برسنا محرم تمہاری سامنی
بخش دالہ تم انکی خطا جو کچھ ہوئی
دست بستہ آئی میں آدم تمہاری سامنی

شور کس کسکی توتھی او تم گروگی تم ہیلا
اوڑھ گیا اکھ ہونسی اک عالم تمہاری سامنی

نہ مرتی میں نہ جیتی میں ایسی ہوتی ہو
تمہاری بیکھر صورت ملا یک نی کھا آ یا
تیری تصویر کیا دیکھوں کہ بگڑا نقشہ تھی
کہی رستہ میں نہ گھٹیں چار پتے ہیں فقط اونی
تیری جیب بزم کو دیکھا تو قدر حق کی یاد
بنی رہتی نہیں دوالم میں شکل انسانکی
تیری آگی رقیونسی پہنک کر گفتگو کرنا
تمہاری خوشخبری نی تہہ بالا کیا عالم
رقیونسی کہی چپ کر ہماری گہری آہیں

کری جو عاشقی تو او سکی حالت ایسی ہوئی
خدا نشان ایسی اور قدر ایسی ہوتی ہو
ہزاروں صورتوں میں کوئی تصویر ایسی ہوئی
ہماری اونکی جس جاسٹا ایسی ہوتی ہو
ہو معلوم پس کہو کہ حبت ایسی ہوتی ہو
بگڑتی جائی ہو ہر دم مصیبت ایسی ہوتی ہو
درا دیکھی کوئی ہادم شرارت ایسی ہوئی
لکھا کرتی میں جسکو سب قیا ایسی ہوتی ہو
ہماری حال پر گہری غایت ایسی ہوئی

تمہاری میں انہیں بخیر و برکت کی حالت ایسی ہوئی
خدا کی نشان میں ایسی حالت ایسی ہوئی

دعای

داغ

دنیا میں کوئی لطف کسری یا بختا کرے

جب میں نہیں بلا سے میری پہچان کرے

جواب آفتاب داغ تم فی شور لکھ ڈالا
بلاغت ایسی ہوتی ہی طبیعت ایسی ہوتی ہی

عاشق کا ہی یہ کام کہ ہر دم جلا کسری
یوسف جو غم کو لب جان بخش کا ملی
ای چرخ کیا جہاں کا غم ہی میری ملی
میں نے کہا کہ دلوں کا کچھ زلف سی
مقصد کی راہ میں چرخ تو کرتا ہی ریزید
قامت فی تری شور قیامت چاویا
سہل لگائی تمنے وہاں ہم بیان پس
گردن کو یاد رخ ہی تو شب کو خیال زلف
رہنی ہی میری خاک کو کوچہ میں باری
میں نے کہا کہ مہر تو ہو نہیں تمہی پی صتم
بولی وہ شکے یہ کہ نہیں اس سے فائدہ

اور جل کی خاک ہو تو او سی کیا کسری
بہ گزرتا شہر وہ آب بقا کسری
ہاں اتنا بوجہ دی کہ جو مجھے اوٹھا کسری
بولی اچھے کی کام یہ میری بلا کسری
پہر عقدی شکلات کی کون سا دکری
اب دیکھئے کہ فتنہ بیباچ تم کیا کرے
کیا دیکھئے کہ اگلی کو رنگ خاک کرے
اس شغلہ کو تانگی کوئی کیا کرے
احسان اتنا کاش یہی مجھ پر صبا کرے
فقد گر حکم ہو تو جان بھی بندہ خدا کرے
بہتر تو اسکو جان جو یاد خدا کرے

دل ساعیز لیکیا جب چہین دلیریا
پہر جان کو پاس رکھہ کی بہا شور کیا کری

دل جو قربان سر حق ہو تو بڑا دل ہو وہ ہے قتل بی جرم جو کڑا لی تو قاتل ہو وہ ہے بعد مرنی کی خدا قبر کی صد ہونسی بجای قدرا انسان کو ہوس کھوتی ہو دم میں یادان عقدہ او میں لف سلسل کا کسی سونہ کہا چاند سی تم رخ انور کو ملا کر دیکھو گل گلشن کی رگ پی میں جو کرجا اثر جا نکور اچھا میں جو تصدق کردی یاغ ہو گھیدن ہو ساقی گلفام ہی ہو عدل کی پیشہ کی کرسی یہ کرسی قضا انصاف	ورنہ جو دعوی باطل کرسی باطل ہو وہ ہی جان تیرہ کرسی جو دے اپ تو بے مل ہو وہ ہے پہلے طے کرنی ہر اک شخص کو منزل ہو وہ ہی جو قناعت کا ہو پابند تو قاتل ہو وہ ہے اسن صحائفین کوئی شکل ہو تو مشکل ہو وہ ہے نقص جہین کہ نہ نکلی رکال ہی وہ ہی نغمہ خوش ہی وہ شور عناد ہی وہ ہی وہ بڑا دل ہی بڑا دل ہی بڑا دل ہی وہ ہی گریسہ سو کبھی زیت کا حاصل ہی وہ ہی حق بیات ہی وہ ہی منصف عادل ہو وہ ہی
--	--

ہو دل آرام کو جو رام کرسی شور بشار

بعد مرنی کی قاتل ہی وہ ہے
داعی

سی عمل اور سکا زبردست اور عامل ہو وہ سی

کیسکو لطف دینا زر کی سی حاصل ہو ملتا
 سی اسمیں نور کا جلوہ اور اسمیں داغ کا پتہ
 نہ کیونکر فخر ہو اپنی سی پستی پہ اب فیکو
 کہا میں نے کہ دل لیکر ہی تم ملے نہیں مجھ سے
 ہم اس ظاہر کی ملینکی نہیں قایل ہیں میں
 ہو گا خوش نصیب اپی کوئی تجھسا اقبال
 یحییٰ کون مکانی سے سیر کیا کام سی ہمدم
 بنائیں اپل دنیا اسمان پر گہر تو کیا حاصل
 میسجانی تیری شبہ کلین سے نہ مل ہو گئی
 نہیں ممکن کہ ہو جائیں برابر ادنیٰ و اعلیٰ

مرا چینی کا ہکو تو کچھ اپنی دسی ملتا ہی
 تمہارا روی تا بان کہتے کامل سی ملتا ہی
 میرا داغ سوید اور تمہاری تل سی ملتا ہی
 تو فرمایا کہ دل والا کہیں بید پس سی ملتا ہی
 خدایں اور سکی باطن پر جو کوئی دسی ملتا ہے
 مرا کیا کیا تر ہے کا تجھی نسل سی ملتا ہی
 یحسان لطف و عالم یار کی محفل سی ملتا ہی
 مرا آرام کا زیر زمین تو گل سی ملتا ہی
 تیرا دیدار ای شکل کشا شکل سی ملتا ہی
 زمانہ میں پہلا جابل کہیں قافل سی ملتا ہی

بہیشہ خوف جان ہی بھرستی میں شہر کو
 مرا جو امن کا ہی شور و ساحل سی ملتا ہی

واحد
 ملا ہے ہوا کیونکہ خالقین کو دل سے ملتا ہے
 مہکاتا۔ حافظہ والا شاہ فرشتہ سے ملتا ہے

روح
آپ سے تم سے تو ہونی لگی

میری ادنیٰ میری غفلت میں ہوئی
روح

جاؤ بی جا گفتگو ہونی لگی کل تو تم تھی آج تو ہونی لگی کیون میری وہ رد ہونی لگی موت کی اب آرزو ہونی لگی اب خدائی جستجو ہونی لگی پہر ہماری آبرو ہونی لگی رواق جام و سبو ہونی لگی میری شہرت کو کچھ ہونی لگی	اب تو ادنیٰ ہی دو بد ہونی لگی اون کی طرز گفتگو دیکھو ذرا ہی تیری تصویر کو بھی احتیاط زندگی سے استغریٰ بہر گیا ہم توں ہی ملکی پہچانی بہت خود بخود اعداسی وہ بگڑی ہیں آ ابریا ساقی میکش اوٹھو عشق نی رسوا کیا یہاں تک بھی
بی ثباتی دیکھ کر گشتن کی شور گل سے رخصت آج بو ہونی لگی	
میر بجائے گزشتہ شکل میں ہوگی مصیبت پہلی ہی منزلیں ہوگی ہماری روح کس شکل میں ہوگی	گرینگے وہ جو اون کی دہلیں ہوگی خدا جانی وہاں پہنچنے کے طرح گی تھی جیانی لیکر بار عیسا

کروں کیا کیا شکایت خود بچہ لو	جو مونہ سی نکلی ہر وہ دہلین ہوگی
تمہاری رخ کی سی ہرگز تجھے	نہ جھٹک نہ کمال میں ہوگی
پیر گاجب کہ اچھاوت قاتل	تو کیا حسرت دل میں ہوگی
اگر ہم جانتے تو دل نہ دیتے	کہ دیکر جان اس شکل میں ہوگی
رکھو سر ہاتھ پروان جاوا لو	قیامت کو بچہ قاتل میں ہوگی
پنایتنگے کہی جنت میں ہرگز	جو آرائش تیر محفل میں ہوگی
اگر جنت میں یاد آئی تمہاری	گنہ گنہ پنی بڑی مشکل میں ہوگی

جواب صہل پاکراون سے ای شور

غضب حسرت دل سائل میں ہوگی

تیری صوت نظیر میں ہر تہی	برق سے چشم ترین ہر تہی
نہ ملا قبر میں ہی چین اوسی	روح پر میری گہر میں ہر تہی
سٹ گئی نقش پایہم اوسکی	روح پر رگدڑ میں ہر تہی
گردن چشم اوسکی ای ہدم	تیر نگہ جگ میں ہر تہی

وایع
اسکی چون نظیر میں ہر تہی
اک چہری سی جگ میں ہر تہی

<p>عش تک ہونڈائی آہ اوسی آج امدہی کیسی گلشن مین پایا تیرا نشان نہ عمر روان دیکھتے ہو گاہ پیر کے تم</p>	<p>پیر تلاش اشرین پرتی مہی بیل اوسکی فہرین پرتی ہی خلق کیون نہر ویرین پرتی ہی تیج اولٹی حکرین پرتی ہی</p>
<p>رقص مین شور اوسکے طرز ادا بنکے چکر نظر مین پرتی مہی</p>	
<p>وہ ہی کیا دن تہی کہ تہی ملاقاتی داغ دل لخت جگر نذر کولا یا ہون مین کبھی شونی سی رولا تھی ہونہاتی ہو کبھی دیکھ کر دور سی چپ چاپ لیا کرتی ہل غیر کی ساری پہلی میری ہی ہر بات میری بی خطا مجھ کو دیا حکم ستر کا اوس نی گردش حشم سی افلاک ہی حکم پہی دے</p>	<p>اور طرین مین ہوتی تھی مدارات نئی یہجے دور سی منگوائی ہی سوغات تھی ہی عجب طرز نی چھڑنی بات نئی تیری تصویر مین ہی بات تھی گہات تھی مجھ پہ پہ ہونی لگین اتو عنایت تھی یہ ملی میری وفا کی ہی مکافات تھی ہنہ دیکھی ہنن ایسی تو کرات تھی</p>

ای دوران نہ تیر تھی ہون بات تھی
دوست بہ بنار نہ ملاقات تھی
دلی

شور کیونکر تری گفتار نہ شیریں ہو دی
کہ ہی ترکیب نئی طرز نئی بات تھی

آتا نہیں مزاہی کسی بات کا بھی
کہشکا لگا ہوا ہی غضب کا بھی
سب بید کہل گیا ہی تیری کہانیاں بھی
تلوار سی ہی زخم فزون بات کا بھی
آتا ہی اوجھیں لطف حکایات کا بھی
ہیہا آسمان ہی خوب ہی برسات کا بھی
دنیا نہ زہرا پنی کہی بات کا بھی
ارمان ہی اب تو مرگ مفاہج کا بھی
اندوہ اوسکی رہتا ہی ہیرا کا بھی

ارمان نہیں کیسی ملاقات کا بھی
دن تو تمہاری بحرین شکل سوک گیا
میری بدمی عدد ہی طرفت کی ساتھ ہی
کینا تو پہلا ہیرا ہی مگر موتہ سبہاں کر
کھٹے شب فراق شکایت میں خوب ہی
ساغر ہوئی ہوسا قی ہو سب نہ ہو یا ہو
کرنا عدد کو سرخرو ہر دم کہلا کے پان
اپنا گلا ہی گھوٹا ہی ہیر ہی نہ نکلا دم
میری بدیسی باز عدد درہتا ہی نہیں

کیا کہنا شور ہی تری کہنے کا واہ واہ
ہی لطف ہر کلام خوش آیات کا بھی

الہ تری شان کے قربان جائے

کہتا ہوں بنتو نسی میری مان جائی مجا کو منانی ائی میں کس القفا ہی رنگ زرد میرا تمہارے ہی بحر میں آتی ہی دیر کیا ہوئی جانکی ٹیڑھی کرتی نہیں ہیں یاد جو وہ ہو لکھ میں اللہ رمی شوق قتل کہ قاتل بھی کہتا ہوں دیکھا ہی رات خواب میں کس گلزار کو حسرت نہ دیکھی تھکی نہ کچھ آرزوئی ل یاد خدا ہو دل میں دم واپس تک	آنا ہی دل میں گرتو نہ پہ جان جائے دل کی کشش کی آج تو قربان جائے بہولی اگر ہو شکل سی پہچان جائے گسٹہ تہی نہیں ہو میری جان جائے جی چاہتا ہی آپ ہی محمان جائے جلد می اوڑادی سر تیر قربان جائے دل چاہتا ہی سوئی گلستان جائے افسوس اس جہان سے پران جائے جب جائی ہی بھان سی بہ عرفان جائے
--	---

دل چرواغ درد الم دم کیسا تھمے
ای شور اس جہانسی بہ سامان جائے



تو دنیا ادھر کی اودھر ہو گئی زمین ہی یہ زیر و زبر ہو گئی	تری قبر کی جب نظر ہو گئی رسا چرخ تک آہ گرسو گئی
---	--

دلیب دلیب نہایتیں بس ہو گئی
نہایت ہوتی ہوئی سحر ہو گئی

<p>ورازی چو زلفو مکی یاد اگئی نیا یا عدم مین ہی او کا نشان دراشک میری مین وہ ابدار او بھئی پیٹھ کریم نہ کوچہ سی تیری رہی زلف پیچان مین پیچیدہ ہم طبیعت جو لگتی کسی جا نہیں رہی ساتھ اپنی تو جان ہی نہ پاس رولاتی ہی اب خون سیر چشم تر یہ ممکن نہیں ہونہ تاثیر دمان دیکھ پایا زمانہ نی کیا انقلاب</p>	<p>تو قطع امید سحر ہو گئی کہہ جانی گم وہ مگر ہو گئی کہ خاک آبروی گھر ہو گئی اوسی در پہ اپنی گزر ہو گئی تمام عمر اسمین بسر ہو گئی کہیں یہی تھلید او دہر ہو گئی کہ آخر جدا وقت پر ہو گئی خدا چاہی کسی نظر ہو گئی خبر میری نالو مکی گھر ہو گئی کہ محروم قدر ہنر ہو گئی</p>
<p>رہین باغ عالم مین کیا شور ہم ہوا اسکی اب پر خطر ہو گئی</p>	
<p>تہی یہ کسکے حکم سی یارب نکلوا جی ہو</p>	<p>موت ہی آی تو میری پس گہرا ہی</p>

مختار علی شاہ اکبر شاعر ہندوستان
چاندنی پورہ کی پلوں تک حیات ہی
دع

<p>ہاں نیکی کیون نہ کی ہو کہ ہوتی سرخرو ایکی قول و قسم کا کس طرح ہوا اعتبار جب کھانہ قیامت ہو چکے ہو وہ یوں آج تو کچھ آرزو کی شرم تم رکھو دورا دل کو جیت نکالو وہ ہنسکیرہ فرمانی لگی خاکین ملکر اگرچہ درد و غم سی چٹ گئی سردی ہی گل سا چہرہ نہ کسی اکھین غضب</p>	<p>اس بڑی سی روزِ عشرت رسی ہو اور تم ہی ادہ کہ ہی ہوئی فقط کھائی ہو کیا کی گئی ہی ہماری ہو کرین کہاں ہوئی آئی ہی وہ چپ کی دلیں اور شرمائی ہوئے دی نہیں جاتی جو ہوشی مفت آئی ہوئے گوشہ مر قین پیر ہی قید تنہائی ہوئی تیری زیبائی ہوا پیرانی اترا ہی ہوئی</p>
<p>وادی وشت میں نکلی شہرِ کرب کرئی فغان پیچھے بھی سنگ طفلان گئے شہرِ لای ہوئے</p>	
<p>ہی ادہ دواہ کی صورتِ جیل کہاں ہوئی تیری قیامت پر قیامت ہو تو عاشق ہوئے زندگی اور موت دونوں یکہ محب و دگین نامہ اعمال پڑھو کہ فرشتی تہک گئی</p>	<p>کیا باگروش کی کاکل پیر ہی آئی ہوئی یہ تو عنایِ خلکی گہری تھی پائی ہوئی یہ ہی گہرائی ہوئی اور وہ شرمائی ہوئے حشر میں کیا میری سوا کسی سوا ہوئی</p>

داج
چک ہوئی دل پر آہ تم آٹا تیاں پر نہ
کہہ کرنا ہمارا حال سرائی مہربان پر نہ

<p>کیا گل خسار پر زدی میری پہاگئی ناتوانی سی نہ اوٹھی درسی اوسکی سیٹھکر</p>	<p>دوستو کی شکل ہی کچھ آج مہربانی ہو بیقرار کی جگہ حاصل شکیبائی ہوئی</p>
<p>کیا بلا پیچھی پڑی ہی شور کی اندھیرے زلف کا فرستی ہی اوس سے جو لکھائی ہو</p>	
<p>نکالیں حسین لگی ذرا نگہ جوان پیری بہار تازہ گل پر پھولیو اتنا نہ ای بلبل چلی مقرر کوٹھو کر اگر تو میری روح یہ بکے نکل کر تیر کا پیکان چلا دسی تو دل بولا نراکت سی میری گردن پہ تھک کر کہہ گیا تیر یتو کی تلخ کامی میں مزای قند کا حال مزایا داگ دست خون چاک گریبا فکا کردن کیا بار بار کاٹا ہی تیرا سکودا نشو وہ قاتل حلہ پیا کد ارمین کر جدا اور نہ</p>	<p>اگر دوزخ کو آجای اے عمر روان پیری کہ آنی والی سی اک دن وہ فصل خزان کہ ایسی مہربان مجھ پہ کرنا مہربان پیری کہ مگر کرنا تم اس گہر پر میرا جان پیری تو نہیں لایم ہم اس خنجر کا کرنا تھکان پیری ملین یاد عاؤ کی عوض میں گالیاں نہ تمنا ہی اوڑا کر دیکھوں سکے ادھیجا پیری مگر گئی نہیں جگہ یہ میری زبان پیری مڑہ شوق شہادت کا یہی کہتا ہی یا پیری</p>

چلی کو پھسی او سکی ہم تو بولی ناتوانی ہم	کیر کا اس طرف کو تو گزرائی توان چہرہ
مری باد بہاری او خزانگی میر پڑی	ولی باقی ہی اب تک رز دی بوستان چہرہ
بیان عین صلیت گذری راست بنو	رہا باقی ہماری دلیک راز نہا پہرہ
سنا ہی نید تو اوڑنی لگی ہڈ تو نکو	وہ سچ عین الہی دلی میر داستان چہرہ
نکالیا جھل سی زبان الہی اکھ لہی	عینیت اور اعلیٰ ہونے ہی ہر داستان چہرہ
مرا جینی کانگی سی بشیر کو ہوتا ہی حاصل	کہ بعد از مرگ اوس رہتا ہی نام داستان چہرہ

اگرچہ داغ ہی مشہور ہی شیرین کلامی مین
مگر تم شور ہو کر شور ہو شیرین زبان پر ہے

دو رخ سی کچھ غص ہو خواہش جاکلی	پہو پون گلین دین سینیت جہا کھی
تیر ہی نظر سے سکو دکھا دوا لگ الگ	یہ گردش فلک یہ روشن جان سما لگی ہی
جو برتان سی خاک ہو ہم تو اس لئے	خواہش نئی زمین کی نئی آسما لگی ہی
اب او نشی کوئی ملنی کی صورت نہیں ہی	دن شرم کا ہی رات میر دشمنان کی ہی
اگر او سکی ہاتھ سے ہو شہادت چھی نصیب	وہ موت جھکو زندگی جاودان کی ہے

داغ کس کی ہی ہو کس کی ہی آیتان کی ہے

ارض و سما سے ڈھونڈ کی لانگے ہم تمہیں	چھپنے کی جابی انکی سوا اور کھانکی ہے
روتی ہی شمع جسکے سرمائی تمام رات	یہ دل علی کی قبر ہی یا نو جوان کی ہی
ہم سر کر کہہ کی ہاتھ پہ آئی ہیں با طلب	حت نہ کال لیجے اگر امتحان کی ہی

اُردو میں شور تیرا ہی اک شور ہو گیا
تعلیف ہند میں تیری شیریں زبان کی ہی

سوت مانگوں تو نہیں چاہتی غیت میری	چھوڑوں تمہا میں اوس یہ نہیں بت میری
شوق کہتا ہی کہ اک بوسہ طلب کرو اس سے	کہہتی ہی کہ پرتی نہیں حیرات میری
یا تو انی سے لو بگڑ ہی بھان تک نقشہ	میری تصویر سحر مٹی نہیں صورت میری
بعد مرنیکی ہی نکلون گانہ کو پہرے تیری	جب تلک پہلی نہ نکلی گی یہ حشر میری
مجھ سے تم اور فلک غیر بھی ہیں غافل	سچ جو بوجھو تو ہی سب بُری قسمت میری
ناقوانی یہ میری رقم تو آیا اون کو	پر یہ غصہ سے کہالی نے نہ رکت میری
گر بوش نخت سی مٹی ہی ٹھکانی نہ لگی	چہانتے خاک رہی روزِ شدت میری
کہتا ہی وہ کہ زبان کاٹ لو گھڑتکی	حشر میں تانہ کری کوی شکایت میری

شور
تعلیف ہند میں تیری شیریں زبان کی ہی
اُردو میں شور تیرا ہی اک شور ہو گیا

دعای میری روزانہ پڑھو اور اپنی زندگی
میں ہمیشہ قائم رہنا اور کمال حاصل کرنا

	<p>گل کترتی ہی مضامین بھارا قطر کے کیا غضب زور کی محی شور طبعیت میری</p>	
<p>کیا قیامت جاگ اٹھی یا فتنہ خوابیدہ ہی خار وقت سی ہمارا یہ تن کا ہیرو ہی صاف ظاہر ہی کہ تیرا ناز ہی سنجیدہ ہی دیکھنے والوں میں اسکی پر غضب دیدہ ہی جان تو جانیکو ہی دل اور دہر گرویدہ ہی بولی مرنے کیوں نہیں سن استغفر محمدیدہ ہی کس غضب کا تیرا یہ دست خاں مالیدہ ہی کیا بہار افزا یہاں کا سیرہ خود دیدہ ہی لوگ بولی کیسا اسکا سخت دل اور دیدہ</p>	<p>کچھ کہا کچھ نہ کسکا پر غضب دیدہ ہی اب تو دشمن کی ہی آنکھوں میں کھٹکنی ہو لگا تیر جیبا میری دلیں تو پیکان رہ گیا دیکھو اسکی چشم فتان جو کہ زندہ ہیچ گیا عاشقی کا یہی عجب نقشہ نظر آیا بین جب کہا میں نے کہ مرنے میں تھا ہر مجرم خون اپنا اپنی ہاتھوں نگر کی ہوتی میں شہید اکی مرقچہ میر بولی کہ محی کسکا مزار آج سر کو ہاتھ پر کر کہ ہم جو قاتل کو چلے</p>	
	<p>شور کا جس نے پڑا دیوان وہ کہنی لگا کیا ہی مضمون تھا ہی اور ہر نزل کیا چیدہ</p>	

واجب
فغان کو لاک بھری آجنان سے
اوجھا جاتا ہے پروردگار سے

چلے ہی برق بچکر لالہ مان سی	میری سوز دل آتش نشان سے
خدا سمجھی میری عمر دان سی	دغا دیکر مجھی چلیدی صدا فوس
پہلی کو کچھ نہ نکلی اتنی ترانسی	یہ کہتا سچ تو پہر ہی میں براتنا
اوٹھی گی شورش محشر مانسی	جہان بیٹھو گی تم آگ مچلکر
شکایت اپنی ہر اس آسمانسی	قدم جتنا نہیں ہی اب زمین پر
بتاؤ تو کہ تم امی کہاںسی	اوڑا ہی رنگ رخ وحشت ہو دلپر
کہ جائیں گی کہاں آگہانسی	نہیں معلوم اب تک ہی ہوا یہ
بچو سب اس بگانا گھانسی	وہاں جان ہی یہ لطف کا فر
پڑماری صریخ یہ سوتا مانسی	تمہاری چشم کی گردش نے پلین
کہی گہرین کہی نکلی مکانسی	رہی وحشت چراک حالتیں ہم
چرا چلتا ہو نہیں یوں گارنسی	شکایت نا تو اتنی کی ہی سبکو
خدا محفوظ رکھیں یہ گانسی	پہلے کو جو بڑا سمجھی تھم سے

وہ بولے دیکھ کر مجھ کو خدایا

بچانا شور کے شور و فغان سے

موت حق میں میری صیحت ہو گئی
 حشر میں ہی جو حمایت ہو گئی
 جینا زہ کو اڈھانگے میری
 آج آجائی تو احسان ہو دی
 حشر میں داؤ کا ملنا معلوم
 جب خدائی ہی بنایا تم کو
 جان دینے میں نہیں غنیمت
 ہجر میں مرنا تو آسان ہو بہت
 حضرت دل نہ کسی پر مرنا

چارہ ساز و پتہ ہیں سو گئی
 کس سی پہر انکی شکایت ہو گئی
 اگی روتی ہوئی حسرت ہو گئی
 پہر اجل کو بڑی دقت ہو گئی
 کس کو فریاد کی طاقت ہو گئی
 شاید اوسکی ہی یہ صورت ہو گئی
 گراؤ نہیں لینے کی عادت ہو گئی
 اون سے پر سخت ہٹا ہو گئی
 جیتے جی تک تہذیب ہو گئی

میٹھی باتوں پہ نہ جاؤ اونکے
 شور کچھ اسمیں بھی حکمت ہوگی

جو وہ زلف مشکین سوز جاگی
 طبیعت پر اپنی بگڑ جاگی

دعای غم و غصہ کی آیت ہوگی
 کہہ دینی قسمت ہوگی

دعای طبیعت کوئی ان میں نہ پائی
 بلکہ طبیعت انہی کا اثر ہوگی

<p>میری خاک کھون بھر جائیگی گد رتی گد رتی گد رتی جائیگی قضا تو میرا کام کس جائیگی طبیعت تیری تنگی ڈر جائیگی ادھر آئی گی یا ادھر جائیگی کہ تو پاراوسکی او تر جائیگی تو یہ سر سے ندی گد رتی جائیگی</p>	<p>اوڑاتی ہی کو چھپی اوسکی صبا گزارین گی ہر حال میں عمر ہم بیکلی گا گر کام تم سے کوئی کرونگا وہ نالہ میں اک حشر خیز دل و جان میں نذر تیغ نظر پچائی خداد لکونوک مزہ جو رو نیا ہی رات دن کار یا</p>
<p>کہان تک ستائیں گے وہ شوشک طبیعت کسی روز بہر جائیگی</p>	
<p>اور کیا پاس میرا سوا کہا ہی حلق میں اپنی ہی دیکھو تو وہ کیا کہا ہی دلچیں اچھا اوسے یا میں فی ہر کہا ہی محض قتل میری پاس کہا کہا ہے</p>	<p>نذر کو تیری فقط دم ہی لگا کہا ہی مانگتی دلکو جو ہولی سی دوبارہ ہو میری تیری پیکان کو اتی ہی خدا شاید ہی منتظر حشر کا ہوں پیش کرونگا اوسکو</p>

داعی
اس کی کو تو کچھ سے لگا رکھا ہے
اس کی کو تو کچھ سے لگا رکھا ہے

<p>جانِ فرقت میں کہیں جلد کج جاوے بجائے ہی دستِ حنائی ہو کیونچہ لیر جانکو نہ رنجت کی تری کر بیٹھی جان و دل لیکے ہی باز آئی ظلم سوز</p>	<p>کیون تسال توئی انی میں قصار کہا ہی خونِ عشاق کو کیونچہ فی روا رکھا ہے دل تیرا جاتکی پریم فی اوٹھا رکھا ہی اور کیا میں فی چہا میری خدا رکھا ہی</p>
<p>کس فی دلچہین لیا شور تمہارا جبراً شور تم فی جو یہ بی طرح مجا رکھا ہے</p>	
<p>ریشک کہا تائی چپت آ میری کاشانی دل خود رفتہ کا احوال نہ پوچھ صاحب تو بچ کی تو درمیکہ سی واسط کیا کون ہی واقف اسرار حقیقت ورنہ خاک جیسے کہ اوڑائی ہی تیر مخونچے دست افسوس ملا کرتا ہوں اس شرمین</p>	<p>یہ شرف او کو ملا یار کی آجانی سے قایہ ہو گیا کیا پوچھ کی دلوانی سے ہی سبوسی نہ غرض خم ہی نہ یتیمانی سے ہی وہ ہی جلوہ ناسخ دبت خانی سے نہ اوڑی آجکل ایسی کسی مستانی سے کہ نہ کچھ سمجھا وہ ظالم میری سمجھانی سے</p>
<p>قطع ہی آمد و شد اونکی اور اپنی ایشور</p>	

دلیلی بدینا کی سی ستانی سے
 ہر وہی آجائی سے یتیمانی سے

کام آنی سے نہ اونکو نہ ہمیں جانی سے	دل ملاؤن میں ہنسنا تنگ ہوا شائے پیکہ یہی حاصل نہوا ہاری مجانی سے اتنی عرض ہو کہ فقط عمر کی کٹجانی سے نہ ملی تہوڑی سی فرصت کہی غم کھانی سے آج خالی جوہری آتی ہیں مینجانی سے مجہ یہ کرتا ہی میری رنگ کی اوڑ جانی سے	جی اوچھتا ہی میرا زلف کی سلجھانی سے بعد مردن ہی رہا سوچ مجھی شکر کا جیتے تیک رہی مرقی رہی اس قاتل پر میں وہ پروردہ غم ہوں کہ از لسی محکو جام مہتی کا اب اپنا ہوا شاید لبریز یہ نہی تہمت پرواز ہی صیاد کہ تو
ای خار پنج ہی ہی جا کی راحت سو شور خالی نہیں اکدم تیری شکرانی ہی	منزل عشق کی دنرات ہیں چلنے والی شل فوارہ ہیں آتشک اوچھلنے والی شیشہ دل کی یہ میریں کھینچنے والی ہم وہ یہاں نہیں جو ہوں سمہلنے والی	دشت وشت سی نہیں ہم تو ٹکھنے والی روکون گر آنکھ سے انکو تو یہ سہر نکھین اونکی پانو کو نہ کیوں سر پہ پڑاؤن اپنے ہو چکا اب تو میحاسی ہی پس اپنا علاج

دفعہ
صبرین کی گئی اس بزم سے چلنے والے
ات ملت نہ را۔ پھر عطا کے ملنے والے

اشک خون چشم سی جاری ہو صد شکر	ہیں خاک کی طرح ارمان نکلیں واسے
ہو گی گریہ سی نہ فرصت دم رنجو	دوسری ہیں شکر کوئی دم میں اولینو واسے
شجر سوختہ وہ باغ جہان میں ہم میں	آج تک پہولی نہ آگی کو میں پہلنے والی
چرخ خنیل ہی ہوا رنگ زمانہ سی فحل	کیا غضب کرتی ہیں رنگ بدلتی واسے
طفل اشک نگاہی پی ہم چو چلی اتی یز	اوسکی کو چہ میں ہیں یہ آج چلنے والی
تیری تصویر سی کب میر ہوئی تھو دل	یہ تو بولی دیکھی نہیں تیر پہلنے واسے
جذہ سوز نہان سی وہ میری گہرائی	یہ خبر سنگی ہوئی خاک ہی جلنے واسے
آسیا کی طرح افلاک پہراتی ہیں فحی	روز یہ چھاتی ہیں مونگ کی دھنوں والی

شور نالوں سی تیری شور چا عالم میں

دلکے ارمان تہی یہ مدتی نکلیں واسے

دیکھی گامیج جب میر چشم پر آب کی	بہتے پیری گی آبرو ہر جاساب کی
وہ زب باد کھش ہوں کہ کوثر کی ہی عوض	ہر دم فردن ہی خلیج غم شہسیرا کی
شاید فراق سوز دل گل گیا کہین	آتی دماغ میں ہی میری بو کیاب کی

دعای شوق میں آتی ہیں میری یہ دعا شوق کی
دعا کی دعا کے غم خواب کی

کرنی لگی ہیں رنج و بدستیاں بہت	اچھی شراب پی کی اونہوں کی خراب کی
ہی جلوہ رینہ رخ تیرا جام شراب سے	یا چاندنی چٹھی ہی صنم آفتاب کی
بی یار پیتی ہی جو جگر چاک چاک ہی	کیا اینہی چھی شراب تہی خنجر کی آب کی
کیون دیکھا زلف کو شب بدلا کا خوف سے	بخت سیہ سی لیتا ہوں بتیہ خواب کی
دیکھا جو بچہ ہے کواو سنی ہی بی ثبات	آنکھیں ہیں بند خوف سے دیکھو حجاب کی
نخسین تیری دید جب نحو ہو گئی	فرصت کہاں یہ ہو گی صاحب کتاب کی
نیکی کا فکر ہو ی کہ ڈر ہو بدی کا مای	رہتی ہی دل یہ پار ثواب و عذاب کی

اشرف بنا تھا آدم خاکی تو بسے شور
پراسکی خود غامی نی مٹی خراب کی

شور پر کسی چشم تر نہ ہوئی	پر تچی بی خبر نہ ہوئے
آخر شش رو ہی بیٹھی آنکھوں کو	ایک دن خشک چشم تر نہ ہوئی
ہنسے مہر کی لوگداری عمر	تم نہ آئی تو کیا گداز نہ ہوئی
یہ بخود ہی سی میری خلا ہے	قافلہ چل دیا خیر نہ ہوئی

واحد
ملکہ شوق بی اثر نہ ہوئے
ملکہ دردین کیا نظر نہ ہوئے

<p>جان دینگے نہیں اہل کوہی کہول بیٹی وہ شام سی چوٹی بندہ گیا اسمین یا بال اپنا ہی عدد پر تو عین چشم کرم یار گیسو اوٹھانہ سکتے وہ پہونچی آہ سا فلک پر آج مرص عشق کا کیا جو علاج جان کردہ نہ آئی نغشہ پر اسکو دلیں ہی رکھ کی کوہیا</p>	<p>اوتکو لینی میں ہاں اگر نہوی اسی اندر میر میں سحر نہوی بی سز لفظ اب لب نہوی بد نظری ہی بیان نظر نہوی شکری آپکی کمر نہوی دلیں تاثیر اوسکی پر نہوی کچھ دوا اسپہ کار گرنہوی میری مرینگی کیا خبر نہوی باشر آہ بی اثر نہوی</p>
<p>شور شیرین کلام سے تیرا اس سے میٹھی کہی شکر نہوی</p>	
<p>دکھاتا آنکھ ساقی اور لمی بیانہ آتا ہی ہوا حبس نہ ہوں مفتون عین اوسکی چشم گونگا</p>	<p>ابھی تیر ہو گردش میں اب میں نا آتا ہی تو ہر شب خواب میں محبو نظیر سمانہ آتا ہی</p>

مجموعہ دیوان شکر بختیاری
 دہلی

<p>اوسری شور طفلان اور اوسری پیر پتر کی نصہ بری خدا گسٹ کا محکورات دن الیا ہنوی رشک میری چشم پر کیوں ابر کج پلا دی نی کہیں جلدی جو باقی ہو شیشہ ناز عجب عشق کی سرکار ہی تابع ہو گئے لگاؤ اور شک فتنہ سازی اور غبار</p>	<p>تاشا ویکہتا کیا دھوم سی دیوانہ آتا ہی کہ ہر دم سامنی میری نظرت خانہ آتا ہی کہ اسکو ہر گز ہی ہر پل گھر بسا نا آتا ہی نہ ترسا عجکوائی ساقی تجھی ترسا نا آتا ہی تو کیا کیا عجب سی لکھا جین پروانہ آتا ہی تجھی کیا کیا ہنری ترس ستانہ آتا ہی</p>
<p>کیا برباد جسک عین ای شور گردون پسند اوسن سی ہکو کس قدر دیر نا آتا ہی</p>	
<p>کہان جاتی ہو ٹو توید کیا ای یہ کیا ٹہری تیری چلنے میں اعجاز سحای ہو جیا کافر میسر ہو اگر وہ خاک پاہم خاکسار و نکو وہ اغوش تمنائیں میرا تو کیا ای جباب آسا بہر وسہ کچھ نہیں ہی زندگانیکا</p>	<p>جو ٹہر و ایکدم اس جاتو دل میرا ڈر ٹہری بہلا شوخی سی پر کسو نکز میں نقش پڑی تو بی شک خاکساری ہی ہماری کیسا ٹہری شال برق شوخی سی نہ ایکدم ہی ذرا ٹہری اگر کوئی جہان میں دم کو دم ٹہر تو کیا ٹہری</p>

دعای
میری کوئین دہ کن شوخون سے جا چالی

میری کوئین دہ کن شوخون سے جا چالی

کہامین فی اوس سونہ کسٹم لگا مجھسی کہنی وہ یہ صنم
 تیری جان کی جانی کا کیا ہی غم ہمیں اپنی کام سے کام ہے
 مجھی روز شب ہی نیا الم یہ دکھایا چرخ نے کیا ستم
 کہہیں جا ی تن سے نکل یہ دم مجھی نیت تک ہی حرام ہے
 کہہی قتل کرتی وہ بر ملا کہہی زندہ کرتی ہیں لب ہلا
 یہ تو سارا تیرا ہی شبہہ تجھے عشق میسر کام ہے
 لگے انگہ میری نورا تو میں خال و زلف میں جا پہنسا
 چھی مای کس فی جگا دیا نہ وہ دانہ ہی نہ وہ دام ہے
 تیری وصف دیکھا یہ ذات میں ب لب ہیں صفات ہیں
 یہ مزا نہیں ہے نہات میں تیرا ایسا شیرین کلام ہے
 نہ تو کفر سے غرض ہے اب نہ ہی دینداری کی کچھ طلب
 میری دل سے بھولین مسیح کب فقط اوکلی نام سے کام ہے
 تیری نام پر ہوں میں مبتلا تیری من پر ہوں بدل خدا

جیسے شور کہتی ہیں بر ملا دہ چہان میں میرا ہی نام ہے

کسی طرح جی اوس ذقن کی راہ ملی
نگاہ رو بر وہم میں کہی نگار ملے
ہزار شکر کہ اس دلین گہر کیا تھنے
مری اوڑائیں عہد سوط صر ورات اور
تلاش سب کو تہی بخشیر میں اپنی یارو کی
وہ میں بلای میری گہر جو خود چلا آئے
عوض میں شکوہ کو اظہار شکر قائل ہے
دل دگر ہے ہماری اوڑھیں کے چاہیں ہیں
میں اپنی داغ سوید کو سر پہ رکھ لوں

وگرنہ ڈوبنی کو ہر قدم پہ چاہ ملی
جو روز مل سکے تو ہی گاہ گاہ ملے
خدا کری کہ نکلی کی اب نہ راہ ملے
پہ سکو ایک نہ بو سدا کی راہ ملے
میری ہی تاک میں پہر فی سیری گناہ ملی
اشر پذیر خدایسے سب کو آہ ملے
حبیب داوڑ محشر کو داد خواہ ملے
خوشا نصیب کہ سجاوہ یہ دو گواہ ملی
جو اسکی رنگ سے وہ کیسوی سیاہ ملی

ہو گی شور کو جنت کی آرزو بجدا

جو بتکدہ میں کہیں اسکو بھی پناہ ملی

کمرتی ہیں شناسب اس نظر کی

ہی داد نہ کچھ میری جاگر کی

دعای
بہاؤ شاہ بخان کا اور نگاہ ملی
فیقہ میں کوئی عیوض کی راہ ملی

دعای
ہر بات ہی شوق و اشتیاق کی
شوقی اور ازادہ من و تامل کی

<p>آئی ہیں وہی بولائی جیتک سستی ہیں عہد ہی وہاں بگڑی محدوم سنا جو شاعر و ن ہی دل چلی ہو ابی خاک ظالم دیتی ہی جو کام کیمیا کا رونا ہی اسی ہنسی نہ سمجھو صیا و کی ہاتھ سوشب و روز جون نقش قدم بھی مٹایا تم جو رجفانہ چہوڑو ہرگز ہتی یاد جو زلف و رخ کی ہر روز</p>	<p>تقریر کبھی ہی اب اثر کی بن جائی گی میری نامہ بر کی کرتی ہیں وہ چتو کر کی بجلی جو گری تیری نظر کی ہی خاک یہ کہ سکی باہم دور کی اب خیر نہیں ہر چشم تر کی ہی جا کھنڈ فکر بال و پیر کی ہتی خاک یہ کہ سکی رزہ گزر کی ہی یہی ہی غذا دل و جگر کی رونی ہی سو شام اور سحر کی</p>
<p>کیا شور کہو کے روز محشر پیش حب ہوگی عمر ہر کی</p>	
<p>مستقیم نہیں قیامت کی</p>	<p>دل سو پیر و مین او سکی قامت کی</p>

شوق میں ایک منت قیامت کی
پہر گئی مل گئے قیامت کی
واحد

<p>جیسے نالی پین میراقت کے کام دو نو ہی پین مصیت کی ہم علی ساتھ اس جماعت کی ہم کو ارمان نہیں ہیں جنت کی دل نہیں دیکھی اس کشور کے یہ کہلی راز اپنی قسمت کی خون ہوتی ہیں روزِ حشر کے مرثیے آپ پر ہیں مدت کے پانی ہیں بہہ نیچی الفت کے ہیں کرشمے خدا کی قدرت کے اس میں ہیں کوں نہ مروت کے</p>	<p>شور ایسی نہیں قیامت کی چاہ سہی نباہ مشکل تر بیکسی یاس درخ اور حرمان ہو گئی کوچہ سی او سکی کب بہتر آئینہ سی ہی وہ توصاف نہیں روزن در ہی ہو ہی ہیں بند سحاب کا دیانہ اک بوسہ آج پوچھا ہمارا حال افسوس دین و دنیا سی آپ کو کہو یا بت کردہ چوڑائی گرجہ میں آئینہ دیکھ کر وہ کہنے لگے</p>
--	---

شور لکھتا ہے تو تھی مضمون
ہم ہیں قابل تیری طبیعت کے

داج
کینا بنیم و فالیت سزا کی لئے
سیرا لطیف اور شاعرانہ حفا کی لئے

وہ چہن ہی سٹ کی جہن بنیا نازا کوئی

بھی جہانین تو معشوق کج جفا کی لئے
شب وصال نہی گل خوش ہو دلیرا کی لئے
ہمارا ہوتا تو رہتا ہماری سینہ میں
تمہاری زلفوں کو دل لہو کی ہوئی عادت
شب وصال ہی کبخت رحم کبر مجھ پر
جفا سی دل کو بچا سینگے کب تک آخر
کہہ میں جو بکنی ہو تاثیر تو بیت اہدم
کہا جو میں فی وفا کرتو ہنس کر فرمایا
کہہ ہی تو پہو لی سی اہم اسی منامین
ہزار دن خون ہو کڑالی اسنو دست بستہ

جو مری خاک ہوئی تو ہوئی صبا کی لئے
اور آج ہجیر میں ہیں متطر قضا کی لئے
یہ دل بنایا نیری چشم فتنہ زرا کی لئے
کہان ہو لائی ہر روز اس بلا کی لئے
نہ بول آج تو مرغ سحر خدا کی لئے
جفا ہی دیکھے لہو اور دل جفا کی لئے
کہ لینگے مول ہم اس آہ نارسا کی لئے
جفا کو چوڑ دین ہم آپ کی وفا کی لئے
ہوئی ہیں خاک فقط تیری نقش پا کی لئے
یہ تیری ماتمہ و رتبہ ہوا خدا کی لئے

ملا نہ آج تلک ہم کو کوئی پی ای شور

پہری جہانین بہت جفا و وفا کی لئے

لیکن موت اسکو یہ امیدوار انیکو نہی

آج خدمت میں تمہارا جان نزارا فی کو تھی

<p>گلشن داغ جگر کو دیکھ میری ہٹ گئی شکری بوجھم کی گردش ہوا کی بج گئی ایک دم ہی حسرت بیل نہ نکلی باغبا آقیرن سینہ کو ہیرے کہ بوردا کاوی وای قسمت وہ میر مرقد پر اگر پیر گئے اونکو ہنتا دیکھا سر غیر و نسو میں روئے کیسی غنچی کیسی گل کیسی صبا و عین لب آج اتنی ہی پیراؤں کی دم میں رم کھالیا</p>	<p>ورنہ باغ ویرن فضل بہارا نیکو ہتی ورنہ آفت جان پیرسل نہارا نیکو ہتی گلشن ہتی میں دودن بہارا نیکو ہتی روز یہ مرگان کی پرچی دلی پارانیکو ہتی روح یہاں مجرہ کو بالائی مزارا نیکو ہتی بوش پیر پتہ تری اختیارا نیکو ہتی وہ چمن ہر مٹ گیا جیسے بہارا نیکو ہتی ورنہ لب پر جان مضطر بار بارا نیکو ہتی</p>
<p>شکری جا ہی کہ نالی شور تیرم گئی جا بجاسی ورنہ اوسکی اپکارا نیکو ہتی</p>	
<p>گردش گرد و نسو یون بکری ہو اکثر نثر ایک دم وہاں ہی نیا پائین چکر سی کہی جب بتوئی سنگدل ہونیکا شکوہ ہوجا</p>	<p>عشق میں جویش تر بکری دے کمر تنو گردش قسمت ہم جینرم میں ساغر بنے آدمی کو چاہی ہو پہلی کہ خود پتر بنے</p>

داغ کار و نسو یون بکری ہو اکثر نثر
تجسہ جاکوب بکری ہو اکثر نثر

دی اثر اتنا تو یاد گوہر گوش صنم
کیا عجب درویشی ہو جاؤ نخل خاک
بہید تری خداوند انہیں وقت داہوی
صلح قد ریمے کیا شرط تھی انصاف
اسمان پر پہنچتے ہی نام روشن ہو گیا
سخت جانی سوزنگی حشر سید قتل
خون سے بیل کی سینی تباہ گلیچین چمن
کوئی پوچھی بگڑی کیوں تھے کہ بگڑی ابرو
بی گناہی کی ہمارے نہین شہر تو ہی
آج کیونکر سرفروشنین ہو ستر کا غل
جیکے چمکی پہو لکی بدتی سوزہ نازک کمر
راستہ ملک عدم کا مینے گودیکھا نہیں

قطرہ آنسو کا ادھرنگی اودھر گوہر ہنر
پہلے تو دلپیری تھی اب اگر جانپیر ہنر
بار بار عالم بنی بہتر بنے بدتر بنے
دل میرا شیشہ بنو او سن کا دل تیر ہنر
وہ شراری آہ کی تھی جن سے وہ اختر ہنر
ٹکری ٹکری ہو گئی بوختیہ خنجر بنے
حب ہو انشود نما کیا کیا گل احمد بنے
محفل زندان میں زاہد متقی نہ کر بنے
ہم ہی خوش ہیں گرسہاری قتل کا محضر
دیکھا دیکھی ابروی قاتل کو یہہ خنجر ہنر
پہر کھو اونکی لئی کس چیز کا زیور ہنر
پر یقین ہی عیسیٰ میرم میرا پیر بنے

بات اور بی بات جو بگڑی سحر شام تک

اوس سی پیرای شور صاحب آپ کی کوکمر بنو

جب بت بھری تو پیراؤ نہ شکایت کیا ہی
 سنگد لسی جو ملا دلیں میری بال پیرا
 دو قدم بچکی جو قامت سے تیر چلتی ہی
 طبل رسوائی تو پہلی ہی بجای حضرت عشق
 صدق ہے آہ تک نہیں آتی ہی کبھی
 آہ و نالہ سے میری ارض و سما چکرائی
 خون دل پینی کو ہی لخت گلہ کھانیکو
 جبر و ضبط ہی ہر کام میں لازم ہے ضرور
 درد ہجران کی شکایت جو کسی کی اونہی
 جان و دل کو تو لیا ایک نظر میں فوراً
 ای تبو عارضی ہی حسن تمہارا بی شک

لب خاموش سی امی حکایت کیا ہی
 شیشہ جب چور ہوا ٹوٹ کی قیمت کیا ہی
 اس ظاہر ہی قیامت کی حقیقت کیا ہی
 غور سی دیکھی تو اب سری نوبت کیا ہی
 پوچھتے کیا ہو کہ اب آپ کی حالت کیا ہی
 خیر ہو اس سے زیادہ کوئی آفت کیا ہی
 اور پیراس سے سوا صبر و شجاعت کیا ہی
 جو نہ قابو میں رہی پیر وہ طیحت کیا ہی
 بولی کیا ڈر ہی سہو ایسی مصیبت کیا ہی
 آگے اب دیکھتا ہوں آپ کی نیت کیا ہی
 کل کہیں آج کہیں ہو تو وہ دو کیا ہی

ای تبو شور سے تم گرتی ہو شری مدام

جو اس شعر میں کیوں ان لفظ یہ عادت کیا ہی
 و اس
 تم تانی ہو کر اس کی صورت کیا ہے

اب تو باز او ذرا ایسی شکر کیا ہے

دماغ اور ذہنی حالت جابر تیری خاکساری
مشت خیار نہیں کستنا سوار کی

شہرت ہر جب گیسوی عجز نثار کی
مٹی خراب ہوتی تھی مجھ خاکسار کی
جنہ ضعف اور کام نہ آیا کوئی میری
میں جان بلب ہوں اور تو کتنی نہیں ہے
نکو وعدہ سی ربط ہی ہو اس کیا غرض
عقل و حواس و ہوش تو کھو ہی چکا تھا
ماری جو ڈالتی ہو بھی اسی امید وصل
پہر صدمہ ہائی عشق اوٹھانیکلی واسطی

نافہ میں جان خشک ہو خشک تھار کی
صرصرنی شکر خاک اوڑادی غبار کی
چہڑا سکا عدو نہ گلی مجھے یار کی
ای عمر تو یہی رات تھی انتظار کی
مجھ سے بھی لپک کر واک بات پیار کی
باقی رہی تھی جان سودہ ہی نثار کی
تو بھی ادا ہی کیا اوسی عقلت شمار کی
ہمت بند ہی میری دل ہمت گسار کی

آنی لگی ہیں خونکی بوندیں سی اتو شور
صورت بھری ہی دیدہ خونناہ بار کی

پہون کی آگ مجھ کو شعلہ بار کی
آتی ہی میں دشت نور دیکھی لہر پہر کی

لگ جائی گی چار کو آتش چار کی
مجھ کو ادب ہاتھ میں یہی ہو چھین بہار کی

<p>گر چاہی بیٹا سایہ میں اوسکی تاتوان تہا می ہوئی پروگی کہی دل کہی جگر گم ہوں میں اس قدر کہ بس فن پہ کہیں الفت فی نشر سرنگان یارسی اقرار وصل اوس بت کافر فی کرلیا</p>	<p>اوٹھی گی پہ نہ بیٹھہ کی دیوار یار کی پیر جاگی جوا نکمہ کسی بی قرار کی ماتی نہیں ہی خاک ہی میری نزار کی کہولی ہی فصد دیدہ خوشابہ بار کی رکھ لی خدائی شرم دل بی قرار کی</p>
<p>ای شور و گولی کی چلا پہر کسی پاس جاتی رہی ہی عقل تیری اعتبار کی</p>	
<p>تجکوی کسی نو دل مضطر لگی ہوئی دیدار تیرا روز قیامت ہوا تو کیا پروانہ آپ تجھ پہ بلا شمع سچ تو ہے جلتی ہی ایک پاسی گہری شمع رات بہر اللہ رمی سوز آتش الفت کہ دیکھنا ساقی خدا کی واسطے ایک جام لا ادھر</p>	<p>ہی آگ سی بوتیری برابر لگی ہوئی اک بیٹھ ہو گئی داو محشر لگی ہوئی تہمت ہی کیون ازل سی تیر لگی ہوئی اوسکو کسی لو ہی مقرر لگی ہوئی اک آگ سی ہی سینہ کی اندر لگی ہوئی میری نظر ہی ہی سوئی ساغر لگی ہوئی</p>

داج کیا تیر کدہ کی ہی در لگی ہوئی
پیا کو سیل ہی سر کو شری لگی ہوئی

کہاں اس کا سہ سہکے ہو کہ رقت ہوتی آتی ہے

ناصح یہ آرزو ہی کہ الفت تو نکلی جاوی	پر چٹپٹی کب ہی مایہ کافر لگی ہوئی
اگ گام ہی سہیل کی اوپر چلنا ہی محال	ہی جسکو راجہ عشق میں ہو کٹر لگی ہوئی

تار و زحشیر ہی کہی اپھی نہ ہوگی شور
ایسی ہی چوٹ عشق کی دلیر لگی ہوئی

دراز کا کل خمدار ہوتی آتی ہے	یہ دلی پیچھے پیری مار ہوتی آتی ہے
یہ کیسی ناز سی رقتار ہوتی آتی ہے	کہ اپنی چال سے گفتار ہوتی آتی ہے
وہ اپنی حسن پہ نازان بین اور عشق پہ ہم	ہماری اونکی یہ تکرار ہوتی آتی ہے
یہ کون آتا ہی گلگشت کو سوی گلشن	فدا بہار جو ہر بار ہوتی آتی ہے
اوٹھتا ہی سوتی سے یہ کون فتنہ خفتہ	کہ جس سے موت ہی ہشیار ہوتی آتی ہے
کٹری جو دلی نہی اونکا ہی ہو گیا دم بند	یہ پائی زیب کی خچار ہوتی آتی ہے
وہ آئی ترخ کی گردقت تو عجب کیا ہی	سدا عیادت بیمار ہوتی آتی ہے
وہ دن گئی جو میری آہ میں اثر کچھ تھا	ایزاب تر عرصہ سے بیکار ہوتی آتی ہے

خدا بچائی تجھے نوک مرہ سے آشور

کہ دل کی سیر بھی سی اک پار سوتی آتی ہو

کرون توصیف کیا اوس لقا کی
پیشانی میں عمر اپنی کٹا کی
بغیر از وصل کب ممکن شفا تھی
مٹا یا جان و دل جس کو دیکھا
لگائی اوسنی ہمدی پسین دل
رسائی حب کی زلف و تاتک
اوڑا کر لگی دہان خاک میری
کوئی مڑا کوئی جیتا ہی دسرت
اوٹھایا ہجر میں جب لطف ہمنو
چرا کر لگی یاد کو سر دست
پہنسا جو زلف کا فین بتونکے
پیا جام برائے جیکہ ہمنے

نظر آتی ہی اک قدر خدا کی
قسم ہی محبواوس زلف و تاتکی
مريض عشق کی تاح و دوا کی
یہ خوبی ہی تمہاری نقش پا کی
یہ شوخی دیکھنا رنگ خدا کی
بسر دنیا میں کی ہنر تو کیا کی
یہ منت جھپہ ہی باد صبا کی
عجب تاثیر ہی ناز وادا کی
وصال یا رک کی کیون التجا کی
یہ چالاکی ہو اوس درو خدا کی
نہ کیونکر مار ہو اوس سر خدا کی
حقیقت کہل گئی اب بقا کی

دعا کی ان پتوں کی یاد دہانی
وہاں اوسو ہمدی خدا کی

پہنسا کر شور دام خط مین دل کو
خطا کی تنے ای صاحب خطا کی

داع
ثابت اپنا دگر بیان رہا ہی نہ ہو
دشت و طفت نہ سہی بجز استواری سی

اکی دنیا مین یہیہ انسان رہا ہی نہ رہی
دل دیا جسے بٹو نکو وہ کہیں کا نہ رہا
چار دن اور ہوا باغ کی کہا لی گلچین
پیرزی ہو ہو کی تیری نذر خون ہو گیا
حصہ تین پوری ہو مین گھر شہید و کی تمام
اگیا سر پر میری عالم پیری جب سے
ہو کی واقف جو میری درد ہی پر پوچھتی ہو
دولت و جاہ و شتم چار ہی و کی مین فقط
زلزلہ کی دام سرباب چھوٹا دشوار ہوا
اوسکی کوچہ مین نہ دل جا نیو ہر گز نہ گز

تین و کی سوا مہمان رہا ہی نہ رہی
قائم اپنا ہی ایمان رہا ہی نہ رہی
ایک حالت پہ گلستان رہا ہی نہ رہی
اپنا دامان و گریبان رہا ہی نہ رہی
بس کسکا کوئی ارمان رہا ہی نہ رہی
وہ جوانی کا سا اوساں رہا ہی نہ رہی
جا لکر کوئی ہی انجرا رہا ہی نہ رہی
یہ ہمیشہ کہیں سامان رہا ہی نہ رہی
جسپا ہی کوئی یہ پریشان رہا ہی نہ رہی
جیتا وہاں کوئی میری جان رہا ہی نہ رہی

عمر بہر مصحف رو کی ہی تلاوت مین رہا

شور سا حافظ قرآن رہا ہی نہ رہے

عجب ہی دنیا کا کارخانہ گہری مین پکھ ہی گہری مین پکھ ہو
بدلتا رہتا ہی بس زمانہ گہری مین پکھ ہی گہری مین پکھ ہو
کیا وہاں ہو اوجڑانا اوہر سے کوئی اوہر روانہ

عجب ہی حیرت کا آنا جانا گہری مین پکھ ہی گہری مین پکھ ہی
کوئی داہی کسی مرض سے کوئی فنا ہی کسی سبب سی

غرض قضا کا ہی ہر بہانہ گہری مین پکھ ہی گہری مین پکھ ہی
کہیں ہی شاہی کہیں گدا کی کہیں امیری کہیں فقری
یہ ایک قصہ ہی افسانہ گہری مین پکھ ہی گہری مین پکھ ہی

یہی ہمیر نہ پیر بہان پر رہی نہ شاہ و فقیر بہان پر
ہوا قضا کا ہر اک نشانہ گہری مین پکھ ہی گہری مین پکھ ہی

ابھی جیتھی تھی شاد و خرم ابھی کسرتی تھی عیش باہم
ہوئی وہ دم مین اوہر روانہ گہری مین پکھ ہی گہری مین پکھ ہی

کہلانہ قدرت کا اوسکی عقدہ کہ کیا وہ کرتا ہی ایک دم میں
 ہی اسمیں حیران ہر ایک سیانہ گٹری میں کچہ ہو گٹری میں کچہ ہی
 عجب یہ دنیا کا رنگ بدلا ہو ہوا ہی سفید سب کا
 بنای بیگانہ ہر گانہ گٹری میں کچہ ہی گٹری میں کچہ ہی
 کہیں ہی شادی کہیں غمی ہی کہیں ہر دنا کہیں ہر ہنسنا
 یہ رہتا کیساں نہیں زمانہ گٹری میں کچہ ہو گٹری میں کچہ ہو
 نہیں ہر دسہ کو کو دم کا کہی یہ آیا کہی نہ آیا
 ہی زیست آدم کا کیا ہر گانہ گٹری میں کچہ ہو گٹری میں کچہ ہی
 بہت تیر جینی پہ تو ہونا زان بجی گا گنتہ اجل کا دم میں
 کہ ہو گا تیرا یہاں نہی جانا گٹری میں کچہ ہی گٹری میں کچہ ہی
 ہمیشہ شادی نہ شور غم ہی فقط یہ چرچی ہیں دو ہی دنگی
 عیت ہی دونوں میں غل مچا نا گٹری میں کچہ ہو گٹری میں کچہ ہی
 نامی میر فلک ہو جب آگی نکل گئے سنتی ہو بس ملک کو دل جان دل گئی

ادنیٰ خیالین ہر زان میں آئے
 منہ کی شادی وہ اپنی صورت کی

<p>چمکے میری زبانسی جو شکوی نکل گئو چھوڑینگے اس زمین کو اور سماں کو ہم گذری تمام عمر اسی پیچ و تاب میں یاغ جہا نہیں اکی شکفتہ ہوا نہ دل ہمراہ بغیر اتنی سمجھ کر وہ رک گئے میدھے میں اب تو جانی کو پاؤں رکاب ہم اللہ ری سوز دل کہہ چکی خاک پہ نہیں وہ شوق ویداو نہ وہ درد انتظار تہا حصر تو کا خون وہ صد شکر آملی رو کا ہر اضطہ سی اک پل رک سکی</p>	<p>برہم ہوئی بکتر گئے تیور بدل گئے گردش سوانکی ابکی ذرا گر سہل گئے زلفونکی تیری ہسے نہ اکرو زل گئو آخر کو بوی گل کی طرح ہم نکل گئے آئی بڑی تہی دن سمیر پر شکستل گئو ہماں میں دم کی آج گئی پاکہ گل گئے ہم مثل شمع مای سراپا پہل گئے وہ ہم نہیں جب سقم انکھیں بدل گئو مچلی تہی آج حضرت دل پر بھل گئے ای طفل اشک آج تم ایسے چل گئے</p>
--	---

<p>اب تو کسی سو</p>	<p>اب تو کسی سے شور لگاتی نہیں ہیں دل کیا کیا زبانی سامنی اونکی بدل گئے</p>
---------------------	---

تہنت ہائے سال گرہ وغیرہ وغیرہ

تہنیت سال گروہ سوم ہر نور دار جو زون غافلست از دوزخ و جہنم صاحب انسپٹر

پولیس رئیس میرٹھ

دلو ہجاری آج خوشی انتہا کی ہی جوزف مبارک آج پچھی صد سال یہ خوشی اقبال کی کلید جو ہی تیری ہاتھ میں آتی ہی سال وار جو یہ ساعت سعید نیک اختر کی تیری دعا رات دن مدام ہو بول بالا تیرا سدا بزم عیش میں	عالم فروز سال گروہ ملقا کی سے آئی گروہ خوشی برکت خدا کی سے تاثیر دوستوں کی یہ دست دعا کی ہے عقدہ کہلا ہی یہ کہ عینیت خدا کی ہے بد والد جا کی اور یہ پیش اضحیٰ کی ہے دنرات آرزو یہ ہی ارض سما کی ہے
---	---

دم پہ نہ بزم خالی ہو دو شراب سے
یہ شور ایسے وقت میں سب روا کی ہے

تہنیت تولید و تخرینک اختر خانہ مستر حامس گیرین خلیش جناب حامس
ہدلی صاحب ڈپٹی رئیس شہر میرٹھ پیشین دار راج الورد ام محبت

مبارک تمہیں ڈپٹی صاحب ہوا سی کہ پیدا ہوئی چھی یہ مقرر

نصیبی کی ایسی ہوئی ہو سکندر خدا عہدی خضر سی اسکو برہ کمر	نہ رکھی گی دولت کی اب کچھ کچی ہی طامس گیرین کی وہ نور حتمی
ہوا شور در پی جو تاریخ کے کچن خوشی ہو کی لکھا او سے خوب بخت	
ایضاً	
کہ آئی دختر تابندہ اختر خدا وی نوح سی عمر اسکو برہ کمر ہی گویا پچی یہ نور پیکر	مبارک ڈپٹی صاحب کو نواسی ہی یہ طامس گیرین کی جگر بند کیرگی جان فد اب اسپہ دولت
لکھو روشن دلی سی شور تاریخ ہی دختر گوہر تابان مقرر	
مبارک یاد تو لید بر تورد اور نور الالبصار بجانہ شور صاحب کہ جو تاریخ ہشتم ماہ ستمبر ۱۹۱۹ء	
خداوند کریم فی بقیام میرٹھ اپنی بخشش سے بخشا اور نام اوس کا لیا اللہ انڈیش رکھا گیا	
آرزو کا کہلا گلزار مبارک ہو وی	شور کو روز کا دیدار مبارک ہو وی

<p> اختر طالع خدائی بہ تیرا چمکایا اس قدر مہر خداوند کی تجہ پر یہ ہوی اوسکی بخشش کا کرپ شکر دریا جانے تو پھر رخ فی نزدی اقبال فراداب بجا اس کو دولت کی کی گونہ رہا کہی اس قدر شوخ شیکای تہا رگہ زمین </p>	<p> اس سوروشن ہوا گہرا مبارک ہو رشک بخشا ہی دلدار مبارک ہو مہربان تجہ پہ ہی عفا مبارک ہو یوں کھا ہو گا یہ سوار مبارک ہو پین بہ پیشانی پہ آنا مبارک ہو کہتی ہن سب درد دوا مبارک ہو </p>
<p> شور خوش ہو کی سیوا ج تم اک جام سرور تھکو یہ نخل شردار مبارک ہو ی </p>	
<p>تہیت پوم چٹھی بر خور دار نو خال مذکور الصد چکا جلسہ بمقام میر شہرہ جلوہ گر ہوا</p>	
<p> نور نظر کی آنی سی روشن مکان ہوا بہ وہ چٹھی ہی اسکی مقابل میں مہر بخشا خدائی وارث اقبال مند کو رکھتا نہیں خوشی سی زمین پر ہی قائم </p>	<p> روز چٹھی ہی آج بہ دل شلمان ہوا خوش بیسون بسوہ ولسی تھامی جہان ہوا اس گہرہ مہر کی بیت مہربان ہوا دیکھا بولون نہال نہال آسمان ہوا </p>

<p>خوشنواؤدی خوشی کی جو باغ بہائین مخ چین بھی کرتی ہیں نغمہ سرائیان</p>	<p>ہر گسپول پھول کی گل نی گان ہوا باغ مراد میں یہ گل ارغوان ہوا</p>
	<p>شکر خدای شوریہ آئی ندای غیب پیدا تہاری گہرین لوفخر الزمان ہوا</p>
<p>تہیت رسوم روز منت بر خوردار سطور کہ جو تاریخ ۲۵ مئی ششم بمقام شہر اداس</p>	
<p>لیو کا آج مبارک جو روز منت ہی خدا ہرگز کمری عمر اسکی جم جم سے یہ آرزو ہی وہ زندہ رہی بہ فضل خدا ہوای جب کہ حکم خدا سی وہ پیدا خدائی بخشا بھی خوب وارث خانہ بڑا ہی نور جو انکو گادید سی او سکی</p>	<p>سرور دل کو ہی اور جانکو خوب فرحت ہی یہ اپنی او س دعا اور یہی منت ہی نہ دولت اس سی سوا اور نہ کوئی شمت ہی ہر ایک طرح کی اس گہرین روز برکت ہی عصای پیری ہو وہ اور دلکی قوت ہی خدا کی حال یہ پیری یہ عین حمت ہی</p>
<p>دیکھای او سکانہ چہ کہ سوا سکہ کی خدا یہ او س شور کی اب منت و سماج</p>	

تہیت سالگرہ اول برغور دار نور الالبصار شور صاحب کہ جو تاریخ ۸ ستمبر ۱۹۳۸ء

چلوہ گھر ہوا

کہ دیکھیں ایک سی پر شور تانہا رگرو
خدا کی حکم سی ہون اسکی بی شمار گرہ
لکی ہی سلک گوہرین سہار گار گرہ
ہوئی ہی اچی گھڑی تجسہ دیو چا گرہ
کہ اسکا غور سو کرتی ہی یون پیا گرہ
فلک سی کرتی بیہ آئی ہی اب قرار گرہ
تو اسکی نام یہ ہوتی ہی جان نثار گرہ
کہ سا بہر سی بیہ کرتی تھی انتظار گرہ

مبارک ہوئی تجھی روز پہلی بار گرہ
تجھی بیہ سالگرہ ہوئی سال وار نصیب
رہیگا اختر طالع تیرا سدا روشن
ہمیشہ سخت گرہ سی رہیگا محفوظ
رہیں گی پیچ میں دشمن شتر شہانہ روز
یہ حق میں دوست کی ہونگی ستار سب اچھ
خدا فی نور صر اور دیا ہی نحت جگر
ہوا ہی اسکی خوشیکا جو گانوں میں طلبہ

خوشی کا جام پیشور روز کو تم دیکھو

دیکھائی تمکو خدا سکے سال وار گرہ

ہر ایک غنچہ گل بی دکھائی رعنائی

چمن میں ابکی تی رنگ سی بہار آئی

<p> زمین کو ناز ہی انداز ستر بجتی پر دہن لگوئی ہیں خندہ میں امیر سی سعید وقت ہی اتھر ہی سعد طالع نیک میری جگر میری دل میری جانکی سالگرہ خوشی کا جام ہی کمر خوش سب کی تہ ضرور مرا خاطر و امید دل ہوئی حاصل ملا ہی رشتہ کو اب مرتہ رگ جان کا ہی رشتہ کا بکشان اور گرو شیرا ہی </p>	<p> پیری ہو ناچتا فرحت میں صبرخ مینا می ہی ببلو تکی نذر رنتمہ آرا می ہلال عید تمنا دیا ہی دکھلا می بی آج اسکی خوشی کی یہ بزم آرا می مبارک ایسے تھی آج بادہ پیما می یو کی سالگرہ خندان دکھلا می ہوئی نصیب گرو کو یہی دل کی رعنائی کہ ان کی شان واد اچرخ کو پسند آ می </p>
---	---

خدا کا شکر کرای شوراو سکی رحمت سے

تیری مراد دل و جان خوب بر آئی

تہنیت سالگرہ نوپڑشی ایکس عرف شوری دختر نیک اختر شوری واقع ۶ نومبر ۱۹۸۰ء

<p> خدائی نیک گٹری آج پیری دکھلا می ہی ہی سات برس جو آج یہ شوری </p>	<p> کہ بعد سال کی یہ سال گرو جو آئی مراد دل کی یہ فضل کریم بہر پائی </p>
---	---

<p>خدا دراز کمری عمر و عظم ہی بخشے ستارہ اسکی نصیبی کا یہی رہی روشن</p>	<p>عصای سمیری اور دل کی ہو تو اتائی فزون ہوشم من ماباپ کی بومینائی</p>
<p>خدا کا شکر کمرای شہور تو خوشی ہو کر کہ اوس فی تیری لمی لہمی یہی بھوئی</p>	
<p>تہیت روز چہٹی بر خور دار تو نہال مستر سبیل الکنڈر صاحب ریس گواہیار</p>	
<p>روز چہٹی ہی آج یہ دل کیا نہال ہی گہر کا چراغ کہتی ہیں اسکو بہت بجا تاریخ نسبت ہفت دسمبر کو یہ ہوا عمر دراز نوح کی مانند دی اسے</p>	<p>بخشا خانی سیم کو جو نہال ہے یہ دلوشنی یہاں میں عجیب مثال ہے چوتھی کو جنوری کی چہٹی نیکال ہی یہ آرزو ہماری خداسی کمال ہے</p>
<p>سبیل کی ساتھ شہر پیو آج جام جم دل کو بہت سرور طبیعت بکال ہی</p>	
<p>تہیت یوم نسبت مستر چارلی پاول صاحب ریس انگریز</p>	
<p>نسبت چارلی ہے عزت افزا</p>	<p>پای سب کی دل فی خوب فرمت</p>

<p>خدا شادی کا دن اپنی دکھا دی مثال شیر و شکر دونو یا ہم درازی عمر من دونو کی ہوئی سدا دنیا میں یہ پھولیں پہلے خوب ہمیشہ دوست اتنی شاد رہیں</p>	<p>کہ حاصل جس سے ہو دونی مسرت پرین و ایم بہ عزت اور رغبت خدا کی فضل سے اور خوب برکت ملی دولت میجا کی بدولت مخالف کو رہی ہر طرح حسرت</p>
<p>دعا ہی شور کی اب یہ خدا سے کہ گزری دونو کی باعیش و عشرت</p>	
<p>قطعہ مبارکی انعام از پیشگاہ لغت گورنر صاحب بہادر بنام مستر ادورڈ جونسن صاحب انسپکٹر میٹرٹھ بہ جلد دی جس کا نگہ داری</p>	
<p>مبارک تمہیں ہوئی اڈورڈ جونسن اور اوس پر دو بالا یہ طرہ ہوا صلہ ہی گویا حسن خدمت کا یہ وہ شمشیر کی اب ہی بی بکھا</p>	<p>یہ شمشیر پائی جو حکام سے ملا اک تمنجی ہی اکرام سے گورنر کی قدر اور انعام سے عدو مانگی پانی نہ اس نام سے</p>

<p>ہیں پیہ ضرب پستول کی ہی غضب نہ کیوں خوش ہوں اونسی یہ کام وقت ترقی ہواگی کو اس سے سوا نہ خالی رہے ہر عمر عشرت کبھی</p>	<p>زیادہ صبر درجہ مصام سے کہ کرتی ہیں کام حسن انجام سے اس طرح ہونا اس کام سے شراب و کیا اب اور پس جام سے</p>
	<p>بڑا عجب رہ پائنگے امی شور وہ یہ آواز غیب امی ہی بام سے</p>
<p>قطعات تاریخ تولید بر خوردار بخانہ شور صاحب از تالیف طبع صاحب موصوف و نیز احباب شان ریکان میرٹھہ وغیرہ قطعہ تاریخ اردو از فکر رسا شور صاحب زمیاد رسا کن ضلع میرٹھہ</p>	
<p>شور کو بخشا خدای پاک فی نور نگاہ فکر تاریخ ادسکی جو کی غیب سے آئی نہ</p>	<p>ہر طرف سی شہرت فرحت ہو بسیار مادہ کیا خوب اسکی واسطی تیار ہی</p>
	<p>و سمیں اب ایک عدد کم کر کی لکھو شور تم یہ خدائی تم کو بخشا نیک بر خور داری</p>

قطعه تاریخ فارسی از تاج طبع شور صاحب موصوف العدر

در چمن شور گهر یار شد

با سرو پا مطلع الانوار شد

ابر عطا و کرم گرد گار

جان و دل شور ز نور نگار

بلبل شبیدار به تر تم سرود

ز یب چمن نخل شور وار شد

ایضا

طرب افزاست شور باغ مراد

خانه انبساط شده آباد

لله الحمد در کهن سالی

شجر آرزو شمر آورد

چمن آرای گلشن کونین

شاد در شک حورمه رخ داد

قطعه تاریخ از طبع موزون حکیم فخر الدین خلف حکیم فصیح الدین صاحب

مرحوم شاعر نامی رئیس شمشیر

که بهارم دل امید دل زمانه هوا

تیری کرم کاغذ پایا و اسب کینو کمر شکر

نصیب تاج تمنا و آرزو و مراد هی دلیمن فخر طرب لب پی می مبارکباد	تیری کرم سی عجب گوهر گانه هوا و فور و لوله شوق کو بیانه هوا
بهار عیش هی ایوان شور صاحبین هزار شکر که پی اچرخ خانه هوا	
قطعه تاریخ از طبع ذکا و فکر سا حافظ امداد حسین صاحب تخلص ظهور مدرس مدرس سرکاری میرٹھ	
یمن قدم عشرت نور نگاه سے	ایوان شوجب هو ارشک دای طور
یون زمزمه فروش مسر هوا سرش یوسف جمال اختر پر نور لکمه ظهور	
قطعه تاریخ از تصنیف ممتاز حسین صاحب تخلص افسر خلف الرشید امداد حسین ظهور	
افسر و هم این نوید عشرت تاشوکت یلوه مه و مهر میمون و مبارک و هما یون	هر صبح و سابه شور صاحب یا عمر و لقابه شور صاحب این ماه لقابه شور صاحب

	<p>شیرین حرکات راحت طبع داوست خدابہ شور صاحب</p>	
<p>قطعة تاریخ ارشاد نبوی بدل عبد الحکیم صبا تخلص مجتہد متوطن شہر شیر شاگرد مرتضیٰ تلمیذ</p>		
<p>جمعی عیش و طرب محفل میں اور بیچ تو کبھی کہ نور آفتاب صبح پیشانی پہ ہی جسکے وہ ہر حصہ میں بابا کی تو حصہ میں ہر مسکی کف پائی قلم میں اکیا رنگ خاں کے</p>	<p>ولادت سخی فرزند نکوی شور صاحب کی نہ کیوں بیچ تیر کی طرح کردی لکڑی وہ روز خدا عمر مسیح و خضر دی فرزند و دختر کو خیال آیا میری دلیں بھی اک تاریخ نگین کا</p>	
	<p>صدا محشر یہ آی دفعہ چرخ چہارم سے خداوند ہوسر پر سایہ دست مسیح اسکے</p>	
<p>قطعة تاریخ طبع زاد مجتہد افضل خان صاحب تخلص افضل رئیس شہر میرٹھ</p>		
<p>کیا آبا جس فی آپکا گھر رہی یہ حکمران مثل سکندر کری گل پیش کش ہو نو کار زیور</p>	<p>مبارک تمکو ہو فرزند صاحب درازی عمر میں اللہ بخش چہٹی نہلائی اسکو ابر حیرت</p>	

<p>کہلای گودین باد بہاری کہا دل فی بروی مہر افضل لگا کر فکر کی دریا میں غوطہ</p>	<p>کری سدا گہر شبنم چہا در کوی تاریخ تو ہی پہیچ لکھ کر نکالی میں فی مضمون ٹکی گوہر</p>
<p>کیا پھر مصرعہ تاریخ روشن متور ہو گئی آنکھش مادر</p>	
<p>قطعہ تاریخ از طبع متین و فکر نگین مشتی قلندر بخش صبا انس کیر لو میں ٹھیر میں بدہ کا پتو</p>	
<p>اچھا جان فرا پہو لو میں ہی خوشبو سوا عیش و طرب کا جوش ہی ہر سمت ناؤ نوش ہی قمری نوا زن سرو پر کھولی کیو تر اپنی پر شاخ و شجر میں عیش ہی دیوار و دیں عیش ہی سامان عشرت کیا کھون اور دہم کی کیا کہون دلین کھانہ و لولب پر کھانہ چھپا تا ہم ہاری مہربان وہ صفا اقبال شان</p>	<p>چنا چلی موگر گلشن میں بہر کہانی لگا بی ہوش بل ہوش ہی کیا کچھ ہوا گہر نشا بیل کی گل پر نظر صل علی صل علی شام و سحر میں عیش ہی کیا عیش ہی گت فدا اوصا میں حیران ہوں فکر تصا میں پہنیا وہ راندن کا قہقہا فرحت فرا فرحت فرا ہیں پیش صبا خوشنیاں اشعار اپنی کھنا</p>

پیشانی فرزند ہی دلین خوشی وہ چند ہی	دیکھا جستی خورشیدی کیا شور کا بخت رسا
پیری مین پایا ہی گہر لعل بدخشان ہی سپر	بار تمنا کا شجر کس رنگ سی ہولا پہلا
امیر قصان چارونہ پریری بازنگہ یو	اک ہاتھ مین لیکر سبوسا غ کا بہر نادا دا
آرزو کی دل کی مٹی افسردگی چپٹ ہوئی	آخر تمنا کی کلی دیکھو کہلی با صداوا
اجاب ہیں شادی کنان اور دوست باہم دف	یعنی یہ ہنگام خزان آئی بہار جان فزا
ای شور صاحب خوش تیر تمکو مبارک ہو سپر	صدقی کرد اب سیم در رنگہری کی خاطر بر ملا
لعل بدخشان مل گیا سب لکاغم جانار	جانار اچھا ہوا یہ لای حق سب مدعا
یارب زمین پر چرب تلک قائم رہی ہر فلک	زیرا پسر تلک رہی بہیت جاگتا
تاریخ پیشانی ذرا لکھ دو تھو قطعہ بڑا	سن لین جی یارو آشنا دل سی کہین سب عجا

کیا خوب مصرعہ مل گیا جو فکر تھا جانار

نور البصر پیدا ہوا لخت جگر پیدا ہوا

قطعہ تاریخ از تیناج افکار گہر بار محمد افضل علی تخلص ضو مالک خبار گلہ رستہ بدایون

شور صاحب کی ہی بڑی سرکار

شہر میرٹھ کی رکن عالی ہیں

<p>ہر سخاوت کی انوکھی سب میں بکار نیک اطوار بخشا بر خور دار</p>	<p>صاحب مرتبت امیر کبیر اول کو خالق فی بعد مدت کی</p>
	<p>مصرعہ سال عیسوی لکھہ ضو قرۃ العین شور و مہر نگار</p>
<p>اشعار دعائیہ از شیخ طبع مرزا محمد وحید الدین حیدر صاحب متخلص بہ ملک یس فتمچور ضلع ایٹم</p>	
<p>بخشتی انگہوں کو ضیا دید روی نور بصیر چشم بد کی نہ لگی اسکو کسی وقت نظر نوح کی عمر اسی بخشتی خدای برتر کشور حثمت و اقبال کا ہو یہ افسر و مبدم ہووی ترقی پہ یہ رش و شرف دور عالم میں یہ ہر ایک پہ یہ پای ظفر</p>	<p>شور صاحب ہو مبارک تہمین لخت جگر شاو و خرم رہی تادور زمانہ یہ پسر طفل سی ہووی جوان اور جوان سی ہو پیر فضل خالق سی فزون مرتبہ ہووی اسکا صورت و سیرت و ثروت میں ہو سبک بالا جو کہ دشمن ہوں وہ ہو دین خلا یا پامال</p>
	<p>ہی یہ درگاہ الہی میں ملک کی پی دعا رکھی آباد شب و روز کبارِ مادر</p>

تاریخ تولید دختر بخانه شور صاحب از فکر ساکرامت حسن خان جیافو لوگراف و رئیس علیگده تخلص

دختری داد خداوند بشور	بر سپهر طرب اختر د انم
-----------------------	------------------------

سال تولید به طرز حسن	مریم عصر مکرر خوا نم
----------------------	----------------------

قطعه تاریخ تولید فرزند شور صاحب از نیاج افکار در بار کرامت حسن خان جیافو لوگراف و رئیس علیگده تخلص

داو حق فرزند چار پیش را	غنچه خاطر بنگ گل شکفت
حسن شیرین بیان تاریخ او	مایه عشرت گل بی خار گشت

ایضا

نخل چمن آرزوی مستر جارج	آورد ثمر خاطر عالم شده بس شاد
هاتف بی تاریخ ندو ادب حسن	بشکفت گل گلشن امید خلاد

تاریخ وفات محدلت حسن خان برادر خورد کرامت حسن خان جیافو لوگراف و رئیس علیگده

آه تربت پر محسن	عزیز محدلت حسن
-----------------	----------------

قطعه مصنفه شور صاحب بر مصرعه تاریخ وفات شهادت خان صاحب مرحوم برین کاس گنج

ضلع ایٹہ چکیدہ قلم معجز رقم جناب عاتق علی صاحب تخلص بہ ہر شاعر نامی اکبر آبادی

کیا کوئی دل لگائی دینا سے	سر پہ آنی ہی موت کی آفت
آمدند سے ہی نفس کی عیان	ہی فقط دم کی دم کی یان فرصت
جب میری دل میں فکر سال آیا	بولا ہاتھ کہ لکھے یا عجلت
سوئی باغ جنان شہامت خان	دار فانی سے ہو گئی رخصت

۴۰
ہجری ۱۳

ایضا

ہی بہ دنیا مقام عبرت و غور	ہی ہر ایک بات میں تی حیرت
گل جو تھی سند حکومت پر	آج ہی ادنیٰ بن گئی تربت
نہ وہ سامان دولت و تمکین	نہ وہ جاہ اور نہ شوکت و ثروت
ہی دل پیر ملال رہن و بال	دیدہ زار صرفہ رقت
نالہ لب پر ہی آہ سنینہ بین	سرین شوش ہی جوش پر شوش
الغرض شور کب تک افسوس	لکھو سال وفات با عجلت
سوئی باغ جنان شہامت خان	دار فانی سے ہو گئے رخصت

۴۰
ہجری ۱۳

قطعه تاریخ وفات مظہر حسین صاحب بنا تخصیص پوراپور از فکر غمناک شیخ صاحب زبیر رضی اللہ عنہ

گمنی جب کہ دنیا سے مظہر حسین	ہوا چشم عالم میں عالم سیاہ
صدافوس ایسا جوان متین	فدا جب یہ تہی شوکت وغرور جاہ
گیا اس چہانسی بعین شباب	ہوا خانہ صبر و تکسین تباہ
مٹی گانہ یہ وہ داغ و لسی کبھی	خداوند ہر دو جہان ہی گواہ
بجز صبر اسکا نہیں کچھ علاج	کہ پیش آنی ہی یہ سیکو راہ
الم سی اوٹھا سر لکھا شورنی	ہی جانکاہ یکساں غم مرگ آہ

قطعه تاریخ دیوان ہذا از شور صاحب مولف

شکر ہی خالق جہان تازہ کلام پرورد	غیرت سحر ساری معج ہوا بعد صفا
داغ بین اسکی طرز و طرز سخن کے شوخیاں	باغ ہی اسکی رنگ و رنگ بیان خوش ادا
طرز بیان طرب اثر حسن و ادب میں بی بدلہ	شوخی لفظ غمرہ و دش عیش مرفح فخر
جب ہوشا و جان و دل یکے سے سکون رنگ	سال کا ٹکڑا تھا مجھی ہاتھ غیب نی کہا
ہی لب آسمان شور شور کی دہوم و گئی	دیوان غیرت بہار نام خدا عجب لکھ

قطعه تاریخ طبع دیوان شور صاحب ریخته خامه ششی ممتاز حسین صاحب افسر ساکن میرٹھ

۳۰۰	شور صاحب گاہی دیوان بی نظیر	لفظین غرت وہ بدرنیر
۲۰۰	زنگ مضمون بیدیل و بی مثال	ہر ادا میں جلوہ شان جمال
۶۰	سحر کاری مضامین تازہ جوش	جلوہ الفاظ ہی اختر فروش
۳۰	شاہد ہر مصرعہ با صد ادا	ہی دلاو نیز چہان و دلسر با
۲۰۰	شمع طو عاشقی ہی ہر غزل	بی نظیر و بیدیل و بی بدل
۶۰۰	سامری کاری ہر ایک انداز میں	سحر کی انداز شور و ساز میں
۶۰۰	خوبی و دلچسپی اشعار خوب	ہر روش سے طرفہ مغرب انقلاب
۷۰	عین خوبی ہر اداسی ہی عیان	کیف بخش روح و آرام روان
۱	اول ہر مصرعہ سی طرفہ دار	طبع گاہی سال افسر جلوہ بار

قطعه تاریخ از پتہ فکر محمد میر خان تخلص آبر بنای مدبر گزشت تحصیل سکول پتہ تین خراب
حافظہ محمد ادا حسین صاحب پتہ پور پٹیل میرٹھ

دیوان شور نام خدا طرز خاص سے	عمدہ ہی جواب ہی بیشک عجیب ہی
خوبی طرز کیف مضامین بوالعجب	جو کچھ کہو ہر ایک ادا سے نصیب ہے
بات فنی لب سے ہر مصرعہ فکر سالانہ	دیوان شور آبر عجیب و غریب ہے